محبت کی راہوں میں جب وفا نہیں ہوتی تو زندگی سزا بن جاتی ہے

تھوڑی سی وفا چاہیے

وصی شاہ

وصی شاہ نے 1996ء میں ڈرامہ سیریل آہن سے اپنے فنی کیریئر کا آغاز کیا۔
اُس ڈرامے میں پڑھی جانے والی نظم ''کنگن'' سے انہیں بے حد پذیرائی ملی۔اس کے بعد اُن کی پہلی شعری تخلیق ''آنکھیں بھیگ جاتی ہیں'' منظرِ عام پر آئی اور شاعری کی تاریخ میں شاید ہی کسی کتاب کو اتنی پذیرائی ملی ہو اس کتاب کے کئی ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بکے اور ان کی یہ کتاب قومی اور بین الاقوامی سطح پر بے حد مقبول ہوئی۔اور اس کے بعد آنے والی کتابوں ''مجھے صندل کر دو'' اور ''میرے ہو کے رہو'' میں بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں کامیابی و کامرانی سے نوازا۔اس کے علاوہ انہوں نے مختلف ٹی وی چینلز کے لیے بے شمار ایسے ڈرامے لکھے جن کو ناظرین کی بے پناہ توجہ حاصل رہی جن میں ملنگی، چھت، ترے عشق میں، دھڑکن، دہلیز کے پار، کروٹ، تنہا، دل دے کے جائیں گے، لباس، محبت ہوتے ہوتے اور سیاہی مقبول حسین وغیرہ شامل ہیں۔

زیرِنظر ڈرامہ ''تھوڑی سی وفا چاہیے'' میں وصی شاہ نے میاں بیوی اور بچوں کے آپس میں تعلق کو بڑے خوبصورت انداز سے پیش کیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ ماں باپ اور

بچوں کا رشتہ ایک ایسا Triangle ہے کہ جس کا ایک کونہ بھی اگر ڈسٹرب ہو تو پوری تکون خراب ہو جاتی ہے۔ اس ڈرامہ کو مشہور پروڈیوسر حسن ضیاء نے یاسر نواز کی ڈائریکشن میں جیو انٹرٹیمنٹ سے پیش کیا ہے۔

وصی شاہ کے باقی ڈراموں کی طرح یہ ڈرامہ بھی ناظرین میں خاص توجہ اور پذیرائی حاصل کر رہا ہے۔

(ادارہ)

قسط نمبر 1

سین نمبر:01

مقام : مہرو کا گھر- اوپر والا کمرہ

وقت : رات

کردار : مہرو، شیراز

(دکھاتے ہیں کہ بجلی کڑکی ہے اور بارش کی آواز ہے، کمرے میں آگئے ہیں کہ کمرے میں شیراز بیڈ سے اٹھتا ہے اور گھڑی دیکھ کر جو رات کے 3 بجا رہی ہے واش روم میں چلا جاتا ہے، دکھاتے ہیں کہ مہرو بھی چادر لئے نکلی ہے اور چادر لپیٹے ہوئے کسی طرف چلی گئی ہے تاکہ کپڑے تبدیل کر سکے۔)

Intercut

☆......☆......☆

سین نمبر:02

مقام : مہرو کا گھر- واش روم

وقت : رات

(دکھاتے ہیں کہ شیراز واش روم میں سنجیدہ چپ چاپ سامنہ دھوتا ہے اور اپنا گیلا چہرہ آئینے میں دیکھتا چلا جاتا ہے۔ بارش بجلی کڑکتی ہے۔)

Intercut

☆......☆......☆

سین نمبر:03

مقام : مہرو کا گھر۔مہرو کا کمرہ
وقت : رات

(دکھاتے ہیں کہ شیراز واش روم کا دروازہ کھول کر باہر آیا ہے، تولئے سے منہ پونچھتا ہے اور تولیہ سائیڈ پر پھینکتا ہے اور سگریٹ سلگاتا ہے سگریٹ کا کش لینے کے بعد شوز پہننے لگتا ہے اور کوٹ وغیرہ پہنتا ہے کہ مہرو آجاتی ہے۔مہرو بغور شیراز کو دیکھتے ہوئے، مہرو کپڑے تبدیل کر آئی ہے۔)

مہرو: جارہے ہو......؟؟؟
شیراز: ھُوں۔
مہرو: تم کبھی بھی 2 بجے کے بعد نہیں ٹھہرتے ہو۔لگتا ہے میرے پاس زیادہ دل نہیں لگتا تمہارا؟
شیراز: دل نہیں لگتا ہو......تو کبھی آؤں ہی نہیں۔لیکن کیا کروں جانا ہوتا ہے۔صبح......صبح آفس بھی جانا ہے۔
مہرو: تھوڑی دیر اور نہیں رک سکتے۔زیادہ نہیں......بس۔بس کچھ دیر، تھوڑی سی دیر، بارش تھم جائے تو چلے جانا۔
شیراز: بارش تو آج تھمتی نظر نہیں آتی......جانا ہوگا......ہوں۔

(شیراز پیار سے کھڑے ہوکر مہرو کے گال تھپتھپاتا ہے اور مسکراتا ہے، چیزیں گھڑی وغیرہ اٹھا کر نکل جاتا ہے کیمرہ مہرو کے چہرے پر چارج کرتا ہے بجلی کڑکنے کی آواز......)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر: 04

مقام : مہرو کا گھر۔پورچ، صحن
وقت : رات
کردار : مہرو، شیراز، مہرو کا باپ

(دکھاتے ہیں کہ بارش اور بجلی کی کڑک میں شیراز گھر سے نکل رہا ہے تو کسی کھڑکی میں سے یا کسی دروازے کی اوٹ میں سے مہرو کے اپاہج باپ کا افسردہ چہرہ نظر آتا ہے، وہ وہیل چیئر پر بیٹھا ہوا ہے مہرو کا باپ شیراز کو گھر سے نکلتے ہوئے دیکھتا ہے اور کیمرہ مہرو کے باپ پر چارج ہوتا ہے باپ پر بجلی کڑکتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:05

مقام : مہرو کا گھر۔پورچ یا گلی
وقت : رات
کردار : شیراز

(دکھاتے ہیں کہ شیراز گاڑی میں بیٹھا ہے اور بیٹھ کر نکل گیا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:06

مقام : مہرو کا گھر۔راہداری
وقت : رات
کردار : مہرو

(دکھاتے ہیں کہ مہرو اٹھ کر کسی طرف جارہی ہے کہ اس کی نظر باپ پر پڑتی ہے جو شیراز کو جاتا دیکھ رہا ہے مہرو اور باپ کی نظریں ملتی ہیں اور پھر دونوں ہی نظریں ایک دوسرے کی نظروں سے چُرا لیتے ہیں اور مہرو کسی کمرے کی طرف نکل جاتی ہے باپ اداس سا دیکھتا رہ جاتا ہے۔)

CUT

سین نمبر:07

مقام : شیراز حسن کی گاڑی، بارش، شاہراہ فیصل
وقت : رات
کردار : شیراز حسن

(دکھاتے ہیں کہ شیراز کی گاڑی بارش میں بھیگتی چلی جارہی ہے کہ آگے بڑھ کر شیراز Player آن کرتا ہے تو کوئی بہت ہی خوبصورت گانا لگ جاتا ہے شیراز سنجیدگی سے سڑک پر نظریں رکھتا ہے میوزک آن ہے بارش ہورہی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:08

مقام : شیراز کا گھر۔ارسل تانیہ کا کمرہ

وقت : رات

کردار : رانیہ،تانیہ،ارسل

(دکھاتے ہیں کہ دروازہ کھلا ہے اور رانیہ بچوں کے کمرے میں داخل ہوتی ہے آگے بڑھ کر تانیہ کو دیکھتی ہے Kiss کرتی ہے پھر ارسل کے پاس آتی ہے ارسل چادر سے باہر نکلا ہوا ہے رانیہ ارسل کو چادر اوڑھا کر Kiss کرتی ہے اس کے بعد اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتی ہے اور خلا میں کچھ دیر دیکھ کر سوچتی رہ جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:09

مقام : شیراز کا گھر۔لونگ روم

وقت : رات

کردار : رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ بچوں کے کمرے کا دروازہ کھلا ہے اداس خاموش سی رانیہ آہستہ سے دروازہ بند کر کے کمرے سے باہر نکلتی ہے اور لونگ میں آ کر ٹی وی کے سامنے بیٹھتی ہے گھڑی کی طرف دیکھتی ہے جس پر 03:20 بج رہے ہیں رانیہ ٹی وی کا ریموٹ اٹھا کر ٹی وی آن کرتی ہے اور مختلف چینلز بدلنا شروع کر دیتی ہے۔رانیہ کی بے چینی اور بے دلی رجسٹر کرتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:10

مقام : شیراز کی گاڑی،سڑکیں

وقت : رات

کردار : شیراز

(دکھاتے ہیں کہ شیراز نے بارش میں موڑ کاٹا ہے ایک بائیک والا آگے آ گیا ہے وہ غلط آ رہا تھا مشکل سے ایکسی ڈنٹ ہوتے ہوتے بچا ہے خالی سڑک پر بائیک والا دور تک نکل گیا ہے۔

شیراز نے بریک لگائی ہے اور گاڑی پھسلتی چلی گئی ہے شیراز غصے سے باہر نکل آیا ہے اور بائیک والے کو گالی دی ہے۔)

شیراز: You bastard.... دیکھ نہیں سکتے۔

(بارش برس رہی ہے۔کیمرہ گاڑی اور شیراز کا ٹاپ شاٹ لیتا ہے،دور دور تک خالی سڑک ،شیراز سر جھٹکتا ہوا گاڑی میں بیٹھتا ہے اور گاڑی اسٹارٹ کر کے بیٹھ کر نکل جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:11

مقام : مہرو کا گھر

وقت : رات

کردار : مہرو

(دکھاتے ہیں کہ مہرو اپنے کمرے سے بارش کو دیکھ رہی ہے اور ایسے میں مہرو کے کانوں میں باپ کے کمرے سے آتی ہوئی کھانسی کی آواز O/L ہوتی ہے مہرو کو یہ کھانسی Disturb کر رہی ہے۔تب وہ پیر پٹختی ہوئی باپ کے کمرے کی طرف نکل جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:12

مقام : مہرو کا گھر۔ماں باپ کا کمرہ

وقت : رات

کردار : مہرو،ماں،باپ

(دکھاتے ہیں کہ باپ پر کھانسی کا دورہ پڑا ہے اور کھانس کھانس کر بری حالت ہے،ماں دوا ڈھونڈ رہی ہے کہ تیزی سے مہرو کمرے میں داخل ہوتی ہے اور ماں اور باپ کی نظریں ملتی ہیں۔)

ماں: تیرے باپ کو اچانک کھانسی کا دورہ پڑ گیا ہے،دوائیاں پتہ نہیں کدھر رکھ دی ہیں ،مل ہی......نہیں۔

(مہرو تیزی سے آگے بڑھتی ہے اور ایک دراز کھول کر کچھ دوائیاں نکال کر ماں کے ہاتھ میں تھماتی ہے اور واپس چلی جاتی ہے تو ماں باپ ایک دوسرے کو اور مہرو کو دیکھتے رہ جاتے ہیں بارش

بجلی جاری ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:13

مقام : شیراز کا گھر۔ پورچ

وقت : رات

کردار : شیراز

(دکھاتے ہیں کہ شیراز نے پورچ میں گاڑی کھڑی کی ہے اور کچھ دیر سوچتا ہے اور پھر اپنی چابی سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوگیا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:14

مقام : شیراز کا گھر۔ لونگ

وقت : رات

کردار : رانیہ، شیراز

(شیراز گھر میں داخل ہوا ہے تو اس کی نظر لونگ میں بیٹھی ہوئی رانیہ پر پڑتی ہے۔ رانیہ گھڑی دیکھتی ہے تقریباً 04:00 بج رہے ہیں شیراز نظر ڈال کر اندر جانے لگتا ہے اور رانیہ کے بولنے پر رک جاتا ہے۔)

رانیہ: کھانا...... کھانا لگادوں؟

شیراز: ہوں...... نہیں...... بھوک...... بھوک نہیں۔

رانیہ: بھوک نہیں ہے یا...... یا کھالیا ہے۔ لیکن اگر نہیں کھایا تو لگا دیتی ہوں۔

شیراز: کھانا نہیں کھانا۔ نہ کھانے کے لئے کسی Solid وجہ کا ہونا ضروری نہیں ہے،

شیراز تلخ بات کرکے کمرے کی طرف چلا جاتا ہے کیمرہ رانیہ پر رہ جاتا ہے۔

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:15

مقام : شیراز کا گھر، شیراز کا کمرہ

وقت : رات

کردار : شیراز، رانیہ

(شیراز اپنے کمرے میں گھڑی کوٹ وغیرہ اتارتا ہے کہ پیچھے سے رانیہ آتی ہے۔)

رانیہ: آج میں تمہیں کتنے فون کرتی رہی لیکن تم نے میرا فون ہی Pick نہیں کیا۔ اور نہ ہی کال بیک کیا۔

شیراز: میٹنگ میں Busy تھا۔

رانیہ: میٹنگز...... یہ کیسی Meetings ہیں جو دو دو دن تک چلتی رہتی ہیں، تمہیں اندازہ ہے کہ تم دو دن تک گھر نہیں آئے ہو، اور آج Parents Meeting میں تمہارا ہونا ضروری تھا۔ لیکن تم...... تم نے نہ ہی فون اٹھایا، نہ کال بیک کی جبکہ میں نے تمہیں صبح یاد بھی کروایا تھا۔

(شیراز بجائے جواب دینے کے کمرے کا دروازہ کھول کر کچن کی طرف نکل جاتا ہے۔)

رانیہ: شیراز...... شیراز، میں تم سے بات کر رہی ہوں اور تم...... شیراز...... شیراز۔

رانیہ بھی شیراز کے پیچھے نکل جاتی ہے۔

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:16

مقام : شیراز کا گھر - کچن

وقت : رات

کردار : رانیہ، شیراز

دکھاتے ہیں کہ شیراز فریج سے پانی نکال کر پی رہا ہے کہ رانیہ غصے میں آجاتی ہے۔

رانیہ: تم۔ تم نے مجھے پرانے سامان کی طرح گھر کے کونے میں ڈال دیا ہے۔ اور بھول گئے ہو کہ میں بھی تمہاری زندگی میں ہوں، میں...... میں تم سے بات کر رہی ہوں شیراز۔ لیکن اب...... اب تم میری بات تک سننے کے روادار نہیں ہو۔ لگتا ہی نہیں کہ یہ گھر تمہارا ہے، میں تمہاری بیوی ہوں، یہ، یہ بچے تمہارے ہیں تم...... تم سن رہے ہو۔ میں کیا کہہ رہی ہوں اتنی دیر سے۔

شیراز: ہاں، ہاں سن رہا ہوں۔ بہرا نہیں ہوں سن سکتا ہوں تمہاری بکواس۔

رانیہ: میں...... میں بکواس کر رہی ہوں؟

شیراز: ہاں ہاں...... تمہاری عادت ہے بکواس کرنے کی۔ Understand۔

رانیہ: آہستہ بولو۔ بچے سو رہے ہیں ابھی انہیں اندازہ نہیں ہے کہ ان کا باپ ان کی ماں کے ساتھ کیسا سلوک کرتا ہے۔

شیراز: تم اگر اس طرح بکواس کروگی اور اس طرح زبان چلاؤ گی۔ تو یہی سلوک کروں گا تمہارے ساتھ، کیونکہ تمہاری جیسی عورتوں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرنا چاہیے...... Understand۔

شیراز چیخ چلا کر اندر کی جانب چلا جاتا ہے۔

رانیہ: شیراز...... شیراز...... شیراز...... اوہ......

(رانیہ ٹپٹا کر رہ جاتی ہے غصہ بھی آتا ہے اور روہانسی ہو جاتی ہے، آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:17

مقام : شیراز کا گھر۔ ناشتے کی ٹیبل

وقت : صبح

کردار : رانیہ، ارسل، تانیہ، شیراز

(دکھاتے ہیں کہ ناشتے کی ٹیبل پر شیراز، ارسل تانیہ اور رانیہ سب بیٹھے ہوئے ہیں رانیہ، تانیہ اور ارسل کو ناشتے میں دودھ دے رہی ہے شیراز بھی خاموشی اور ناگواری سے ناشتہ کر رہا ہے۔)

رانیہ: ارسل! یہ دودھ تمہیں ختم کرنا ہے بیٹا۔

ارسل: بس ممی، اور نہیں پیا جا رہا مجھ سے۔

رانیہ: No Beta۔ یہ دودھ ختم کرنا ہے...... چلو۔

رانیہ: دیکھو آپی نے سارا دودھ پی لیا۔

ارسل: ممی مگر......

رانیہ: No.... No.... No.... چلو...... چلو۔

(اور رانیہ زبردستی ارسل کو دودھ پلاتی ہے اتنی دیر میں چپ چاپ خاموشی سے سنجیدہ

ناراض سا شیراز اٹھ کر چلا جاتا ہے۔)

تانیہ: پاپا آپ جا رہے ہیں؟ پاپا...... پاپا......

مگر شیراز کوئی جواب نہیں دیتا اور نکل جاتا ہے۔ رانیہ محسوس کرتی ہے۔

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:18

مقام : گاڑی، اسکول کا راستہ

وقت : دن

کردار : رانیہ، ارسل، تانیہ

تانیہ: ممی۔ پاپا آج پھر ناراض لگ رہے تھے۔ کیا آپ کی پھر پاپا سے لڑائی ہوئی ہے

رانیہ: ہوں...... لڑائی...... نہیں...... نہیں بیٹا۔ لڑائی کیوں ہوگی۔ کوئی لڑائی وغیرہ کچھ نہیں ہوا۔

تانیہ: لیکن پاپا کوئی بات ہی نہیں کر رہے تھے صبح۔

رانیہ: نہیں...... ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔ بس ذرا آفس کے کام کی وجہ سے ذرا پریشان ہیں وہ آج کل۔

ارسل: ممی...... پاپا ہمیں اسکول کیوں نہیں چھوڑنے آتے؟ کبھی بھی نہیں آتے۔

رانیہ: بیٹا۔ Busy ہوتے ہیں ناں آفس میں۔ میں جو آتی ہوں تم لوگوں کو چھوڑنے اور Pick کرنے۔

ارسل: لیکن ممی، سارے بچوں کے پاپا انہیں چھوڑنے آتے ہیں۔ ھادی کے پاپا بھی اور حمزہ کے پاپا بھی کبھی کبھی ضرور آتے ہیں۔

رانیہ: بیٹا اپنی اپنی مصروفیت کی بات ہوتی ہے ناں۔

ارسل: ممی مگر......

رانیہ: چلو چلو...... اسکول آگیا۔ چلو شاباش...... چلو۔

(اور دونوں بچے نکل جاتے ہیں ان کے جانے کے بعد رانیہ چپ سی اداس ہو کر سوچتی رہ جاتی ہے اور بچوں کو دور تک جاتا دیکھتی ہے رانیہ کے چہرے پر آنے والی پریشانی نمایاں کریں، پھر رانیہ کا گاڑی نکال کر کسی طرف نکلنا۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر: 19

مقام : مہرو کا گھر۔صحن
وقت : دن
کردار : مہرو کی ماں، مالک مکان، باپ

دکھاتے ہیں کہ مہرو کی ماں اور مالک مکان کے درمیان گفتگو جاری ہے۔

ماں: مگر چھ مہینے کا کرایہ ہم نہیں دے سکیں گے۔مہرو آئے گی تو ہم کوشش کریں گے کہ ایک مہینے کا نہ سہی دو مہینے کا ایڈوانس دے دیں لیکن......لیکن چھ مہینے کا ایڈوانس......

مالک مکان: میں نے جو آپ کو بتانا تھا بتادیا۔یہ بھی آپ لوگ پرانے رہ رہے ہیں اس لئے رعایت دے رہا ہوں......ورنہ......اب سال کا ایڈوانس چل رہا ہے۔

ماں: مگر مجید صاحب۔

مالک مکان: میں نے جو بتانا تھا آپ کو بتا دیا۔اس بار پہلی کو اگر چھ مہینے کا کرایہ نہیں دے سکے تو...... گھر خالی کر دیجئے گا۔

(ماں پر Bang آتا ہے مالک مکان نکل جاتا ہے اس دوران باپ جو اخبار پڑھ رہا تھا بھی پریشان ہو جاتا ہے ماں پریشانی سے کمرے میں آتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر: 20

مقام : مہرو کا گھر۔ماں باپ کا کمرہ
وقت : دن
کردار : ماں، باپ

(دکھاتے ہیں کہ ماں اندر کمرے میں آئی ہے اور بول رہی ہے باپ خاموشی سے اخبار پر نظریں جمائے سن رہا ہے۔)

ماں: غضب خدا کا مالک مکان کسی طرح ماننے کو تیار ہی نہیں ہے۔سمجھ میں نہیں آرہا کہ اتنی رقم کہاں سے آئے گی 7,000 دینا ہی مشکل ہو جاتا ہے اور یہ چھ مہینے کا ایڈوانس 42,000۔کیا کروں۔مہرو سے بات کروں گی تو پریشان بھی ہوگی اور بھڑک بھی جائے گی لیکن......لیکن کیا کروں،اور کر بھی کیا سکتی ہوں، ہم دونوں ہی کچھ نہیں کر سکتے۔مہرو ہی

سے کہہ سکتے ہیں، وہی بے چاری کچھ کرے گی۔ مجھے تو مہرو بے چاری پر بھی ترس آتا ہے۔جس عمر میں لڑکیاں خواب دیکھتی ہیں اس بیچاری کو بوڑھے ماں باپ کا بوجھ اٹھانا پڑ رہا ہے۔

ماں فون کی طرف بڑھتی ہے اور فون ملا کر ماں ہیلو......ہاں......مہرو بیٹا۔

Intercut

☆......☆......☆

سین نمبر: 21

مقام : مہرو کا آفس، مہرو کا کیبن
وقت : دن
کردار : مہرو، ماں

(دکھاتے ہیں کہ مہرو ماں کی بات سن رہی ہے اور پریشان ہو رہی ہے ماں دوسری طرف سے بولے جا رہی ہے کیمرہ مہرو پر چارج ہو رہا ہے۔)

مہرو: میں......میں کچھ کرتی ہوں......کوشش کرتی ہوں ای......ریلیکس۔دیکھیں کیا ہوتا ہے۔ بات کرتی ہوں اپنے باس سے۔

(اور پریشان ہو کر فون رکھ دیتی ہے اور کسی گہری سوچ میں ڈوب جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر: 22

مقام : عارف (رانیہ کا بھائی) کا گھر۔لونگ
وقت : دن
کردار : رانیہ، عارف، ساجد

رانیہ کا تیز مزاج بھائی عارف، بڑا بھائی ساجد اور رانیہ گفتگو کر رہے ہیں۔

ساجد: کیا بات ہے۔تم......تم کچھ پریشان لگ رہی ہو رانیہ؟

رانیہ: میں......میں بس آپ کے ملائشیا سے آنے کا انتظار کر رہی تھی ساجد بھائی سوچا تھا آپ بھی آجائیں تو......تو آپ دونوں سے بات کروں گی۔

ساجد: کیوں رانیہ کیا بات ہے؟؟؟

رانیہ: بھائی جان وہ...... بات دراصل یہ ہے کہ شیراز کا رویہ روز بروز نا قابل برداشت ہوتا جارہا ہے پہلے...... پہلے اور بات تھی لیکن اب...... ہمارے جھگڑوں کے اثرات بچوں پر آنا شروع ہو گئے ہیں۔ بچے سوال کرتے ہیں، باتیں کرتے ہیں۔ ہر وقت بچوں کا ذہن اس طرف رہنے لگا ہے۔

ساجد: اور......

عارف: میں تو شروع سے ہی کہتا تھا کہ یہ آدمی اس قابل نہیں ہے کہ اس کے ساتھ رہا جائے۔

رانیہ: شیراز...... شیراز کے کتنی عورتوں سے ہمیشہ تعلقات رہے ہیں، میں نے،، میں نے کبھی کسی کو بتایا نہیں...... لیکن...... لیکن اب، اب تو بعض اوقات دو دو تین تین دن وہ گھر نہیں آتا ہے۔

عارف: کیا......؟؟؟

رانیہ: ہاں...... مجھے لگتا ہے کہ۔ شیراز گھر سے، مجھ سے، بچوں سے بالکل فیڈ اپ ہو گیا ہے۔ وہ...... وہ جان چھڑانا چاہ رہا ہے۔ چھٹکارہ چاہ رہا ہے اپنی ذمہ داریوں سے...... ہم سے۔

عارف: اتنی آسانی سے میں اسے اپنی بہن اور بچوں کی زندگی تباہ نہیں کرنے دوں گا، اس کی ایسی کی تیسی۔ وہ...... وہ سمجھتا کیا ہے اپنے آپ کو۔ وہ بڑا سرکاری افسر ہوگا تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ...... ہماری بہن کے ساتھ جو مرضی کرتا پھرے۔

ساجد: سنو...... سنو عارف، ایسے معاملات غصے سے نہیں۔ سوچ سمجھ سے حل ہوا کرتے ہیں۔

عارف: غصے کی بات نہیں ہے بھائی جان۔ وہ...... وہ سمجھتا ہے کہ شاید ہماری بہن، رانیہ لاوارث ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ میں اسے بتا دوں گا کہ رانیہ اکیلی اور لاوارث نہیں ہے۔ بلکہ اس کے دو دو بھائی ابھی زندہ ہیں۔

کیمرہ عارف کے سخت اور غصے والے چہرے کو کلوز کرتا چلا جاتا ہے ایکشن سسپنس میوزک چلتا ہے۔

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر: 23

مقام : مہرو کا آفس۔

وقت : دن

کردار : مہرو

(مہرو پریشان سی اپنی ٹیبل یا کیبن میں بیٹھی ہے پھر کچھ خیال آتا ہے تو مہرو اٹھ کر باس کے کمرے کی طرف بڑھ جاتی ہے۔)

CUT

سین نمبر: 24

مقام : مہرو کا آفس۔ باس کا کمرہ

وقت : دن

کردار : مہرو۔ باس

(دکھاتے ہیں کہ مہرو باس کے کمرے میں باس کے سامنے بیٹھی ہے گفتگو جاری ہے۔)

باس: ایڈوانس......؟ لیکن آپ کی طرف تو پہلے ہی دو مہینے کی Pay ایڈوانس جا چکی ہے۔ ابھی تو وہی deduct ہونی ہے۔

مہرو: میں نے آپ کو اپنی مجبوری بتائی ناں سر۔ وہ مالک مکان نے اچانک ہی چھ مہینے کے کرائے کا مطالبہ......

باس: وہ تو ٹھیک ہے مہرین صاحبہ۔ لیکن I am sorry مزید ایڈوانس کسی طرح بھی Possible نہیں ہے۔

مہرو: سر......

باس: کسی بھی طرح نہیں۔ آپ اپنے مسائل کسی اور طرح حل کرنے کی کوشش کریں۔ آفس اس سلسلے میں مزید کوئی مدد نہیں کرسکتا آپ کی۔ I am sorry

(مہرو پریشان سی ہو کر اپنا سا منہ لے کر رہ جاتی ہے اور مایوس سی ہو کر واپس چلی جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر: 25

مقام : مہرو کا آفس۔ شیراز کا آفس

وقت : دن

کردار : مہرو، شیراز، مہرو کی ماں

(دکھاتے ہیں کہ مہرو پریشان سی ہو کر واپس آ کر اپنی سیٹ پر بیٹھی ہے کہ دوبارہ فون کی بیل

بجی ہے موبائل پر لکھا آتا ہے "HOME"۔ مہرو پریشان اور ڈسٹرب سی فون اٹھاتی ہے۔)

مہرو: جی امی......جی......نہیں۔ ابھی کچھ نہیں ہوا۔ امی کوئی جادو کا چراغ تو ہے نہیں میرے پاس کہ رگڑوں گی تو جن نکل آئے گا پیسے لے کر۔ کوشش کر رہی ہوں، انتظام ہوتا ہے تو بتاتی ہوں۔

(ماں سے تلخ ہو کر بول کے مہرو فون رکھ دیتی ہے کچھ سوچتی ہے اور فون اٹھاتی ہے اس بار شیراز کو فون ملایا ہے۔)

شیراز: ہیلو۔

مہرو: کیسے ہو؟؟؟

شیراز: ہوں......گڈ......آئی ایم گڈ۔

مہرو: وہ......شیراز ہم......ہم آج dinner اکٹھے کر سکتے ہیں؟

شیراز: DINNER......؟؟؟

مہرو: ہوں......کیوں؟

شیراز: ہوں......نہیں، ایکچلی کل بھی کافی ٹینشن ہوئی ہے گھر میں۔ اس لئے آج شام گھر پہ ہی گزارنا چاہ رہا تھا۔

مہرو: ہوں۔

شیراز: خیریت تو تھی ناں؟

مہرو: ہوں خیریت......بس خیریت ہی تھی، یونہی دل کر رہا تھا۔

شیراز: ایک آدھ دن کے بعد ملتے ہیں۔

مہرو: ایک آدھ دن کے بعد......؟

شیراز: چلو کل کا رکھ لیں گے۔ کل اکٹھے کر لیں گے ڈنر۔ ہوں۔

(مہرو کہنا چاہتی ہے مگر مدعا بیان نہیں کر پاتی۔)

مہرو: ہوں......ٹھیک ہے۔

(مہرو فون رکھ کر ڈسٹرب سی ہو جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:26

مقام : شیراز کا آفس۔ شیراز کا کمرہ

وقت : دن

کردار : شیراز، عارف، مہرو

(شیراز اپنے کمرے میں ہے کہ فون کی بیل بجتی ہے شیراز فون اٹھا کر)

شیراز: ہیلو۔

(دوسری طرف عارف ہے۔)

عارف: عارف بول رہا ہوں شیراز۔

شیراز: ہُوں۔

عارف: وہ......میں اور ساجد بھائی جان رات کو تمہاری طرف آنا چاہ رہے تھے۔

شیراز: رات کو......کیوں؟

عارف: کچھ بات کرنا تھی......ضروری بات۔

شیراز: میں رات کو گھر نہیں ہوں گا۔

عارف: لیکن ہمارا ملنا ضروری تھا۔

شیراز: میرے کچھ Important کام ہیں جو تم سے ملاقات سے زیادہ ضروری ہیں۔

(شیراز یہ کہہ کر فون رکھ دیتا ہے اور عارف اس فون سے بدمزہ سا ہو گیا ہے شیراز پہلو بدلتا ہے کرسی پر پھر فون ملاتا ہے دوسری طرف مہرو فون اٹھاتی ہے۔)

شیراز: ہیلو......مہرو۔

مہرو: ہاں شیراز۔

شیراز: ہم......ہم آج Dinner اکٹھے کریں گے۔

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر: 27

مقام : رانیہ شیراز کا گھر۔ ارسل کا کمرہ

وقت : شام

کردار : ارسل، رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ ارسل ایک کاغذ پر تصویریں بنا رہا ہے کہ اس پر اپنی ٹوٹی پھوٹی انگریزی میں لکھتا ہے کہ رانیہ آجاتی ہے۔)

رانیہ: یہ کیا کر رہا ہے میرا بیٹا؟

ارسل: کچھ نہیں ممی...... کچھ نہیں۔

رانیہ: دکھاؤ ناں......ممی کو تو دکھاؤ۔ ہوں...... یہ کس کی تصویریں بنائی ہیں میرے ارسل نے۔ ہوں۔ یہ کون ہے؟

ارسل: یہ......ثانیہ آپی ہے۔

رانیہ: ہوں......اور یہ؟

ارسل: یہ...... میں ہوں۔

رانیہ: ہوں......اپنی تصویر تو بڑی اچھی بنائی ہے......اور یہ؟

ارسل: یہ آپ ہیں۔

رانیہ: ہوں......ممی کی ناک کیسی بنائی ہے تم نے۔ ہوں......اور یہ؟

ارسل: یہ......ہماری بلی۔

رانیہ: ہوں...... یہ بلی تو بڑی پیاری بنائی ہے تم نے۔ بس......بس یہ تصویر مکمل ہوگئی۔

ارسل: ہوں۔

رانیہ: پاپا...... پاپا کی تصویر نہیں بنائی تم نے؟

ارسل: پاپا...... پاپا ہمارے ساتھ ہوتے ہی نہیں ممی۔

رانیہ: نہیں......نہیں ارسل بیٹا۔ ایسا نہیں کہتے، ایسا نہیں سوچتے۔ پاپا ہماری زندگی کا حصہ ہیں میرے بیٹے......میرے ارسل۔

(رانیہ، ارسل کو فرط جذبات میں گلے سے لگا لیتی ہے اور بھینچ لیتی ہے آنسو روکتی ہے، ماں اور بیٹے کے حوالے سے sad music)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر: 28

مقام : Restaurent

وقت : رات

کردار : شیراز، مہرو

(دکھاتے ہیں کہ مہرو اور شیراز داخل ہوتے ہیں اور چلتے ہوئے جا کر ایک ریسٹورنٹ ٹیبل پر جا کر بیٹھ جاتے ہیں اور ویٹر آگیا ہے شیراز اس کو آرڈر دے رہا ہے۔ دونوں خوش ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر: 29

مقام : شیراز کا گھر، لونگ

وقت : رات

کردار : عارف، ساجد، رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ عارف، ساجد رانیہ کے ساتھ بیٹھے گھر پہ انتظار کر رہے ہیں۔)

ساجد: تمہاری بات تو ہوگئی تھی ناں شیراز سے؟

عارف: ہاں......لیکن وہ کہہ رہا تھا کہ وہ رات کو مصروف ہے، نہیں مل سکتا۔

ساجد: چلو کوئی بات نہیں۔ ہم انتظار کر لیتے ہیں۔ آئے گا تو میں کہہ دوں گا کہ جب سے ملائشیا سے آیا ہوں ملاقات نہیں ہوسکی، اس لئے سوچا آج مل کر ہی جاؤں

عارف: یہ...... یہ کہنے کی کیا ضرورت ہے۔ سیدھے سیدھے بتائیں گے کہ کیا بات کرنے آئے ہیں اس سے۔

ساجد: نہیں عارف مگر......

عارف: آپ......بس رہنے دیں بھائی جان۔ وہ ہماری رانیہ کو اتنا رلائے گا تو کم از کم میں تو اسے پھول نہیں پیش کر سکتا۔ آج فیصلہ ہو کر ہی رہے گا۔

Enogh is Enough...

ساجد چپ ہو جاتا ہے تا کہ بات آگے نہ بڑھے اور معاملہ خراب نہ ہو، عارف پیچ تاؤ کھا رہا ہے۔

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر: 30

مقام : Restaurent

وقت : رات

کردار : شیراز، مہرو

(دکھاتے ہیں کہ شیراز اور مہرو کھانا کھا رہے ہیں گفتگو جاری ہے۔)

شیراز: بس...... کہ کچھ اور بھی کہنا تھا؟

مہرو: بس......بس یہی کہنا تھا۔Actually مجھے تم سے یہ کہنا اچھا نہیں لگ رہا ہے شیراز مگر......

(اسے بولنے سے روک دیتا ہے۔)

شیراز: اوہوں......کچھ مت کہو۔تمہاری پرابلم میری پرابلم ہے۔تمہارا اکاؤنٹ نمبر کیا ہے؟

مہرو: ہوں......م......میرا میرا اکاؤنٹ نمبر......

شیراز: Sky میں ہی ہے ناں تمہارا اکاؤنٹ؟

مہرو: ہوں......؟؟؟

شیراز: بولو۔

(شیراز فون ہاتھ میں پکڑ کر پوچھتا ہے۔)

مہرو: وہ......708۔

(مہرو بولنے لگتی ہے کہ شیراز کے فون پہ فون آجاتا ہے۔)

شیراز: سوری......بس ایک منٹ فون سن لوں۔ہیلو!

عارف: ہیلو۔شیراز میں عارف بول رہا ہوں۔

شیراز: بولو!!!

عارف: میں اور ساجد بھائی جان تم سے ملنے گھر آئے ہیں اور تم گھر پر ہی نہیں ہو۔

(مہرو سے Excuse کرتا ہے۔)

شیراز: Excuse me.. ایک منٹ۔

(ایک طرف نکل جاتا ہے اب مہرو ٹیبل پر اکیلی بیٹھی رہ جاتی ہے جبکہ شیراز کچھ دور چلا جاتا ہے۔)

Intercut

☆......☆......☆

سین نمبر: 31

مقام : شیراز کا گھر

وقت : رات

کردار : شیراز، عارف، مہرو

(عارف اور شیراز گفتگو کر رہے ہیں)

شیراز: میں نے تمہیں صبح ہی بتا دیا تھا کہ میں رات میں Busy ہوں۔

عارف: لیکن گھر تو آؤ گے ناں تم؟

شیراز: میری مرضی پہ ہے۔ ہوسکتا ہے نہ بھی آؤں۔ تمہاری وجہ سے ویسے بھی میں اپنا Schedule تبدیل تو نہیں کرسکتا۔

(عارف اپنے غصے پہ قابو کرتے ہوئے۔)

عارف: اب تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم کب تک آرہے ہو؟

شیراز: میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

(ساجد اور رانیہ حیران ہیں کہ عارف کیوں سختی سے بات کر رہا ہے تینوں کو Shout کرتا ہے۔)

عارف: لیکن میں اور ساجد بھائی جان تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔تم سے ملنا ہے،ضروری بات کرنا ہے ہمیں۔

شیراز: میں نے جو بتانا تھا بتا دیا۔میری عادت نہیں ہے جاہلوں کی طرح ایک ہی بات کو بار بار دُہرانے کی۔

And please don't call me , I am in a meeting

(شیراز تُرش لہجے میں کہہ کر فون بند کر دیتا ہے عارف غصے میں فون بند کر کے ہوا میں فون والا ہاتھ تلوار کی طرح گھماتا ہے۔)

Intercut

☆......☆......☆

سین نمبر:32

مہرو ہوٹل کی ٹیبل پر

(دکھاتے ہیں کہ شیراز ٹیبل پر واپس آیا ہے،اور مسکراتے ہوئے۔)

شیراز: ہوں......کیا نمبر ہے تمہارے اکاؤنٹ کا؟

مہرو: شیراز مجھے بڑا عجیب سا لگ رہا ہے۔پتہ نہیں کیوں۔یہ......یہ اچھا نہیں لگ رہا۔

شیراز: Come on.. نمبر بولو۔

مہرو: ہوں......70809001-2

شیراز: 9001-2 ہوں۔

مہرو: ہُوں۔

(شیراز کاغذ پر لکھ لیتا ہے)

شیراز: Current Account ہے؟

مہرو: ہوں۔

شیراز: ایک لاکھ ٹرانسفر کرا رہا ہوں۔ کم پڑے جائیں تو اور کرا دوں گا۔ (فون ملاتا ہے) ہیلو صدیقی صاحب۔ شیراز بول رہا ہوں ایک اکاؤنٹ نمبر لکھیں صبح ایک لاکھ روپے ٹرانسفر کرانے ہیں اس میں۔

Montage ہے کہ شیراز صدیقی سے بات کر رہا ہے مہرو دیکھ رہی ہے۔

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:33

مقام : مہرو کا گھر۔ اپارٹمنٹ کے باہر

وقت : رات

کردار : شیراز، مہرو

(دکھاتے ہیں کہ شیراز کی گاڑی آ کر رکی ہے مہرو اور شیراز سہے بیٹھے ہیں۔)

مہرو: Thank you Sheraz....

شیراز: میں نے کہا ناں بھول جاؤ۔ اس میں کوئی Thank you والی بات نہیں ہے۔

مہرو: ہوں۔ اچھا شیراز ایک...... ایک بات اور کرنا تھی تم سے۔

شیراز: ہوں بولو۔

مہرو: شیراز...... کب تک...... کب تک ہم اس رشتے کو کوئی نام دیئے بغیر ملتے رہیں گے۔ یہ...... یہ سلسلہ کب تک یونہی چلتا رہے گا ہمیں...... ہمیں اب اپنی منزل کا یقین کرنا چاہیے۔

شیراز: ہُوں۔

مہرو: جی...... بابا کی آنکھیں مجھ سے سو سوال کرتی ہیں لیکن...... لیکن میرے پاس ان کے سوالوں کا کوئی جواب نہیں ہوتا۔ کیا کروں میں؟

شیراز: ہم...... ہم اس Topic پر کل...... یا کسی اور وقت بات نہیں کر سکتے؟

مہرو: لیکن شیراز......

شیراز: Really Mehroo بہت...... بہت تھک گیا ہوں اس وقت۔ تم بھی Rest کرو۔ پھر کریں گے اس پر بات۔ ہوں......

مہرو: شیراز مگر......

شیراز: پلیز مہرو...... پھر کسی وقت......

مہرو: ہوں۔

(اوپر گردن ہلا کر چپ چپ سی اُتر کر چلی جاتی ہے شیراز کچھ دیر قابو کرتا ہے پھر نکل جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر: 34

مقام : مہرو کا گھر

وقت : رات

کردار : مہرو، ماں

(مہرو گھر میں داخل ہوئی ہے تو ماں آگے آتی ہے باپ ابھی اخبار میں گم ہے۔ مہرو اپنے کمرے میں خاموشی اور سنجیدگی سے نکل جاتی ہے۔)

ماں: آ گئی مہرو بیٹا۔ کچھ...... کچھ ہوا انتظام۔ میں تو صبح سے بہت پریشان بیٹھی ہوں بیٹا۔ وہ مالک مکان تو......

مہرو: ہو گیا ہے انتظام۔

ماں: ک...... کیا...... کیا واقعی ہو گیا ہے انتظام۔ کب۔ کب تک مل جائیں گے پیسے کیسے ہوا؟

مہرو: کہا ناں ہو گیا ہے انتظام۔ تو بس ہو گیا ہے۔ اب تفصیل کیا بتاؤں کہ کیسے ہوا کہاں سے ہوا۔ ہو گیا ہے تو بس ہو گیا ہے۔

مہرو چیخ کر اندر یا اپنے کمرے کی طرف بڑھ جاتی ہے۔ پچھلے سین والی فرسٹریشن ظاہر ہوتی ہے۔

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر: 35

مقام : شیراز کا گھر۔ لونگ

وقت : رات

کردار : شیراز، رانیہ

شیراز گھر جا چکا ہے اور رانیہ سے جھگڑا بھی شروع ہو چکا ہے۔

رانیہ: تین گھنٹے تک ساجد بھائی اور عارف تمہارا انتظار کرتے رہے۔

شیراز: تو میں نے انہیں نہیں کہا تھا آنے کو۔

رانیہ: لیکن تم ان سے مل تو سکتے تھے۔

شیراز: میں نے صبح ہی بتا دیا تھا تمہارے بدتمیز بھائی کو کہ میں رات کو مصروف ہوں گا۔

رانیہ: پلیز شیراز۔ میرے بھائیوں کے بارے میں اس انداز اور لہجے میں مت بات کیا کرو۔

(بچے چھپ کر دیکھ رہے ہیں)

شیراز: تو...... تو کس لہجے میں بات کیا کروں۔ کیا کہوں His Majesty کہہ کر بات کیا کروں...... بولو...... بولو۔

رانیہ: آہستہ بولو...... بچے سن رہے ہیں۔

شیراز: تو سننے دو، میں کون سا تمہارے بھائیوں کا دیا ہوا کھاتا ہوں نہ ہی ڈرتا ہوں ان سے۔ سمجھیں تم؟

رانیہ: تم کیوں ڈرو گے بھلا۔ تم جیسا بے حس انسان نہ کسی کا خیال کر سکتا ہے نہ کسی کا احساس اور نہ کسی سے ڈر سکتا ہے۔ تم ہر قسم کے احساس سے عاری ہو۔ واقعی تم کیوں ڈرو گے؟

مزید غصے میں چیخ کر اسے تھپڑ مارتا ہے۔

شیراز: تم اپنی زبان...... چلانا بند کرتی ہو یا زبان...... گدی سے باہر کھینچ لوں تمہاری۔

رانیہ: آہ......!!!

(دونوں بچے آجاتے ہیں)

تانیہ: ممی ممی...... ممی...... پاپا مت ماریں...... ممی کو مت ماریں۔

شیراز: آج...... آج ہی چھوڑ دوں گا تمہیں۔ یہ جو تم اپنے بھائیوں کی دھونس دینے لگی ہو ناں مجھے۔ آج سب کس بل نکال دوں گا تمہارے۔ طبیعت صاف کر دوں گا تمہاری۔

(شیراز پھر آتا ہے اور تھپڑ مارنے کے لئے بڑھتا ہے۔)

رانیہ: آہ...... آہ......

تانیہ: مت ماریں۔ پلیز پاپا...... مت ماریں۔

شیراز: ہٹ جاؤ تم......

(شیراز تانیہ کو ہٹاتا ہے تو وہ دور جا گرتی ہے اور پھر اٹھنے کے بعد ان کی طرف لپکتی ہے شیراز آگے بڑھ کر رانیہ کو بالوں سے پکڑ لیتا ہے۔ بچے ارسل اس ساری situation سے سہم

جاتا ہے۔)

Intercut

سین نمبر: 36

مقام : سڑکیں۔ عارف کی گاڑی

وقت : رات

کردار : عارف، ساجد

(دکھاتے ہیں کہ عارف اور ساجد جا رہے ہیں عارف ڈرائیو کر رہا ہے کہ اس کا فون بجتا ہے۔)

عارف: ہیلو...... ہیلو...... ہاں تانیہ...... تانیہ۔ بیٹا۔ کک...... کیا ہوا...... شیراز...... شیراز ممّا کو مار رہا ہے۔ ہم ابھی آتے ہیں۔ بیٹا ہم ابھی آتے ہیں۔

(فون بند کرتا ہے)

ساجد: کک...... کیا ہوا...... کیا ہوا عارف؟

عارف: آج تو اپنی جان سے گیا شیراز۔

ساجد: عارف...... عارف۔ کک کیا...... کیا کر رہے ہو۔

(عارف زور سے بریک لگاتا ہے گاڑی اسکریچ کھاتی ہوئی رکتی ہے وہ U-Turn لے لیتا ہے اور گاڑی واپس مڑتی ہے۔)

ایکشن میوزک O/L کہ کیا ہونے والا ہے۔

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر: 37

مقام : شیراز کا گھر۔ لونگ

وقت : رات

کردار : شیراز، رانیہ

(جدھر لڑائی ہو رہی تھی اُدھر شیراز اب تک پاس ہی کسی چیز پر بیٹھ گیا ہے اور سانس لے رہا ہے، جبکہ ارسل کمرے میں دروازے کے پاس دبکا پڑا ہے اور سہما ہوا ہے رانیہ بری طرح رو رہی ہے تانیہ اسے چپ کرا رہی ہے۔)

رانیہ: اوہ......اوہ......اوہ......اوہ......!!!

تانیہ: مت روئیں ممی......ممی مت روئیں۔ چپ ہو جائیں۔ پلیز......پلیز ممی چپ ہو جائیں۔

یکدم دروازہ کھلتا ہے ساجد روک رہا ہے جبکہ عارف غصے سے اندر داخل ہوتا ہے۔

ساجد: عارف سنو......سنو میری بات عارف......

عارف: رانیہ......رانیہ......رانیہ۔

(عارف غصے میں شیراز کی طرف بڑھتا ہے)

عارف: کیا کیا ہے تم نے میری بہن کے ساتھ۔ ہیں......کیا کیا ہے۔ ہاتھ اٹھایا ہے اس پر؟

شیراز: تمہاری جرأت کیسے ہوئی بغیر اجازت میرے گھر میں داخل ہونے کی؟

عارف: میں نے پوچھا تم نے ہاتھ اٹھایا ہے میری بہن پر۔ مارا ہے تم نے اس کو؟

شیراز: میری بیوی ہے وہ......میری مرضی میں اگر جان سے بھی مار دوں۔

عارف: تو میں بھی اپنی بہن پر ہاتھ اٹھانے والے کو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ سمجھے تم???

(عارف بڑھ کر تھپڑ مارتا ہے)

(تھپڑ کی آواز سارے ماحول میں گونجتی ہے)

Freeze

☆......☆......☆

قسط نمبر 2

سین نمبر: 01

مقام : عارف کا گھر۔ لونگ

وقت : رات

کردار : ساجد، عارف

ساجد عارف کو ڈانٹ رہا ہے واقعے کے بعد۔ عارف کی بیوی شمائلہ بھی موجود ہے۔

ساجد: پاگل ہو جاتے ہو تم، جب جب غصہ چڑھتا ہے تمہیں تو۔ ہوش ہی نہیں رہتا تمہیں کہ کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں۔

عارف: میں نے جو کیا بالکل ٹھیک کیا اس......اس شخص کے ساتھ جس نے رانیہ کو اتنے دکھ دیئے ہیں، اور......اور آج تو حد کر دی اس نے، ہاتھ ہی اٹھا دیا۔ مارا تھا اس نے ہماری رانیہ کو۔ اور اگر آج میں بھی اس پر ہاتھ نہ اٹھاتا ناں تو، تو اس نے روٹین بنا لینی تھی روز رانیہ پر ہاتھ اٹھاتا وہ۔ جانتا ہوں میں اسے اچھی طرح۔

ساجد: کچھ نہیں جانتے ہو تم، دماغ سے کام ہی نہیں لیتے ہو۔ رشتے اس طرح نہیں بنتے جس طرح تم چاہ رہے ہو۔ اس طرح تو......اس طرح تو بات بن بھی رہی ہو تو بگڑ جاتی ہے۔

عارف: اب اس سے زیادہ اور کیا بات بگڑے گی۔ کہ اس نے رانیہ کو مارنا شروع کر دیا ہے۔

This is too much...and Its un-bearable..

ساجد: تم بھول جاتے ہو کہ کچھ بھی ہے مگر......مگر وہ بہنوئی ہے ہمارا۔ شوہر ہے رانیہ کا۔ تانیہ اور ارسل کا باپ ہے وہ۔

شمائلہ: ساجد بھائی جان بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں عارف۔

عارف: تم چپ کرو۔ تم نہیں سمجھ سکتیں کہ جب میں نے رانیہ کو روتے دیکھا تو میرے دل پہ کیا

بنتی۔اوردوسری بات یہ کہ بھائی جان اگر...... اگروہ رانیہ کا شوہر ہے تو کیا،اس کو اس بات کی اجازت دے دی جائے کہ وہ ہماری رانیہ کے ساتھ جو چاہے سلوک کرے۔اسے جانوروں کی طرح Treat کرے۔اسے اس طرح بے دردی سے مارے پیٹے۔ بولیں۔؟؟؟

ساجد: دیکھو۔تم...... تم ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن۔لیکن میاں بیوی کے معاملات میں اس طرح کی سختیوں سے بات خراب ہوجاتی ہے۔اورطلاق تک بات پہنچنے کا خطرہ ہوجاتا ہے۔

عارف: آئی ایم سوری بھائی جان۔لیکن جس طرح کا ٹریٹمنٹ شیراز ہماری رانیہ کے ساتھ کرنے لگا ہے۔اس طرح کا سلوک برداشت کرنے سے تو بہتر ہے کہ رانیہ طلاق لے کر گھر آجائے۔

(عارف غصے میں جملہ مکمل کر کے نکل جاتا ہے تو شائلہ اور ساجد ہل کر رہ جاتے ہیں۔)

شائلہ: ارے......ار......ارے عارف......آپ......عارف......عارف......

ساجد: پاگل ہوگیا ہے یہ تو...... غصے میں اس کا دماغ ہمیشہ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔جو منہ میں آئے بولتا چلا جاتا ہے۔جاؤ سمجھاؤ اسے۔

شائلہ: ج......جی ساجد بھائی جان۔

(شائلہ سمجھانے کے لئے نکل جاتی ہے ساجد رہ جاتا ہے۔)

ساجد پریشانی میں خودکلامی کر رہا ہے۔

ساجد: پاگل۔شادی شدہ ہوکر بھی اسے آج تک یہ اندازہ ہی نہیں ہے کہ طلاق کیا چیز ہوتی ہے۔کتنی آسانی سے طلاق کی بات منہ سے نکال لیتا ہے۔اس کو......اس کو تو لے کر ہی نہیں جانا چاہیے تھا آج۔

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر: 02

مقام : شیراز کا گھر۔

وقت : صبح،دن

کردار : شیراز۔رانیہ

دکھاتے ہیں کہ شیراز اپنے کمرے میں تیار ہو رہا ہے کہ رانیہ سنجیدہ سی ہوکر اس کے پاس آتی ہے۔

رانیہ: مجھے...... مجھے تم سے کچھ بات کرنا تھی شیراز۔

شیراز: لیکن......لیکن مجھے تم سے کچھ بات نہیں کرنا۔کچھ بھی نہیں۔

دیکھو شیراز۔شیراز تمہیں اندازہ نہیں ہو رہا کہ......کہ ہمارا گھر ٹوٹ رہا ہے۔ہمارے بچے disturb ہو رہے ہیں۔ہماری زندگی بکھرتی چلی جارہی ہے۔کل......کل جو ہوا، مجھے اس کا افسوس ہے......شدید افسوس۔تم......تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا، لیکن پھر عارف بھائی کو وہ...... کچھ نہیں کرنا چاہیے تھا۔

شیراز: تمہارے......تمہارے بھائی کو اندازہ نہیں ہے کہ میں کون ہوں۔میری طاقت کیا ہے، میں چاہوں تو......تو ساری عمر کے لئے اسے جیل کی سلاخوں کے پیچھے بھیج سکتا ہوں۔

رانیہ: شیراز......شیراز......تم......تم باقی سب کچھ بھول کر اس گھر کے بارے میں، بچوں کے بارے میں،اپنے اور میرے بارے میں سوچو۔دیکھوتو...... دیکھوتو ہم کس طرح ایک دوسرے کی زندگیوں کو تماشا بناتے چلے جارہے ہیں۔

شیراز: تماشا میں نے نہیں۔تم نے اور تمہارے بھائی نے بنایا ہے۔اور......اور اب مجھے کیا کرنا ہے میں اس بارے میں فیصلہ کر چکا ہوں۔

رانیہ: فیصلہ......کک......کیسا فیصلہ؟

شیراز: بہت جلد تمہیں پتہ چل جائے گا کہ کیسا فیصلہ۔

شیراز،رانیہ کو تلخی ترشی سے واش روم کی طرف چلا جاتا ہے۔اور واش روم کا دروازہ زور سے بند کرتا ہے رانیہ آنکھوں میں آنسو لے کر رہ جاتی ہے کہ شیراز کے ٹیبل پر پڑے فون کی لائٹ blink کرتی ہے۔گویا رات کا فون ابھی تک سائلنٹ پر تھا۔رانیہ دھیرے دھیرے آگے بڑھ کر فون اٹھاتی ہے تو مہرو کا نام اور تصویر اُبھر رہی ہوتی ہے۔پھر فون بند ہوجاتا ہے،رانیہ واش روم کی طرف دیکھتے ہوئے فون کی تصویروں والے حصے کی طرف جاتی ہے اور مہرو اور شیراز کی کافی تصویریں دیکھ لیتی ہے۔کیمرہ شدید دُکھی ہوئی رانیہ پر تصویریں دیکھتے ہوئے چارج کرتا چلا جارہا ہے،کبھی تصویریں کبھی رانیہ کا شدید چہرہ۔

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر: 03

مقام : ارسل اور تانیہ کا اسکول

وقت : دن

کردار : ارسل۔تانیہ

(دونوں کینٹین سے کھانا لیکر آتے ہیں اور کسی جگہ بیٹھتے ہیں۔)

ارسل: تانیہ آپی! ممی تو منع کرتی ہیں کہ کینٹین کا کھانا نہیں کھانا چاہیے۔ پھر انہوں نے کیوں۔ آج پیسے دے دیئے ہمیں؟

تانیہ: آج ممی کھانا نہیں دے سکتی تھیں ناں۔ رات کو پاپا اور ممی کی لڑائی جو ہو گئی تھی۔

ارسل: میں...... میں بہت ڈر گیا تھا۔ مجھے لگ رہا تھا کہ پاپا ممی کو مارنے کے بعد مجھے بھی ماریں گے
اور تمہیں بھی۔ مجھے مار سے بہت ڈر لگتا ہے...... جب پاپا Shout کرتے ہیں ناں تو، تو مجھے بہت ڈر لگتا ہے۔

تانیہ: ہوں...... ڈر تو مجھے بھی لگتا ہے۔

ارسل: یہ پاپا ممی کو کیوں مار رہے تھے۔ ممی نے کوئی غلط کام کیا تھا کیا؟

تانیہ: نہیں...... پاپا کی عادت ہے۔ وہ بس ہر وقت کسی نہ کسی بات پر ممی سے لڑتے رہتے ہیں۔

ارسل: حالانکہ ہماری نازیہ آنٹی کہتی ہیں کہ چاہے بڑے ہوں، چاہے چھوٹے، بالکل لڑائی نہیں کرنی چاہیے۔ لڑائی کرنے والے گندے بچے ہوتے ہیں۔ تو تانیہ آپی! یہ کیا پاپا بھی گندے بچے ہیں؟

تانیہ: پاگل۔ پاپا اب بچے تو نہیں ہیں ناں۔ وہ تو بڑے ہیں ناں۔

ارسل: ہوں...... یہ تو ہے۔ پاپا تو واقعی بڑے ہیں۔

تانیہ: جلدی جلدی Finish کرو۔ بریک ختم ہونے والی ہے۔

(اور دونوں معصومیت سے کھانے میں busy ہو جاتے ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر: 04

مقام : مہرو کا گھر۔لونگ یا کمرہ

وقت : شام

کردار : مہرو، ماں

(دکھاتے ہیں کہ ماں اور مہرو کی گفتگو جاری ہے مہرو ماں کی کسی بات پر re-act کر رہی ہے۔)

مہرو: میں نے تمہیں بتا دیا کہ مجھے ابھی شادی نہیں کرنا۔ اور یہ جس قسم کا رشتہ ماں تم بتا رہی ہو اس قسم کے لڑکے سے تو بالکل بھی نہیں کرنی۔

ماں: بیٹا، مگر کیا خرابی ہے راشدہ کے بیٹے میں۔ پورے پندرہ ہزار روپے تنخواہ لیتا ہے اور اپنا گھر اور اپنی موٹر سائیکل بھی ہے اس کے پاس۔

(باپ سن رہا ہے، برا لگ رہا ہے، مگر بول نہیں رہا۔)

مہرو: ہونہہ۔ پندرہ ہزار روپے تنخواہ...... اور اپنا گھر اور اپنی موٹر سائیکل۔ تمہاری سوچ بھی کتنی چھوٹی ہے ناں۔ اور کتنا فرق ہے تمہاری اور میری سوچ میں۔ تم مجھے ایسے شخص کے ساتھ بیاہ دینا چاہتی ہو، جس کی کل کائنات پندرہ ہزار تنخواہ، دو کمروں کا گھر اور ایک موٹر سائیکل ہے۔ اور میں ایسے شخص سے شادی کرنا چاہوں گی جس کے صرف ملازموں کی تنخواہ پندرہ ہزار سے زیادہ ہو۔

ماں: ارے مہرو بیٹا۔

مہرو: میں نے بتا دیا ناں ماں۔ میں اس لڑکے سے کسی صورت شادی نہیں کر سکتی۔ بس تم انکار کر دو۔

(مہرو بات مکمل کر کے کسی طرف نکل جاتی ہے، ماں ہاتھ بڑھا کر اور منہ کھلا کا کھلا رہ جاتا ہے سوچتی رہ جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر: 05

مقام : وکیل کا آفس

وقت : دن

کردار : شیراز، وکیل

(دکھاتے ہیں کہ شیراز وکیل کے آفس میں وکیل اس کے دوست کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے۔)

شیراز: بس میں فیصلہ کر چکا ہے۔ اب صرف اس پر عمل کرنا ہے اس لئے تمہارے پاس آیا ہوں۔

وکیل: میں تم سے پھر یہی کہوں گا کہ ایک بار پھر سوچ لو۔

شیراز: مجھے شاید۔ کسی ایسے وکیل کے پاس جانا چاہیے تھا۔ جو میرا دوست نہ ہوتا اور بجائے سمجھانے کے جو میں کہہ رہا ہوں بس وہ کر دیتا۔ کیونکہ اس وقت میں کسی مشورے کے موڈ میں نہیں ہوں۔ میں بس فیصلہ کر چکا ہوں کہ مجھے رانیہ کو طلاق دینی ہے۔

وکیل: ہوں۔تو اس کا مطلب ہے تم پکا ارادہ کر کے آئے ہو؟

شیراز: اگر مقصد صرف چائے پینا ہوتا تو تمہیں آفس میں invite کرتا۔

وکیل: oh God! ایک تو تم میں C.S.P's کی اکڑ نہیں جاتی یار۔خیر،، میں بنوا دیتا ہوں کاغذات،لیکن ایک بات بتا دوں کہ بعض اوقات اس سارے عمل میں مشکل موڑ بھی آیا کرتے ہیں۔

شیراز: مشکل...... مشکل موڑ کک...... کیا مطلب؟

وکیل: مطلب یہ کہ اگر reason دینی پڑ جائے طلاق کی تو بعض اوقات اپنے ہی جیون ساتھی کی کردار کشی بھی کرنی پڑ جاتی ہے۔Let me none specific۔یعنی کہ رانیہ بھابھی کے کیریکٹر پر بھی تمہیں کچھ الزامات عائد کرنے پڑیں۔

شیراز: جو مرضی کرو۔میں بس رانیہ کے ساتھ اب مزید نہیں رہ سکتا۔

I just want to get ride of her.

(شیراز چٹانوں کی سی سختی چہرے پر لا کر گویا فیصلہ سنا دیتا ہے وکیل دوست بھی ایک بار چپ ہو جاتا ہے شیراز کی اتنی سختی پر۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر: 06

مقام : عارف کا گھر۔لونگ

وقت : دن

کردار : عارف۔رانیہ،ساجد،شائلہ

عارف: تم...... تم خود مجھے بتاؤ رانیہ۔یہ...... یہ سب کچھ کیسے قابل برداشت ہے؟

رانیہ: یہ سب کچھ قابل برداشت تو بالکل بھی نہیں ہے عارف بھائی۔ بلکہ...... بلکہ جو کچھ میرا دل برداشت کر رہا ہے وہ...... وہ شاید اور کوئی برداشت کر بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ...... کیونکہ مجھے یقین ہے میں...... میں جان گئی ہوں کہ شیراز کسی اور میں انوالو ہو گیا ہے۔

عارف: کک...... کیا تم جان گئی ہو یہ سب اور پھر بھی......

رانیہ: ہاں...... ہاں پھر بھی، میں اپنے گھر کو بچانا چاہتی ہوں شاید۔شاید اپنے لئے نہیں ، اپنے ارسل اور تانیہ کے لئے۔ مجھے شیراز کی ضرورت ہو نہ ہو لیکن ارسل اور تانیہ کو باپ کی ضرورت ہے۔آپ...... آپ پلیز عارف بھائی چل کر شیراز سے سوری کریں۔اور اس

کے علاوہ کچھ بات نہ کرنا، تا کہ...... تا کہ یہ معاملہ ختم ہو جائے۔

عارف: میں...... میں اس شخص کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا، سوری کرنا تو دور کی بات ہے۔

ساجد: دماغ چل گیا ہے تمہارا۔تم...... تم کیوں رانیہ کا گھر برباد کرنا چاہتے ہو؟

عارف: م...... میں گھر برباد کرنا چاہ رہا ہوں میں؟؟؟

ساجد: ہاں...... اگر تم اس قسم کا جذباتی مظاہرہ نہ کرتے جو تم نے کل کیا ہے۔تو معاملہ خود بخود سیٹل ہو جاتا تھا۔

عارف: کیا سیٹل ہو جاتا تھا۔اس نے رانیہ پر ہاتھ اٹھانا شروع کر دیا ہے،اور آپ لوگ بجائے اس کا ہاتھ روکنے کے اس سے معافی مانگنا چاہ رہے ہیں۔

شائلہ: عارف...... عارف...... ساجد بھائی ٹھیک کہہ رہے ہیں۔گھر بسانے کے لئے عورت کو پتہ نہیں کیا کیا برداشت کرنا پڑتا ہے۔

ساجد: ہوں...... بالکل ٹھیک کہا شائلہ نے ،اور نہ صرف عورت کو بلکہ...... اس کے قریبی رشتہ داروں کو بھی بہت کچھ برداشت کرنا پڑتا ہے۔

عارف: مگر......

رانیہ: عارف بھائی۔یہ یہ یقیناً آپ کی مجھ سے بے پناہ محبت ہے کہ آپ سے برداشت نہیں ہو سکا اور آپ شیراز سے لڑ پڑے۔لیکن ،،،لیکن میری خاطر اس سے بھی بڑی قربانی آپ کی یہ ہوگی کہ آپ میری خاطر جا کر شیراز سے سوری کر لیں۔پلیز عارف بھائی پلیز۔

(عارف سوالیہ نظروں سے ساجد بھائی کی طرف دیکھتا ہے اور وہ ہاں میں سر ہلا دیتا ہے۔)

ساجد: ہوں!!!

(عارف ان لوگوں کے آگے ہار مان گیا ہے ہاں میں گردن ہلاتا ہے اور کیمرہ رانیہ پر چارج کرتا چلا جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر: 07

مقام : شیراز کا آفس۔شیراز کا کمرہ

وقت : دن

کردار : شیراز۔P.A۔عارف

(ملازم شیراز کے آفس میں کافی کا مگ رکھ کر گیا ہے اور شیراز کافی کا sip لے کر کرسی کی پشت

سے ٹیک لگالیتا ہے۔گویا ریلیکس کر رہا ہے کی PA کی کال آتی ہے شیراز فون اٹھاتا ہے)

شیراز: ہوں۔

P.A: جی سر......وہ عارف صاحب آئے ہیں۔

شیراز: عارف؟؟؟

P.A: جی سر۔

شیراز: بٹھاؤ اسے باہر ہی اور کہہ دو صاحب میٹنگ میں ہیں۔

P.A: جی سر۔

(کیمرہ شیراز کے غصے میں تناؤ میں آگئے چہرے پر چارج کرتا چلا جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر: 08

مقام : شیراز کا آفس۔P.A والا کمرہ جسکے ساتھ میٹنگ روم ہے

وقت : دن

کردار : عارف۔P.A

(P.A فون بند کر کے اٹھتا ہے اور عارف کے پاس جا کر۔)

P.A: سر وہ شیراز صاحب تو ابھی میٹنگ میں ہیں۔

عارف: کب تک فارغ ہوں گے؟

P.A: کچھ اندازہ نہیں سر۔آپ تشریف رکھیں سر۔وہ کہہ رہے ہیں انتظار کریں آپ۔

عارف: ہوں۔

P.A: سر کچھ ٹھنڈا چائے منگواؤں سر آپ کے لئے؟

عارف: ہوں نہیں......Its okay۔

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر: 09

مقام : شیراز کا گھر۔بچوں کا کمرہ

وقت : دن

کردار : ارسل۔تانیہ

(دکھاتے ہیں کہ ارسل اور تانیہ کسی روم میں معصومیت میں باتیں کر رہے ہیں۔اسکول کا کام کرتے ہوئے کچھ لکھتے لکھتے ہوئے۔)

ارسل: آپی! یہ طلاق کیا چیز ہوتی ہے؟

تانیہ: طلاق؟؟؟

ارسل: ہاں اس دن...... پاپا کہہ رہے تھے ناں ممی کو کہ میں تمہیں طلاق دے دوں گا۔

تانیہ: طلاق کا مطلب ہوتا ہے الگ الگ رہنا۔

ارسل: الگ الگ رہنا؟ مطلب؟ کیا مطلب الگ الگ رہنا۔

تانیہ: اس کا مطلب ہوتا ہے کہ...... پھر ممی پاپا ساتھ ساتھ نہیں رہیں گے۔الگ الگ رہیں گے ممی کسی اور گھر میں اور پاپا کسی اور گھر میں رہیں گے۔الگ ہو جائیں گے دونوں۔

ارسل: اچھا تو پھر ہم کدھر جائیں گے؟

تانیہ: میں تو ممی کے ساتھ رہوں گی۔

ارسل: میں بھی ممی کے ساتھ ہی رہوں گا۔لیکن پھر پاپا ہمارے ساتھ نہیں رہیں گے تو اکیلے میں ڈر نہیں لگے گا؟ جب ہمیں ڈر لگے گا تو ہم پاپا کو بلالیں گے۔

تانیہ: لیکن...... جب طلاق ہو جائے۔تو پھر پاپا نہیں آیا کریں گے، پھر ہمیں اکیلے میں ہی رہنا ہوگا۔طلاق کا تو مطلب ہی ہے الگ الگ رہنا۔

(کچھ اٹھانے لگتا ہے تو دیکھتا ہے کہ رانیہ سامنے کھڑی ساری گفتگو سن رہی تھی)

رانیہ: ارسل......تانیہ۔کک......کوئی طلاق نہیں ہو رہی۔کوئی الگ الگ نہیں رہے گا۔میں تم ارسل اور پاپا سب اکٹھے رہیں گے......ایک ساتھ رہیں گے سب، کوئی الگ الگ نہیں رہے گا۔کوئی نہیں رہے گا الگ الگ۔

(رانیہ دونوں بچوں کو گلے سے لگا کر بھینچتی ہے۔اور آنکھوں میں آنے والے آنسوؤں کو ضبط کرتی ہے جو بہہ رہے ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:10

مقام : شیراز کا آفس۔P.A کا کمرہ

وقت : شام

کردار : عارف، P.A

(دکھاتے ہیں کہ عارف انتظار کر کر کے تھک گیا ہے۔ پہلو بدلتا ہے گھڑی دیکھتا ہے اور پھر غصے سے اٹھ کر P.A کے پاس جاتا ہے۔)

عارف: تین گھنٹے ہو گئے ہیں مجھے انتظار کرتے ہوئے، ابھی تک میٹنگ ختم نہیں ہوئی صاحب کی؟

P.A: سر۔ابھی صاحب میٹنگ میں ہیں۔ میں کیا کر سکتا ہوں؟

عارف: لیکن میں اب مزید انتظار نہیں کر سکتا۔ مجھے ملنا ہے ہر صورت میں شیراز سے۔

(عارف غصے میں اندر جانے لگتا ہے P.A پکڑنے کی کوشش کرتا ہے)

P.A: سر عارف صاحب......سر......سر پلیز......میری بات سنیں سر۔

(مگر عارف آگے بڑھتا چلا جاتا ہے اور جا کر دروازہ کھول دیتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر: 11

مقام : شیراز کا آفس۔شیراز کا کمرہ

وقت : شام

کردار : عارف، شیراز، P.A.

(شیراز، عارف کو دیکھ کر چونک اٹھتا ہے)

شیراز: تم......تمہاری جرأت کیسے ہوئی کہ بغیر اجازت میرے کمرے میں داخل ہو۔

P.A: سر میں نے بہت کوشش کی انہیں روکنے کی مگر......مگر سر یہ زبردستی اندر چلے آئے ہیں۔

عارف: مجھے......مجھے تم سے بات کرنی تھی شیراز۔ضروری بات کرنی تھی اور اکیلے میں کرنی تھی۔

(شیراز PA کو دیکھتا ہوا کہتا ہے)

شیراز: تم جاؤ۔

(PA نکل جاتا ہے)

P.A: جی سر۔

عارف: شیراز...... شیراز کل جو کچھ ہوا مجھے اس پر افسوس ہے۔جو ہُوا سو ہوا۔وہ سب نہیں ہونا چاہیے تھا۔

شیراز: تم نے اپنی بکواس مکمل کر لی......کہہ لیا جو کچھ کہنا تھا یا اور کچھ؟

عارف: دیکھو شیراز۔

شیراز: اگر تم اپنی بات مکمل کر چکے ہو تو پلیز Leave۔

3828

عارف: شیراز دیکھو۔

شیراز: I said leave......نکل جاؤ......ابھی اور اسی وقت میرے آفس سے۔انڈر سٹینڈ؟

عارف: دیکھو شیراز میں تو معذرت کرنے......

شیراز: تم جاتے ہو یا میں گارڈ کو بلوا کر، دھکے دے کر تمہیں نکلواؤں یہاں سے؟

I said leave...

(آگے بڑھ کر دروازہ کھول کر ہاتھ کا اشارہ باہر کی طرف کرتا ہے، اب عارف کو بھی غصہ آتا ہے بالکل شیراز کے چہرے کے پاس آ کر آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر۔)

عارف: میں......میں صرف اپنی بہن کی وجہ سے یہاں آیا تھا ورنہ......

شیراز: Leave...

(عارف تیزی سے نکل جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر: 12

مقام : مہرو کا گھر۔مہرو کا کمرہ

وقت : شام

کردار : مہرو، ماں

(ماں آ کر مہرو سے اصرار کر رہی ہے ریکویسٹ کر رہی ہے کہ لڑکے والوں سے مل لے۔)

ماں: خدا کے لئے بیٹا ضد نہ کر۔وہ آئے بیٹھے ہیں ایک بار مل لے ان سے۔دیکھ تو لے، ہو سکتا ہے لڑکا پسند آ جائے تجھے۔

مہرو: جس کی تنخواہ اٹھارہ ہزار ہو۔وہ چاہے گلفام ہو مجھے پسند نہیں آ سکتا۔تم یہ بات کیوں نہیں سمجھتی ہو ماں؟

ماں: تجھے اللہ کا واسطہ۔ایک بار بس ان سے مل لے۔میری خاطر بیٹا۔ورنہ......ورنہ بڑی سبکی ہو گی میری۔

مہرو: چلی جاتی ہوں ماں۔لیکن جس ذہنی اذیت سے میں گزروں گی، اس کی تمہیں کوئی فکر نہیں ہے۔

(مہرو پاس پڑے کپڑے اٹھا کر واش روم میں چلی جاتی ہے۔)

CUT

☆.....☆.....☆

سین نمبر:13

مقام : مہرو کا گھر۔ڈرائنگ روم

وقت : شام

کردار : مہرو، ماں

(دکھاتے ہیں کہ مہرو ڈرائنگ روم میں آتی ہے تو لڑکا اور اس کے ماں باپ بیٹھے ہوئے ہیں۔)

ماں: یہ ہے.....میری بیٹی مہرو۔

مہرو: جی السلام علیکم۔

مل کر: وعلیکم السلام۔

مہرو: آپ کا نام ہے خلیل؟

لڑکا: ج.....جی۔

مہرو: جاب کرتے ہیں آپ؟

لڑکا: ج.....ج.....جی۔

ماں: مہرو بیٹا۔

مہرو: ماں مجھے ذرا بات تو کرنے دو۔آخر مجھے شادی کر کے تمام عمر ان کے ساتھ رہنا ہے کیوں؟

(لڑکا حیران و پریشان ہوا جا رہا ہے)

لڑکا: ج.....جی۔

مہرو: کتنا پڑھے ہو تم؟؟؟

لڑکا: جی Graduate ہوں۔

مہرو: تم سے زیادہ تو میں پڑھی ہوں۔تنخواہ کتنی ہے تمہاری؟

لڑکا: ج.....اٹھارہ ہزار۔

مہرو: اس سے زیادہ تنخواہ تو میری ہے۔گاڑی تمہارے پاس نہیں ہے۔گھر تمہارے پاس نہیں ہے۔تنخواہ تمہاری اٹھارہ ہزار روپے ہے صرف۔تعلیم تمہاری صرف B.A ہے۔خلیل صاحب میں تو خیر کیا تم سے شادی کروں گی، تمہیں تو شادی ہی نہیں کرنی چاہیے، اس تنخواہ میں تم اکیلے ہی ٹھیک ہو.....I am sorry , but thats true۔

(کندھے اچکا کر بولتی ہے سب حیران و پریشان ہیں۔)

CUT

☆.....☆.....☆

سین نمبر:14

مقام : شیراز کا گھر۔شیراز کا کمرہ

وقت : رات

کردار : شیراز۔رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ بچے باہر دوسرے کمرے میں سب کچھ ان کی loud گفتگو سن رہے ہوئے ہیں۔بات چیت جاری ہے۔شیراز کپڑے اٹھا کر بیگ میں رکھ رہا ہے۔)

رانیہ: کہاں.....کہاں جا رہے ہو تم۔کہاں جا رہے ہو؟

شیراز: کہیں بھی جاؤں۔کہیں بھی رہوں۔تمہیں اس سے مطلب؟

(رانیہ آگے پیچھے ہو کر روکنے کی کوشش کرتی ہے)

رانیہ: شیراز.....شیراز، تم ایسا کیوں کر رہے ہو۔تمہارا کسی.....کسی سے چکر چل رہا ہے ناں؟ تم اس سے شادی کرنا چاہتے ہو؟ بولو.....بولو۔تمہارا کسی سے affair چل رہا ہے ناں؟

(سامان رکھتے رکھتے چیختا ہے)

شیراز: ہاں۔چل رہا ہے چکر۔چل رہا ہے Affair۔پھر کیا.....کیا کر لو گی تم۔اپنے بدمعاش بھائی کو بھجوا کر مروا دو گی کیا۔ختم کروا دو گی اسے.....بولو.....کیا کر لو گی تم؟

رانیہ: شیراز خدا کے لئے آہستہ بولو۔بچے.....بچے سن رہے ہیں۔

شیراز: سن رہے ہیں تو سنتے رہیں۔پہلے کون سا نہیں سنتے تھے۔پرسوں جو کچھ تماشا ہوا وہ بھی انہوں نے دیکھا ہی تھا۔اب کیا رہ گیا ہے، جو نہیں سنا اور دیکھا انہوں نے۔

رانیہ: شیراز.....شیراز سنو میری بات سنو۔شیراز جو بھی بات ہے، جو بھی ناراضگیاں ہیں۔جو بھی معاملات ہیں ہمیں ان پر بیٹھ کر بات کرنی چاہیے۔ہمیں آپس میں ڈائیلاگ کرنا چاہیے۔لیکن.....لیکن یوں سامان سمیٹ کر چھوڑ کر چل دینا۔

(بچوں کے شاٹس: سہمے ہوئے دیکھ رہے ہیں)

شیراز: میں سامان سمیٹ کر، گھر چھوڑ کر اس لئے جا رہا ہوں کہ میں کچھ فیصلے کر چکا ہوں۔اور میرا ایک فیصلہ یہ ہے کہ جب تک تم اس گھر میں رہو گی میں اس گھر میں نہیں رہوں گا۔

(سامان کی zip بند کر کے نکل جاتا ہے)

رانیہ: شیراز......شیراز......شیراز......رکو میری بات تو سنو۔ شیراز......اوہ گاڈ۔ کیا کروں؟

(رانیہ مشکل سے آنسو روکتی ہے)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:15

مقام : عارف کا گھر، عارف کا کمرہ

وقت : رات

کردار : شائلہ، عارف

(دکھاتے ہیں کہ عارف اور اس کی بیوی شائلہ گفتگو کر رہے ہیں ہم گفتگو درمیان سے شروع کرتے ہیں)

شائلہ: آپ نے بتایا نہیں، کیا بات ہوئی آج آپ کی شیراز سے؟ آپ گئے تھے ناں شیراز کے پاس۔

عارف: گیا تو تھا۔ لیکن......وہ اتنا بدتمیز اور بے ہودہ آدمی ہے کہ اس سے کیا بات ہو سکتی ہے۔ اُس سے کوئی بات نہیں ہو سکتی۔

شائلہ: کیا......کیا مطلب؟

عارف: مطلب یہ کہ......بس کوئی بات نہیں ہو سکی بلکہ۔ دوبارہ جھگڑا ہوتے ہوتے رہ گیا۔

شائلہ: اوہ......یہ......یہ تو بڑی بُری خبر سنائی آپ نے۔

عارف: کیا کر سکتا تھا......جا ہی سکتا تھا ناں......چلا گیا۔

شائلہ: ہوں......عارف کچھ بھی ہو۔ رانیہ کا معاملہ ٹھیک ہونا چاہیے۔ ورنہ خدانخواستہ بات بگڑ گئی اور معاملہ طلاق تک پہنچ گیا تو......تو بڑی گڑبڑ ہو جائے گی۔ کہاں جائے گی وہ اس عمر میں بچوں کو لے کر تانیہ اور......

(عارف بجائے جواب دینے کے کسی اور جانب نکل جاتا ہے۔ شائلہ کا concern رانیہ کے حوالے سے)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر: 16

مقام : ہوٹل۔ ہوٹل کی لابی

وقت : رات

کردار : مہرو، شیراز

(مہرو ہوٹل کی لابی میں آکر دور سے چلتی ہوئی آتی ہے اور آکر بیٹھی ہے شیراز کا انتظار کر رہی ہے۔ کچھ دیر کے بعد شیراز بھی آجاتا ہے۔ اور دونوں مل کر ہاتھ ملا کر شیراز کے ہوٹل میں لئے گئے کمرے کی طرف روانہ ہو گئے ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:17

مقام : ہوٹل۔ ہوٹل کا کمرہ

وقت : رات

کردار : مہرو، شیراز

(دکھاتے ہیں کہ مہرو اور شیراز ہوٹل کے کمرے میں ہیں اور گفتگو کر رہے ہیں۔ درمیان سے شروع کرتے ہیں۔)

مہرو: ہوں......تو تم نے گھر نہ جانے کا فیصلہ کیا ہے؟

شیراز: ہوں۔ یہی فیصلہ کیا ہے، جب تک اس معاملے کو کسی انجام تک نہیں پہنچاتا، میں گھر نہیں جاؤں گا۔

(مہرو سوچ میں ڈوب جاتی ہے)

مہرو: ہوں۔

شیراز: تم......تم کچھ کہہ نہیں رہیں۔ تم کچھ خاص بات کرنا چاہتی تھیں۔

مہرو: ہوں۔ میں......میں یہی کہہ رہی تھی شیراز کہ......میری ممی پاپا کی طرف سے بھی پریشر بڑھتا جا رہا ہے۔ روزاں کوئی نہ کوئی رشتہ دیکھ رہی ہوتی ہیں۔ اور پھر اس طرح ہم کب تک چلائیں گے؟

شیراز: کک......کیا مطلب؟ کیا کس طرح چلائیں گے؟

مہرو: یہی......یہ تمہارا میرا رشتہ شیراز۔ اب اس رشتے، اس تعلق کو کوئی شکل......کوئی نام دینا ہوگا

ہمیں۔ اچھا نام جو سوسائٹی میں بھی Accepted ہو، قابل قبول ہو۔ میرے ممی پاپا تمہارے بارے میں جانتے ہیں۔ تم آتے رہتے ہو۔ ان کی آنکھیں سوال کرتی ہیں لیکن میرے پاس...... میں نے تمہیں پہلے ہی بتایا تھا کہ ان سوالوں کے جواب نہیں ہیں۔ کیونکہ ان سوالوں کے جواب صرف تم دے سکتے ہو۔ سب کے جوابات صرف تمہارے پاس ہیں۔

شیراز: مہرو...... مہرو...... I am sorry۔ بُرا نہیں منانا لیکن...... لیکن اس وقت میں رانیہ کے مسئلے کو لے کر ہی بہت disturb ہوں۔ اس وقت مجھے کچھ اور سمجھ نہیں آئے گا پلیز۔

(شیراز یہ بات کر کے واش روم کی طرف نکل جاتا ہے اور مہرو ذرا ڈسٹرب سی ہو جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:18

مقام : شیراز کا گھر۔ بچوں کا کمرہ
وقت : رات
کردار : رانیہ۔ ارسل۔ تانیہ

(رانیہ ارسل کے سر پر ہاتھ پھیر رہی ہے ارسل سو گیا ہے اور تانیہ بھی سو گئی ہے۔ رانیہ دونوں کو چادریں اوڑھا کر پیار سے دیکھتی ہے اور پھر دونوں کو kiss کرتے ہوئے نکل جاتی ہے۔ محبت سے دیکھنے کے بعد۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:19

مقام : شیراز کا گھر۔ بچوں کا کمرہ
وقت : رات
کردار : رانیہ، ہوم میڈ

(رانیہ بچوں کے کمرے سے نکلتی ہے اور میڈ کو یہ بات کہہ رہی ہے۔)

رانیہ: اور دیکھو...... بچوں کو بالکل ایک لمحے کے لئے بھی اکیلا نہیں چھوڑنا۔

میڈ: جی...... بیگم صاحبہ۔ آپ بالکل بے فکر رہیں۔ میں ان کے کمرے سے ہٹوں گی بھی نہیں۔

رانیہ: ہوں۔

(اور رانیہ ہاتھ میں گاڑی کی چابی تھامے پورچ کی طرف نکل جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:20

مقام : گھر کا پورچ
وقت : رات
کردار : رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ رانیہ پُر اسرار انداز میں باہر آتی ہے اور آ کر گاڑی اسٹارٹ کرتی ہے اور گھر سے باہر گاڑی نکال کر لے گئی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:21

مقام : سڑکیں۔ رانیہ کی گاڑی
وقت : رات
کردار : رانیہ

(رانیہ سنجیدہ انداز میں سڑک کی طرف نکلتی ہوئی گاڑی چلائی جا رہی ہے۔ ناظرین کو محسوس ہو سکتا ہے کہ شاید رانیہ ہوٹل جا رہی ہے لیکن ابھی فائنل کچھ نہیں پتہ چلے گا کہ رانیہ کدھر جا رہی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:22

مقام : ہوٹل۔ شیراز کا کمرہ
وقت : رات
کردار : مہرو۔ شیراز

(شیراز کمرے میں واش روم سے واپس آ چکا ہے۔ اور مہرو پھر بات کا آغاز کرتی ہے۔)

مہرو: ایک...... ایک بات کہوں شیراز؟

شیراز: ہوں......

مہرو: مجھے...... مجھے کیوں لگنے لگا کہ تم مجھے avoid کرنے لگے ہو۔

شیراز: میں...... میں تمہیں avoid کرنے لگا ہوں؟ میں بھلا کیوں اوائڈ کروں گا، میں نے تمہیں کبھی اوائڈ نہیں کیا۔تم اچھی طرح جانتی ہو۔.You are important for me

مہرو: لیکن...... لیکن میں جب بھی تم سے ،اپنے تمہارے تعلق کو کوئی ٹھوس شکل دینے کی بات کرتی ہوں۔تم...... تم یا تو بات ٹال جاتے ہو...... یا پھر......

(شیراز کا لہجہ تلخ ہو جاتا ہے)

شیراز: ایسی بات نہیں ہے مہرو۔ میں تمہیں پہلے بھی بتا چکا ہوں میں...... میں پریشان ہوں کچھ۔ کچھ ڈسٹرب ہوں میں اور بس۔اس کے علاوہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

مہرو: تو شیراز تم میری مشکل کیوں نہیں سمجھ رہے؟ میں بھی تو بہت مشکل میں ہوں۔میرے اپنے ہی گھر میں اپنے ماں باپ کے سامنے زندگی مشکل سے مشکل تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔

شیراز: مہرو پلیز۔میرا دماغ اس وقت پہلے ہی پریشانی سے لپٹا جا رہا ہے۔مجھے مزید تنگ مت کرو۔ میں نے تمہیں ابھی کچھ دیر پہلے بھی کہا کہ ہم...... ہم اس موضوع پر کل پرسوں یا بعد میں کسی وقت بات کریں گے۔

مہرو: روز کل پرسوں...... روز کل پرسوں، بعد میں کیوں۔آج کیوں نہیں،ابھی کیوں نہیں؟

شیراز: اس لئے کہ ابھی میں پریشان ہوں۔

مہرو: نہیں...... یہ بات نہیں ہے شیراز۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ تم اس موضوع پر بات کرنا ہی نہیں چاہتے ہو۔لیکن...... لیکن میں بھی تمہیں یہ بتا دینا چاہتی ہوں کہ اب ہم تب ہی بات کریں گے جب ہم اس موضوع پر بات کریں گے ورنہ...... بہتر ہے کہ ہم آپس میں بات ہی نہ کریں۔

(مہرو غصے میں پرس اٹھا کر کمرے سے نکلتی ہے شیراز پیچھے تک روکنا چاہتا ہے۔)

شیراز: مہرو...... مہرو...... مہرو رکو۔سنو میری بات تو سنو۔مہرو..Listen

(شیراز لابی تک جاتا ہے مگر مہرو سنتی نہیں ہے۔اور غصے میں چلی جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:23

مقام : سڑکیں

وقت : رات

کردار : رانیہ

(رانیہ گاڑی ایک گھر کے آگے روک کر اترتی ہے اور ایک گھر کی بیل بجاتی ہے اور انتظار کرنے لگتی ہے دروازہ کھلتا ہے تو شیراز کے آفس کا P.A۔ کیمرہ اس کے حیرت زدہ چہرے پر چارج کرتا چلا جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:24

مقام : P.A کا گھر۔

وقت : رات

کردار : رانیہ۔P.A

(رانیہ اور P.A کی گفتگو جاری ہے)

رانیہ: پلیز صدیقی۔تمہیں اس کا نام بتانا ہوگا۔تمہیں میرا یہ کام کرنا ہوگا۔

صدیقی: میڈم یہ میری نوکری کا معاملہ ہے۔

رانیہ: اور یہ میرے گھر کا معاملہ ہے۔میرا گھر ٹوٹ رہا ہے تم تم اسے بچا سکتے ہو پلیز۔

صدیقی: میڈم! اگر یہ بات کسی بھی طرح شیراز صاحب کو پتہ چل گئی تو...... تو وہ shoot کر دیں گے مجھے۔

رانیہ: میں وعدہ کرتی ہوں یہ بات صرف تمہارے اور میرے درمیان رہے گی۔ پلیز صدیقی پلیز۔

صدیقی: مہرین...... مہرین نام ہے جی انکا۔صاحب...... صاحب انہیں مہرو کہتے ہیں۔

رانیہ: مہرو۔

صدیقی: جی......لیکن میڈم اگر صاحب کو پتہ چل گیا کہ میں نے آپ کو بتایا ہے تو......

رانیہ: اس کا ایڈریس...... ایڈریس چاہیے مجھے۔

(رانیہ اپنی کہے جاتی ہے بغیر صدیقی کی سنے)

صدیقی: ایڈریس...... ایڈریس۔تو۔کل دے سکوں گا آفس جا کر۔

رانیہ: کل...... کل میں تمہیں صبح فون کروں گی۔

صدیقی: میڈم مگر......

رانیہ: میں نے کہا ناں، یہ بات تمہارے میرے درمیان رہے گی بس۔ کل دس بجے فون کروں گی میں تمہیں۔

صدیقی: ج......جی......ایک......ایک بات کہوں میڈم؟

رانیہ: ہوں۔

صدیقی: آپ......آپ واقعی اتنی اچھی ہیں، صاحب کو پتہ نہیں کیا ہوگیا ہے۔ مجھے تو لگتا ہے اس نے کوئی جادو کردیا ہے صاحب پر۔ ورنہ آپ کا اور اس کا کوئی مقابلہ نہیں میڈم۔ کوئی مقابلہ نہیں۔

رانیہ: م......میں کل فون کروں گی تمہیں۔

(رانیہ کی آنکھیں نم سی ہو جاتی ہیں۔ اس بات پر)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر: 25

مقام : مہرو کا گھر۔ لونگ یا صحن

وقت : شام

کردار : مہرو، ماں اور باپ

(دکھاتے ہیں کہ مہرو کے ماں اور باپ بیٹھے ہوئے ہیں کہ ان کے سامنے سے مہرو vomiting کرتی ہوئی سامنے سے واش روم یا sink کی طرف چلی جاتی ہے، ماں اور باپ دونوں ایک دوسرے کو افسردہ معنی خیز انداز میں دیکھنے لگتے ہیں مہرو Sink میں ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر: 26

مقام : شیراز کا آفس۔ شیراز کا کمرہ

وقت : دن

کردار : مہرو، شیراز

(دکھاتے ہیں کہ شیراز آفس میں کام کر رہا ہے کہ مہرو سیکریٹری کو نظر انداز کرتی ہوئی اندر کمرے میں چلی جاتی ہے۔ P.A صدیقی دیکھتا رہ جاتا ہے۔ اندر مہرو کو دیکھ کر شیراز اٹھ

کھڑا ہوتا ہے)

شیراز: تم......تم یہاں کیوں۔ میں نے تمہیں منع کیا تھا مہرو کہ...... کہ میرے آفس مت آیا کرو، لیکن تم......

مہرو: بات ہی اتنی important تھی کہ تم تک پہنچانا ضروری تھی۔ اور فون پر میں کرنا نہیں چاہ رہی تھی۔

شیراز: ایسی کیا ضروری بات تھی کہ تم فون پر نہیں کرسکتی تھی...... بولو؟؟؟

مہرو: I am pregnant....

(شیراز ہل کر رہ جاتا ہے)

Freeze

☆......☆......☆

قسط نمبر 3

سین نمبر:01

مقام : شیراز کا آفس۔شیراز کا کمرہ
وقت : دن
کردار : مہرو،شیراز

(پچھلی قسط کے آخری سین کو جاری رکھتے ہوئے دکھاتے ہیں کہ مہرو کی بات سے شیراز ہکا بکا رہ گیا تھا۔)

مہرو: I am-Pregnant...
شیراز: کک.....کیا؟؟؟
مہرو: ہاں۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی اس لئے سیدھی تمہارے پاس چلی آئی۔
شیراز: ہوں۔
مہرو: اب.....اب کیا ہوگا؟ کیا کریں گے اب شیراز۔میں تو بہت پریشان ہوگئی ہوں اس خبر سے۔
شیراز: ہوں.....تم اس وقت.....اس وقت گھر چلی جاؤ۔شام کو مل کر بات کرتے ہیں اس معاملے پہ۔
مہرو: شیراز مگر.......
شیراز: اب اس وقت آفس میں کھڑے کھڑے کیا ہوسکتا ہے؟ میں کہہ تو رہا ہوں کہ اس وقت تم گھر جاؤ،شام کو مل کر سوچتے ہیں۔دیکھتے ہیں کہ کیا کرنا ہے۔
مہرو: تم اگر آفس میں بات نہیں کرسکتے ہو تو میرے ساتھ چلو۔میں...... میں شام تک انتظار نہیں کرسکتی۔

شیراز: شام تک کون سا ایسا طوفان آجائے گا مہرو۔میں اس وقت آفس چھوڑ کر تمہارے ساتھ تو نہیں جاسکتا۔
مہرو: کیوں؟ کیوں نہیں جاسکتے تم۔اس وقت میری اس پریشانی سے زیادہ کوئی کام اہم نہیں ہونا چاہیے تمہارے لئے۔
(مہرو Loud ہوتی ہے)
اور تمہارے پاس میرے لئے وقت ہی نہیں ہے۔
شیراز: آہستہ بولو۔don't be crycastic۔میرے پاس تمہارے لئے وقت ہی وقت ہے لیکن...... لیکن اس مسئلے کا حل یوں کھڑے کھڑے آفس میں تو نہیں نکل سکتا ناں۔کہہ تو رہا ہوں کہ شام کو مل کر کوئی سلوشن نکالتے ہیں۔
مہرو: .Okay لیکن ایک بات ضرور کہوں گی شیراز کہ۔میرے معاملات میں تم اتنی جلدی اتنے cool ہوجاؤ گے مجھے اس کا اندازہ نہیں تھا۔
شیراز: مہرو۔
(مگر مہرو رکتی نہیں ہے نکل جاتی ہے۔شیراز غصے میں ہوا میں ہاتھ مار کر پریشان سا ہوجاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:02

مقام : شیراز کا آفس۔بیرونی حصہ
وقت : دن
کردار : مہرو،شیراز

(مہرو غصے میں پیر پٹختی ہوئی باہر نکل جاتی ہے سیکریٹری کو رجسٹر کرتے ہیں کہ اس نے دیکھا ہے معنی خیز نظروں سے غصے سے نکلی ہوئی مہرو کو دیکھ رہا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:03

مقام : شیراز کا آفس۔رانیہ کا گھر

وقت : دن

کردار : صدیقی۔رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ رانیہ کے فون کی بیل بج رہی ہے وہ فون اٹھاتی ہے تو دوسری طرف سیکریٹری صدیقی ہے۔)

صدیقی: ہیلو۔

رانیہ: ہیلو۔

صدیقی: جی بیگم صاحبہ۔میں صدیقی بات کررہاہوں۔صاحب کا P.A

رانیہ: ہاں صدیقی صاحب۔

صدیقی: وہ بس میں نے آپ کو ایڈریس لکھوانا تھا۔

رانیہ: ہاں......بولیں۔

صدیقی: بلکہ وہ ابھی آئی بھی تھیں بیگم صاحبہ آفس۔کافی غصے میں لگ رہی تھیں۔لگتا ہے صاحب سے جھگڑا ہوا ہے اس کا۔صاحب بھی پریشان لگ رہے تھے۔

رانیہ: ہوں۔

صدیقی: مجھے لگتا ہے بیگم صاحبہ،صاحب اور اس کے درمیان ضرور کوئی نہ کوئی مسئلہ ہوا ہے۔

رانیہ: اچھا......ایڈریس......ایڈریس بتاؤ اس کا۔اور صاحب کے ہوٹل کا بھی۔

صدیقی: جی بیگم صاحبہ۔مکان نمبر12،گلی نمبر13۔

(صدیقی ایڈریس سمجھا رہا ہے۔ہم رانیہ کو چھوڑ کر صدیقی پر رہ جاتے ہیں۔جو رانیہ کو ایڈریس لکھوا رہا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:04

مقام : رانیہ کا گھر۔لونگ یا بچوں کا کمرہ

وقت : شام

کردار : تانیہ۔رانیہ،ارسل

(بچوں کے کمرے میں رانیہ بچوں کے ساتھ گفتگو جاری ہے۔)

تانیہ: لیکن ممی،باقی سارے بچوں کے پاپا تو ٹائم دیتے ہیں۔ہمارے پاپا کبھی ہمارے ساتھ اسکول نہیں جاتے۔کبھی ہمیں اسکول drop کرنے نہیں آئے۔

ارسل: اور کبھی pick بھی نہیں کرتے۔

رانیہ: بیٹا ان کے کام کی نوعیت ہی ایسی ہے ناں۔وہ busy ہوتے ہیں ذرا۔

تانیہ: لیکن دوسروں کے پاپا بھی تو بزی ہوتے ہیں لیکن وہ ضرور اسکول آتے ہیں۔

ارسل: ہاں ممی،آج نادیہ آنٹی کہہ رہی تھیں کہ اس بار Parent Teacher میٹنگ میں سب کے پاپا کو لازمی آنا ہوگا۔

تانیہ: لیکن تم دیکھ لینا ہمارے پاپا نہیں جائیں گے۔

رانیہ: کیوں؟ کیوں نہیں جائیں گے بیٹا۔میں پاپا سے کہوں گی کہ وہ ضرور اس بار وقت نکال کر Parents Teacher میٹنگ پر چلیں۔

تانیہ: میں جانتی ہوں ممی کہ پاپا نہیں جائیں گے،کبھی نہیں جائیں گے۔پتہ ہے ممی۔اس بار Annual Function کے لئے میرا نام Aerobics میں تھا۔لیکن میں نے کٹوادیا۔

(رانیہ حیران سی ہوکر)

رانیہ: کٹوادیا۔؟ م......مگر،مگر کیوں کٹوادیا بیٹا۔تم تو Aerobice میں بہت اچھی ہو۔

تانیہ: مجھے پتہ تھا...... پاپا تو آئیں گے نہیں ہمارے Annual Function میں،تو میں نے سوچا کہ جب پاپا ہی نہیں آئیں گے دیکھنے کے لئے تو پھر کیا فائدہ۔اس لئے میں نے ٹیچر سے کہا کہ میرا نام کاٹ دیں۔

رانیہ: یہ......یہ تم نے کیا......کیا بیٹا۔میری جان......یہ......یہ ٹھیک......کیوں؟

(رانیہ جذباتی ہوکر تانیہ کو گلے لگالیتی ہے رانیہ کو دکھ ہوتا ہے تانیہ کی اس بات سے دونوں ماں بیٹی کی آنکھیں نم ہوجاتی ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:05

مقام : مہرو کا گھر۔لونگ

وقت : دن

کردار : مہرو،ماں،باپ

(مہرو کا باپ اسکی ماں سے بات کررہا ہے درمیان سے گفتگو شروع کرتے ہیں۔)

باپ: میں اب مزید خاموش نہیں رہ سکتا۔جو جو کچھ اس گھر میں ہورہا ہے وہ مجھ سے

مزید برداشت نہیں ہوتا۔ سوچ سوچ کے، کہ اس گھر میں، میرے گھر کی چار دیواری میں کیا چل رہا ہے میری کنپٹیاں دُکھنا شروع ہو جاتی ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ میرے دماغ کی نسیں سوچ اور غیرت کی وجہ سے پھٹ جائیں گی۔

ماں: میں نے...... میں نے آپ سے کہا کہ آپ فکر نہ کریں میں، بات کروں گی مہرو سے وہ...... وہ سمجھ جائے گی میری بات۔

(مہرو غصے میں باہر سے آئی ہے اور گفتگو سن چکی ہے۔)

باپ: اسے سمجھاؤ، اسے بتادو کہ۔ کہ وہ جو کچھ کر رہی ہے وہ اس گھر میں قابل برداشت نہیں ہے۔ میں اب مزید یہ سب کچھ برداشت نہیں کر سکتا۔

مہرو: کیا...... کیا کر رہی ہوں میں۔ کیا کر رہی ہوں میں۔ بابا ذرا مجھے بھی تو پتہ چلے کہ کیا کر رہی ہوں میں۔

ماں: مہرو بیٹا۔ تُو...... تُو کب آئی؟ وہ تیرے بابا تو بس یونہی۔

(ماں روکتی ہے مہرو کو)

مہرو: ایک منٹ، مجھے بات کرنے دے ماں۔ جی بتائیں بابا۔ بتائیں ناں۔ ایسا کیا کر رہی ہوں میں جو نا قابل برداشت ہے آپ کے لئے اور اس گھر کے لئے۔ بولیں۔ دھوپ میں جلتی ہوں۔ نوکری کرتی ہوں اس گھر کا کرایہ، اس گھر کے کھانے کا خرچہ اس گھر کے سارے بل دیتی ہوں۔ یہ سب نا قابل برداشت ہے آپ کے لئے، آئی ایم سوری بابا۔ لیکن وہیل چیئر پر بیٹھ کر اخبار پڑھنا بہت آسان ہوا کرتا ہے۔

ماں: مہرو بیٹا۔ کیا کہہ رہی ہے تُو۔

مہرو: مجھے بات کرنے دو ماں۔ جی بابا...... وہیل چیئر پر بیٹھ کر اخبار پڑھنا بہت آسان ہوتا ہے۔ لیکن اپنے پیروں پہ چل کر زندگی کا کانٹوں بھرا سفر طے کرنا بہت مشکل ہوا کرتا ہے۔ بہت مشکل...... وہ۔ وہ پیسے جن سے اخبار خریدا جا سکے کمانا بہت مشکل ہوا کرتا ہے بابا۔ اگر آپ نے اپنی ذمہ داری صحیح طرح ادا کی ہوتی۔ اگر آپ نے ہمارے لئے اس گھر کے لئے کچھ بنایا ہوتا تو...... تو اس گھر کی یہ حالت نہ ہوتی۔ مجھے رزق کے لئے در در نہ بھٹکنا پڑتا۔ آپ کی دوائیوں کے لئے، کرائے کیلئے، گھر کے خرچے کے لئے کانٹوں پر نہ چلنا پڑتا۔ اور شاید آپ کو بھی افسوس نہ ہوتا اور، میری وجہ سے وہ سب کچھ برداشت نہ کرنا پڑتا جو کچھ آپ کر رہے ہیں۔

(مہرو پیر پٹختی ہوئی شدید غصے کی حالت میں نکل جاتی ہے ماں اور باپ پریشان رہ جاتے

ہیں، باپ کا منہ کھلے کا کھلا رہ جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:06

مقام : ہوٹل۔ شیراز کا کمرہ

وقت : رات

کردار : شیراز، رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ شیراز نے ہوٹل کے کمرے کا دروازہ کھولا ہے تو سامنے رانیہ کھڑی ہے۔)

شیراز: تم...... تم کیوں آئی ہو یہاں۔ چلی جاؤ یہاں سے۔ جاؤ۔

رانیہ: ناراض میں بھی تم سے بہت ہوں شیراز۔ گِلے مجھے بھی تم سے بہت ہیں۔ لیکن میں پھر بھی یہ چاہتی ہوں کہ جس طرح بھی ہو سکے یہ رشتہ چلے۔ یہ بندھن بندھا رہے تو اس میں ہم سب کا بھلا ہے۔ ہمارا ہمارے بچوں کا۔

شیراز: تم ایسا سوچتی اور چاہتی ہو لیکن میں ایسا نہیں چاہتا۔ ہرگز نہیں چاہتا میں ایسا۔

رانیہ: سب کچھ تباہ ہو جائے گا شیراز۔ سب کچھ...... کچھ نہیں باقی بچے گا۔ کچھ بھی نہیں پلیز، یوں نہیں کرو، اپنے ساتھ میرے ساتھ، ہمارے بچوں کے ساتھ۔ یوں مت کرو۔ میں جانتی ہوں کہ تم کسی اور میں انوالو ہو۔ اور شاید اس سے شادی بھی کرنا چاہتے ہو لیکن...... لیکن شیراز اور کچھ نہیں، میرا نہیں تو...... تو اپنے بچوں کا سوچو۔ ان کے مستقبل کا کیا ہوگا۔ کون پالے گا انہیں۔

شیراز: جب وقت آئے گا سب ہو جائے گا۔ پل ہی جایا کرتے ہیں، میں...... میں خود پال لوں گا انہیں۔ مجھے،،، مجھے کسی کی ضرورت نہیں۔ کسی کی بھی نہیں۔

رانیہ: دیکھو شیراز۔

شیراز: Listen Raniya, میں تم سے کسی بھی معاملے میں زیادہ بحث نہیں کرنا چاہتا بہتر یہی ہے کہ میں تم سے بدتمیزی پر مجبور نہ ہوں اور تم چلی جاؤ یہاں سے پلیز۔

رانیہ: یوں...... یوں مت کرو...... مت کرو شیراز۔

شیراز: تم نے سنا نہیں۔ مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی اور نہ ہی سننی ہے۔ جاؤ۔ I said leave...

(رانیہ آنسو روکتے ہوئے نکلتی ہے دروازے کے قریب پہنچتی ہے تو بولتا ہے۔)

شیراز: ایک ایفارمیشن ہے تمہارے لئے سنتی جاؤ۔ میں نے اپنے وکیل کو کہہ دیا ہے وہ طلاق کے کاغذات تیار کرا رہا ہے۔ جلد ہی تمہیں مل جائیں گے۔ تا کہ تمہارا میرا معاملہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے۔

(رانیہ کو جھٹکا سا لگتا ہے اپنے آپ کو کنڑول کر کے نکل جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:07

مقام : شیراز کا گھر۔ بچوں کا کمرہ

وقت : رات

کردار : ارسل، تانیہ

(ارسل اور تانیہ ساتھ ساتھ ہوم ورک کر رہے ہیں یا Play station کھیل رہے ہیں ساتھ ساتھ گفتگو بھی کر رہے ہیں۔)

ارسل: ممی کہاں گئی ہیں آپی؟؟؟

تانیہ: خالدہ بتا رہی تھی کہ ممی پاپا کو لینے گئی ہیں۔ پاپا ناراض ہو کر چلے جو گئے ہیں۔

ارسل: پاپا ناراض ہو کر کہاں چلے گئے ہیں؟

تانیہ: شاید کسی......کی طرف چلے گئے ہوں۔

ارسل: ہو سکتا ہے عارف ماموں کی طرف چلے گئے ہوں

تانیہ: ہاں لیکن، عارف ماموں کی طرف شاید نہیں ہیں پاپا۔ میرے خیال میں کسی......کی طرف ہی گئے ہیں۔

ارسل: تو پھر ممی پاپا کو لے آئیں گی ناں؟

تانیہ: خالدہ تو یہی کہہ رہی تھی کہ ممی پاپا کو ضرور لے کر آئیں گی۔ دونوں کی صلح ہو جائے گی تو پھر پاپا راضی ہو جائیں گے اور آ جائیں گے۔

ارسل: جب پاپا راضی ہو جائیں گے تو پاپا ہمارے ساتھ Parents Teacher میٹنگ میں جایا کریں گے ناں؟

تانیہ: ہوں۔ شاید ہو سکتا ہے۔ ویسے پاپا اگر راضی ہو جائیں گے ناں آنے کے لئے تو میں ٹیچر سے کہہ کر ایروبک میں حصہ بھی لے لوں گی۔ لیکن اگر پاپا میرے اینول فنکشن میں نہیں آئیں گے تو پھر نہیں لوں گی۔

(خالدہ maid ارسل کا دودھ لاتی ہے۔)

خالدہ: چلو......چلو بھئی بچو! دودھ آ گیا ہے ارسل کا۔ اور سونے کا وقت ہو گیا ہے۔ چلو۔ چلو

ارسل: نہیں خالدہ، ابھی نہیں سونا۔ جب پاپا آ جائیں گے پھر سوئیں گے ہم۔

تانیہ: ہاں خالدہ آنٹی۔ جب پاپا آئیں گے تو سوئیں گے ہم۔

خالدہ: نہیں نہیں ممی بہت سختی سے کہہ کر گئی تھیں کہ ٹھیک 7:00 بجے بیڈ پر چلے جانا ہے، چلو، دیکھو پورے دس منٹ اوپر ہو گئے ہیں۔ چلو شاباش چلو۔ چلو......!!!

(اور خالدہ کمرے کی طرف جاتی ہے، سونے کے لئے بچے فانٹ اس طرف نکل جاتے ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:08

مقام : مہرو کا گھر۔ مین دروازہ

وقت : رات

کردار : مہرو کی ماں۔ رانیہ، مہرو

(ماں نے بیل ہونے پر جا کر دروازہ کھولا ہے تو سامنے رانیہ کھڑی ہے۔)

ماں: جی......!!!

رانیہ: جی السلام علیکم۔

ماں: وعلیکم السلام۔

رانیہ: مہرین......یہی رہتی ہے جی؟ مجھے مہرین سے ملنا ہے۔

ماں: ہاں......یہی رہتی ہے۔ ماں ہوں میں اس کی۔ کس سلسلے میں ملنا تھا آپ کو۔

رانیہ: بس کچھ ذاتی سا کام تھا۔

(مہرو کی آواز آتی ہے)

مہرو: کوئی آیا ہے کیا ماں؟؟؟

ماں: ہاں۔ کوئی تجھ سے ملنے آیا ہے کیا......کیا نام ہے آپ کا؟

رانیہ: جی......جی......رانیہ......رانیہ نام ہے۔

(مہرو کی آواز آتی ہے)

مہرو: کون ہے ماں۔ اوپر ہی بھجوا دو۔

ماں: اچھا۔(پھررانیہ سے) آپ......اوپر ہی چلی جائیں۔مہرواپنے کمرے میں ہے۔

رانیہ: جی......

(پھردھیرے دھیرے اس طرف چلی جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:09

مقام : مہرو کا گھر۔مہرو کا کمرہ

وقت : رات

کردار : مہرو۔رانیہ

(مہرو نے کچھ کام کرنے کے لئے Turn لیا ہے کہ سامنے رانیہ کھڑی ہے۔)

مہرو: جی......فرمایئے!!!

رانیہ: رانیہ......رانیہ کہتے ہیں مجھے۔

(مہرو سمجھ جاتی ہے)

مہرو: را......رانیہ......

رانیہ: ہاں۔شیراز کی wife ہوں میں۔

مہرو: جانتی ہوں......شیراز کی وائف کا نام رانیہ ہے۔بتایا ہے شیراز نے مجھے۔

رانیہ: تو شیراز نے تمہیں یہ بھی بتایا ہوگا کہ..... ہمارے دو بچے ہیں۔

مہرو: تو......???

رانیہ: تم......تم کیوں میرا اور میرے بچوں کا گھر تباہ کر رہی ہو؟

مہرو: میں ؟ میں تمہارے بچوں کا گھر برباد کر رہی ہوں ؟ میں کیوں تمہارے بچوں کا گھر برباد کروں گی بھلا...... ہاں البتہ، تمہاری جو خواہ مخواہ کی زنجیر شیراز کے پیروں میں پڑی ہے اس کی وجہ سے شیراز مکمل میرا نہیں ہونے پاتا۔ورنہ......

رانیہ: کیا......آخر چاہتی کیا ہو تم شیراز سے؟

مہرو: میں...... میں کیا چاہوں گی؟ وہی چاہتی ہوں جو ایک عورت چاہتی ہے گھر...... اور کیا چاہوں گی۔

رانیہ: تم......تم میری زندگی برباد کر رہی ہو۔

مہرو: For your kind infomation...رانیہ صاحبہ! میں آپ کی زندگی بالکل بھی

نہیں کر رہی ہوں۔بُرا مت مانیئے گا، شیراز کو آپ اپنی مہار میں رکھ ہی نہیں سکیں۔ اور اگر اس وقت میں شیراز کی زندگی میں نہ ہوتی تو......کوئی اور ہوتا تھا۔لیکن کوئی نہ کوئی ہوتا ضرور......Understand. ?

رانیہ: یہ...... یہ میرا مسئلہ ہے کہ میں اپنے شوہر کو کیسے بنا کر رکھتی ہوں۔تم میرے شوہر کی جان کیوں نہیں چھوڑ دیتی ہو۔وہ......وہ شوہر ہے میرا۔

مہرو: یہی بات میں تم سے کہہ سکتی ہوں۔میں نے بھی بہت وقت دیا ہے شیراز کو۔زندگی کے کئی سال دیئے ہیں، صرف وقت گزاری نہیں کی۔ایک......ایک جذباتی تعلق ہے میرا بھی شیراز کے ساتھ۔میں...... میں بھی اسے نہیں چھوڑ سکتی۔اور وہ بھی۔اس کا اندازہ تو تمہیں ہو ہی گیا ہوگا۔ویسے جب مجھے شیراز کے تمہارے ساتھ رہنے پر اعتراض نہیں تو...... تمہیں مجھ پر اعتراض کیوں ہے؟

اور ایک بات اور...... یہ جو تم بچوں والی بات بار بار کر رہی ہو تو...... میرے اور شیراز کے تعلق کی گہرائی کا اندازہ تمہیں یقیناً اس بات سے ہو جائے گا کہ میں......میں شیراز کے بچے کی ماں بننے والی ہوں۔

رانیہ: کیک......کیا......???

مہرو: ہاں......اب بتاؤ......شیراز کو کسے چھوڑنا چاہیے۔یا شیراز کسے چھوڑیگا۔تمہیں یا مجھے۔

(رانیہ کے پاس کوئی جواب نہیں ہوتا، خاموشی سے آنسو ضبط کرتی ہوئی رو رہی ہے اور نکل جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:10

مقام : مہرو کا گھر۔صحن، سیڑھیاں

وقت : رات

کردار : رانیہ، ماں، باپ (مہرو کے)

(بوجھل قدموں سے رانیہ کا گزرنا۔اور صحن کراس کرتے ہوئے دھیرے دھیرے باہر کی طرف چلتے ہوئے جانا۔ماں اور باپ اسے جاتا دیکھ رہے ہیں گویا انہوں نے بھی یہ بات سن لی ہے ماں اور باپ ایک دوسرے کو دیکھ کر disturb سے ہوتے ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:11

مقام : آؤٹ ڈور۔گاڑی

وقت : رات

کردار : رانیہ

(MONTAGES)

(دکھاتے ہیں کہ رانیہ گاڑی چلا رہی ہے اور آنسوؤں کا ایک سیلاب ہے جو رواں ہے رانیہ کے چہرے سے بہا چلا جا رہا ہے، رانیہ بُری طرح روتی جا رہی ہے اور گاڑی چلاتی جا رہی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:12

مقام : رانیہ کا گھر۔پورچ

وقت : رات

کردار : رانیہ

(رانیہ نے گاڑی پورچ میں لگائی ہے اور وہ بری طرح رو رہی ہے۔ پھر خود کو کنٹرول کرتے ہوئے اندر چلی جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:13

مقام : رانیہ کا گھر بچوں کا کمرہ

وقت : رات

کردار : رانیہ،ہوم میڈ

(رانیہ نے بچوں کا کمرہ کھولا ہے تو میڈ اونگھتی ہوئی سر اوپر اٹھایا ہے۔)

ہوم میڈ: آپ......آگئیں جی۔اچھا...... میں جا رہی ہوں۔(وہ نکل جاتی ہے)

(رانیہ دھیرے سے چلتے ہوئے ارسل کے پاس جاتی ہے اس کے پاس بیٹھ کر بالوں میں انگلیاں پھیرتی ہے اتنا روتی ہے کہ ہچکیاں بندھ جاتی ہیں۔)

رانیہ: اوہ......گاڈ......میرے ساتھ ایسا کیوں آخر......کیوں؟

(بری طرح رو رہی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:14

مقام : مہرو کا گھر۔مہرو کا کمرہ

وقت : رات

کردار : مہرو

(مہرو فون پہ شیراز سے بات کر رہی ہے اور وہ بہت غصے میں ہے۔)

مہرو: تم اب مجھے avoid کر رہے ہو شیراز۔اور تمہارے پاس اور کئی کام آ گئے ہیں۔جو کہ اس مسئلے سے، جو کہ تمہارا پیدا کیا ہوا ہے زیادہ important ہیں۔لیکن ایک بات تم بھی سن لو شیراز۔کہ تم اگر چاہو بھی ناں تو اس مسئلے سے اپنی جان نہیں چھڑا سکو گے۔اس لئے کہ تم اس مسئلے میں برابر کے شریک ہو۔برابر کے شریک ہو تم۔سمجھے تم مہرو زور سے چیختی ہے اور زور سے فون بیڈ پر پھینکتی ہے۔

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:15

مقام : مہرو کا گھر۔والدین کا کمرہ

وقت : رات

کردار : ماں۔باپ

(دکھاتے ہیں کہ باپ لیٹا ہوا ہے سو نہیں پا رہا، رونے لگتا ہے اس کی سسکیاں سارے ماحول میں گونجتی ہیں ماں کو اندازہ ہوتا ہے اور ماں کی آنکھ کھل جاتی ہے مہرو کی ماں اٹھ کر۔)

ماں: مہرو کے ابا۔مہرو کے ابا کک...... کیا ہوا مہرو کے ابا خیریت تو ہے ناں؟ طبیعت تو ٹھیک ہے ناں تمہاری؟ (پاس جاتی ہے) مہرو کے ابا۔

باپ: ہوں۔طبیعت خراب ہوتی، مرنے والا ہوتا تو...... یوں نہ رو رہا ہوتا۔خوش ہوتا، کہ اس ذلت کی زندگی سے جان چھوٹنے والی ہے۔

ماں: ھائے ھائے خدا کا خوف کرو مہرو کے ابا...... یہ...... یہ کیسی باتیں کر رہے ہو؟

باپ: ٹھیک کہہ رہا ہوں مہرو کی ماں۔ یہ ذلت کی زندگی اب اور برداشت نہیں ہوتی۔ ایسی زندگی سے تو مر جانا ہی بہتر ہے۔ مجھے...... مجھے اٹھا لے میرے مالک۔ مجھے اٹھا لے۔ میرے مالک...... اٹھا لے مجھے۔

(باپ رونا شروع کر دیتا ہے ماں چپ کراتی ہے۔)

ماں: چپ ہو جاؤ۔ خدا کے لئے...... چپ ہو جاؤ...... مہرو کے ابا خدا کے لئے......

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:16

مقام : شیراز کا آفس۔ مین حصہ

وقت : صبح

کردار : شیراز، مہرو

(کسی افسر کو ہدایات دے رہا ہے۔)

آپ یوں کریں کہ سروے مکمل کر کے مجھ سے سائن کرالیں رپورٹ پر۔

جی سر۔

(مہرو کا آنا)

شیراز: اور یوں کریں...... اوکے...... آپ ابھی جائیں میں بعد میں بلواتا ہوں آپ کو۔

(افسر بھی سمجھ جاتا ہے اور مہرو پر نظر ڈالتا ہوا باہر نکل جاتا ہے۔)

شیراز: تم...... تم پھر...... پھر آفس آئیں۔ میں نے منع بھی کیا تھا۔

مہرو: جب تم اتنی Critical Condition میں مجھے ملنے سے Avoid کرو گے تو کیا کروں گی میں۔ بولو کیا کروں گی You have left me no choice

شیراز: میں نے تمہیں بتایا تھا کل...... کل میں آفس کے کام سے busy ہو گیا تھا اس لئے نہیں آسکا۔ پھر ہم نے طے جو کیا تھا آج کا۔ شام کو ملنے کا۔ پھر...... پھر اتنی کیا پریشانی ہے تمہیں۔ شام...... شام تک مزید انتظار نہیں کر سکتی تھیں تم۔ کیوں Embarrass کرتی ہو بار بار میرے آفس آ کر۔

مہرو: میں تمہیں بار بار آفس آ کر اتنا Emberass نہیں کرتی ہوں گی۔ جتنا Emberass کل تمہاری بیوی نے میرے گھر آ کے مجھے کیا ہے۔

شیراز: کک...... کیا رانیہ...... رانیہ تمہارے گھر...... تمہارے گھر آئی تھی؟

مہرو: ھاں...... اور تب سے میرے ممی پاپا depression میں ہیں، کیونکہ جو جو کچھ میں ان سے چھپانا چاہتی تھی وہ...... وہ کچھ انہیں پتہ چل گیا ہے۔ اور شیراز تمہیں شاید اندازہ نہیں ہے کہ...... ایک نہ ایک دن یہ راز ساری دنیا کو پتہ چل جائے گا۔ اور ابھی تو صرف تمہاری بیوی...... میری انسلٹ کر کے گئی ہے پھر۔ ساری دنیا تمہاری اور میری دونوں کی انسلٹ کرے گی۔ سمجھے تم؟؟؟

(شیراز جھوٹی تسلی دینے کی کوشش کرتا ہے۔)

شیراز: مہرو سنو...... سنو...... سنو مہرو۔

مہرو: don't excuse me... مت...... مت چھوڑو مجھے اور...... اور مجھے وقت گزرنے سے پہلے صرف یہ بتاؤ کہ تم...... تم میرے اور اس آنے والے بچے کے ساتھ کیا کرنے والے ہو؟

شیراز: دیکھو مہرو۔

مہرو: کیونکہ اگر تم نہیں بتاؤ گے...... تو پھر مجھے خود فیصلہ کرنا پڑے گا اور دنیا کو اس بچے کے بارے میں بتانا پڑے گا۔

(مہرو اپنی بات مکمل کر کے نکل جاتی ہے پریشان اور شدید غصے میں ہے کیمرہ شیراز پر رہ جاتا ہے جو پریشان بیٹھ جاتا ہے اور خود کلامی کرتا ہے۔)

شیراز: (خود کلامی) رانیہ...... م...... میں زندہ نہیں چھوڑوں گا تمہیں۔ I ...i will kill you.

(شیراز بھی مہرو کے جانے کے بعد غصے میں آفس سے نکل جاتا ہے صدیقی P.A نے دونوں کو جاتے ہوئے دیکھا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:17

مقام : شیراز کا گھر۔

وقت : دن

کردار : رانیہ

دکھاتے ہیں کہ فون کی بیل ہوئی ہے اور رانیہ فون اٹھاتی ہے تو خبر سن کر پریشان ہو گئی

ہے۔)

رانیہ: ہیلو جی...... جی میں تانیہ کی mother بول رہی ہوں۔ ج...... جی خیریت تو ہے ناں ؟ تانیہ...... تانیہ میری بیٹی ٹھیک تو ہے ناں؟ کک...... کیا سیڑھیوں سے گر گئی ہے۔ اور۔ ٹھیک تو ہے ناں...... زیادہ...... زیادہ چوٹ تو نہیں لگی اسے۔، کیا ہاسپٹل......کون سے ہاسپٹل۔ کون سے ہاسپٹل لے گئے ہیں تانیہ کو...... میں ابھی پہنچتی ہوں...... میں ابھی......

(رانیہ فون رکھ کر تیزی سے باہر کی جانب بھاگتی ہے پھر خیال آتا ہے کہ چابی رہ گئی ہے تو گاڑی کی چابی اٹھانے آتی ہے دروازہ کھول کر گاڑی اسٹارٹ کر کے تیزی سے لے جاتی ہے۔ ایکشن میوزک+Panic سچوئشن ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:18

مقام : سڑکیں۔ رانیہ کی گاڑی

وقت : دن

کردار : رانیہ

(مختلف سڑکوں سے رانیہ کا تیزی سے گاڑی کا نکالنا۔ پریشانی میں گاڑی ڈرائیو کرنا۔ گاڑی کے اندر سے اور باہر سے مختلف اینگلز سے شاٹ اسپیڈ اور بریک کی وجہ سے ٹائر چرچرانے کی آواز۔ گاڑی بھاگتی چلی جارہی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:19

مقام : ہسپتال پارکنگ

وقت : دن

کردار : رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ رانیہ پارکنگ مین گاڑی کھڑی کر کے تیزی سے اندر کی جانب گئی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:20

مقام : ہسپتال، کاریڈور

وقت : دن

کردار : رانیہ

(ہسپتال کے اندر کاریڈور والا دروازہ کھول کر ایمرجنسی ڈھونڈتی ہوئی رانیہ تیزی سے اس طرف دوڑتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:21

مقام : شیراز کا گھر۔ لونگ

وقت : دن

کردار : شیراز، ہوم میڈ (خالدہ)

(دوسری طرف شیراز گھر میں داخل ہوا ہے اور رانیہ کو آوازیں دے رہا ہے۔)

شیراز: رانیہ......رانیہ......رانیہ......کدھر ہو تم باہر آؤ۔ رانیہ......رانیہ......خالدہ......خالدہ۔ خالدہ۔

(ملازمہ آتی ہے۔)

خالدہ: ج......جی......جی......صاحب جی۔

شیراز: کدھر ہے رانیہ......کدھر ہے؟؟؟

خالدہ: وہ تو جی صاحب جی۔ کہیں گئی ہیں جی۔

شیراز: کدھر گئی ہے؟

خالدہ: پتہ نہیں جی...... کچھ بتا کر نہیں گئیں جی۔ لیکن بڑی پریشانی میں نکلی ہیں جی۔ کچھ بتایا نہیں کہ کدھر جارہی ہیں۔

(کیمرہ مسلسل شیراز کے غصے والے چہرے پر چارج ہوتا چلا جارہا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:22

مقام : ہسپتال، ایمرجنسی

وقت : دن

کردار : رانیہ

(ایمرجنسی میں مختلف جگہ پردے لگے ہیں، پریشان رانیہ ہر پردہ ہٹا کر تانیہ کو ڈھونڈ رہی ہے اس دوران یکدم ایک پردہ ہٹاتی ہے تو فل کر رہجاتی ہے کہ سامنے تانیہ کا کافی خون نکل رہا ہے اور تانیہ کو ڈاکٹرز stitches لگا رہے ہیں۔ ایک آدھ ٹیچر بھی پاس کھڑی ہوتی ہے تانیہ ماں کو دیکھ کر ہاتھ ہلاتی ہے۔)

تانیہ: ممی......

رانیہ: تانیہ......میری بیٹی۔

نرس: آپ پلیز بچی کو Stitches لگانے دیں۔ آجائیں......آجائیں۔

(اور نرس رانیہ کو باہر کی طرف لے آتی ہے۔ لیکن رانیہ اسے ہاتھ کے اشارے سے بتاتی ہے کہ وہ خود پہ قابو رکھے اور آنسو روکتی ہوئی وہی سائیڈ پر کھڑی ہو جاتی ہے۔ تانیہ کا ٹریٹمنٹ چل رہا ہے۔)

Intercut

سین نمبر:23

مقام : ہسپتال، شیراز کا گھر۔ لونگ

وقت : دن

کردار : رانیہ، شیراز، نرس

(دکھاتے ہیں کہ شیراز نے رانیہ کا نمبر ملایا ہے اور فون اٹھانے کا انتظار کر رہا ہے۔ (رانیہ اور شیراز دونوں کو shoot کرنا ہے) کہ رانیہ گفتگو کے دوران تانیہ کا علاج ہوتے دیکھ رہی ہے۔ لہٰذا رانیہ کی حالت کافی خراب ہوگئی ہے۔)

(فون اٹھاتی ہے)

رانیہ: ہیلو۔

شیراز: کہاں ہو تم......؟؟؟

رانیہ: م......میں......میں وہ شیراز......

شیراز: میں نے پوچھا کہاں ہو تم؟ فوراً گھر آؤ۔ جہاں بھی ہو۔ دو منٹ کے اندر گھر پہنچو۔ فوراً۔

رانیہ: شیراز م......میں ہاسپٹل......ہاسپٹل میں ہوں۔

شیراز: ہاسپٹل......؟ ہاسپٹل میں کیا کر رہی ہو تم؟

رانیہ: وہ......وہ تانیہ اسکول میں سیڑھیوں سے گر گئی تھی تو میں......

(نرس آجاتی ہے)

نرس: یہ......میڈیسنز میڈیکل اسٹور سے لا دیجیے میڈم......فوراً۔

رانیہ: ج......جی۔

نرس: جلدی جائیے......ڈاکٹر صاحب Stitches لگا رہے ہیں۔

رانیہ: ج......جی......شیراز، میں تمہیں بعد میں کال کرتی ہوں۔

(رانیہ فون رکھ کر تیزی سے باہر کی جانب نکل جاتی ہے میڈیسن لینے۔)

شیراز: ہیلو......ہیلو......رانیہ......رانیہ۔

(پھر رانیہ کو دکھاتے ہیں کہ وہ تیزی سے کاریڈور سے گزرتی ہوئی باہر جا رہی ہے۔ رانیہ کے مختلف کاریڈور میں بھاگنے کے شاٹس۔)

Intercut

☆......☆......☆

سین نمبر:24

مقام : شیراز کا گھر۔ میڈیکل اسٹور

وقت : دن

کردار : شیراز

(دکھاتے ہیں کہ شیراز فون کاٹنے پر غصے میں آگیا ہے اور دوبارہ فون ملاتا ہے۔)

شیراز: Come on...Come on..You....receive my cal come on Raniya...

Intercut

☆......☆......☆

سین نمبر:25

مقام : ہسپتال، میڈیکل اسٹور

وقت : دن

کردار : رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ رانیہ میڈیکل اسٹور سے دوا لے کر پیسے دے رہی ہے اس دوران مسلسل

رانیہ کے ہاتھ میں پکڑا ہوا موبائل بج رہا ہے۔لیکن رانیہ کو اس وقت ہوش ہی نہیں ہے۔ وہ دوائیاں لے کر تیزی سے بھاگتی ہے واپس ایمرجنسی کی طرف)

Intercut

☆......☆......☆

سین نمبر:26

مقام : شیراز کا گھر۔لونگ
وقت : دن
کردار : شیراز

(شیراز مسلسل غصے میں فون کان سے لگائے ہے۔)

شیراز: Com on Raniya ... فون اٹھاؤ۔

Intercut

☆......☆......☆

سین نمبر:27

مقام : ہسپتال، کاریڈور، ایمرجنسی
وقت : دن
کردار : رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ رانیہ کاریڈور سے بھاگتی جارہی ہے اور ہاتھ میں پکڑے موبائل کی بیل بج رہی ہے رانیہ کو اس کی ہوش نہیں ہے۔فائنلی رانیہ ایمرجنسی میں پہنچ جاتی ہے اور جا کر نرس کو انجکشن دیتی ہے نرس انجکشن نکال کر تیار کرنے لگتی ہے، ڈاکٹرز Stitches لگا رہے ہیں۔فون بند ہو چکا ہے رانیہ اپنی بیٹی کو دیکھتی جارہی ہے۔

CUT

سین نمبر:28

مقام : شیراز کا گھر۔لونگ
وقت : دن
کردار : رانیہ، ارسل، تانیہ، شیراز

(شیراز نے مڑ کر دیکھا ہے تو سامنے رانیہ، ارسل اور پٹی بندھی ہوئی تانیہ کھڑے ہیں۔لیکن

شیراز سنگدل کو کوئی اثر نہیں ہوتا اپنی بیٹی کو دیکھ کر۔)

شیراز: تم لوگ اندر جاؤ۔

رانیہ: شیراز......تانیہ۔

شیراز: تم کیوں گئی تھیں......مہرو کے گھر؟

رانیہ: شیراز......شیراز......ابھی تانیہ کی حالت۔

شیراز: میں نے تم سے جو پوچھا ہے اس کا جواب دو۔تم مہرو کے گھر کیوں گئی تھیں۔بولو، Why?

رانیہ: شیراز۔ہم یہ بات کسی اور وقت بھی کر سکتے ہیں۔ابھی تانیہ کی طبیعت خراب ہے، اس کو stitches لگے ہیں۔

(بچے بھی دیکھ اور سن رہے ہیں)

شیراز: مر تو نہیں گئی ناں وہ......زندہ ہے۔

رانیہ: شیراز تم......تم پاگل ہو گئے ہو......

شیراز: ہاں پاگل ہو گیا ہوں۔جو پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو۔

رانیہ: تم......تم کیسے باپ ہو......کوئی......کوئی اس طرح اپنی سگی اولاد اپنی بیٹی کے لئے اس طرح کے الفاظ استعمال کر سکتا ہے۔اس عورت نے تمہارے دل و دماغ کو مفلوج کر دیا ہے۔

شیراز: ہاں ہاں......پاگل ہو گیا ہوں میں۔مجھے واقعی مہرو نے پاگل کر دیا ہے، اور تم بھی آج کان کھول کر سن لو۔کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں اور تمہاری حیثیت صفر بھی نہیں ہے اس کے مقابلے میں......سمجھیں تم؟

رانیہ: آج جس قسم کے الفاظ تم نے تانیہ کے لئے اپنی......اپنی سگی بیٹی کے لئے استعمال کئے ہیں اس کے بعد......تمہاری نظروں میں رہنے کا مجھے شوق بھی نہیں رہا شیراز حسن۔

شیراز: تم......تم نظروں کی بات کرتی ہو، میں......میں تمہیں اپنی زندگی......اپنے گھر۔ہر جگہ سے نکال دوں گا......ہر جگہ سے نکال دوں گا میں تمہیں۔

(شیراز غصے میں پاگل سا ہو گیا ہے۔)

میں تمہیں ابھی اسی وقت طلاق دیتا ہوں......طلاق دیتا ہوں میں تمہیں۔طلاق دیتا ہوں۔

(بچوں اور رانیہ پر bang ہوتا ہے۔)

Freeze

☆......☆......☆

قسط نمبر 4

سین نمبر:01

مقام : عارف کا گھر۔لونگ
وقت : دن
کردار : عارف۔شائلہ, ساجد،رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ عارف اورشائلہ کھڑے ہیں ساجد بھائی جان نے سامان ساتھ رکھا ہے اورجانے کی تیاری کررہا ہے۔)

ساجد: اچھا بھئی عارف۔ اپنا خیال رکھنا۔اورتم نے اورشائلہ نے جواس بار ملائشیا کا پروگرام بنایا ہے اس پرقائم رہنا......ہوں؟

شائلہ: آپ بےفکرر ہیں ساجد بھائی۔ میں انہیں اس بار بالکل نہیں مکرنے دوں گی

عارف: اوہاہا...... میں کوئی سیاستدان تھوڑا ہی ہوں جووعدے کرکے مکر جاؤں گا۔ بےفکرر ہیں لازمی چلیں گے اس بار۔

ساجد: اچھا بھئی نکلیں۔کم ازکم ڈھائی گھنٹے پہلے پہنچنا چاہیے۔پچھلی بار بڑی مشکل سے بورڈنگ کارڈ دیا تھا۔Late ہوگیا تھا میں۔

(عارف سامان اٹھا کر نکلنے لگتا ہے تو سامنے دروازہ کھلنے پر رانیہ،ارسل اورتانیہ کو لیے کھڑی ہے۔)

عارف: ارے رانیہ تم......؟

رانیہ: ج......جی عارف بھائی۔

شائلہ: یہ......یہ تانیہ،تانیہ کو کیا ہوا؟

رانیہ: اسکول میں سیڑھیوں سے گرگئی تھی۔

شائلہ: ک......کیا؟؟؟

رانیہ: ہاں۔

ساجد: کک......کیا بات ہے رانیہ؟ خیریت......خیریت تو ہے ناں؟

رانیہ: ساجد بھائی جان۔

(رانیہ یہ کہہ کر گلے لگ جاتی ہے اور پھوٹ پھوٹ کررونا شروع کردیتی ہے۔)

ساجد: ارے رانیہ......ک......کیا ہوا رانیہ......رانیہ میری جان۔

عارف: کک......کیا ہوا رانیہ...... پھر...... پھرتو نہیں اس جانور نے کہیں تم پرہاتھ اٹھایا؟ ہیں......؟ بولو...... بولو...... مارا ہے کیا پھر تمہیں رانیہ؟

(رانیہ روئے جارہی ہے۔)

عارف: میں......میں اسے جان سے ماردوں گا۔

ساجد: ہوش کرو عارف۔ پھرتم نے الٹی سیدھی باتیں شروع کردیں۔کیا بات ہے رانیہ بولو...... سنبھالو اپنے آپ کو۔

عارف: شائلہ......تم بچوں کواندر لے جاؤ۔

شائلہ: جی آجاؤ ارسل......آجاؤ تانیہ بیٹا۔

(شائلہ بچوں کو لے کراندر چلی جاتی ہے۔)

عارف: کیا بات ہے رانیہ...... بولو رانیہ کیا بات ہے؟اوراگراس نے پھرتم پرہاتھ اٹھایا ہے...... تو دیکھنا کیا حشر کرتا ہوں میں اس کا اس بار۔

(رانیہ آنسو پونچھتی ہے۔)

ساجد: بولو......رانیہ......بولو۔

رانیہ: وہ......وہ ساجد بھائی جان......وہ شیراز نے مجھے طلاق دے دی ہے۔

عارف: کیا......؟؟؟

ساجد: اوہ......

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:02

مقام : عارف کا گھر۔بچوں کا کمرہ
وقت : دن

کردار : رانیہ

(شائلہ کے کانوں میں دروازے کے ساتھ کھڑے کھڑے آواز آتی ہے اور شائلہ پر بھی ایک bang آتا ہے۔)

رانیہ: سب......سب کچھ ختم ہو گیا ساجد بھائی، سب کچھ ختم ہو گیا۔ اس نے میری ایک نہیں سنی، اور برسوں کا تعلق تین طلاقیں دے کر ختم کر دیا۔ سب کچھ ختم ہو گیا......سب کچھ......

(شائلہ پر رانیہ کی آوازیں آتی ہیں اور شائلہ پر کیمرہ چارج ہو رہا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:03

مقام : شیراز کا گھر۔لونگ

وقت : دن

کردار : شیراز

(شیراز غصے میں کمروں میں دیکھتا ہے پھر لونگ میں آ کر چیختا ہے۔)

شیراز: خالدہ......خالدہ......خالدہ......

ہوم میڈ: ج......جی......جی صاحب جی۔

شیراز: یہ کدھر ہیں......کدھر ہیں یہ سب لوگ؟

خالدہ: جی۔ بیگم صاحبہ تو جی اپنے بھائی کے گھر چلی گئی ہیں جی۔

شیراز: اس کا نہیں پوچھ رہا ہوں جدھر بھی جائے۔ بچے......بچے کدھر ہیں؟ ارسل اور تانیہ؟

خالدہ: وہ جی......ارسل صاحب اور تانیہ بی بی کو بھی بیگم صاحبہ ساتھ ہی لے گئی ہیں۔

شیراز: کیا......ساتھ لے گئی ہے۔

خالدہ: صاحب جی وہ......وہ بیگم صاحبہ کہہ رہی تھیں۔ وہ بچوں کے بغیر نہیں رہ سکتیں۔ لہٰذا جہاں وہ رہیں گی بچے وہیں رہیں گے۔

شیراز: اس کی......اس کی جرأت کیسے ہوئی میرے بچوں کو ساتھ لے جانے کی۔ وہ اپنا آپ اور اپنا سامان لے جا سکتی ہے۔ لیکن میرے بچے نہیں......میرے بچے صرف میرے پاس رہیں گے، دُنیا اِدھر کی اُدھر ہو جائے بچے نہیں دوں گا......اسے ہرگز نہیں۔

(شیراز غصے سے کسی طرف نکل جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:04

مقام : عارف کا گھر۔لونگ

وقت : دن

کردار : ساجد۔رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ رانیہ کے آنسو بہے چلے جا رہے ہیں مگر وہ شدت نہیں ہے۔ عارف، ساجد اور شائلہ بیٹھے ہوئے ہیں۔)

ساجد: تم بس......بس حوصلہ رکھو، اپنے آپ کو سنبھالو۔ م......مجھے اس وقت نکلنا بالکل......بالکل اچھا نہیں لگ رہا لیکن کیا کروں، نوکری کا سوال ہے۔ ملائشیا پہنچنا بہت ضروری ہے کل تک۔ لیکن میں بہت جلد چھٹی لے کر آنے کی کوشش کروں گا۔ بہت جلد۔

رانیہ: م......میں سمجھ سکتی ہوں......آپ جائیے آپ کا جانا ضروری ہے، ویسے بھی اب کوئی کیا کر سکتا ہے۔ اب تو جو ہونا تھا ہو گیا۔ تعلق تو ختم ہو ہی گیا ہے۔ آپ کے جانے یا رکنے سے بھی کچھ فرق تو پڑنے والا نہیں ہے، آپ میری وجہ سے اپنا کام disturb نہ کریں۔

(ایک خاموشی سی رہ جاتی ہے تینوں ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں اور پھر رانیہ کو جس کے آنسو ختم ہی نہیں ہو رہے ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:05

مقام : شیراز کا گھر۔لونگ

وقت : دن

کردار : عارف۔شائلہ

(شیراز غصے میں اپنے کمرے میں داخل ہوا ہے۔)

شیراز: اس کی......اس کی جرأت کیسے ہوئی کہ میرے بچے اپنے ساتھ لے جائے، دنیا ادھر کی اُدھر ہو سکتی ہے لیکن ارسل اور تانیہ کو میں کسی قیمت پر رانیہ کو نہیں دوں گا کبھی نہیں......ہرگز نہیں۔

(شیراز جلدی میں کوئی چیز ڈھونڈ رہا ہے۔)

شیراز: میں...... میں ابھی جا کر اپنے بچے واپس لے آؤں گا۔ میرے بچے صرف میرے پاس رہیں گے، اور میرے پاس پلیں گے۔

(آخر ایک دراز کھلتی ہے شیراز اس میں سے پستول ہاتھ میں لیتا ہے اور جملہ بول کے نکل جاتا ہے۔)

شیراز: اور اگر کسی نے میرے بچوں کے درمیان مداخلت کرنے کی کوشش کی تو......

(شیراز غصے میں نکل گیا ہے۔ ایکشن میوزک۔O/L)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:06

مقام : شیراز کا گھر۔ لونگ۔ پورچ

وقت : دن

کردار : شیراز

(شیراز تیزی سے لونگ سے گزرتا ہوا پورچ میں داخل ہوا ہے اور پورچ میں جا کر گاڑی اسٹارٹ کی ہے اور غصے میں نکل جاتا ہے شدید غصے میں اور عجلت میں ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:07

مقام : آؤٹ ڈور۔ سڑکیں، گاڑی

وقت : دن

کردار : عارف۔ ساجد

(دکھاتے ہیں کہ عارف کی گاڑی ائیر پورٹ کی طرف رواں دواں ہے۔ گفتگو ساتھ جاری ہے۔)

ساجد: یہ...... یہ بہرحال ایک امتحان تو ہے ناں۔

عارف: ہوں...... رانیہ بہت زیادہ disturb ہے۔

ساجد: ہوں...... اچانک گھر ختم ہو جائے اور دو بچوں کو لے کر گھر سے بے گھر ہونا، پریشان تو ہو گی ناں

عارف: لیکن آپ کیا کہتے ہیں ساجد بھائی جان۔ آگے کیا کرنا چاہیے۔

ساجد: بلکہ میں تم سے یہی بات کرنے والا تھا کہ آگے جو بھی قدم ہو، مجھ سے بات کرتے رہنا، مشورہ کرتے رہنا، میں خود بھی تمہیں اور رانیہ کو فون کرتا رہوں گا، لیکن جو بھی قدم ہو سوچ سمجھ کے اٹھانا۔

عارف: ہوں......

ساجد: ابھی جب تین چار مہینے گزر جائیں اور تھوڑا سا ذہنی کیفیت بھی بہتر ہو رانیہ کی تو اسے سمجھانے کی کوشش کرنا۔ ایک تو اگر وہ جاب کرنا چاہے تو منع مت کرنا،

عارف: نہیں ساجد بھائی، میں بھلا کیوں منع کروں گا؟

ساجد: ہاں۔ اس سے اس کا دل لگ جائے گا۔

عارف: ہوں۔

ساجد: دوسرے جب کچھ عرصہ گزر جائے تو اسے دوبارہ گھر بسانے کا ضرور کہنا۔

عارف: دوبارہ گھر بسانے کا؟؟؟

ساجد: ہاں...... یہ...... یہ مشکل ہو گا رانیہ کے لئے، راضی نہیں ہو گی۔ لیکن یہ بہت ضروری کام ہے ابھی...... ابھی اس کی عمر بھی ہے۔ پہاڑ جیسی زندگی ہے۔ اور پھر دو بچے پالنے ہیں۔

عارف: اس کی تو خیر کوئی بات نہیں ہے ساجد بھائی، وہ تو میں کر سکتا ہوں۔ اور میں کروں گا۔ رانیہ کے بچے بالکل میرے بچوں کی طرح ہیں۔

ساجد: وہ تو ہے۔ میں بھی کچھ نہ کچھ ملائشیا سے بھیجتا رہوں گا۔ ہم دونوں رانیہ اور اس کے بچوں کا بوجھ اٹھا تو سکتے ہیں۔ لیکن...... لیکن اس کے علاوہ زندگی میں اور بہت کچھ ہوتا ہے جو...... جو شاید رانیہ اور اس کے بچوں کو صرف دوبارہ گھر بسانے سے ہی مل سکتا ہے۔ تم سمجھ رہے ہو ناں میں کیا کہنا چاہ رہا ہوں؟

عارف: ہوں......!!!

(دونوں سنجیدہ ہیں گفتگو میں خاموشی ہوتی ہے گاڑی چلتی جا رہی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:08

مقام : آؤٹ ڈور، سڑکیں، گاڑی

وقت : دن

کردار : شیراز

(ایکشن میوزک کے ساتھ دکھاتے ہیں کہ شیراز کی گاڑی سڑکوں پر رواں دواں ہے۔شیراز کافی غصے میں لگ رہا ہے۔پستول ساتھ والی سیٹ پہ رکھا ہوا ہے۔پھر گاڑی کے باہر اور اندر سے شاٹس۔ٹائروں کے شاٹس... کہ شیراز غصے میں جا رہا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:09

مقام : عارف کا گھر۔بچوں والا کمرہ

وقت : دن

کردار : ارسل،ثانیہ

(بچے، ارسل اور ثانیہ کمرے میں ہیں۔کہ سوجی ہوئی روئی ہوئی لال آنکھوں کے ساتھ رانیہ کمرے میں آتی ہے۔اپنے آپ کو کنٹرول کرتی ہوئی۔)

رانیہ: کچھ...... کچھ کھا لو تم...... میں......

ثانیہ: بھوک نہیں ہے بالکل بھی۔

رانیہ: دودھ......دودھ لا دوں ارسل؟؟؟

ارسل: شائلہ ممانی نے دودھ دے دیا تھا۔

رانیہ: ہوں......!!!

ثانیہ: ممی۔کیا ہم پاپا سے اب کبھی نہیں ملیں گے؟

رانیہ: ہوں۔!!!

ارسل: ہاں......ممی......آپی کہہ رہی تھیں کہ اب پاپا اور ہم الگ الگ ہو گئے ہیں۔انہوں نے آپ کو طلاق جو دے دی ہے۔

رانیہ: ہاں بیٹا لیکن......لیکن تم لوگ ایسی باتیں مت کرو،ایسی باتیں مت سوچو۔

ارسل: ممی اس کا مطلب ہے اب پاپا کبھی بھی Parents Teacher میٹنگ......

ثانیہ: اور ہمارے Annual Function میں کبھی بھی نہیں آ سکیں گے۔

رانیہ: میرے بچو......سب......سب ٹھیک ہو جائے گا۔ٹھیک ہو جائے گا سب اور پھر میں ہوں ناں تمہاری Parent Teacher میٹنگ کے لئے اور اینول فنکشن کے لئے۔میں ہوں ناں بیٹا۔تمہاری ممی ہیں ناں؟

(رانیہ بچوں کو گلے لگاتی ہے اور آنسو روکنے کی کوشش کرتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:10

مقام : عارف کا گھر۔پورچ،سڑکیں

وقت : دن

کردار : شیراز

(دکھاتے ہیں کہ گیٹ کھلنے پر گاڑی اندر داخل ہوئی ہے اور شیراز غصے میں گاڑی سے نکلا ہے۔تو نظر پستول پر پڑی ہے تو اس نے پستول اٹھا لی ہے اور اس نے پینٹ میں لگا لیا ہے تاکہ نظر نہ آئے اور اندر کی طرف چلا گیا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:11

مقام : عارف کا گھر۔لونگ

وقت : دن

کردار : شیراز،شائلہ

(دکھاتے ہیں کہ شیراز غصے میں اندر داخل ہوا ہے۔)

شیراز: ارسل......ثانیہ......ارسل......ثانیہ......ارسل......کدھر ہو تم،ارسل،رانیہ۔

(شائلہ نکل کے آتی ہے۔)

شائلہ: شیراز بھائی آپ......؟؟؟

شیراز: کدھر ہیں میرے بچے؟

Intercut

☆......☆......☆

سین نمبر:12

مقام : عارف کا گھر۔بچوں کا کمرہ

وقت : دن

کردار : ثانیہ،رانیہ

(شیراز کی آوازیں اندر ثانیہ اور رانیہ،ارسل کو آتی ہیں۔)

ثانیہ: یہ..... یہ تو پاپا کی آواز ہے۔

رانیہ: نہ.....نہ.....نہیں شیراز..... شیراز تم.....تم لوگوں کو لینے آگیا ہے،اوہ میرے اللہ۔

(رانیہ نے بڑھ کر بچوں کو کہیں چھپانے کی کوشش کی ہے اور پھر کچھ خیال آتا ہے تو دروازے کی طرف بڑھتی ہے اور دروازہ بند کرنے کی کوشش کرتی ہے۔)

Intercut

☆.....☆.....☆

سین نمبر:13

مقام : عارف کا گھر۔لونگ

وقت : دن

کردار : شیراز،شائلہ

شیراز: اس کی جرأت کیسے ہوئی کہ وہ میرے بچوں ،شیراز حسن کے بچوں کو اپنے ساتھ لائے۔کدھر ہے وہ..... کدھر ہے؟

شائلہ: نہیں شیراز بھائی۔

شیراز: خبردار! میرے راستے میں مت آنا۔ مجھے ہر قیمت پر اپنے بچے لے جانے ہیں۔ ہر قیمت پر.....ہٹ جاؤ۔

(شیراز راستے میں آئی ہوئی شائلہ کو ہٹاتا ہوا کمروں کی جانب بڑھتا ہے تو اس کمرے کا دروازہ رانیہ بند کر رہی ہے۔)

رانیہ: نہ.....نہیں.....نہیں نہیں۔

شیراز: خبردار! دروازہ کھولو۔

(ارسل گھبرا کر رونا شروع کر دیتا ہے)

ارسل: ممی.....ممی.....ممی.....

شیراز: کھولو دروازہ..... میں کہتا ہوں کھولو دروازہ۔

(اندر سے رانیہ زور لگا رہی ہے۔شیراز کے پیچھے شائلہ بھی آجاتی ہے شیراز والی طرف سے)

شائلہ: یہ..... یہ.....کک..... کیا کر رہے ہیں آپ؟ آپ جائیں یہاں سے پلیز۔ یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟؟؟

شیراز: میں آج یہاں سے اپنے بچوں کو لے کر ہی جاؤں گا،ٹھہر جاؤ۔ایسے نہیں مانو گی تم۔

(شیراز گن نکالتا ہے تو شائلہ کی چیخ نکل جاتی ہے شائلہ او گاڈ۔ میرے اللہ۔اوہ.....

شیراز: کھولو دروازہ نہیں تو.......I will shoot you..

(یہ سننے پر رانیہ دروازہ کھول دیتی ہے شیراز کے purb کرنے پر دور جا گرتی ہے شائلہ بھاگ کر کسی جانب نکلتی ہے وہ لونگ میں آ کر فون ملانے لگتی ہے۔گھبراہٹ سے۔)

شائلہ: ہیلو.....ہیلو عارف.....عارف ہیلو.......

(عارف گاڑی میں ہے)

عارف: ہاں۔ک.....کک.....کیا ہوا شائلہ۔(عارف shout کرتا ہے)

عارف: خیریت.....خیریت تو ہے ناں شائلہ،کیا ہوا۔

شائلہ: وہ.....وہ شیراز.....شیراز بھائی آگئے ہیں اور زبردستی بچوں کو لے جا رہے ہیں۔

عارف: کک.....کیا،اس کی یہ جرأت ،تم فکر نہیں کرو۔میں رستے میں ہی ہوں۔بس گھر کے قریب ہی ہوں پہنچ رہا ہوں۔آتا ہوں۔

(عارف فون بند کر دیتا ہے۔)

شائلہ: عار.....عارف.....عارف.....سنو.......

Intercut

☆.....☆.....☆

سین نمبر:14

مقام : عارف کا گھر۔بچوں کا کمرہ

وقت : دن

کردار : شیراز،شائلہ

(دکھاتے ہیں کہ کمرے میں بچے اور رانیہ چیخ چلا رہے ہیں شیراز گن پوائنٹ پر دونوں بچوں کے ہاتھ پکڑتا ہے اور روتے ہوئے بچوں کو تقریباً گھسیٹتا ہوا کمرے کی طرف لے جاتا ہے۔رانیہ روتی ہوئی منتیں کرتی اس کے پیچھے آ رہی ہے۔)

ثانیہ: ممی ممی نہیں.....ہمیں روکیں ممی۔ہمیں نہیں جانا۔پاپا..... پاپا پلیز۔

ارسل: ممی ممی ممی۔

رانیہ: خدا کے لئے رحم کرو۔ یہ...... یہ ظلم نہ کرو مجھ پر خدا کیلئے۔ شیراز یہ ظلم نہ کرو مجھ پر۔

(شائلہ بھی آجاتی ہے)

شیراز: ہٹ جاؤ۔ میں...... میں کہتا ہوں ہٹ جاؤ۔ جانے دو مجھے۔ ہٹ جاؤ۔ خبردار

شائلہ: یہ...... یہ...... کک کیا کر رہے ہیں آپ شیراز بھائی۔ پلیز یہ ظلم نہ کریں۔

شیراز: ہٹ جاؤ میں نے کہا...... ہٹو۔

ثانیہ: بابا میں...... ہمیں ممی کے پاس رہنا ہے، ہمیں نہیں جانا...... ہمیں ممی کے پاس رہنا ہے۔

ارسل: ممی...... ممی...... ممی۔

(شیراز لونگ سے گھسیٹتا ہوا باہر نکل رہا ہے۔

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:15

مقام : عارف کا گھر۔ لونگ، پورچ

وقت : دن

کردار : عارف

(عارف تیزی سے غصے میں گاڑی ڈرائیو کرتا ہوا گھر پہنچنے کی کوشش کر رہا ہے، عارف کے گاڑی کے اندر اور باہر کے شاٹس، عارف کی بے چینی اور غصہ establish کریں گے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:16

مقام : عارف کا گھر۔ لونگ۔ پورچ

وقت : دن

کردار : شیراز، شائلہ، ارسل، ثانیہ، رانیہ

(لونگ سے نکل کر شیراز پورچ میں آتا ہے گاڑی میں بچوں کو زبردستی ڈالتا ہے بچے رو رہے ہیں، اور گاڑی نکال کر لے جاتا ہے۔)

شیراز: چلو...... چلو...... اندر بیٹھو۔

ارسل: ممی...... ممی۔

ثانیہ: بابا...... بابا پلیز بابا ہمیں...... ہمیں کہیں نہیں جانا۔ ہمیں ممی کے پاس رہنا ہے۔

رانیہ: خدا کے لئے رحم کرو۔ یہ...... یہ ظلم نہ کرو شیراز۔ میں ان بچوں کے بغیر نہیں رہ سکتی...... م...... میں مر جاؤں گی شیراز۔ مت لے کر جاؤ میرے بچوں کو۔ شیراز۔

(شیراز گاڑی اسٹارٹ کر کے نکالتا ہے اور باہر جاتا ہے رانیہ پیچھے پیچھے ہے۔)

شائلہ: رانیہ...... رانیہ...... ہوش کرو رانیہ...... رانیہ خدا کیلئے ہوش کرو۔

رانیہ: وہ...... وہ لے گیا۔ میرے بچے لے گیا۔ سب کچھ لے گیا میرا وہ۔ بھابھی، وہ میرا سب کچھ لے گیا...... میرا ارسل، میری ثانیہ۔ اوہ میرے اللہ۔ اوہ، اوہ......

(رانیہ سڑک پر دو زانو، ہو کر بری طرح رو رہی ہے، شائلہ اس کو سہارا دے کر واپس لے جانا چاہ رہی ہے دور شیراز کی گاڑی چلی جا رہی ہے گاڑی کے پچھلے شیشے سے شیشے پر ہاتھ رکھ کر روتے ہوئے بچے ماں کو دیکھ رہے ہیں۔ گاڑی دور ہوتی جا رہی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:17

مقام : عارف کا گھر۔ لونگ، پورچ

وقت : دن

کردار : عارف

(عارف کی گاڑی تیزی سے گھر میں آ کر رکی ہے۔ عارف تیزی سے اتر کر گھر کے اندر داخل ہو گیا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:18

مقام : عارف کا گھر۔ لونگ

وقت : دن

کردار : عارف، شائلہ، رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ عارف اندر داخل ہوا ہے۔ نڈھال رانیہ کو سہارا دیئے شائلہ کھڑی ہے رانیہ عارف کو دیکھ کر ٹوٹ جاتی ہے)

رانیہ: عارف بھائی......وہ......وہ لے گیا۔عارف بھائی شیراز میری کل کائنات لے گیا۔

عارف: رانیہ......رانیہ حوصلہ کرو۔

رانیہ: کہاں سے حوصلہ کروں، میرے پاس کچھ رہا ہی نہیں ہے۔سب کچھ ختم ہو گیا ہے، سب کچھ ختم ہو گیا ہے......سب ختم ہو گیا۔

عارف: کتنی دیر ہو گئی نکلے ہوئے اسے۔؟؟؟

شمائلہ: بس......بس ابھی پانچ منٹ ہوئے ہیں۔

عارف: ہوں......رانیہ تم حوصلہ رکھو۔ہم سب کچھ کریں گے۔پولیس، عدالت سبلیکن ارسل اور تانیہ کو واپس لے آئیں گے۔لیکن سب سے پہلے تو میں خود اس کی خبر لیتا ہوں۔

(عارف باہر جانے لگتا ہے)

شمائلہ: کک......کدھر جا رہے ہیں آپ عارف؟

عارف: میں ذرا جا کر اس سے بات تو کروں، آخر اس کی جرأت کیسے ہوئی میرے گھر میں گھس کر دن دیہاڑے یوں ارسل اور تانیہ کو زبردستی یہاں سے لے جانے کی۔

شمائلہ: مگر عارف آپ یوں......یوں نہ جائیں۔شیراز کے پاس گن بھی تھی۔

عارف: مجھے روکو مت شمائلہ۔میں اس کی guns اور دھمکیوں سے ڈرنے والا نہیں ہوں۔اس کا بھی ابھی واسطہ مجھ سے پڑا نہیں ہے۔اب تک میں رانیہ کی وجہ سے چپ رہ جاتا تھا۔لیکن اب تو منہ ملاحظے کی یہ دیوار بھی گرا دی ہے اس نے۔

رانیہ: لیکن عارف۔واقعی آپ کو ابھی اس کے منہ نہیں لگنا چاہیے۔

عارف: لیکن میں تمہیں اس حالت میں دیکھ کر خاموش نہیں رہ سکتا۔

(عارف باہر کی طرف غصے میں نکل جاتا ہے۔)

شمائلہ: عارف......عارف......!!!

رانیہ: عارف......بھائی......عارف بھائی رک جائیں، عارف بھائی مت جائیں، میں پہلے بہت دکھی ہوں۔

شمائلہ: یا میرے اللہ خیر!!!

(شمائلہ گھبرا گئی ہے، رانیہ بھی پریشان نڈھال سی ہے)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:19

مقام : شیراز کا گھر۔لونگ

وقت : دن

کردار : شیراز، خالدہ (ہوم میڈ)

(شیراز کمرے سے باہر نکلا ہے اور خالدہ سے کہتا ہے)

شیراز: خالدہ......خالدہ؟؟؟

خالدہ: جی......جی صاحب جی۔

شیراز: بچوں کا خیال رکھنا اور خبردار جو رانیہ یا اس کے گھر سے کوئی بھی آئے، تو اس سے ملنے نہیں دینا۔

خالدہ: ج......جی صاحب جی۔

شیراز: ہوں......!!!

(خالدہ کچھ کہنا چاہ رہی ہوتی ہے کہ شیراز غصے میں "ہوں" کہہ کر اسے گھورتا ہے تو وہ سہم جاتی ہے۔)

خالدہ: جی جی جی کچھ نہیں......ٹھیک ہے......ٹھیک ہے۔صاحب جی۔

(شیراز باہر کی طرف نکل جاتا ہے تو وہ پریشان ہو جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:20

مقام : شیراز کا گھر۔پورچ

وقت : دن

کردار : شیراز، چوکیدار

(دکھاتے ہیں کہ شیراز لونگ سے باہر نکلا ہے اور کار پورچ میں آ کر زور سے چوکیدار کو بلاتا ہے)

شیراز: چوکیدار......چوکیدار......!

چوکیدار: ج......جی۔جی۔جی صاحب جی۔

شیراز: دیکھو میں باہر جا رہا ہوں۔اور کان کھول کر اچھی طرح میری بات سن لو، رانیہ بی بی یا ان

کے گھر سے کوئی بھی آئے۔ چاہے رانیہ بی بی ناراض کیوں نہ ہوں کسی کو اندر نہیں جانے دینا۔ نہ بچوں سے ملنے دینا...... سمجھے؟

چوکیدار: جی...... جی صاحب جی۔ سمجھ گیا۔

شیراز: کان کھول کر سن لو۔ اگر گولی بھی چلانی پڑے تو چلا دینا۔ لیکن کسی کو ان میں سے اندر نہیں جانے دینا۔ سمجھ گئے تم؟

چوکیدار: جی صاحب جی...... سمجھ گیا اچھی طرح سمجھ گیا۔

(اور شیراز گاڑی میں بیٹھ کر نکل جاتا ہے کیمرہ پین کر کے کھڑکی میں سے جھانکتے ہوئے دونوں بچوں کو دکھاتا ہے کہ باپ کو جاتے ہوئے حسرت سے بند کمرے، کھڑکی سے دیکھ رہے ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:21

مقام : آؤٹ ڈور۔ ریسٹورنٹ، کوئی جگہ

وقت : دن

کردار : مہرو، شیراز

(دکھاتے ہیں کہ مہرو اور شیراز ملے ہیں اور گفتگو جاری ہے۔)

شیراز: مجھے ایک بہت اہم بات بتانی تھی۔

مہرو: اہم بات؟ اس سے زیادہ اور کیا اہم بات ہو سکتی ہے کہ میرے پیٹ میں تمہارا baby ہے۔ اور تمہارے پاس میرے لئے وقت ہی نہیں ہے۔

شیراز: پلیز مہرو! تم مجھے سمجھنے کی کوشش کرو۔ میں...... میں جو تمہیں بتانے جا رہا ہوں، ہو سکتا ہے تمہیں اس سے ہی سمجھ میں آ جائے کہ میں تمہارے بارے میں کیا سوچتا ہوں۔ وہ...... میں نے...... میں نے رانیہ کو طلاق دے دی ہے۔

مہرو: اوہ......!!!

شیراز: ہاں، کل رات۔ وہ اپنے بھائی کے گھر چلی گئی ہے۔

مہرو: لیکن رانیہ کو divorce دینے سے میری زندگی پر کیا فرق پڑے گا۔ میرے مسئلے کا کیا حل ہے؟ تم...... تم کیا چاہتے ہو کہ ساری دنیا کو پتہ چل جائے کہ میں تمہارے بچے کی ماں بننے والی ہوں۔ بولو...... کیا چاہتے ہو تم؟

شیراز: دیکھو...... دیکھو مہرو، مجھے غلط مت سمجھنا۔ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ میں اپنانا چاہتا ہوں

تمہیں۔ لیکن۔

مہرو: لیکن......؟ پھر یہ...... لیکن کیسا؟؟؟

شیراز: لیکن...... لیکن مناسب یہی ہوگا کہ تم...... تم یہ بچہ گرا دو۔

مہرو: کک...... کیا؟

شیراز: ہاں، تم یہ بچہ گرا دو اور ہم فوراً شادی کر لیں گے۔

مہرو: یہ...... یہ possible نہیں ہے شیراز۔ میں اب کسی سہارے کے بغیر نہیں رہ سکتی اگر...... اگر تم مجھ سے شادی نہیں کرتے ہو اور بعد میں مکر جاتے ہو تو، تو میں کیا کروں گی۔ یہ baby تو ہے۔ یہ baby میرا سہارا بنے گا۔ میں بھی اسے جنم دوں گی۔ اس کو پال پوس کر بڑا کروں گی اور اس کے سہارے زندگی گزاروں گی۔

شیراز: تم ایسا کیوں سوچتی ہو۔ تمہیں...... تمہیں اعتبار نہیں ہے مجھ پر؟ میں پرامس کرتا ہوں۔ تم یہ بے بی drop کرو اور ہم فوراً شادی کر لیں گے۔ میں خود بھی تمہیں اپنانے کے لئے بے چین ہوں۔

مہرو: I....I am sorry۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا۔ میں بچہ اس وقت گراؤں گی، جب ہم نکاح کر لیتے ہیں ورنہ نہیں۔

(کیمرہ شیراز پر چارج کرتا چلا جاتا ہے اس پر bang ہوتا ہے)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:22

مقام : شیراز کا گھر۔ بیرونی گیٹ

وقت : دن

کردار : عارف، چوکیدار

(دکھاتے ہیں کہ عارف چوکیدار سے الجھ رہا ہے اور وہ اسے اندر نہیں جانے دے رہا ہے۔)

عارف: دیکھو، مجھے ارسل اور تانیہ سے ملنا ہے اور تم مجھے روک نہیں سکتے۔

چوکیدار: صاحب! میں نے آپ کو بتایا کہ مجھے آرڈر نہیں ہے۔ میں آپ کو نہیں ملنے دے سکتا۔

عارف: میں...... میں دیکھتا ہوں کہ تم مجھے کیسے روک سکتے ہو۔ ہٹو جانے دو مجھے۔

چوکیدار: صاحب صاحب، رک جائیں، میں آپ کو نہیں جانے دے سکتا۔

عارف: میں دیکھتا ہوں تم...... تم مجھے کیسے روک سکتے ہو۔ ہٹو...... ہٹو۔

چوکیدار: صاحب رک جائیں۔

(چوکیدار گن لوڈ کر رہا ہے تو عارف چونک کر رک جاتا ہے۔)

چوکیدار: صاحب، آرڈر ہے مجھے، میں گولی بھی چلا سکتا ہوں۔ لیکن آپ کو بچوں سے ملنے نہیں دے سکتا۔ مجھے مجبور مت کریں۔

(عارف معاملے کی سنجیدگی سمجھ جاتا ہے، عارف کے چہرے کیمرہ پر کلوز کرتا چلا جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:23

مقام : وہی جگہ جہاں شیراز اور مہرو ہیں

وقت : دن

کردار : شیراز۔مہرو

(دونوں کے درمیان گفتگو چل رہی ہے)

شیراز: ہوں، تو یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے؟؟؟

مہرو: ہوں...... یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔

شیراز: ٹھیک ہے۔ کل میں گواہ لے آؤں گا۔ تمہارے گھر پر ہی ہم نکاح کر لیں گے

مہرو: کک...... کیا؟؟؟

شیراز: ہاں۔ اگر تمہاری خوشی اسی میں ہے تو یونہی سہی۔ پہلے ہم نکاح کر لیتے ہیں بعد میں......

مہرو: اوہ...... اوہ شیراز۔ تم کتنے اچھے ہو شیراز۔ میں بہت خوش ہوں شیراز۔ میں بہت خوش ہوں۔

(مہرو۔ بے حد خوش اور excited ہو جاتی ہے)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:24

مقام : عارف کا گھر، رانیہ کا کمرہ

وقت : شام

کردار : رانیہ

☆......☆......☆

(دکھاتے ہیں کہ رانیہ کمرے میں پریشان ڈسٹرب سی سامان کھول کر بیٹھی ہوئی ہے، تو سامنے فریم والی ارسل اور تانیہ کی تصویریں نکلتی ہیں۔ رانیہ تصویر پر محبت اور حسرت سے انگلیاں پھیرتی ہے۔ اور پھر رو پڑتی ہے۔)

رانیہ: میرے بچے...... میرے ارسل، میری تانیہ، ہم...... میں اپنے بچوں کے بغیر نہیں رہ سکتی۔ نہیں رہ سکتی میں اپنے بچوں کے بغیر۔ یہ...... یہ کیا کر رہے ہو تم شیراز۔ یہ ظلم کیوں کر رہے ہو میرے ساتھ۔ کیوں کر رہے ہو یہ ظلم؟

(رانیہ بری طرح رو پڑتی ہے)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:25

مقام : شیراز کا گھر۔ بچوں کا کمرہ

وقت : شام، اندھیرا ہو گیا ہے۔

کردار : تانیہ۔ارسل

(تانیہ دروازہ کھولنے کی کوشش کرتی ہے۔)

تانیہ: دروازہ کھولیں۔ پلیز دروازہ کھولیں، ہمیں باہر نکالیں۔ باہر نکالیں ہمیں۔ خالدہ آنٹی ہمیں باہر نکالیں۔

ارسل: آپی۔ باہر بہت اندھیرا ہو گیا ہے مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔ بہت ڈر لگ رہا ہے مجھے۔

تانیہ: تم...... تم ڈرو نہیں۔ ابھی خالدہ آنٹی اپنے کمرے سے آئیں گی تو وہ دروازہ کھول دیں گی تم ڈرو نہیں۔

ارسل: آپی، آپ ممی کو فون کر دو ناں اور ان سے بولو ہمیں آ کر لے جائیں، آپی آپ ممی کو فون کر دو ناں۔ مجھے...... مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔

تانیہ: میں ممی کو فون کرتی ہوں...... کرتی ہوں ممی کو فون۔

ارسل: مجھے مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے آپی!!!

(ارسل ادھر ادھر دیکھ کر شدید گھبرا رہا ہے، اور پیچھے ہٹ کر سہم کر ایک کونے میں بیٹھ گیا ہے،)

تانیہ فون کی طرف بڑھ جاتی ہے اور نمبر ملاتی ہے۔)

Intercut

☆......☆......☆

سین نمبر:26

مقام : عارف کا گھر۔ رانیہ کا کمرہ

وقت : رات

کردار : رانیہ، تانیہ

(رانیہ کے موبائل پر بیل بجتی ہے اور وہ فون اٹھاتی ہے نمبر دیکھ کر)

رانیہ: ہیلو......ہیلو......

(Excited ہو کر)

تانیہ: ہیلو ممی......ممی۔ ممی میں تانیہ۔

رانیہ: ہاں بیٹا، تانیہ، کیسی......کیسی ہو تم بیٹا۔ تانیہ تم کیسی ہو؟

تانیہ: ممی! پاپا نے ہمیں اِدھر کمرے میں بند کر دیا ہے، وہ ہمیں باہر بھی نکلنے نہیں دے رہے ہیں۔

رانیہ: بیٹا...... بیٹا تم پریشان مت نہیں ہو بیٹا۔ میں...... میں پاپا سے بات کرتی ہوں سب...... سب ٹھیک ہو جائے گا۔

تانیہ: ممی......ممی ارسل کو بہت ڈر لگ رہا ہے اکیلے کمرے میں۔ مجھے بھی ڈر لگ رہا ہے بہت۔

رانیہ: بیٹا تم ارسل سے بات کراؤ میری۔

تانیہ: ارسل......ارسل......ارسل۔

(مگر ارسل سہم کر کونے سے لگ گیا ہے۔)

تانیہ: ارسل......ارسل اِدھر آؤ ممی سے بات کرو۔

(رانیہ پریشان ہو جاتی ہے۔)

رانیہ: کک......کیا ہوا تانیہ ارسل ٹھیک تو ہے ناں۔

تانیہ: ممی...... وہ بہت ڈر گیا ہے۔ اس کو بہت ڈر لگ رہا ہے۔

رانیہ: تم تم بلاؤ...... بلاؤ ارسل کو۔ تانیہ بیٹا پلیز ارسل کو بلاؤ۔ میری...... میری بات کراؤ اس سے۔

تانیہ: ممی۔ میں بلاتی ہوں ارسل کو۔

(تانیہ فون رکھ کر ارسل کے پاس جاتی ہے۔)

تانیہ: ارسل......ارسل، ممی سے بات کرو، ممی بلا رہی ہیں تمہیں۔ ارسل چلو، چلو آ جاؤ۔

(ارسل بالکل ڈر گیا ہے وہ دیوار سے لگ کر چھت کو گھور رہا ہے۔ بہت سہم گیا ہے تانیہ ارسل کو لاتی ہے۔)

تانیہ: ممی سے بات کرو ارسل۔ ممی تم سے بات کرنا چاہ رہی ہیں۔

ارسل: ہوں۔!!!

تانیہ: ہیلو بولو ممی کو......ارسل! ممی بات کرنا چاہ رہی ہیں تم سے۔

رانیہ: ہیلو......ارسل......ارسل بیٹا ممی بول رہی ہوں۔ تم سن رہے ہو میری آواز ناں

ارسل: ج......جی......جی، وہ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے ممی، مجھے آ کر لے جائیں۔

رانیہ: ارسل میرا بیٹا......!!!

(رانیہ مشکل سے آنسوؤں کا طوفان روکتی ہے۔ ارسل سہم جاتا ہے۔ کیمرہ بری طرح روتی ہوئی اور ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھ کر روتی ہوئی رانیہ کی بے بسی پر چارج ہوتا چلا جا رہا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:27

مقام : تھانہ

وقت : رات

کردار : عارف، تھانیدار

(دکھاتے ہیں کہ تھانیدار اور عارف کے درمیان گفتگو جاری ہے، سین درمیان سے شروع ہوتا ہے۔)

تھانیدار: دیکھیں صاحب، یہ......خانگی {?} نجی معاملہ ہے۔ اس میں پولیس کیا کر سکتی ہے۔ بہتر ہے کہ عدالت سے رجوع کریں۔ میاں بیوی کے معاملات میں ہم نہیں پڑتے جی۔ قانون بیچارہ کیا کر سکتا ہے ذاتی معاملات میں۔

عارف: دیکھیں S.H.O صاحب مگر۔

تھانیدار: دیکھیں سر جی! مجھے ابھی گشت پہ نکلنا ہے، اگر پھر بھی تسلی نہیں ہوئی آپ کی تو صبح کسی وقت آ جائیں اور درخواست دے دیں۔ لیکن اس کا حل آپ کو عدالت میں ہی ملے گا۔

عارف سوچتا رہ جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:28

مقام : عارف کا گھر۔لونگ

وقت : رات

کردار : عارف،رانیہ

(عارف گھر میں داخل ہوتا ہے تو رانیہ اس کی طرف لپکی ہے،اور سوالیہ نظروں سے دیکھتی ہے۔)

عارف: اس کے چوکیدار نے مجھے گھر کے اندر ہی نہیں جانے دیا۔مرنے مارنے پر تل گیا تھا وہ۔ تھانے بھی گیا تھا۔تم......تم فکر نہیں کرو۔صبح کسی وکیل سے بات کرتے ہیں۔اللہ سب ٹھیک کر دے گا۔

(رانیہ پریشان آنکھوں سے دیکھتی رہ جاتی ہے، ناکام پریشان سا عارف اندر چلا جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:29

مقام : مہرو کا گھر۔صحن

وقت : شام

کردار : شیراز،مولوی صاحب،P.A

(دکھاتے ہیں کہ P.A صدیقی بھی موجود ہے، تین چار لوگ اور ہیں، مہرو کے ماں باپ موجود ہیں۔اور شیراز بھی، مولوی صاحب نکاح پڑھوا رہے ہیں۔مہرو اپنے کمرے میں دلہن بنی بیٹھی سارا منظر دیکھ رہی ہے۔)

مولوی صاحب: کہیے قبول ہے۔

شیراز: قبول ہے۔

مولوی صاحب: تین دفعہ کہیے۔قبول ہے......قبول ہے......قبول ہے!!!

شیراز: جی......قبول ہے......قبول ہے......قبول ہے......!!!

مولوی صاحب عربی کے چھ کلمے پڑھنے شروع کر دیتے ہیں۔کیمرہ شیراز اور اندر بیٹھی دلہن پر چارج ہوتا چلا جا رہا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:30

مقام : شیراز کا شاندار گھر۔پورچ

وقت : رات

کردار : مہرو۔شیراز

(دکھاتے ہیں کہ شیراز کی گاڑی اور گھر سجے ہوئے ہیں اور مہرو اترتی ہے گاڑی سے اور شیراز مہرو کو لے کر اندر داخل ہوتا ہے مہرو دلہنوں والے لباس میں ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:31

مقام : شیراز کا شاندار گھر۔لونگ

وقت : رات

کردار : مہرو۔شیراز

(دروازہ کھلا ہے اور خوش خوش مہرو اندر داخل ہوئی ہے تو اس کی نظر Living میں خالدہ میڈ کے ساتھ کھیلتے ہوئے بچوں ارسل اور تانیہ پر پڑتی ہے مہرو کو shock لگتا ہے۔)

مہرو: یہ......یہ......کک۔کیا بچے، بچے نہیں لے کر گئی، رانیہ۔

شیراز: نہیں۔بچے میں واپس لے آیا تھا اس سے۔بچے یہیں میرے پاس رہیں گے کیوں؟؟؟

مہرو: حیرت ہے......تم نے بتایا نہیں کہ بچے تمہارے پاس رہیں گے۔

(مہرو کافی تُرش لہجے میں جملہ بولتی ہے۔)

Freeze

☆......☆......☆

قسط نمبر 5

سین نمبر:01

مقام : شیراز کا شاندار گھر۔ویڈنگ روم
وقت : رات
کردار : مہرو، شیراز، خالدہ

(دکھاتے ہیں کہ سجا ہوا دلہن کا کمرہ ہے جس میں شیراز اور مہرو موجود ہیں اور گفتگو جاری ہے۔)

مہرو: لیکن تمہیں مجھ کو بتانا تو چاہیے تھا کہ بچے رانیہ کے ساتھ نہیں گئے ہیں بلکہ یہیں رہیں گے ہمارے ساتھ۔

شیراز: میں نے...... میں نے ایسا کچھ چھپایا نہیں تھا مہرو لیکن......۔

مہرو: I am sorry... لیکن......لیکن مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ شادی کی پہلی رات ہی تم مجھے یہ تحفہ دو گے۔

شیراز: تحفہ......کک۔کیا مطلب؟ تم......تم طنز کر رہی ہو؟؟؟

مہرو: نہیں طنز کیوں کروں گی، میں تو حقیقت بیان کر رہی ہوں۔تمہارے بچے ہیں لازمی بات ہے تمہارے ساتھ رہ سکتے ہیں۔لیکن میرے بھی کچھ خواب تھے اس گھر میں آنے سے پہلے
-

شیراز: تو میرے بچے تمہارے خواب disturb کر رہے ہیں؟

مہرو: یہ میں نے نہیں کہا لیکن ......لیکن تمہیں مجھے بہرحال یہ بات پہلے بتا دینی چاہیے تھی کہ تمہارے بچے رانیہ کے جانے کے بعد بھی اس گھر میں رہیں گے، تو میں کم از کم Mentally طور پر تیار ہو جاتی۔مجھے یوں شاک نہ لگتا۔

I was not expecting all this....۔ میرا یہی خیال تھا کہ رانیہ اپنے بچے اپنے ساتھ لے گئی ہوگی۔

شیراز: بچے میرے ہیں، میں کیسے انہیں رانیہ کو لے جانے دیتا۔

مہرو: لیکن شیراز......

شیراز: دیکھو مہرو آج......آج ہم نے نکاح کیا ہے، ہم ایک نئی زندگی شروع کرنے جا رہے ہیں۔

مہرو: اسی لئے تو حیران ہو رہی تھی کہ اس نئی زندگی میں میری خواہش تھی کہ بس تم اور میں ہوں۔لیکن......لیکن یہ بچے۔

شیراز: میں...... میں صرف یہ کہہ رہا تھا مہرو کہ کچھ بھی ہے لیکن آج ہماری زندگی کے ایک نئے سفر کا آغاز ہے۔یہ ساری باتیں ہم کل پہ بھی رکھ سکتے ہیں۔کم از کم آج کی رات ہمیں کسی بحث میں نہیں گزارنی چاہیے۔

مہرو: ہوں۔گزارنی تو نہیں چاہیے تھی لیکن تمہارے گھر میں جو استقبال ہوا ہے میرا اس نے مجھے مجبور کیا ہے، ......خیر......میں change کر لوں۔

(پھر وہ واش روم کی طرف چلی جاتی ہے اور شیراز سنجیدہ سا رہ جاتا ہے کہ دروازے پر knock ہوتی ہے شیراز چونکتا ہے اور تھوڑا غصے سے دروازہ کھولتا ہے۔)

شیراز: ک......کیا ہے، کیوں knock کر رہی ہو اس وقت؟

خالدہ: ج جی وہ...... صاحب جی وہ۔

شیراز: بھئی کیا ہے۔میں نے کہا بھی تھا کہ اس وقت مجھے کوئی بھی ڈسٹرب نہ کرے پھر کیا ہے۔ کیا پرابلم ہے؟

خالدہ: وہ......وہ......وہ صاحب جی۔

شیراز: اوہو خالدہ، کیا کرتی ہو، بولو ناں منہ سے کیا بات ہے۔کیوں knock کر رہی تھیں؟

خالدہ: وہ......وہ جی رانیہ بیگم صاحبہ آئی ہیں جی۔

شیراز: کیا؟؟؟

خالدہ: جی...... جی وہ باہر کھڑی ہیں جی۔بہت......بہت پریشان ہیں جی، رو بھی رہی ہیں۔

شیراز: کیا کہہ رہی ہے وہ؟

خالدہ: ایک ماں بیچاری کیا کہے گی صاحب جی، بس بچوں سے ملنا چاہ رہی ہیں۔

شیراز: اسے جا کر کہہ دو کہ وہ بچوں سے نہیں مل سکتی۔وہ میرے بچے ہیں اور میری مرضی ہے کہ میں انہیں جس سے چاہے ملنے دوں جس سے چاہے نہ ملنے دوں۔جاؤ کہہ دو کہ وہ بچوں

سے نہیں مل سکتیں،۔

(مڑتا ہے تو خالدہ التجا کرتی ہے۔)

خالدہ: صاحب جی، صاحب جی وہ بہت زیادہ رو رہی ہیں۔ بہت زیادہ پریشان ہیں جی وہ۔ ان کی بات سن لیں صاحب جی۔ آخر کچھ بھی ہے ماں تو ہیں ناں وہ بچوں کی۔ اور صاحب جی، بچوں کے لئے بھی ان سے ملنا ضروری ہے بچوں کی حالت بھی خراب ہے، صبح سے کچھ کھایا پیا بھی نہیں ہے دونوں نے، اور کچھ نہیں تو بچوں کا ہی کچھ سوچ لیں۔

(شیراز خالدہ کی بات پر سوچتا ہے اور پھر غصے میں تیزی سے نکل جاتا ہے اور باہر انٹرکام کی طرف بڑھ جاتا ہے کیمرہ پیچھے سے واش روم سے نکل کر گفتگو سنتی ہوئی غصے میں آتی ہوئی مہرو پر چارج کرتا چلا جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:02

مقام : شیراز کا شاندار گھر۔ بیرونی دروازہ

وقت : رات

کردار : شیراز، رانیہ، چوکیدار، خالدہ، عارف

(دکھاتے ہیں کہ شیراز نے انٹرکام اٹھایا ہے تو باہر رانیہ عارف کے ساتھ کھڑی ہے)

شیراز: ہیلو!!!

رانیہ: ہاں شیراز میں۔ میں رانیہ شیراز...... پلیز مجھے ایک بار۔ صرف ایک بار میرے بچوں سے مل لینے دو۔ میں ارسل اور تانیہ کو نہیں دیکھوں گی تو مر جاؤں گی۔ پلیز شیراز۔

شیراز: تم کیوں آئی ہو یہاں؟

رانیہ: م...... میں اپنے بچوں سے ملنے آئی ہوں۔ یہ ظلم نہ کرو مجھ پر، خدا کے لئے شیراز مجھے ایک بار،،، ایک بار اپنے بچوں کو دیکھ لینے دو۔ انہیں جی بھر کر دیکھ لینے دو۔ انہیں گلے لگا لینے دو... چھو لینے دو انہیں۔

شیراز: میں تمہیں بتا چکا ہوں رانیہ کہ بچے میرے پاس رہیں گے، میں تمہیں بچے نہیں دے سکتا۔ میرے بچے میرے پاس رہیں گے اور میں ہی انہیں پالوں گا۔ بہتر یہی ہے کہ تم ابھی اسی وقت یہاں سے چلی جاؤ...... سمجھیں تم؟

رانیہ: شیراز شیراز خدا کے لئے شیراز۔ شیراز فون مت رکھنا خدا کیلئے، میں اس وقت بچوں کو لینے

نہیں آئی ہوں، میں انہیں بالکل لے کر نہیں جاؤں گی،۔ بس ایک نظر دیکھ کر تھوڑی دیر مل کر خاموشی سے چپ چاپ چلی جاؤں گی۔

شیراز: لیکن........!!!

رانیہ: پلیز شیراز۔ آج...... آج میں تمہاری بیوی نہیں لیکن، میں برسوں تمہاری بیوی رہی ہوں۔ اور کچھ بھی ہے ان...... اِن بچوں کی ماں ہوں،۔ اتنا سا رحم بھی نہیں کرو گے مجھ پر؟ ایک بار...... بس ایک بار، ورنہ میں مر جاؤں گی، شاید یہیں تمہارے گھر کی دہلیز پر دم توڑ دوں گی

۔

(رانیہ روتے ہوئے جذباتی انداز میں جملے بولتی ہے تو شیراز بھی چپ سا کر جاتا ہے۔)

میں مر جاؤں گی۔ یہاں سے خود کو اٹھا کر زندہ نہیں لے جا سکوں گی۔ پلیز شیراز۔ تمہیں...... تمہیں اللہ کا واسطہ، بس دس منٹ...... صرف دس منٹ، اس سے زیادہ نہیں۔ ک...... کیا میں نے جن بچوں کو جنم دیا ان سے دس منٹ بھی نہیں ملنے دو گے مجھے؟ بس دس منٹ

۔

شیراز: او کے، چوکیدار سے بات کراؤ میری۔

رانیہ: ہوں...... یہ لو...... صاحب...... صاحب سے بات کرو چوکیدار۔

چوکیدار: جی صاحب۔

شیراز: چوکیدار! عارف بھی ہے رانیہ کے ساتھ؟؟؟

(چوکیدار عارف پر نظر ڈالتا ہے)

چوکیدار: جی...... جی صاحب جی۔

شیراز: ٹھیک ہے اسے گیٹ پر ہی روک کے رکھنا۔ ہرگز اندر مت آنے دینا، اور رانیہ بیگم کو اندر آنے دو۔

چوکیدار: ج...... جی صاحب جی۔

(کیمرہ شیراز پر رہ جاتا ہے کہ اس نے فون رکھا ہے اور کچھ سوچ میں پڑ گیا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:03

مقام : شیراز کا گھر۔ پورچ

وقت : رات

(دکھاتے ہیں کہ رانیہ پورچ سے گزر کر اندر کی طرف جا رہی ہے اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:04

مقام : شیراز کا شاندار گھر۔لونگ
وقت : رات
کردار : شیراز،رانیہ،مہرو،خالدہ

(دکھاتے ہیں کہ رانیہ اندر داخل ہو رہی ہے اور اس کی نظر شیراز پر پڑتی ہے اور اس کے دیکھے بغیر رانیہ اور مہرو کی نظریں ملی ہیں اور مہرو نے نفرت اور غصے سے رانیہ کی طرف دیکھا ہے اور سر جھٹک کر اندر چلی گئی ہے رانیہ کے آگے آگے چلتی ہوئی خالدہ دروازہ کھول کر بچوں کے کمرے میں داخل ہو جاتی ہے کیمرہ سوچتے ہوئے شیراز پر چارج کرتا چلا جا رہا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:05

مقام : شیراز کا شاندار گھر۔بچوں کا کمرہ
وقت : رات
کردار : رانیہ،ارسل،تانیہ

(رانیہ سے بچے گلے لگ کر رو رہے ہیں اور رانیہ بھی رو رہی ہے۔)

ارسل: ممی......ممی ممی آپ ہمیں۔ہمیں یہاں بہت ڈر لگ رہا ہے ممی پلیز، ہمارے پاس آجائیں ہمیں آپ کے ساتھ رہنا ہے،ہم نے آپ کے ساتھ رہنا ہے

تانیہ: ممی......ممی ہمیں،اپنے ساتھ لے جائیں،ہم آپ کے بغیر نہیں رہ سکتے،پلیز ممی کچھ کریں۔آپ پرامس کریں آپ ہمارے ساتھ رہیں گی ناں،آپ اب جائیں گی تو نہیں ناں؟

رانیہ: نہیں بیٹا،م...... مجھے جانا ہو گا۔جانا ہو گا مجھے۔

ارسل: ممی پلیز ہمیں چھوڑ کر نہیں جایئے گا،مجھے بہت ڈر لگتا ہے اکیلے۔ممی مجھے بھی ساتھ لے جایئے گا،میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتا۔

رانیہ: میرے بچو،میری جان۔میں ابھی تم لوگوں کو نہیں لے جا سکتی۔لیکن میں کوشش کر رہی ہوں۔کسی کو بتانا مت، میں کورٹ کے ذریعے کوشش کر رہی ہوں کہ...... کہ تم لوگوں کو لے جاؤں۔

تانیہ: تو......تو ابھی آپ،ہمیں ساتھ نہیں لے کر جائیں گی؟ بولیں...... بولیں ناں ممی...... ممی آپ ابھی ہمیں ساتھ نہیں لے کر جائیں گی۔بولیں ناں ممی۔

(رانیہ گھبرا جاتی ہے تانیہ بار بار پوچھتی ہے تو رانیہ کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔)

رانیہ: کہا......کہاناں بیٹا۔کوشش کر رہی ہوں۔کر رہی ہوں کوشش،بہت جلد بیٹا بہت جلد۔

(رانیہ،تانیہ کو گلے لگاتی ہے کیونکہ تانیہ کے سوالوں کا کوئی جواب نہیں ہے رانیہ کے پاس۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:06

مقام : شیراز کا شاندار گھر۔شیراز کا کمرہ
وقت : رات
کردار : مہرو،شیراز

(دکھاتے ہیں کہ شیراز اور مہرو کے درمیان گفتگو جاری ہے)

شیراز: آخر......آخر وہ ماں ہے بچوں کی۔اب بالکل بھی تو ملنے سے نہیں روک سکتا مہرو۔تم......تم کیوں آج اتنی خوبصورت رات کو تباہ کر دینا چاہتی ہو۔پلیز۔

مہرو: میں تباہ کر رہی ہوں۔میں...... میں تباہ کر رہی ہوں یا تم۔جس نے میری شادی کی پہلی رات مجھے دو بچوں کا تحفہ دیا،اور اب اس چھت کے نیچے وہ عورت بھی دندناتی پھر رہی ہے جس کو تم طلاق دے چکے ہو۔

(شیراز پھر Loud ہو جاتا ہے)

شیراز: وہ دندناتی نہیں پھر رہی ہے،نہیں دندناتی پھر رہی ہے وہ،وہ بہت زیادہ رو رہی تھی،اس لئے میں نے اسے صرف دس منٹ کی اجازت دی ہے کہ اپنے بچوں سے مل لے،انہیں دیکھ لے۔دس منٹ کی اجازت،صرف دس منٹ کی اجازت،وہ بھی اپنے بچوں سے ملنے کے لئے۔

مہرو: آج اس کی آنسو تمہیں دس منٹ کی اجازت دینے پر مجبور کر رہے ہیں،کل یہی آنسو تمہیں

خود ہی ملاقات پر مجبور کریں گے۔

شیراز: a□...God کیا......کیا ہو گیا ہے تمہیں؟؟؟ اب تمہارے ان مفروضوں کا میرے پاس کوئی جواب اور کوئی حل نہیں ہے۔ اگر میں تمہیں سمجھا نہیں سکتا تو پھر جو جی میں آئے سوچتی رہو۔ جو مرضی کرو۔

(شیراز غصے میں آکر کسی طرف نکل جاتا ہے اور مہرو بھی غصے میں ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:07

مقام : شیراز کا شاندار گھر۔ بچوں کا کمرہ

وقت : رات

کردار : رانیہ، تانیہ، خالدہ

(رانیہ بچوں کے پاس ہے کہ خالدہ ملازم کے ساتھ آتی ہے)

خالدہ: میں مجبور ہوں بیگم صاحبہ، لیکن صاحب کہہ رہے ہیں، بس آپ اب چلی جائیں۔

رانیہ: ہوں۔

تانیہ: نہ نہیں......نہیں می، می آپ نہیں جائیں می، ہمیں چھوڑ کر نہیں جائیں۔

رانیہ: بیٹا پلیز، پلیز بیٹا......Let me go

ارسل: می......می مجھے یہاں چھوڑ کر مت جائیں، مجھے یہاں بہت ڈر لگ رہا ہے، پلیز می مجھے یہاں بہت ڈر لگتا ہے۔

رانیہ: بیٹا جانا ہوگا مجھے۔ مجھے جانا ہوگا میرے بچے۔

(اور رانیہ مشکل سے روتے بچوں کے ہاتھ چھڑا کر نکلتی ہے بچے بار بار رانیہ کو پکڑنے کی کوشش کر رہے ہیں، ایک دلدوز قسم کا منظر ہے۔ خالدہ بچوں کو پکڑتی اور سنبھالتی ہے۔)

رانیہ: میرے میرے بچوں کا خیال رکھنا خالدہ، میرے بچوں کا خیال رکھنا۔

(اور رانیہ بڑی مشکل سے اپنا آپ اٹھا کر لیجاتی ہے، بچے بری طرح رو رہے ہیں خالدہ انہیں پکڑ رہی ہے)

ارسل + تانیہ: می......می پلیز، ہمیں چھوڑ کر مت جائیں، ہمیں چھوڑ کر مت جائیں۔ می ہمیں ساتھ لے جائیں۔ ہمیں بہت ڈر لگتا ہے

☆......☆......☆

سین نمبر:08

مقام : مہرو کے گھر والی گلی۔ گھر کے آگے

وقت : دن

کردار : مہرو

(ایک شاندار گاڑی مہرو کے گھر کے آگے رکتی ہے مہرو بہت بنی ٹھنی گلاسز لگائے ہوئے اس میں سے اترتی ہے، اور اپنے گھر داخل ہوگئی ہے، ڈرائیور آگے بڑھ کر مہرو کے لئے دروازہ کھولتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:09

مقام : مہرو کا گھر۔ صحن

وقت : دن

کردار : مہرو، ماں۔ باپ

(مہرو اپنے ماں باپ کے پاس ہے۔)

ماں: خوش تو ہے ناں تُو؟؟؟

مہرو: بہت خوش ہوں۔ اپنے خوابوں کی تکمیل پہ کون خوش نہیں ہوتا۔ میں خوش ہوں شاندار گاڑی، شاندار گھر، نوکر چاکر، Status، یہی زندگی ہے، اور یہ زندگی مجھے مل گئی ہے، یہ دیکھیں میں آپ کے لئے کچھ سوٹ پیس لے کر آئی ہوں۔

ماں: ارے بیٹا اس کی کیا ضرورت تھی، میں یوں بھی کہاں اتنے کپڑے پہنتی ہوں

مہرو: ضرورت ہے ماں۔ تمہیں نہیں مجھے ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ تم بہترین پہنو، اور سب سے اچھی نظر آؤ، کیونکہ تم میری ماں ہو۔ مہرو کی ماں۔ ہوں۔ اور یہ دیکھیں بابا میں آپ کے لئے کیا لائی ہوں۔ اب آپ کو وہیل چیئر کو خیر باد کہنا ہوگا۔ کیونکہ میں لائی ہوں آپ کیلئے یہ الیکٹرانک وہیل چیئر۔ ہوں۔

(مہرو کہتی ہے تو باہر سے ملازم وہیل چیئر لے کر آتا ہے۔)

باپ: ارے یہ......!!!

مہرو: اب آپ کو اپنے ہاتھوں کو تکلیف دینے کی ضرورت نہیں ہے، بس بٹن دبائیں اور جہاں جانا چاہیں گے وہاں یہ آپ کو لے جائے گی۔ ہوں...... کیسا؟

باپ: یہ...... یہ تو بہت قیمتی ہوگی...... کافی مہنگی بھی ہوگی۔

مہرو: اب قیمتی اور مہنگے کی فکر نہ کریں بابا، آپ جو بھی چیز چاہیں گے جس بھی چیز پہ انگلی رکھیں گے ،اب آپ کی بیٹی خرید سکتی ہے۔ اب تو آپ خوش ہیں ناں بابا۔

باپ: ہوں...... تُو خوش ہے بیٹا۔ تو میں کیوں خوش نہیں ہوں گا۔

مہرو: اور یہ بھی رکھ لیں۔

(مہرو دونوں کو نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر دیتی ہے۔)

ماں: یہ...... یہ کیا ہے بیٹا؟؟؟

مہرو: کچھ نہیں بس کچھ پیسے ہیں اپنے اور بابا کے لئے ،خوب پھل وغیرہ لے کر آئیں۔ تاکہ آپ دونوں کی صحت بہتر ہو۔

ماں: ارے مہرو بیٹا مگر......

مہرو: اور بھی جو خرچہ کرنا جو خریدنا ہے، جو چاہیے ہو لے لیں۔ پیسوں کی فکر نہیں کرنی آپ لوگوں نے۔ اب آپ لوگوں کو کبھی پیسے کی Problem نہیں ہوگی، کبھی نہیں۔

(مہرو ماں کے ہاتھ میں پیسے رکھ دیتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:10

مقام : رانیہ کے وکیل کا چیمبر

وقت : دن

کردار : رانیہ۔ وکیل، عارف

وکیل: ہوں ٹھیک ہے...... یہ معاملہ ہے سارا۔

رانیہ: جی...... وکیل صاحب، میرے...... میرے بچے مجھے مل جائیں گے ناں؟ میں ارسل اور تانیہ کے بغیر نہیں رہ سکتی۔

وکیل: دیکھئے کیس تو آپ کا مضبوط ہے، اور پھر آپ بتا رہی ہیں کہ آپ کے سابقہ شوہر نے فوراً دوسری شادی بھی کر لی ہے۔

رانیہ: جی اگلے ہی دن...... میری طلاق کے اگلے ہی دن۔

وکیل: ہوں...... اور آپ کا یہ بھی کہنا ہے کہ دونوں بچے آپ کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں؟

رانیہ: جی...... جی بالکل، انہیں زبردستی بند کر کے رکھا ہے شیراز نے۔

وکیل: ہوں...... تو یہ ساری باتیں آپ کا کیس مضبوط کرتی ہیں۔ لیکن...... لیکن پھر بھی اس قسم کے کیسز میں وقت تو لگا کرتا ہے۔

رانیہ: وقت...... کتنا وقت؟؟؟

وکیل: دیکھیں حتمی طور پر تو کچھ نہیں کہا جا سکتا، لیکن...... لیکن چھ ماہ بھی لگ سکتے ہیں، اور چھ سال بھی۔

عارف: یہ...... یہ تو بہت لمبا عرصہ ہے۔

وکیل: لیکن یہ ضروری نہیں ہے، میں نے بتایا ناں چھ ماہ بھی لگ سکتے ہیں۔

رانیہ: جی وکیل صاحب،...... وکیل صاحب لیکن یہ ہو تو جائے گا ناں؟

وکیل: دیکھیں اگر آپ دوسری شادی نہیں کرتیں تو دونوں بچے آپ کو مل سکتے ہیں، لیکن اگر آپ دوسری شادی کر لیتی ہیں تو پھر بیٹی کا آپ کو ملنا مشکل ہو جائے گا۔

رانیہ: میں...... میں کسی صورت دوسری شادی نہیں کروں گی...... کبھی نہیں۔

وکیل: بس تو پھر بے فکر رہیں۔ انشاء اللہ کیس آپ ہی کے حق میں ہوگا۔

(وکیل کچھ کاغذات نکال کر سامنے رکھتا ہے۔)

وکیل: پلیز یہاں سائن کر دیں۔

(اور رانیہ عارف کی طرف دیکھ کر سائن کر دیتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:11

مقام : شیراز کا گھر۔ ناشتے کی ٹیبل

وقت : صبح

کردار : شیراز، مہرو

(شیراز اور مہرو ناشتہ کر رہے ہیں مہرو کا کچھ موڈ آف ہے وہ سنجیدہ اور چپ چپ سی ہے۔)

شیراز: کیا بات ہے۔ ابھی تک موڈ آف ہے تمہارا؟؟؟

مہرو: ہوں نہیں...... ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔

شیراز: دیکھو مہرو! اب ہم میاں بیوی ہیں۔ ہم دونوں پر کافی ذمہ داریاں لاگو ہوتی ہیں۔

مہرو: تو میں نے کب ذمہ داریوں سے جی چُرایا ہے۔

شیراز: میں نے یہ کب کہا ہے۔لیکن دیکھو اب ہم پر لازم ہے کہ ہم ایک دوسرے کو Accomodate کریں۔اور ایک دوسرے کی ضروریات اور پرابلمز کو سمجھیں۔

مہرو: تم کیا کہنا چاہ رہے ہو، کھل کر کہو شیراز۔

شیراز: میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ دیکھو یہ میرے بچے ہیں اور انہیں میرے پاس ہی رہنا ہے اور میری ذمہ داری ہیں یہ۔تمہیں چاہیے کہ تم میرے بچوں کو، میری ذمہ داری کو قبول کرو اور پھر......اور پھر تمہیں کوئی بہت زیادہ محنت نہیں کرنی پڑے گی اس کے لئے۔ملازم ہیں ۔گھر میں ہر Facility ہے، تمہیں صرف تھوڑا نظر رکھنی ہوگی ملازموں پر کہ وہ بچوں کے کام اور دیکھ بھال ٹھیک طرح کر رہے ہیں کہ نہیں۔and thats all, I hope کہ تم میری بات سمجھو گی اور اسے importance دو گی۔

(مہرو شیراز کو دیکھ کر ناشتے میں busy ہو جاتی ہے اور چپ سی ہو جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:12

مقام : شیراز کا گھر۔کچن۔لونگ

وقت : صبح

کردار : خالدہ

(دکھاتے ہیں کہ خالدہ کچن سے بچوں کا lunch لے کر نکلتی ہے ساتھ ساتھ کچھ بول رہی ہے بچوں کے ٹفن میں کھانا رکھتے ہوئے۔)

خالدہ میڈ: بچے چلے نہ جائیں، لنچ رہ گیا ان کا۔لنچ نہیں جائے گا تو دوپہر کو بھوکے رہیں گے۔جلدی ۔جلدی......جلدی۔

(خالدہ جلدی جلدی کچن سے لنچ لے کر نکلتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:13

مقام : شیراز کا گھر۔لونگ

وقت : صبح

کردار : خالدہ۔مہرو

(دکھاتے ہیں کہ مہرو لونگ میں ٹانگیں میز پر رکھے ٹی وی پر کوئی پروگرام دیکھ رہی ہے خالدہ تیزی سے لنچ باہر لے جا کر نکلنے لگتی ہے۔)

مہرو: کہاں جا رہی ہو خالدہ؟؟؟

خالدہ: وہ ...... وہ بیگم صاحبہ، وہ بچوں کا لنچ،، وہ ڈرائیور نکل نہ جائے ،بچوں کا لنچ ذرا دے آؤں۔تیار کرانے کے چکر میں لنچ رہ ہی گیا۔

مہرو: اور میں نے تمہیں اتنی دیر سے چائے کا کہا تھا تو تم اندر کچن میں کیا کر رہی تھی

(باہر گاڑی اسٹارٹ ہونے کی آواز آتی ہے۔)

خالدہ: وہ......وہ بیگم صاحبہ، بس وہ میں ذرا بچوں کا لنچ بنانے میں لگ گئی تھی۔ابھی بس یہ لنچ دے کر دو منٹ میں چائے بنا دیتی ہوں۔

مہرو: تو خالدہ، تم بجائے چائے بنانے کے ان فضول کاموں میں لگی ہوئی تھی؟

خالدہ: بیگم صاحبہ وہ......وہ میں ذرا یہ لنچ دے آؤں۔بچوں کی کار نکل رہی ہے۔

مہرو: خالدہ......!!!

خالدہ: ج......جی جی جی بیگم صاحبہ!

مہرو: ایک بات کان کھول کر سن لو۔اب اس گھر کی مالکن میں ہوں۔وہی ہوگا جو میں چاہوں گی سمجھیں تم؟

خالدہ: جی جی بیگم صاحبہ مگر......وہ بچوں کا لنچ......

مہرو: اور دوسری بات، چاہے دنیا اِدھر کی اُدھر ہو جائے ،تم ہمیشہ پہلے وہی کام کرو گی جو میں کہوں گی۔اگر اس گھر میں رہنا ہے تو میرے منہ سے نکلی ہر بات کو حکم کی طرح ماننا ہوگا۔چاہے کوئی مر رہا ہو یا جی رہا ہو۔چاہے کسی کا لنچ رہے یا کسی کا ناشتہ۔لیکن تم پہلے وہی کرو گی جو میں کہوں گی۔سمجھیں تم؟؟؟

خالدہ: جی جی جی بیگم صاحبہ۔

مہرو: جاؤ...... پہلے میرے لئے چائے تیار کرو۔

خالدہ: جی جی بیگم صاحبہ۔

(مہرو Shout کرتی ہے۔)

مہرو: سنا نہیں تم نے ،رکھو اسے......اور پہلے میرے لئے چائے بنا کر لاؤ، جاؤ۔

خالدہ: جی......جی بیگم صاحبہ۔

(خالدہ چلی جاتی ہے تو مہرو دوبارہ پیر پٹخ کر ٹی وی دیکھنے لگتی ہے۔ کیمرہ سائیڈ پر رکھے لنچ باکس کو کلوز کرتا ہے۔ لنچ باکس پر sad music چلتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:14

مقام : شیراز کا گھر۔
وقت : دن
کردار : شیراز، مہرو

(دکھاتے ہیں کہ شیراز کے گھر میں ایک ملازمہ نے آ کر کوئی کاغذ دیا ہے۔)

ملازمہ: صاحب جی! یہ ڈاک تھی آپ کی۔
شیراز: ہوں۔

(شیراز نوٹس کھول کر پڑھتا ہے تو چہرے پر غصہ آتا ہے مہرو پاس بیٹھی ہوئی ہے۔)

شیراز: اس کی......اس کی یہ جرأت۔
مہرو: کیا ہوا خیریت تو ہے؟ کیا ہوا؟؟؟
شیراز: رانیہ کی یہ جرأت کہ مجھے نوٹس بھجوائے عدالت سے۔ اگر وہ سمجھتی ہے کہ ایسے وہ میرے بچے مجھ سے لے لے گی تو بڑی بھول میں ہے وہ۔ دنیا ادھر کی اُدھر ہو جائے بچے اسے نہیں دوں گا۔ کبھی نہیں...... ارسل اور تانیہ میرے بچے ہیں، شیراز حسن کے۔ اور میں اپنے بچے کسی قیمت پر رانیہ کو نہیں دوں گا۔ کبھی نہیں مہرو بھی شیراز کے اس غصے کو اپنے حساب میں منفی انداز میں لیتی ہے۔

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:15

مقام : بچوں کا اسکول۔ پرنسپل کا آفس
وقت : دن
کردار : رانیہ۔ پرنسپل

دکھاتے ہیں کہ رانیہ، پرنسپل سے بات کر رہی ہے۔ گفتگو درمیان سے شروع کرتے

ہیں۔)

پرنسپل: میں نے آپ کو بتایا ناں شیراز صاحب کی طرف سے بہت سخت instruction ہیں۔ یہ...... یہ دیکھئے باقاعدہ لیٹر آیا ہے انکی طرف سے، ہم کسی صورت آپ کو بچوں کو ملنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔
We are sorry....very sorry...
رانیہ: میڈم مگر۔ ماں ہوں میں ان کی۔
پرنسپل: میں...... میں آپ کی Feelings سمجھ سکتی ہوں رانیہ صاحبہ، لیکن آپ میری مجبوری بھی تو سمجھیں۔
رانیہ: اچھا،،، اچھا...... مجھے دور سے، دور سے ایک نظر دیکھنے کی اجازت تو دے سکتی ہیں ناں آپ کہ۔ کہ یہ بھی نہیں دے سکتیں۔ کیا دیکھنے سے بھی منع کیا ہے شیراز نے؟ میں...... میں اپنے بچوں کو دور سے نہیں دیکھ سکتی کیا؟؟؟

(رانیہ جذباتی ہو جاتی ہے تو پرنسپل کا دل پسیج جاتا ہے)

پرنسپل: (انٹرکام پر) ذرا اندر آیئے گا۔

پرنسپل کسی کو بلاتی ہیں، گویا کہ انہوں نے رانیہ کو بچے دکھانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:16

مقام : بچوں کا اسکول۔ کلاس روم
وقت : دن
کردار : رانیہ۔ بچے

(دکھاتے ہیں کہ بچے کلاس روم میں پڑھ رہے ہیں، اور رانیہ باری باری دونوں کی کلاسوں میں جا کر دور سے شیشے کے پیچھے سے نظر آتے بچوں کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتی ہے، ارسل اور تانیہ کو دیکھ کر آنکھ کے آنسو گالوں پر لڑھک رہے ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:17

مقام : شیراز کا گھر۔ مہرو کا کمرہ

وقت : دن

کردار : مہرو

(دکھاتے ہیں کہ مہرو اپنے کمرے میں لیٹی ہوئی ہے، کہ باہر لونگ سے شدید شور کی آوازیں آتی ہیں، مہرو کی نیند disturb ہوگئی ہے اسے غصہ آگیا ہے۔)

مہرو: کیا بکواس ہے یہ...... یہ گھر ہے چڑیا گھر۔

(مہرو غصے میں باہر نکلتی ہے)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:18

مقام : شیراز کا گھر-لونگ

وقت : دن

کردار : بچے

(دکھاتے ہیں کہ لونگ میں بچے جوتے کہیں اتارے، موزے کہیں اتارے اور بستر کہیں پھینکا ہوا ہے، لونگ کی حالت خراب ہوگئی ہے، اور تانیہ بھاگ رہی ہے ارسل کو پکڑنے کے لئے، اور خالدہ ان دونوں کو روکتے ہوئے منع کرتے ہوئے پیچھے بھاگ رہی ہے)

تانیہ: بچائیں بچائیں خالدہ آنٹی، مجھے بچائیں۔ اس سے بچائیں۔

خالدہ: نہیں کرو ارسل بیٹا، آؤ آجاؤ، کپڑے پہن لو پھر کھانا بھی کھانا ہے آجاؤ بیٹا۔

(خالدہ کے ہاتھ میں ارسل کو پہنانے کے لئے شرٹ بھی ہے۔)

مہرو: کیا تماشہ ہو رہا ہے یہ۔ کیا ہو رہا ہے یہ؟ تم لوگ انسان ہو یا جانور۔ کسی کو احساس ہے کہ میں اندر سو رہی ہوں، اور یہ کیا حالت بنا رکھی ہے لونگ کی، اور خالدہ...... تم...... تم کیا کر رہی ہو؟

خالدہ: جی جی بیگم صاحبہ میں تو ان کو منع کر رہی تھی۔

مہرو: کس نے...... کس نے کیا ہے یہ۔ یہ سب گند کس نے پھیلایا ہے۔ تمیز نہیں ہے بالکل تم دونوں کو۔ کچھ سکھایا نہیں تمہاری ماں نے کہ اسکول سے آکر یونیفارم کیسے اتارتے ہیں...... ہیں؟؟؟

(بچوں کو سانپ سونگھ جاتا ہے دونوں سہم جاتے ہیں۔)

مہرو: خالدہ!!!

خالدہ: جی جی بیگم صاحبہ۔

مہرو: تم یہاں کھڑی ہو کر ان کو watch کرو اور یہ سارا گند ان سے صاف کراؤ، یہ خود اٹھائیں گے سارے کپڑے اور چیزیں، اور لونگ صاف کریں گے سمجھیں تم؟

خالدہ: جی بیگم صاحبہ۔

مہرو: اور ایک بات اور، یہ صفائی کر چکیں تو ان کو سزا کے طور پر ان کے کمرے میں بند کردو۔ اور رات تک کچھ کھانا پانی کچھ نہیں ملے گا دونوں کو۔

خالدہ: ج...... ج...... جی بیگم صاحبہ۔

مہرو: اور خبردار! جو حکم عدولی کی تم نے۔

خالدہ: جی جی۔

(مہرو اندر چلی جاتی ہے اور بچوں کی حالت غیر ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:19

مقام : عارف کا گھر-ڈائننگ ٹیبل

وقت : دن

کردار : رانیہ-عارف-شائلہ

(عارف، شائلہ اور رانیہ کھانا کھا رہے ہیں کہ رانیہ نوالہ بنا کر منہ کے قریب لاتی ہے اور پھر رک جاتی ہے، آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔)

شائلہ: کک کیا ہوا رانیہ؟ تم کھا نہیں رہی ہو کھانا۔

رانیہ: ہوں۔، پتہ نہیں بھابھی، دل...... دل عجیب سا گھبرا رہا ہے، پتہ نہیں میرے ارسل اور تانیہ نے کھانا کھایا ہوگا کہ نہیں۔ پتہ نہیں۔

(رانیہ مشکل سے آنسو روکتی ہے اور اٹھ کر چلی جاتی ہے)

شائلہ: ارے رانیہ...... را...... رانیہ، میں آئی ایک منٹ۔

(شائلہ، عارف کو چھوڑ کر اندر چلی جاتی ہے عارف بھی افسردہ پریشان سا ہو جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:20

مقام : شیراز کا گھر۔ بچوں کا کمرہ۔ لونگ
وقت : شام
کردار : خالدہ۔ بچے

(بارش شروع ہو چکی ہے گرج چمک کے ساتھ)

(دکھاتے ہیں کہ خالدہ ادھر اُدھر دیکھتی ہے لونگ سے گزرتی ہوئی، بچوں کے کمرے کی طرف بڑھتی ہے کھانا خالدہ کے پاس ہے، اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتی ہے بچوں کے کمرے میں۔ چند لمحوں کے لئے کیمرہ دروازے پر رہ جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:21

مقام : شیراز کا گھر۔ بچوں کا کمرہ
وقت : دن
کردار : خالدہ، ارسل، ثانیہ

(اندر دکھاتے ہیں کہ بچے برگر جو کہ خالدہ بنا کر لائی تھی جلدی جلدی کھا رہے ہیں۔ سرگوشی سے)

خالدہ: جلدی جلدی کھالو، اگر بیگم صاحبہ آگئیں تو غضب ہو جائے گا۔ جلدی جلدی۔

(یکدم مہرو کی چیخ سنائی دیتی ہے۔)

مہرو: خالدہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے؟ میں نے تم سے کہا بھی تھا منع بھی کیا تھا تمہیں کہ جب تک میں نہ کہوں ان کو کھانا نہیں دینا ہے۔ تمہاری جرأت کیسے ہوئی ان کو کھانا دینے کی۔
How dare you to dis-obey me, how dare you

خالدہ: وہ، وہ بیگم صاحبہ، یہ چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ میں نے سوچا کہ کھانا نہیں دوں گا۔ تو کہیں۔ آپ گئیں تھیں تو میں...... میں نے سوچا۔

مہرو: مجھے لگتا ہے کہ تم نے نوکری نہیں کرنی یہاں۔ اٹھاؤ یہ کھانا اور لے جا کر dust-bin میں پھینک دو لیکن......

(شیراز آفس سے آگیا ہے)

براز: کک...... کیا ہوا ہے یہ، خیریت تو ہے ناں؟

مہرو: خیریت کیا ہونی ہے، اس گھر میں میری کوئی سنتا ہی نہیں ہے۔ تم نے کہا تھا کہ بچوں سے Concern شو کروں۔ میں نے انہیں manners سکھانے کے لئے punish کیا تھا لیکن اس گھر میں ملازم میرا حکم ماننے کو تیار ہی نہیں ہیں۔ نہیں تو بچوں کی تربیت کیا ہوگی۔ I am sorry Sheraz, لیکن تمہارے بچوں کو ابھی بہت سے manners سیکھنے کی ضرورت ہے بہت زیادہ۔

(مہرو چیخ چلا کر نکل جاتی ہے، شیراز کچھ سہما ہوا سا کھڑا رہ جاتا ہے۔)

شیراز: کیا...... کیا کیا تھا تم لوگوں نے ؟ ہیں بولو۔ بولتے کیوں نہیں ہو؟ کیا کیا تھا تم لوگوں نے؟؟؟

خالدہ: وہ...... صاحب جی۔

(بارش + بجلی کا کڑکنا۔ بادل کا گرجنا)

شیراز: اور تم کیوں نہیں سنتی ہو بیگم صاحبہ کی بات خالدہ؟ دیکھو اب وہی گھر کی مالکن ہیں، گھر ویسے ہی چلے گا جیسے وہ چاہیں گی۔ جو بھی وہ کہیں چاہے غلط ہو یا صحیح لیکن تمہیں وہی کرنا ہوگا۔ سمجھیں؟؟؟

خالدہ: جی صاحب جی۔

(آخری جملہ سختی سے کہتا ہے)

شیراز: آئندہ مجھے شکایت کا موقع نہ ملے، نہ تم دونوں سے اور نہ ہی خالدہ تم سے، ورنہ میں بہت بُری طرح پیش آؤں گا۔

(بچوں کو دیکھ کر کہتا ہے تو وہ سہم جاتے ہیں شیراز نکل جاتا ہے بچوں کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:22

مقام : عارف کا گھر۔ لونگ
وقت : رات
کردار : شائلہ، رانیہ، عارف

(دکھاتے ہیں کہ شائلہ، رانیہ اور عارف آپس میں بات کر رہے ہیں۔ بارش ہو رہی ہے بجلی کڑک رہی ہے گفتگو درمیان سے شروع کرتے ہیں۔)

عارف: جاب......جاب کرنے کی کیا ضرورت ہے تمہیں۔ تمہیں کوئی پرابلم ہے کیا؟

رانیہ: عارف بھائی ضروری ہو گا اب......دیکھیں ناں وکیل کے اخراجات۔

عارف: کیا ہوا، وکیل کے اخراجات میں دوں گا۔ جب تک میں زندہ ہوں، تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

رانیہ: عارف بھائی۔

(شائلہ آ چکی ہے)

عارف: اگر تمہیں اپنے آپ کو busy رکھنا ہے تو اس کے سو طریقے ہو سکتے ہیں۔ لیکن پیسے کی وجہ سے job کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں ہوں ناں۔ میرے ہوتے ہوئے بالکل بھی نہیں۔

رانیہ: عارف بھائی مگر......

عارف: اوہو......کہہ جو دیا رانیہ۔

(عارف، رانیہ کو پیار سے خاموش کرا دیتا ہے شائلہ چائے لا رہی ہوتی ہے گفتگو سن کر ٹھٹھک کر رہ جاتی ہے اس کو اس ساری بات سے تشویش سی ہوتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:23

مقام : شیراز کا گھر۔ بچوں کا کمرہ

وقت : رات

کردار : ارسل، تانیہ

(دکھاتے ہیں کہ بادل گرجتا ہے اور بجلی کڑکتی ہے تو تانیہ ارسل کا ہاتھ پکڑے کمرے سے نکلی ہے دونوں بھاگ جانا چاہ رہے ہیں، کمرے سے نکل کر دھیرے دھیرے ڈرے سہمے حوصلہ کرتے لونگ سے گزر رہے ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:24

مقام : شیراز کا گھر۔ بیڈروم

وقت : رات

کردار : شیراز، مہرو

(شیراز اور مہرو کے درمیان گفتگو چل رہی ہے)

شیراز: تم میری بات کو سمجھ نہیں رہی ہو، میں تمہیں بچوں کو تنبیہ کرنے یا ان کو تربیت کرنے سے منع نہیں کر رہا ہوں۔

مہرو: اور کیا کر رہے ہو تم۔ اگر یہی سزا رانیہ نے دی ہوتی تو تم اس کو بھی ایسے ہی سمجھاتے۔ نہیں ناں۔ کیوں وہ سگی ماں ہے ان کی بس اس وجہ سے۔

شیراز: نہیں، اسے بھی سمجھاتا میں، اسے بھی یہی کہتا جو تم سے کہہ رہا ہوں۔ کہ بچوں کو سمجھاؤ۔ ان کی تربیت کرو مگر پیار سے۔ یہی باتیں جو تم ان کو سمجھانا چاہ رہی ہو محبت سے بھی سمجھا سکتی تھیں۔

مہرو: خیر، میں جانتی ہوں میں کچھ بھی کر لوں میری محبت کبھی اس گھر میں کسی کو محبت نہیں لگے گی۔ سوتیلی جو ہوں۔

(مہرو جملہ پھینک کر باہر پانی پینے چلی جاتی ہے شیراز پر کیمرہ رہ جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:25

مقام : شیراز کا گھر۔ لونگ

وقت : رات

کردار : ارسل، تانیہ

(دکھاتے ہیں کہ بچے لونگ سے گزر رہے ہیں کہ مہرو پانی پینے کیلئے آتی ہے اور فریج کھول کر پانی پینے کے دوران مہرو کو احساس ہوا ہے بارش اور بجلی کے کڑکنے کے دوران دروازہ کھلنے کا۔ مہرو آگے بڑھتی ہے اور اس نے دیکھا ہے کہ بچے نکل رہے ہیں مہرو کچھ بولنے لگتی ہے مگر پھر خیال آنے پر واپس اپنے کمرے میں چلی گئی ہے۔ بچے باہر نکل گئے ہیں۔ گویا مہرو نے بچوں کو باہر جانے دیا۔ بھاگنے دیا۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:26

مقام : بیرونی حصہ

وقت : رات

کردار : ارسل+تانیہ

(بارش ہورہی ہے بجلی کڑک رہی ہے ارسل اور تانیہ بھاگنے کی کوشش کررہے ہیں کرسی رکھ کر دیوار پھلانگنے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ گیٹ پر چوکیدار ہے، تانیہ نکل جاتی ہے مگر ارسل گرجاتا ہے ،ارسل کے گرنے سے شور پیدا ہوتا ہے چوکیدار اٹھ کر جاتا ہے۔)

چوکیدار: کون ہے......کون ہے......کون ہے؟؟؟

(ارسل سہم جاتا ہے اور بھاگ نہیں پاتا، چوکیدار پہنچ جاتا ہے۔تانیہ کے پکارنے اور ہاتھ پھیلانے کے باوجود ارسل دیوار پھلانگ نہیں پاتا۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:27

مقام : آؤٹ ڈور۔سڑکیں

وقت : رات

کردار : تانیہ

(تانیہ پیچھے گھر کی طرف مڑمڑ کر دیکھتی ہوئی بارش میں بھیگتی ہوئی بھاگتی جارہی ہے۔کئی موڑ مڑتی ہے۔ بھاگتی چلی جارہی ہے۔ایک سڑک۔دوسری سڑک۔ پیروں کے shots۔مختلف اینگلز سے بھاگنے کے shots. ایسے ہی ایک موڑ مڑکر جونہی ایک سڑک پر آتی ہے سامنے سے آتی ہوئی گاڑی تانیہ کو HIT کرتی ہے۔اورتانیہ بے ہوش ہوکر گرجاتی ہے۔ گاڑی کی لائٹس آن ہیں۔بجلی کڑک رہی ہے۔گاڑی کا ہارن بج رہا ہے۔تانیہ سڑک پر گری پڑی ہے۔)

Freeze

☆......☆......☆

قسط نمبر6

سین نمبر:01

مقام : آؤٹ ڈور۔سڑکیں

وقت : رات

کردار : تانیہ۔کوئی شخص

(پچھلی قسط کے آخری سین کو جاری رکھتے ہوئے دکھاتے ہیں کہ تانیہ گاڑی سے لگ کر گری ہے ، اور ایک شخص گاڑی سے اترا ہے اور بچی کو اٹھا کر ادھر اُدھر دیکھتا ہے یہ کردار جاسم ہے۔بارش ہورہی ہے تانیہ ہوش اور نیم بے ہوشی کی حالت میں ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:02

مقام : جاسم کا کمرہ۔لونگ یا کمرہ

وقت : رات

کردار : تانیہ۔۔جاسم،اوی(اویس)

(دکھاتے ہیں کہ اوی کوئی چیز لے کر آیا ہے دوڑا ہوا اور جاکر جاسم کو دیتا ہے جو تانیہ کے پاس بیٹھا ہے۔چمچ لے کر آیا ہے)

اوی: یہ لیں بابا..Spoon

جاسم: ہوں،یہ...... یہ لو بیٹا۔یہ دوائی پی لو۔اس سے تمہاری طبیعت بہتر ہوجائے گی۔لو پی لو بیٹا۔شاباش۔

(تانیہ دوائی پی لیتی ہے جاسم، تانیہ کے ماتھے پہ ہاتھ لگا کر)

جاسم: شکر ہے گاڑی نے بالکل ہلکا سا touch کیا تھا نہیں، ورنہ بہت زیادہ چوٹ لگ سکتی تھی۔ ابھی تو صرف بخار ہے وہ بھی شاید بارش میں بھیگنے کی وجہ سے ہو گیا ہے، امید ہے صبح تک اتر جائے گا۔ ہوں۔

(تانیہ صرف دیکھ رہی ہے۔)

جاسم: اچھا بیٹا۔ آپ نے اپنا نام نہیں بتایا۔ کیا نام ہے آپ کا؟ ہیں؟؟؟

(تانیہ غنودگی کے عالم میں ہے۔)

جاسم: میں جاسم ہوں اور یہ میرا بیٹا اویس ہے۔ اوی کہتے ہیں اسے پیار سے ہم۔ آپ کا کیا نام ہے۔ ہوں؟ ارے یہ تو سو گئی...... ہوں۔

اوی: بابا، یہ کون ہیں؟؟؟

جاسم: ہوں...... پتہ نہیں بیٹا۔ صبح پتہ چلے گا کہ یہ کون ہے۔ اب انہیں سونے دو۔ ہوں آجاؤ۔

(جاسم تانیہ کو کمبل اوڑھا کر اوی کو ساتھ لے کر نکل جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:03

مقام : سڑکیں، شیراز کی گاڑی

وقت : رات

کردار : شیراز

(شیراز کی گاڑی ادھر سے اُدھر move کر رہی ہے وہ دیکھ رہا ہے مگر تانیہ اس کو کہیں نظر نہیں آرہی ایک چوک میں رک کر جہاں سے چار راستے نکلتے ہیں شیراز گاڑی سے اترتا ہے، بارش ہو رہی ہے شیراز گاڑی سے اترتا ہے۔)

شیراز: (خود کلامی) کہاں چلی گئی۔ تانیہ...... تانیہ...... تانیہ۔

(اور پھر لمبی سی چیخ مارتا ہے کیمرہ دور سے چوک میں کھڑی اکیلی گاڑی اور شیراز کو دکھاتا ہے بارش ہو رہی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:04

مقام : شیراز کا گھر۔ پورچ

وقت : رات

کردار : شیراز، چوکیدار

(شیراز کی گاڑی پورچ میں آ کر رکی ہے چوکیدار لپک کر پاس آیا ہے۔)

شیراز: تانیہ آئی......؟؟؟

چوکیدار: نہیں صاحب۔

(شیراز شدید پریشانی کے عالم میں گھر کے اندر چلا جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:05

مقام : شیراز کا گھر۔ لونگ

وقت : رات

کردار : شیراز، مہرو۔ ارسل

(دکھاتے ہیں کہ شیراز گھر کے اندر آیا ہے تو دیکھتا ہے کونے میں ارسل سہا ہوا ہے اور بھیگنے کی وجہ سے کانپ رہا ہے شیراز کو اسے دیکھ کر ترس اور غصہ آتا ہے۔)

شیراز: مہرو...... مہرو...... مہرو۔

(مہرو نکل کر آتی ہے)

مہرو: کک...... کیا...... کیا ہوا مل گئی تانیہ؟

شیراز: تانیہ تو نہیں ملی لیکن...... اس کو change تو کراؤ۔ وہ سردی سے کانپ رہا ہے۔

مہرو: وہ...... م...... میں۔

(بے بسی اور غصے سے)

شیراز: پلیز اسے چینج کرا دو۔ He is my son, Mehroo.

(مہرو غصے میں آگے بڑھتی ہے اور ارسل کو اٹھا کر اندر لے جاتی ہے شیراز پریشانی میں move کرتا ہے کہ کیا کرے پھر کچھ خیال آتا ہے تو رانیہ کو فون ملاتا ہے۔)

Intercut

☆......☆......☆

سین نمبر:06

مقام : شیراز کا گھر۔بچوں کا کمرہ

وقت : رات

کردار : مہرو۔ارسل

(مہرو نے سختی کے ساتھ ارسل کی شرٹ اتاری ہے، گردن وغیرہ اس کی ٹیڑھی ہوگئی ہے ،مہرو کو کافی غصہ آگیا ہے۔)

مہرو: ماں تو چلی گئی،عذاب میرے سر ڈال گئی۔ہٹو......سیدھے ہوکر کھڑے ہو بھئی۔

(ارسل بیچارہ سہم کر رہ جاتا ہے،مہرو کپڑے پہنا رہی ہے ارسل کو۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:07

مقام : شیراز کا گھر۔لونگ، عارف کا گھر

وقت : رات

کردار : شیراز،رانیہ

(رانیہ نے دوسری طرف سے فون اٹھالیا ہے)

رانیہ: ہیلو۔

شیراز: شیراز بول رہا ہوں۔

رانیہ: شیراز۔

شیراز: ہاں رانیہ......وہ......وہ بولنا یہ تھا کہ......کہ تانیہ......تانیہ تمہارے پاس تو نہیں آئی۔

رانیہ: نہیں تانیہ......تانیہ تو میرے پاس نہیں آئی مطلب؟ تانیہ تو تمہارے پاس ہے۔

شیراز: جو بات پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو۔تانیہ تمہاری طرف آئی ہے کہ نہیں؟

رانیہ: تا......تا......تانیہ میری طرف کیوں آئے گی، کک......کیا مطلب ہے تمہارا؟ میری بیٹی......کدھر ہے میری بیٹی؟ تمہارے پاس نہیں ہے کیا،تم کیوں پوچھ رہے ہو کہ تانیہ میری طرف تو نہیں آئی؟ تانیہ کدھر ہے؟ تانیہ کو تو تمہارے پاس ہونا چاہیے تھا۔

شیراز: پاگل ہو تم......تمہیں تو مجھے فون ہی نہیں کرنا چاہیے تھا۔

رانیہ: ہیلو......ہیلو شیراز......ہیلو۔اوہ میرے اللہ،تانیہ،تانیہ کدھر چلی گئی، یہ کیوں پوچھ رہا ہے کہ تانیہ میرے پاس ہے۔تانیہ شیراز کے پاس نہیں ہے۔تو......تو کدھر گئی ہے۔میری بیٹی تانیہ کدھر گئی ہے۔عارف بھائی......عارف بھائی۔

(رانیہ خود سے سوال کر کے ایک نتیجے پر پہنچ کر تیزی سے اندر کی طرف بھاگتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:08

مقام : جاسم کا گھر۔اوی کا کمرہ

وقت : رات

کردار : جاسم۔اوی

(اوی سونے کے لئے لیٹا ہے تو جاسم اس کے پاس لیٹ کر اس کے بالوں میں انگلیاں پھیر رہا ہے۔)

اوی: بابا یہ کون بچی ہے؟؟؟

جاسم: بتایا ناں بیٹا۔میں آرہا تھا تو بس راستے میں آتے ہوئے میری گاڑی سے ٹکرا گئی، مجھے نہیں پتہ کہ کون ہے۔

اوی: اور اس کا نام؟؟؟

جاسم: نام بھی نہیں پتہ اس کا۔

اوی: تو کیا یہ گم گئی ہے بابا؟

جاسم: پتہ نہیں شاید......گم ہی گئی ہو۔

اوی: تو بابا اس کے ممی پاپا اس کو ڈھونڈ نہیں رہے ہوں گے؟

جاسم: اگر یہ گم گئی ہے تو یقیناً ڈھونڈ رہے ہوں گے۔

اوی: پھر وہ تو بڑے پریشان ہوں گے بابا۔

جاسم: ہوں۔

اوی: جیسے میں گم جاؤں تو آپ پریشان ہوں گے ناں بابا؟؟؟

جاسم: پاگل......کیسی باتیں کرتا رہتا ہے، یار اگر تم گم ہو جاتے ناں خدانخواستہ، تو میں تو مر ہی جاؤں گا یار۔

(جاسم اس کے سر میں پیار سے انگلیاں پھیر کر اوی کو گلے لگا لیتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:09

مقام : شیراز کا گھر۔لونگ

وقت : رات

کردار : شیراز،مہرو

(دکھاتے ہیں کہ شیراز پریشانی کے عالم میں ادھر اُدھر move کر رہا ہے۔مہرو آتی ہے اور شیراز کو اس حالت میں دیکھ کر متفکر ہوتی ہے۔)

شیراز: اگر رانیہ کی طرف نہیں گئی، تو آخر تانیہ کدھر جاسکتی ہے۔, God کدھر چلی گئی آخر تانیہ۔

مہرو: تم......تم کیوں خوامخواہ اتنے پریشان ہو رہے ہو؟ مجھے تو یقین ہے کہ تانیہ، رانیہ کے پاس چلی گئی ہے۔

شیراز: میں نے...... میں نے فون کیا ہے۔تانیہ اُدھر نہیں ہے۔

مہرو: ہوسکتا ہے وہ تمہیں ٹھیک نہ بتا رہی ہو۔

شیراز: نہیں...... میں جانتا ہوں رانیہ کو، جس طرح وہ پریشان ہوگئی تھی، اور چیخنے چلانے لگی تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ تانیہ وہاں نہیں ہے رانیہ کے پاس۔

مہرو: یہ......یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ تانیہ......تانیہ ابھی راستے میں ہو۔

شیراز: راستے میں ہو مطلب؟؟؟

مہرو: مطلب، جب تم نے فون کیا تو وہ وہاں نہ پہنچی ہو لیکن وہیں جانا ہو۔اور سوچو ناں آخر کہاں جاسکتی ہے۔اس کے علاوہ کہیں جا بھی تو نہیں سکتی۔میرا مطلب ہے، ہوسکتا ہے تمہارے فون کے بعد تانیہ وہاں پہنچ گئی ہو۔

شیراز: ہوں۔لیکن میں عارف کے گھر کو جانے والے سارے راستے دیکھ کر آیا ہوں۔تانیہ مجھے کہیں بھی راستے میں نظر نہیں آئی۔

(شیراز شدید پریشانی کے عالم میں بالوں کو پیچھے کی طرف کھینچتا ہے اس کی کنپٹیاں دُکھ رہی ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:10

مقام : شیراز کا گھر۔بیرونی حصہ

وقت : رات

کردار : رانیہ، چوکیدار

(بارش اب بھی ہو رہی ہے، گاڑی آکر رکی ہے اور تیزی سے بیل دینے کے بعد چوکیدار کے دروازہ کھولنے پر عارف اور رانیہ اندر گھستے چلے آتے ہیں۔)

چوکیدار: بیگم صاحبہ......بیگم صاحبہ، ایک منٹ......ایک منٹ بیگم صاحبہ۔

(تب تک دونوں اندر داخل ہو چکے ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:11

مقام : شیراز کا گھر۔Living

وقت : رات

کردار : رانیہ، عارف، شیراز، مہرو

(رانیہ اور عارف دونوں لونگ میں آگئے ہیں۔)

رانیہ: (آوازیں دے کر) تانیہ......تانیہ......تانیہ۔میری بیٹی تانیہ۔

(شیراز کمرے سے نکل کر آتا ہے)

رانیہ: کدھر ہے کدھر ہے میری بیٹی۔میری بیٹی کدھر ہے۔کک......کیا بات ہے بولو ناں میری بیٹی کدھر ہے؟ چپ کیوں ہو بولو ناں میری بیٹی کدھر ہے؟ میری تانیہ کدھر ہے؟

(رانیہ آگے بڑھ کر شیراز کا گریبان پکڑ کر باقاعدہ جھنجوڑ رہی ہے۔مہرو بھی کمرے کے دروازے پر آگئی ہے پھر عارف ہاتھ بڑھا کر روکنے کی کوشش کرتا ہے۔)

عارف: حوصلہ کرو......ہوش کرو رانیہ۔

شیراز: ہٹو...... پیچھے ہٹو۔رانیہ پاگل ہوگئی ہو تم...... کیا کر رہی ہو؟؟؟

رانیہ: ہاں......ہاں پاگل ہوگئی ہوں میں، کہاں ہے میری بیٹی، بولتے کیوں نہیں، تانیہ کدھر ہے؟

مہرو: تانیہ، تانیہ خود ہی گھر سے بھاگ گئی۔ہمارا خیال تھا کہ شاید تمہاری طرف گئی ہوگی۔

رانیہ: بھا...... بھاگ بھاگ گئی؟ م...... میری۔میری تانیہ آدھی رات کو کدھر گئی ہوگی،

کدھر جائے گی میری بیٹی اس وقت؟ میرے اللہ......ارسل......ارسل کدھر ہے کدھر ہے میرا بیٹا ارسل......ارسل کدھر ہے؟؟؟

مہرو: ارسل اپنے کمرے میں ہے۔

(رانیہ جلدی سے بھاگ کر جاتی ہے۔اور کمرے میں جا کر ارسل کو لپٹا کر پیار کرتی ہے خود سے لگا کر بھینچ لیتی ہے۔)

رانیہ: میرا بیٹا......میرا ارسل......میرا بیٹا۔ارسل......میرا بیٹا۔

(ارسل اس بات سے بے خبر سو رہا ہے، رانیہ بھینچ کر رو دھو کر واپس ارسل کو لٹا کر کمرے سے نکل کر لونگ میں آتی ہے۔ جہاں تینوں، عارف، مہرو، شیراز موجود ہیں۔)

رانیہ: اگر......اگر میری بیٹی کو کچھ ہوا شیراز تو......تو میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی، میں...... میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔ مجھے اپنی بیٹی چاہیے، تم نے میری تانیہ کو کہاں گُما دیا ہے۔کہاں ہے میری تانیہ؟

عارف: رانیہ ہوش کرو، یہ وقت جذباتی ہو کر رونے کا نہیں ہے بلکہ ہمیں بالکل وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے اور...... اور فوراً تانیہ کو تلاش کرنا چاہیے۔تانیہ لڑکی ہے اس کا یوں گم ہونا کوئی مذاق نہیں ہے۔ہمیں فوراً سے پہلے اور رات کے رات ہی اسے ڈھونڈنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

شیراز: تم لوگوں کے آنے سے پہلے میں تمہارے گھر تک کے سارے رستے دیکھ کر آیا ہوں۔میرا یہی خیال تھا کہ تانیہ یہاں سے نکل کر تمہاری طرف ہی جائے گی۔ لیکن تمہارے گھر کو جانے والے تینوں رستوں پر تانیہ نہیں تھی۔کہیں نہیں۔

عارف: اوہ......!!!

شیراز: میری تو خود سمجھ میں نہیں آ رہا کہ تانیہ کہاں چلی گئی۔پانچ منٹ کے اندر اندر گھر سے نکل کر تانیہ کدھر غائب ہو گئی۔اسے زمین نگل گئی یا آسمان کھا گیا۔کچھ سمجھ نہیں آ رہی مجھے۔

رانیہ: یا اللہ میری بچی، میری تانیہ، میں...... میں کچھ نہیں جانتی مجھے بس میری بچی چاہیے۔میری تانیہ چاہیے مجھے...... مجھے میری تانیہ چاہیے۔

عارف: میرے خیال میں ہمیں فوراً تھانے چل کر رپورٹ درج کرانی چاہیے، تاکہ پولیس اس سلسلے میں کچھ کر سکے۔

شیراز: ہوں......ٹھیک ہے۔

عارف: بس تو پھر ایک منٹ ضائع نہیں کرنا چاہیے۔اور فوراً تھانے چلنا چاہیے۔

شیراز: ہوں......چلو۔

(شیراز، عارف اور رانیہ تیزی سے باہر نکلتے ہیں، کیمرہ مہرو پر چارج کرتا چلا جاتا ہے، جس کو شیراز کے یوں جانے پر غصہ آتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:12

مقام : تھانہ

وقت : رات

کردار : رانیہ، عارف، شیراز، تھانیدار

(دکھاتے ہیں کہ تھانے میں تینوں کردار تھانیدار کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔)

تھانیدار: شیراز صاحب آپ بالکل بے فکر رہیں۔آپ سرکاری ملازم ہیں۔آپ کی مدد تو یوں بھی ہمارا فرض ہے اور پھر مجھے S.S.P صاحب کا فون بھی آ گیا تھا، آپ بس مجھے یہ کارروائی پوری کر لینے دیں۔نام کیا بتایا بچی کا؟

شیراز: تانیہ......جی تانیہ۔

تھانیدار: باپ کا نام؟

شیراز: میری بیٹی ہے وہ......شیراز۔تانیہ شیراز پورا نام ہے اس کا۔

تھانیدار: اوہ ہاں جی، آپ کی بیٹی جو ہوئی۔بس میں ذرا یہ کاغذی کاروائی پوری کر لوں۔پھر ابھی ایک گشتی ٹیم بھجواتا ہوں جی۔ویسے وائرلیس تو میں ابھی کروا دیتا ہوں۔آپ کچھ لیں گے شیراز صاحب، کچھ ٹھنڈا چائے۔

شیراز: ہوں نہیں......بس آپ میری بیٹی کو ڈھونڈنے کی کوشش کریں۔

تھانیدار: جی آپ بالکل فکر نہ کریں۔سر آپ کی بیٹی بالکل میری بیٹیوں کی طرح ہے۔ میں ابھی وائرلیس کرتا ہوں۔

(تھانیدار فون اٹھاتا ہے)

تھانیدار: ہیلو......!!!

(عارف شیراز اور رانیہ پریشان بیٹھے ہوئے ہیں)

CUT

سین نمبر:13

مقام : سورج نکلنے کے شاٹ کے بعد
شیراز کا گھر۔لونگ،شیراز کا کمرہ
وقت : صبح
کردار : شیراز

(دکھاتے ہیں کہ شیراز کی گاڑی پورچ میں آکر رکی ہے اور تھکا ہوا مایوس سا شیراز لونگ میں داخل ہوا ہے چابیاں ٹیبل پر رکھ کر پریشان سا کمرے کی طرف چلا جاتا ہے۔دروازہ کھولتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:14

مقام : شیراز کا گھر۔شیراز کا کمرہ
وقت : صبح
کردار : شیراز،مہرو

(شیراز اپنے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتا ہے تو روشنی اور آواز کی وجہ سے بستر پر لیٹی ہوئی مہرو کی آنکھ کھل جاتی ہے مہرو شیراز کو دیکھ کر آنکھیں مل کر اٹھتی ہے۔)

مہرو: آگئے تم؟؟؟

شیراز: ہوں۔

مہرو: کیا ہوا......ملی تانیہ؟

شیراز: ہوں......نہیں۔

(شیراز واش روم کی طرف بڑھنے لگتا ہے تو مہرو بولتی ہے۔)

مہرو: ویسے ایک بات کہوں شیراز۔میں رات کو ہی کہنا چاہ رہی تھی لیکن موقع نہیں تھا۔لیکن میں نے دیکھا ہے کہ جونہی تمہاری پہلی بیوی رانیہ تمہارے سامنے آتی ہے تم بالکل اس کے آگے پیچھے چلے جاتے ہو،اور مجھ سے تو تم نظر ہی نہیں ملاتے ہو۔رات کو اس کے ساتھ یوں غائب ہوگئے،بغیر مجھ سے پوچھے،بغیر مجھے بتائے۔جیسے میں تو اس گھر میں نہیں ہوں۔

شیراز: مہرو میں اس کے ساتھ اس لئے گیا تھا کہ مجھے میری بیٹی کو ڈھونڈنے کے لئے اس کے

ساتھ جانا پڑا۔اس میں اس کے ساتھ کوئی ڈنر یا لنچ کرنے نہیں گیا تھا۔

مہرو: آج کی بات نہیں ہے،میں نے ویسے بھی محسوس کیا ہے کہ...... کہ رانیہ کا نام آتے ہی تمہاری آنکھوں میں ایک چمک سی آجاتی ہے۔

شیراز: مہرو خدا کیلئے...... میں...... میں اس وقت بہت پریشان ہوں۔میری بیٹی،میری تانیہ گم ہوگئی ہے۔رات سے اس کا کچھ پتہ نہیں ہے،ساری رات ہوگئی پاگلوں کی طرح اسے ڈھونڈتے ہوئے۔اس وقت خدا کے لئے رحم کھاؤ مجھ پر۔میں اس وقت تم سے کسی بحث میں نہیں الجھ سکتا۔

(شیراز اندر واش روم کی طرف جانے لگتا ہے۔)

مہرو: لیکن ایک بات میری کان کھول کر سنتے جاؤ شیراز۔میں رانیہ نہیں ہوں۔میں تمہاری پہلی بیوی نہیں ہوں۔جسے تم سوکھے کپڑوں کی طرح تار پر ڈال کر بھول جاؤ گے۔مجھے بیکار چیزوں کی طرح گھر کے اسٹور روم میں رہنے کی عادت نہیں ہے۔سمجھے تم؟؟؟

(شیراز جواب دیئے بغیر صرف دانت پیس کر غصے سے واش روم میں چلا جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:15

مقام : جاسم کا گھر۔ناشتے کی ٹیبل
وقت : صبح
کردار : جاسم،اوی،تانیہ

(دکھاتے ہیں کہ ناشتے کی ٹیبل پر اوی،تانیہ اور جاسم بیٹھے ہوئے ہیں اوی بغور تانیہ کو دیکھ رہا ہے،جاسم تانیہ کے لئے کارن فلیکس یا کچھ اور لے کر آیا ہے۔)

جاسم: یہ لیجئے جناب۔یہ آپ لوگوں کے لئے کارن فلیکس اور دودھ بھی آگیا۔ارے تم لوگوں نے ابھی تک کچھ شروع ہی نہیں کیا۔

اوی: میں آپ کا wait کر رہا تھا پاپا۔

(اوی کو پیار کرتا ہے۔)

جاسم: او میری جان،اور بیٹی آپ نے؟ کچھ تو لے لو۔ہوں......لو،کچھ تو لو۔یہ بریڈ پر مکھن لگا لوں۔اور یہ Jam بھی۔ہوں یہ لو......تھوڑا سا کھالو۔بیٹا بھوکے پیٹ رہنا اچھا نہیں ہے۔

(جاسم بریڈ پر مکھن لگا کر تانیہ کو دیتے ہوئے)

جاسم: بیٹا تم نے اپنا نام نہیں بتایا...... کیا نام ہے تمہارا؟؟؟

تانیہ: جی......جی تانیہ۔

جاسم: ہوں۔ تانیہ...... بیٹا تم رات کو کدھر جارہی تھیں...... ہیں؟

تانیہ: مم میں اپنی ممی کے پاس جانا چاہ رہی تھی۔

جاسم: پاپا کے گھر سے آرہی تھی اور ممی کے پاس جانا چاہ رہی تھیں۔ ہوں خیر۔ یہ بتاؤ تمہارے پاس اپنے گھر کا نمبر ہے۔ اپنی ممی پاپا کا نمبر؟

تانیہ: جی...... مجھے ممی کے پاس جانا ہے۔

جاسم: ہوں...... ہوں میں تمہیں تمہاری ممی کے پاس ہی لے کر جاؤں گا۔ لیکن بیٹا اس کے لئے تمہاری ممی کا ایڈریس ہونا ضروری ہے۔ تم مجھے نمبر دو تا کہ میں فون کر کے ایڈریس لے سکوں۔

تانیہ: جی...... ممی کا نمبر ہے۔ 0300-8242265

جاسم: ہوں۔ 0300-8242265۔ ہوں تم اوی کے ساتھ ناشتہ کرو میں تمہاری ممی کو فون کرلوں۔ پھر تمہارے ناشتے کے بعد میں اور اوی تمہیں چھوڑ آئیں گے۔ OK

تانیہ: جی انکل۔

جاسم: ناشتہ کرو تم۔

(جاسم موبائل پر نمبر ملاتا ہوا کسی طرف نکل جاتا ہے)

اوی: (بڑی معصومیت سے) ناشتہ کرو ناں تم۔

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر: 16

مقام : عارف کا گھر۔ رانیہ کا کمرہ
جاسم کا گھر

وقت : صبح

کردار : رانیہ، جاسم

رانیہ اپنے کمرے میں جاگ رہی ہے ساری رات کی جاگ رہی ہے۔

رانیہ: یا میرے اللہ، میری تانیہ مجھے مل جائے۔ میرے مالک میری تانیہ کو اپنی امان میں

رکھنا۔ یا میرے اللہ میری تانیہ کو کچھ نہ ہو۔ یا اللہ وہ بالکل ٹھیک ہو۔ یا میرے مالک میری تانیہ کو مجھ سے ملا دے۔ میری تانیہ کو ملا دے میرے مالک۔

(فون کی بیل ہوتے ہی رانیہ اٹھ کر جاتی ہے۔)

رانیہ: ہیلو......!!!

جاسم: جی ہیلو۔ دیکھئے میں جاسم بات کر رہا ہوں۔ آپ...... آپ تانیہ کی والدہ بات کر رہی ہیں؟

رانیہ: ج...... جی مم۔ میں تانیہ کی والدہ بات کر رہی ہوں ک...... کیسی ہے میری بیٹی۔ کہاں ہے۔ کدھر ہے میری بیٹی...... میری تانیہ ٹھیک تو ہے ناں۔ آپ کون...... کون ہیں آپ؟؟؟

(رانیہ شدید گھبرا جاتی ہے اور excited بھی ہو جاتی ہے۔)

جاسم: دیکھیں۔ آپ بالکل گھبرائیں مت۔ پریشان مت ہوں آپ کی بیٹی تانیہ میرے گھر میں ہے اور بالکل خیریت سے ہے۔

(رانیہ کو کچھ سمجھ نہیں آرہا کہ کیا بات کرے۔)

رانیہ: ک...... کہاں ہے آپ...... کہاں ہے آپ؟

جاسم: آپ مجھے اپنا ایڈریس دیجئے، میں ابھی آپ کی بیٹی کو لے کر آتا ہوں۔ اور آپ بالکل فکر مت کریں وہ بالکل ٹھیک ہے اور Safe بھی ہے۔

رانیہ: مگر...... مگر تانیہ آپ کے پاس کس طرح پہنچی...... کس طرح......؟

جاسم: آپ بالکل پریشان نہیں ہوں اور حوصلہ رکھیں۔ میں ابھی آکر آپ کو ساری تفصیل بتاتا ہوں۔ آپ پلیز اپنا ایڈریس لکھوائیے۔

رانیہ: جی...... جی میں گلشن میں رہتی ہوں۔ G-93 گھر کا نمبر ہے۔

جاسم: اوکے۔ یہ ایریا میرا دیکھا ہوا ہے بس دس منٹ لگیں گے آپ تک پہنچتے ہیں۔

(فون رکھ دیتا ہے۔)

رانیہ: یا میرے اللہ...... رحم...... رحم میرے مالک۔

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر: 17

مقام : شیراز کا آفس۔ شیراز کا کمرہ

وقت : دن

کردار : شیراز

(دکھاتے ہیں کہ شیراز فون پر SHO سے بات کررہا ہے)

شیراز: SHO صاحب، رات سے آپ کی باتیں سن رہا ہوں، کیا آپ نے کچھ نہیں کیا؟ مجھے میری بیٹی ڈھونڈ کردیں، مجھے میری بیٹی چاہیے اور بس۔ مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ پچھلے کتنے گھنٹوں سے جاگ رہے ہیں، مجھے میری بیٹی ڈھونڈ کردیں۔ پلیز۔!!!

(شیراز غصے میں آکر فون رکھ دیتا ہے کہ دوسرے فون کی بیل بجتی ہے۔ اپنے آپ کو کنٹرول کرتا ہے۔)

شیراز: جی......جی......جی بجوائیں۔

راحیل: السلام علیکم۔

شیراز: جی وعلیکم السلام، کیسے ہیں راحیل صاحب۔

راحیل: جی بالکل Fine سر۔

شیراز: تو آج آپ Joining دے رہے ہیں۔

راحیل: جی سر میں بس آج سے آگیا ہوں۔ سر مجھے آپ سے ملنے اور آپ کے Under کام کرنے کا اتنا شوق تھا کہ میں بتا نہیں سکتا سر۔

I am really really very excited Sir,

شیراز: جی۔ تھینک یو۔

راحیل: وہ سر میں آپ کا کھانا کرنا چاہ رہا تھا۔ اگر آپ کل یا پرسوں کا کوئی وقت مجھے دے دیں۔

It will be my honour Sir,

شیراز: ایکچلی راحیل صاحب، م......میں ذرا آج کل اپنے پرسنل معاملات میں کچھ Busy ہوں۔

(شیراز بہت الجھا ہوا ہے اِدھر اُدھر گردن ہلاکر)

Better of me talk soon other time...

راحیل: جی سر بالکل......I am sorry اگر میں نے آپ کو ڈسٹرب کیا ہو تو۔

I ...I am extremly sorry...

شیراز: Its okay..

راحیل: میں کسی اور وقت حاضر ہوں گا سر۔

شیراز: I appreciate that...

راحیل: اوکے سر۔

(راحیل نکل جاتا ہے تو شیراز اس کے جانے کے بعد اپنی کنپٹیاں دباتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:18

مقام : عارف کا گھر۔ ڈرائنگ روم

وقت : دن

کردار : عارف، جاسم، شمائلہ، رانیہ، ثانیہ

(دکھاتے ہیں کہ ڈرائنگ روم میں رانیہ، ثانیہ کو بری طرح چوم رہی ہے گلے لگا رہی ہے عارف اور شمائلہ بھی موجود ہیں۔)

عارف: ہمیں سمجھ نہیں آرہی جاسم صاحب کہ ہم کن الفاظ میں کس طرح آپ کا شکریہ ادا کریں۔

جاسم: ارے نہیں نہیں۔ کیسی بات کرتے ہیں۔ یہ...... یہ تو میرا فرض تھا۔ ہوں۔

رانیہ: شکریہ جاسم صاحب، آپ کا بہت بہت شکریہ۔

(جاسم ماں اور بیٹی کا پیار بغور دیکھ کر خوش ہوتا ہے، رانیہ دوبارہ ثانیہ کو دیکھ کر تصدیق کرتی ہے کہ واقعی یہ آگئی ہے اور پھر گلے لگا کر چومتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:19

مقام : شیراز کا آفس۔ شیراز کا کمرہ

وقت : دن

کردار : شیراز، مہرو

(شیراز اپنے گھر میں مہرو سے بات کررہا ہے)

شیراز: ہوں ٹھیک ہے...... مہرو تم پلیز آج گھر پر ہی رہنا کہیں مت جانا۔ اگر ثانیہ آجاتی ہے تو فوراً مجھے بتاؤ۔

(فون بند کرکے شیراز کچھ سوچتا ہے اور پھر عارف کا نمبر ملاتا ہے۔)

شیراز: Hello...!!!

عارف: ہیلو۔

شیراز: ہاں عارف، شیراز بول رہا ہوں۔

عارف: ہوں۔

شیراز: کچھ...... کچھ پتہ چلا تانیہ کا؟؟؟

عارف: تانیہ کا...... ہاں...... آ گئی ہے وہ۔

شیراز: تانیہ...... تانیہ آ گئی ہے...... کک کب آئی وہ۔ خیریت سے تو ہے ناں؟

عارف: ہوں۔

شیراز: تم نے...... تم لوگوں نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔ کہ تانیہ آ گئی ہے۔

عارف: بس ضروری نہیں سمجھا۔ دوسرے تانیہ بھی تم سے بات نہیں کرنا چاہ رہی تھی۔

شیراز: کیا......؟؟؟

عارف: ہاں۔

(کیمرہ شیراز پر رہ جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر: 20

مقام : مہرو کے ماں باپ کا گھر

وقت : دن

کردار : مہرو، ماں، باپ

(دکھاتے ہیں کہ ماں مہرو کے گلے مل رہی ہے، خوش ہے کافی سارا سامان لے کر آئی ہے۔ باپ بھی خوش ہے۔)

ماں: ارے میری بیٹی۔ اللہ تجھے خوش رکھے۔ کیوں اتنی چیزیں لے کر آتی ہوں۔ ہم بوڑھے ماں باپ کو کیا ضرورت ہے بھلا ان چیزوں کی۔ بس تُو آ جایا کر، تجھے دیکھ کر آنکھوں کو سکون ملتا ہے۔

مہرو: اور مجھے سکون ملتا ہے کہ میں آپ لوگوں کیلئے دنیا کی ہر اچھی چیز خریدوں۔ ہوں۔ اور بابا آپ کے لئے تو ایک سرپرائز ہے۔

باپ: سرپرائز...... کیسا سرپرائز؟؟؟

مہرو: آ جاؤ...... جمیلہ۔

(ایک نرس اندر آتی ہے۔)

باپ: یہ...... یہ کک کیا، کون ہے یہ؟

مہرو: یہ میں آپ کے لئے ایک نرس لے کر آئی ہوں، آج سے آپ کے سارے کام یہ کیا کرے گی۔ آپ کی دوا اور ہر چیز کا یہ خیال کرے گی۔ آپ کو بھی سکون ملے گا اور ماں کو بھی آرام ملے گا اس سے۔

ماں: ارے بیٹا مگر......

مہرو: بس، اگر مگر کچھ نہیں، میں اسے پورے سال کا ایڈوانس بھی دے چکی ہوں۔ لہٰذا یہ نرس آپ کو رکھنی ہی پڑے گی۔

ماں: میری بیٹی۔

(ماں، مہرو کو چوم کر گلے لگاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر: 21

مقام : وکیل کا چیمبر، وکیل دوست آفس

وقت : دن

کردار : شیراز، وکیل

(شیراز اور وکیل گفتگو کر رہے ہیں۔ درمیان سے سین شروع کرتے ہیں۔)

وکیل: ہوں...... تو آج کل تیری بیٹی بھابھی کے پاس ہے؟

شیراز: ہوں۔ بس دو دن سے۔ ایکچلی میں نے تجھے بتایا تاں کہ میں اس Inciden کے بعد گیا بھی تھا لیکن تانیہ اتنی زیادہ ڈسٹرب لگ رہی تھی کہ میں نے اسے ساتھ لانا مناسب ہی نہیں سمجھا۔ اور پھر وہ آنا ہی نہیں چاہ رہی تھی۔

وکیل: ہوں...... ایک بات کہوں تجھ سے؟

شیراز: ہوں۔

وکیل: دیکھ کچھ بھی ہے۔ کورٹ کچہری کے چکر میں تیری بیوی بھی خراب ہوگی، اور بچے بھی بہت زیادہ ڈسٹرب ہوں گے، خود تیری بھی زندگی پرابلم میں آ جائے گی۔ پھر تو نے دوسری شادی بھی کر لی ہے بچے تیرے ساتھ رہنا نہیں چاہ رہے ہیں، کورٹ میں جانا کسی بھی طرح تیرے مفاد میں نہیں ہے۔

شیراز: کیا...... کیا مطلب...... کیا کہنا چاہ رہا ہے تُو؟

وکیل: میں ایک دوست کی حیثیت سے تجھے ایک مشورہ دے رہا ہوں کہ سارا معاملہ اپنی بیگم کے ساتھ بیٹھ کر باہر ہی Settel کر لے تو اس میں سب کا فائدہ ہے تیرا بھی، بھابھی کا اور تیرے بچوں کا بھی۔

شیراز: ہوں۔

وکیل: دیکھ تیری اور بھابھی کی تو خیر ہے لیکن تیرے دونوں بچے بہت معصوم ذہن ہیں، اس کا ان کے ذہنوں پہ بہت بُرا اثر پڑے گا۔ کورٹس کی پیشیوں کا۔

شیراز: ہوں۔

(وکیل کی بات پر شیراز سوچتا رہ جاتا ہے اور گہری فکر میں ڈوب گیا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:22

مقام : آؤٹ ڈور۔ سڑکیں۔

وقت : دن

کردار : شیراز

(دکھاتے ہیں کہ سوچتا ہوا شیراز مختلف سڑکوں سے گزر رہا ہے، گاڑی کی مختلف پاسنگو، مختلف سگنل پر رکنا۔ سگنل کی لائٹیں ریڈ، گرین اور ییلو ہوتی ہیں، گویا شیراز کسی فیصلے نتیجے پر پہنچتا جا رہا ہے۔ شیراز کی گاڑی کے اندر اور باہر سے شاٹس۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:23

مقام : شیراز کا گھر۔ پورچ

وقت : دن

کردار : شیراز

(شیراز کی گاڑی پورچ میں آ کر رکی ہے، اور سوچتا ہوا دھیرے دھیرے شیراز گھر میں داخل ہو جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:24

مقام : شیراز کا گھر۔ Living

وقت : دن

کردار : شیراز، خالدہ (ہوم میڈ)

(شیراز گھر میں داخل ہو کر خود کو صوفے پر گراتا ہے وہ گہری سوچ میں ڈوبا ہوا ہے۔)

شیراز: مہرو...... مہرو۔ (ملازمہ آتی ہے)

خالدہ: سلام صاحب جی۔

شیراز: ہاں خالدہ...... بیگم صاحبہ کدھر ہیں؟

خالدہ: جی، وہ تو اپنے گھر گئی ہوئی ہیں جی۔ اپنے امی ابا کی طرف۔

شیراز: ہوں...... اور ارسل؟؟؟

خالدہ: ارسل صاحب اپنے کمرے میں ہیں جی۔

شیراز: ہوں...... بس ٹھیک ہے۔

(خالدہ چلی جاتی ہے تو شیراز کچھ سوچتا ہوا اٹھ جاتا ہے اور بچوں کے کمرے کی طرف چلا جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:25

مقام : شیراز کا گھر۔ ارسل کا کمرہ

وقت : دن

کردار : شیراز، ارسل

(دکھاتے ہیں کہ شیراز ارسل کے کمرے میں آیا ہے وہ سو رہا ہے، اس کے پاس جاتا ہے اسے بغور دیکھتا رہتا ہے اور یہی وہ لمحہ ہے جب اس نے فیصلہ کر لیا ہے شیراز وہی موبائل پر فون ملاتا ہے۔)

شیراز: ہیلو...... رانیہ! شیراز بات کر رہا ہوں۔ تم...... تم مجھے آج شام مل سکتی ہو۔ ابھی تقریباً

05:00 بجے؟ بچوں کے بارے میں ضروری بات کرنا تھی۔ ہوں آج ہی، ٹھیک ہے۔ میں وہاں پانچ بجے تمہارا انتظار کروں گا۔

(شیراز ساتھ ساتھ اُدھر کی بات بھی سن رہا ہے فون بند کر کے ارسل کو غور سے دیکھتا ہے کیمرہ شیراز اور ارسل پر چارج ہوتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:26

مقام : آؤٹ ڈور، شاپنگ مالز

وقت : دن

کردار : مہرو، ماں، باپ

(دکھاتے ہیں کہ مہرو اپنے ماں باپ کے ساتھ جو کہ وہیل چیئر پر ہے نرس بھی ساتھ ہے مختلف شاپنگ مالز میں والدین کو شاپنگ کرا رہی ہے۔ ماں باپ بھی یقیناً کافی خوش ہیں۔ مہرو ان کو چیزیں خرید کر دے رہی ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:27

مقام : O/d .Restaurent

وقت : دن

کردار : شیراز، رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ شیراز انتظار کر رہا ہے کہ دور سے چلتی ہوئی رانیہ آتی ہے اور بیٹھ جاتی ہے۔)

شیراز: کچھ لو گی؟؟؟

رانیہ: نہیں......بس تم بتاؤ۔ بچوں کے بارے میں کیا بات کرنا تھی؟

شیراز: ہوں۔ دیکھو رانیہ، میں نے اس پر بہت سوچا ہے اور میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ بچوں کے لئے یہی بہتر ہے کہ ہم ایک deal کر لیں۔

رانیہ: ڈیل......کیسی ڈیل؟؟؟

شیراز: دیکھو...... میں شہر کا بہترین وکیل کر کے دونوں بچوں کو اپنے پاس رکھ سکتا ہوں، یہ تم اچھی طرح جانتی ہو لیکن، اس سارے عمل میں بچوں کو بھی عدالتی کاروائی سے گزرنا پڑے گا۔ جو...... جو میں نہیں چاہتا۔

رانیہ: تم......تم کہنا کیا چاہتے ہو، کھل کر بات کہو، بات کیا ہے کیا کہنا چاہتے ہو تم؟

شیراز: میں چاہتا ہوں کہ ہم ایک دوسرے کی زندگیوں میں مداخلت نہ کریں اور ایک دوسرے کو چین سے جینے دیں اور اپنے اپنے بچے کے ساتھ رہیں۔

رانیہ: اپنے اپنے بچے کے ساتھ۔ مطلب؟ کیا......کیا کہنا چاہ رہے ہو تم؟

شیراز: میں چاہتا ہوں کہ تانیہ کو تم رکھ لو اور ارسل میرے پاس رہے گا۔

(رانیہ اونچا بول کر)

رانیہ: کک......کیا؟ یہ...... یہ نہیں ہو سکتا۔ کبھی نہیں۔

شیراز: آہستہ بولو۔ ہم ریسٹورنٹ میں ہیں لوگ دیکھ رہے ہیں۔

رانیہ: لیکن یہ ناممکن ہے۔ یہ......یہ نہیں ہو سکتا، میں ارسل کے بغیر نہیں رہ سکتی۔

شیراز: سوچ لو، ورنہ اس آفر سے بھی جاؤ گی۔ تم اگر میری بات نہیں مانتی ہو تو، میں آج ہی تانیہ کو لے جاؤں گا۔ اور پھر تمہارے پاس ایک ہی راستہ رہ جائے گا کورٹ کا رستہ اور اس رستے پر تمہیں کبھی نہیں جیتنے دوں گا۔ ابھی تم ارسل کے لئے بے چین ہو، پھر تمہیں دونوں بچوں کے بغیر رہنا ہو گا۔

رانیہ: لیکن،، لیکن میں ارسل کے بغیر نہیں رہ سکتی۔

شیراز: رہنا ہو گا۔ اگر دونوں کو نہیں کھونا چاہتی تو ایک کو کھونا ہو گا۔

رانیہ: میں مر جاؤں گی شیراز۔ میں ارسل کے بغیر مر جاؤں گی۔

شیراز: کوئی نہیں مرتا۔ اور سنو......اس ڈیل کے بعد نہ تم ارسل کو ملا کرو گی اور نہ ہی میں تانیہ سے ملوں گا۔ کوئی فون کال نہیں، کوئی رابطہ نہیں۔ چھ مہینے میں ایک بار ایک دوسرے کی اجازت سے چند گھنٹوں کے لئے ہم دونوں تانیہ اور ارسل سے مل سکیں گے۔ اس کے علاوہ کسی قسم کا کوئی رابطہ نہ میں تانیہ سے رکھوں گا اور نہ ہی تم کوئی تعلق ارسل سے رکھو گی۔ تم یہی سمجھو کہ جیسے تانیہ کیلئے میں مر گیا اور ارسل کے لئے تم مر گئیں۔

رانیہ: شیراز۔

(دونوں کے درمیان گفتگو جاری ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:28

مقام : O/d .Restaurent
(وہی والا ریسٹورنٹ)

وقت : دن

کردار : مہرو، ماں، باپ

(ریسٹورنٹ کی لابی میں دکھاتے ہیں کہ مہرو اپنے ماں باپ کے ساتھ اس ہوٹل میں داخل ہو رہی ہے۔ ماں باپ ریسٹورنٹ کو حیرت سے دیکھتے ہوئے۔)

ماں: یہ...... یہ کدھر لے آئی ہو مہرو؟

مہرو: ماں دکھانے لائی ہوں تم لوگوں کو کہ، ایک زندگی یہ بھی ہے۔ اور یہ وہ زندگی ہے جو اب تمہاری مہرو Afford اور Enjoy کرتی ہے۔ یہ شہر کا بہترین اور مہنگا ترین ریسٹورنٹ ہے۔ آج ہم لوگ کھانا یہیں کھائیں گے۔ آپ لوگ بیٹھیں میں واش روم سے ہو کر آتی ہوں۔

(ماں باپ حیرت کا اظہار کرتے ہوئے بیٹھ جاتے ہیں اور مہرو نکل جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:29

مقام : O/d .Restaurent

وقت : دن

کردار : شیراز، رانیہ، مہرو

(دکھاتے ہیں کہ مہرو نے کوئی موڑ مڑا ہے، شیراز اور رانیہ سرگوشیوں میں آگے کی طرف جھکے ہوئے ایک دوسرے سے باتیں کر رہے ہیں۔ مہرو کے تن بدن میں گویا یہ منظر دیکھ کر آگ سی لگ جاتی ہے مہرو ٹھٹھک جاتی ہے۔ اور مہرو کے P.V سے Bang آتا ہے۔ اور کیمرہ مہرو کے شدید غصے میں آگئے چہرے پر چارج کرتا چلا جاتا ہے۔)

Freeze

☆......☆......☆

قسط نمبر 7

سین نمبر:01

مقام : شیراز کا گھر۔ لونگ یا بیڈ روم

وقت : رات

کردار : شیراز، مہرو

(دکھاتے ہیں کہ شیراز اور مہرو کے درمیان شدید جھڑپ ہو رہی ہے۔)

مہرو: تم چھپ چھپ کر ملتے ہو، اپنی اس بیوی سے جسے تم طلاق دے چکے ہو۔ شرم نہیں آتی تمہیں۔ شرم نہیں آتی، یوں مجھ سے چھپ چھپ کر اپنی سابقہ بیوی سے ملتے ہوئے تمہیں؟

شیراز: مہرو میری...... میری بات تو سنو۔ مہرو۔

مہرو: God! میں...... میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ تم...... تم میرے ساتھ، میری محبت کے ساتھ یہ کرو گے۔ ابھی تو تمہاری شادی کو 4 دن بھی نہیں ہوئے، اور تم نے چھپ چھپ کر رانیہ سے دوبارہ ملنا شروع کر دیا۔ اگر تم رانیہ کے بغیر رہ ہی نہیں سکتے تھے، تو تو کیوں...... کیوں طلاق دی تھی اسے، کیوں؟ کس لئے نکاح کیا مجھ سے؟ یہ سارا ڈھونگ رچانے کی کیا ضرورت تھی؟

تم...... تم میری بات تو سنو، مجھے کچھ کہنے کا موقع تو دو۔ I..I can explain

اب رہ کیا گیا ہے Explain کرنے کو۔ میں نے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ تم دونوں سر جھکائے ہوئے ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے پتہ نہیں کیا کیا راز و نیاز کر رہے تھے۔

پاگل ہو گئی ہو تم۔ دماغ چل گیا ہے تمہارا۔ شک نے تمہاری سوچ کو بالکل مفلوج کر دیا ہے۔ میں وہاں رانیہ سے راز و نیاز کرنے نہیں گیا تھا...... نہ ہی اس سے کوئی ایسی بات کر

رہا تھا جس پر...... جس پر میں شرمندہ ہوں یا جیسا تم سوچ رہی ہو۔

مہرو: نہیں تو تم اسے گورنمنٹ کی نئی پالیسی سمجھا رہے تھے اپوزیشن کے بارے میں، ہے ناں؟؟؟

شیراز: مہرو پلیز،..This is too much میں وہاں رانیہ سے ایک ڈیل کرنے گیا تھا

مہرو: ڈیل؟ کیا ڈیل کرنے گئے تھے کہ تم...... تم سے کب کب، کہاں کہاں، کیسے کیسے چھپ چھپ کر مل سکتی ہے۔

شیراز: مہرو پلیز، اگر تم میری بات سنو گی تو بات آگے بڑھے گی ناں۔ ورنہ اگر یونہی کوسنے دیتی رہو گی تو تم اور میں ساری رات بحث کرتے رہیں گے اور کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔

(مہرو طنز کرتی ہے)

مہرو: اب رہ ہی کیا گیا ہے نتیجہ نکلنے کو۔

شیراز: God! دیکھو مہرو تم...... تم جیسا سمجھ رہی ہو ایسا بالکل نہیں ہے۔ بالکل بھی نہیں، میں بچوں کے بارے میں ایک ڈیل کرنے گیا تھا رانیہ کے پاس۔ اس لئے اسے ملاقات کے لئے بلایا تھا میں نے ورنہ۔ ورنہ مجھے بھی کوئی ایسا شوق نہیں اس عورت سے ملنے کا جسے ابھی کچھ دن ہی پہلے میں نے طلاق دی ہو۔ میرے دل میں رانیہ کے لئے نفرت کے علاوہ اب کچھ نہیں ہے۔ میں اسے صرف یہ کہنے گیا تھا، کہ تانیہ کو وہ رکھ لے اور ارسل میرے پاس رہے گا۔ تاکہ یہ روز روز بچوں سے ملنے ملانے آنے جانے کا سلسلہ ختم ہو۔ اس کے بعد نہ وہ میری زندگی میں مداخلت کرے گی، اور نہ ارسل سے ملنے کی کوشش کرے گی اور نہ ہی میں تانیہ سے ملنے کی کوشش کروں گا۔

مہرو: اوہ......!!!

شیراز: ہاں۔ بس...... بس اتنی سی بات تھی، جس کا تم نے اتنا بڑا پہاڑ کھڑا کر دیا۔

مہرو: ویسے ایک بات کہوں......؟؟؟

شیراز: ہوں۔

مہرو: آگے چل کے ہمارے خود Babies ہو جائیں گے، ابھی نہ سہی لیکن آگے چل کر ہمیں Babies کرنے تو ہیں ناں؟ تو یہ...... ارسل کو بھی تم رانیہ کو ہی دے دیتے، ارسل شاید زیادہ خوش بھی رہے گا وہاں اپنی ماں کے پاس۔

شیراز: نہیں...... یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ ارسل بیٹا ہے میرا۔ تانیہ کی بات اور تھی لیکن ارسل میرا بیٹا ہے۔ ارسل سے آگے میرا نام چلے گا، میری نسل چلے گی۔ ارسل، میرے پاس ہی رہے گا،

ارسل میں کبھی کسی صورت میں رانیہ کو نہیں دے سکتا۔ کبھی نہیں۔ ارسل صرف اور صرف اسی گھر میں پرورش پائے گا۔ میرے پاس، اپنے باپ کے پاس۔

(شیراز فیصلہ کن انداز میں کہتا ہے، مہرو کو بُرا لگتا ہے لیکن چپ کر جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:02

مقام : عارف کا گھر۔

وقت : رات

کردار : عارف، رانیہ

(عارف اور رانیہ گفتگو کر رہے ہیں، گفتگو درمیان سے شروع کریں گے، *(شائلہ اس منظر میں ہو بھی سکتی ہے اور نہیں بھی)*

عارف: میں اس ڈیل کو ہرگز، ہرگز تسلیم کرنے کے حق میں نہیں ہوں۔

رانیہ: م...... میں ماں ہوں عارف بھائی، جس طرح میرا جگر کٹ رہا ہے وہ میں ہی جانتی ہوں۔ لیکن آپ نہیں جانتے شیراز کو، اور اس کی پہنچ کو میں جانتی ہوں، وہ واقعی شہر کا بہترین وکیل کرے گا اور ہمارے لئے زندگی مشکل سے مشکل تر ہوتی چلی جائے گی میں تو ویسا وکیل نہیں کر سکتی۔ وہ...... وہ کچھ نہیں کر سکتی جو کچھ شیراز کر سکتا ہے۔ وہ اس معاشرے کا، اس شہر کا پاورفل آدمی ہے، اور میں ایک طلاق یافتہ عورت ہوں اور کچھ نہیں۔

عارف: میں...... میں جو ہوں۔ تمہارا بھائی جو ہے۔ اگر شیراز شہر کا بہترین وکیل کرے گا تو ہم بھی اس کی ٹکر کا وکیل کریں گے، لیکن بچے ہم اسے نہیں دیں گے۔

رانیہ: یہ سب...... یہ سب اتنا آسان نہیں ہے عارف بھائی۔ اس سب کے لئے بہت پیسہ چاہیے ہوگا۔ اور ہم یہ سب Afford نہیں کر سکتے۔

عارف: کچھ بھی ہو لیکن...... لیکن ہمیں یوں ارسل، شیراز کو نہیں دینا چاہیے۔

رانیہ: ابھی...... ابھی آپ دیکھئے ناں۔ جب تانیہ بھی اور ارسل بھی دونوں اس کے پاس تھے ہم نے کیا کر لیا۔ ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے، اور میں جانتی ہوں۔ ہم آگے بھی کچھ نہیں کر سکیں گے۔ عدالت سے ہمیں کب انصاف ملے گا، اور ملے گا بھی کہ نہیں۔ یہ کوئی نہیں جانتا۔ لیکن عدالتوں کے چکر میں میرے دونوں بچے خوار ہو جائیں گے۔ ان کے ننھے معصوم ذہنوں پر کیا بیتے گی۔ ان عمروں میں عدالت کی پیشیوں پر جاتے

اور سوالات کے جوابات دیتے۔

عارف: لیکن رانیہ۔

رانیہ: میں نے...... میں نے بہت سوچا ہے اس پر عارف بھائی۔ بہت سوچا ہے اور میں اس نتیجے پر پہنچی ہوں کہ بچوں کو اگر مجھ سے دور بھی جانا پڑے تو میں برداشت کرلوں گی لیکن میں ان کو نفسیاتی طور پر تباہ ہوتے نہیں دیکھ سکتی۔ ارسل میرے ساتھ نہ بھی رہا، میرے پاس نہیں بھی رہتا۔ لیکن خوش تو ہے۔ ماں...... ماں باپ کی عدالتی جنگ میں خود کو لپٹا ہوا تو نہ دیکھے۔

عارف: رانیہ دیکھو۔

رانیہ: میں فیصلہ کر چکی ہوں عارف بھائی۔ مجھے...... مجھے شیراز کی یہ Deal منظور ہے۔ تانیہ میرے پاس رہے گی، اور ارسل شیراز کے پاس۔ میں جانتی ہوں میرے لئے ارسل سے الگ ہو کر زندہ رہنا مشکل ہوگا بہت مشکل۔ لیکن اپنے بیٹے کے ذہنی سکون کی خاطر میں یہ جدائی برداشت کرنے کی کوشش کروں گی۔ چاہے خود اندر سے ریتلی عمارت کی طرح روز ڈھتی کیوں نہ رہوں۔ چاہے اندر سے ختم ہی کیوں نہ ہو جاؤں۔

(رانیہ مشکل سے آنسو روکتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:03

مقام : بچوں کا اسکول

وقت : دن

کردار : تانیہ، ارسل

(اسکول میں بریک ہوتی ہے تو دکھاتے ہیں کہ دونوں بچے مختلف سمتوں سے چلتے آرہے ہیں، تانیہ اور ارسل ایک مخصوص بینچ پر بیٹھ جاتے ہیں۔)

تانیہ: تمہیں پتہ ہے کیا فیصلہ ہوا ہے؟؟؟

ارسل: کیا؟؟؟

تانیہ: میں ممی کے پاس رہوں گی...... اور تم پاپا کے پاس۔

ارسل: پاپا نے مجھے بتایا تھا، اور میں ممی سے مل بھی نہیں سکوں گا۔

تانیہ: میں بھی پاپا سے نہیں مل سکوں گی۔ لیکن مجھے پاپا سے ملنا بھی نہیں ہے۔

ارسل: لیکن آپی میں...... میں تو ممی کے پاس رہنا چاہتا ہوں۔

تانیہ: تم کسی دن میرے ساتھ ممی کے پاس چلے چلو۔

ارسل: نہیں میری ٹیچر نے کہا ہے میں چھٹی کے بعد ٹیچر کے کمرے میں جایا کروں گا وہاں سے ڈرائیور مجھے لے جایا کرے گا۔ ٹیچر کہہ رہی تھیں مجھے کسی اور کے ساتھ جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

تانیہ: لیکن میں اور تم Recess میں تو مل سکتے ہیں ناں۔

ارسل: ہوں۔

(بیل ہونے سے بچے کلاسوں میں بھاگتے ہیں)

تانیہ: بیل ہوگئی ہے۔ میری کلاس ہے...... Ok Arsal

ارسل: تانیہ آپی۔

(تانیہ رکتی ہے)

تانیہ: ہوں۔

ارسل: آپی ممی کو بتانا کہ میں انہیں بہت Miss کرتا ہوں۔ ان کے بغیر مجھے نیند نہیں آتی، اور آپی اب تم بھی نہیں ہو تو مجھے ڈر بھی بہت زیادہ لگتا ہے۔ پہلے تو تمہاری وجہ سے جن ڈر کر بھاگ جاتے تھے۔ اب کوئی انہیں بھگانے والا بھی نہیں ہے۔

تانیہ: تم فکر نہیں کرنا۔ آج میں اپنے کمرے سے آیۃ الکرسی پڑھ کر تمہارے کمرے میں پھونک دوں گی پھر دیکھنا جن بالکل تمہارے پاس نہیں آئے گا۔ او کے۔

ارسل: او کے۔

تانیہ: او کے میں چلوں گی۔ Late ہوگئی تو ٹیچر بینچ پر کھڑا کر دیں گی۔

(تانیہ بھاگتی ہے تو ارسل پھر آواز دیتا ہے، اور بھاگتی ہوئی تانیہ رک جاتی ہے۔)

ارسل: تانیہ آپی۔

تانیہ: ہوں۔

ارسل: پھونک ضرور مار دینا...... ورنہ جن مجھے سونے نہیں دیتے۔

(ارسل بہت معصومیت سے اپنا جملہ ادا کرتا ہے، اس میں بے بسی بھی ہوتی ہے۔)

تانیہ: او کے۔

(کیمرہ ارسل پر چارج کرتا چلا جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:04

مقام : شیراز کا آفس،شیراز کا کمرہ
وقت : دن
کردار : شیراز،راحیل

(دکھاتے ہیں کہ شیراز اور راحیل آپس میں گفتگو کر رہے ہیں۔گفتگو درمیان سے شروع کرتے ہیں۔)

شیراز: آپ کو ارمان نے ساری تفصیلات تو بتادی ہوں گی؟

راحیل: جی......جی سر۔بالکل۔آپ بالکل بے فکر رہیں۔سب کچھ ویسے ہی چلے گا جیسے ارمان کے ہوتے ہوئے چل رہا تھا۔آپ کو کسی سے کوئی بات نہیں کرنا پڑے گی۔سارا معاملہ میں اسی طرح طے کردوں گا۔بس آپ کو بتادیا کروں گا کہ کس فائل کا تحفہ آگیا ہے۔اور کس پر ابھی سائن Delay کرنے ہیں۔

شیراز: .Good اور ارمان نے آپ کو Percentage کے بارے میں بتادیا ہوگا؟

راحیل: جی بالکل سر۔اور مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں۔Naturally آپ اتنے سینیئر ہیں تو۔میں 15 پرسنٹ میں ہی خوش ہوں۔

شیراز: اور ایک چیز کا خاص خیال رکھنا ہے آپ نے۔

راحیل: جی......وہ......وہ کیا سر؟؟؟

شیراز: ارمان کو بھی میری سختی سے ہدایت تھی کہ جو تو موٹی آسامیاں ہیں ان کے ساتھ جو مرضی سلوک کرے لیکن خلقِ خدا کا خیال کرے۔ عام آدمی کو تکلیف نہ ہو۔جو بیچارے Deserving لوگ ہیں ان کو بالکل تنگ نہ کیا جائے۔

راحیل: سر آپ بالکل بے فکر رہیں۔میں خود بھی اس کا بہت خیال رکھتا ہوں۔
After all Sir, We are public servants,

شیراز: I like this approch۔Good!

راحیل: اچھا سر۔وہ آپ کے اور بھابھی کے Dinner کا کہا تھا میں نے۔اگر اب آپ کچھ وقت دے سکیں تو۔ It will be obliged Sir,

شیراز: ہوں......ضروری ہے کیا؟

راحیل: پلیز سر۔

شیراز: اچھا کب رکھنا چاہ رہے ہو؟

راحیل: This week-end Sir..

شیراز: ہوں......چلو......اوکے۔

راحیل: Thank you Sir...

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:05

مقام : عارف کا گھر۔ڈائننگ ٹیبل
وقت : دن
کردار : تانیہ،شائلہ،رانیہ،عارف

(دکھاتے ہیں کہ عارف اور شائلہ رانیہ ڈائننگ پر بیٹھے ہیں کہ تانیہ اسکول سے آتی ہے۔)

تانیہ: السلام علیکم!!!

رانیہ: وعلیکم السلام،آ گئی میری بیٹی؟

رانیہ: جی......السلام علیکم ممانی۔السلام علیکم ماموں جان۔

شائلہ عارف: وعلیکم السلام۔

شائلہ: چلو بھئی جلدی سے آجاؤ۔آ کے کھانا کھالو۔

تانیہ: جی میں آئی ممانی۔ہاتھ دھو آؤں۔

(تانیہ بیگ رکھ کر اندر جانے لگتی ہے تو کچھ خیال آتا ہے۔)

تانیہ: اوہ ہاں می۔وہ فیس اسکول کی آ گئی ہے۔

رانیہ: لاؤ......کہاں ہے اسکول کی □..Fees Slip؟

تانیہ: جی یہ لیں۔

(تانیہ ماں کو دینے لگتی ہے تو عارف لے لیتا ہے)

عارف: لاؤ مجھے دے دو بیٹا۔

(تانیہ اندر چلی جاتی ہے تو شائلہ چونک کر عارف کو دیکھتی ہے۔)

رانیہ: کک......کیا مطلب عارف بھائی؟

عارف: مطلب یہ کہ فیس میں دے دوں گا۔بس،اس میں پریشان ہونے والی کیا بات ہے؟

رانیہ: نہ نہیں عارف بھائی پلیز۔آپ یہ Slip مجھے دے دیں۔میرے اکاؤنٹ میں ابھی کافی

پیسے ہیں، میں دے دوں گی۔

عارف: No. تمہیں اتنا شوق ہے اپنا اکاؤنٹ خالی کرنے کا۔ تو کسی اور کام پر کرلو۔ لیکن یہ Slip میں تمہیں نہیں دوں گا۔ NO

رانیہ: عارف بھائی مگر۔

عارف: Just forget about it..

(تانیہ آجاتی ہے)

چلو بیٹی تانیہ آگئی...... بھئی کھانا دو ہماری بیٹی کو۔

تانیہ: ہاں ممی بہت بھوک لگ رہی ہے مجھے۔

رانیہ: عارف بھائی مگر......

عارف: ارے بھئی کھانا دو تانیہ کو...... بھوکی ہے وہ بے چاری۔

(عارف اسے فیس والی بات کی طرف آنے ہی نہیں دیتا۔ کیمرہ شائلہ کے تاثرات دکھاتا ہے جو چپ سی ہوگئی ہے اس بات پر کہ عارف فیس دے گا تو بوجھ پڑے گا۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:06

مقام : شیراز کا گھر۔ مہرو کا کمرہ

وقت : شام

کردار : مہرو۔ خالدہ

(دکھاتے ہیں کہ مہرو تیار ہو رہی ہے کہ دروازے پر Knock ہوتی ہے۔)

مہرو: YES..... !!!

خالدہ: بیگم صاحبہ...... بیگم صاحبہ...... وہ بیگم صاحبہ۔

مہرو: ارے کیا ہوگیا خالدہ۔ اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہو تم؟

خالدہ: وہ بیگم صاحبہ میرے بہنوئی کا فون آیا تھا میری بہن کی طبیعت بہت خراب ہوگئی ہے، مجھے گاؤں جانا ہوگا فوراً۔

مہرو: اوہ!!!

خالدہ: بس، میں نے کہا آپ سے پوچھ لوں۔

مہرو: تم چلی جاؤ لیکن ہرصورت میں صبح تک واپس آجاؤ۔ ارسل کو کون سنبھالے گا، میں تو

سنبھال نہیں سکتی اسے۔

خالدہ: بس جی، میں رات کی رات اپنی بہن کو دیکھ کر واپس آجاؤں گی۔

مہرو: ہوں ٹھیک ہے جاؤ۔ لیکن ہرصورت میں صبح ٹائم سے واپس آجانا خالدہ۔

خالدہ: آپ بالکل بے فکر رہیں بیگم صاحبہ۔ بس ایک نظر دیکھ لوں اپنی بہن کو۔ پھر واپس آجاؤں گی۔ کیا کروں ادھر ارسل صاحب کو بھی تو سنبھالنا ہے۔ اچھا بیگم صاحبہ۔ سلام علیکم!

(خالدہ نکلنے لگتی ہے اور مہرو دوبارہ سنگھار میز میں مصروف ہو جاتی ہے کہ خالدہ کو دروازے کے پاس خیال آتا ہے۔)

خالدہ: بیگم صاحبہ، میں بھی نہیں ہوں گی، آپ تو کھانے پر جا رہی ہیں۔ تو ارسل صاحب کا کیا ہوگا جی؟

مہرو: تم اس کی فکر نہ کرو۔ میں چوکیدار سے کہہ دوں گی۔ وہ اسے دیکھ لے گا۔

خالدہ: اچھا جی...... بیگم صاحبہ، آپ لوگ تو کھانا باہر کھائیں گے، ارسل کو کھانا ضرور دے دیجئے گا۔ صبح بھی کچھ نہیں کھایا تھا اس نے۔

مہرو: ہاں ہاں دے دوں گی۔ تم جاؤ۔ بس صبح جلدی سے آجانا وقت سے۔

خالدہ: جی بیگم جی۔

(خالدہ نکل جاتی ہے تو مہرو سنگھار میز پر اپنے میک اپ کو آخری شکل دے رہی ہوتی ہے کہ واش روم سے تیار ہو کر شیراز نکلتا ہے۔)

شیراز: ھاں بھئی,,,Ready

مہرو: چلو۔

شیراز: چلو Dinner سے پہلے۔ عدنان کے گھر فاتحہ بھی پڑھنی ہے اس کے Father کی ڈیتھ ہوگئی ہے، جا ہی نہیں سکا۔

مہرو: میں تو بالکل Ready ہوں جناب چلیں۔

شیراز: ہوں۔

(مہرو اور شیراز باہر کی طرف چلے جاتے ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:07

مقام : شیراز کا گھر-لونگ-ارسل کا کمرہ

وقت : شام

کردار : شیراز،مہرو

(دکھاتے ہیں کہ ارسل نے کمرے کا دروازہ کھولا ہے اور وہ اپنے کمرے میں Blocks سے کھیل رہا ہے کہ لونگ سے شیراز اور مہرو گزر رہے ہوتے ہیں۔ مہرو کی نظر ارسل پر پڑتی ہے، کچھ خیال آتا ہے لحہ کو رکتی ہے شیراز ایک قدم آگے نکل جاتا ہے پھر رکنے والی مہرو سے پوچھتا ہے۔)

شیراز: کیا ہوا......کچھ رہ گیا کیا؟؟؟

مہرو: ہوں......نہ نہیں کچھ نہیں۔ کچھ بھی تو نہیں۔

شیراز: تو پھر چلو ناں۔

مہرو: ہوں۔چلو......چلو

(اور مہرو ارسل کو کھانا دیئے بغیر نکل جاتی ہے، کیمرہ دھیرے دھیرے Move کرتا ہوا اکیلے گھر میں Blocks سے کھیلتے ہوئے ارسل پر چارج کرتا چلا جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:08

مقام : Restaurant

وقت : رات

کردار : راحیل،مہرو،شیراز

(کھانے کی ٹیبل پر تینوں بیٹھے ہوئے ہیں اور خوش گپیوں میں مصروف ہیں سین درمیان سے شروع ہوتا ہے۔)

راحیل: رئیلی،سر..Its an honour for me

شیراز: Come on...

راحیل: اچھا سر میں ایک چھوٹا سا تحفہ لایا تھا بھابھی کے لئے۔

شیراز: بھئی یہ تمہارا اور بھابھی کا معاملہ ہے، اور میں ان کے معاملے میں کم ہی بولتا ہوں۔

مہرو: کم آن شیراز۔

(ہلکے ہلکے انداز میں مذاق اور باتیں ہو رہی ہیں)

شیراز: ابھی اس کی شادی نہیں ہوئی ناں۔شادی ہو جائے گی تو زیادہ اچھی طرح انجوائے کرے گا اور سمجھے گا بھی سیری بات کو۔

مہرو: شیراز۔

(جیولری سیٹ دیتا ہے)

راحیل: یہ......یہ بھابھی آپ کے لئے۔

مہرو: God.. یہ......یہ تو بہت خوبصورت......اور قیمتی ہے۔ It must be my ----???????, Really Its beautiful, لیکن یہ بہت مہنگا ہے راحیل صاحب۔

مہرو: I...I can't take that... کیوں شیراز؟

راحیل: نہیں بھابھی یہ...... یہ تو بس میں آپ کے نام کا لے آیا ہوں۔اور آپ کو accept کرنا ہی پڑے گا۔

مہرو: راحیل صاحب مگر۔

راحیل: پلیز سر آپ کہیے ناں۔اور سر جتنا آپ میرا خیال رکھتے ہیں۔This is nothing۔ پلیز کہیے ناں سر۔

شیراز: ہوں......لے لو مہرو۔

(اب مہرو لے لیتی ہے)

مہرو: اوہ گاڈ، Its really beautiful. Thank you so much راحیل صاحب۔ تھینک سو مچ۔

(مہرو خوش ہوتے ہوئے جذباتی ہو جاتی ہے، ویٹر کھانا لگا دیتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:09

مقام : شیراز کا گھر۔ارسل کا کمرہ

وقت : رات

کردار : ارسل

(دکھاتے ہیں کہ ارسل نے اپنے کمرے سے سر باہر نکالا ہے اور ڈرتے ڈرتے لونگ میں دیکھتا ہے اس کو اِدھر اُدھر کوئی نظر نہیں آتا ہے ارسل بھوک کے مارے بے چین ہو رہا ہے اور فریج پر اس کی نظر ہے لیکن اس کے لئے فریج تک کا فاصلہ ہے اسے یہ مشکل کام نظر آتا ہے، وہ ڈرا اور سہا ہوا، دائیں بائیں آگے پیچھے اور چھت پر دیکھتا فریج کے پاس پہنچ جاتا ہے۔)

ارسل: تانیہ آپی۔ مجھے بہت ڈرلگ رہا ہے، پلیز مجھے آیۃ الکرسی پھونک دو۔ تانیہ آپی مجھے بہت ڈرلگ رہا ہے۔

(خودکلامی کرتا ہوا تیزی سے فریج کے پاس جاتا ہے اور کھول کر ڈبل روٹی مکھن وغیرہ یا کوئی اور چیز نکال کر تیزی سے بھاگتا ہے چپل رستے ہی میں پیروں سے اتر جاتی ہے لونگ کے فاصلے سے کمرے تک مشکل سے پہنچتا ہے، اور دروازہ بند کردیتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر: 10

مقام : ارسل کا کمرہ

وقت : رات

کردار : ارسل

(ارسل دروازہ بند کر کے وقتی طور پر بھوک کی شدت کے مارے سب خوف ڈر بھول جاتا ہے اور جلدی جلدی جو بھی کھانا لایا ہوتا ہے دیوانوں کی طرح کھاتا چلا جاتا ہے بھوت جن کا خوف ختم ہوجاتا ہے۔ پھر پردے اور چھت کو دیکھتا ہے تو خودکلامی کرتا ہے۔)

ارسل: تانیہ آپی، مجھے پھونک ماردو، جن آگیا ہے، مجھے پھونک ماردو، مجھے ڈرلگ رہا ہے۔

(اچانک کسی جانب دیکھ کر ڈر جاتا ہے)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:11

مقام : عارف کا گھر۔ رانیہ کا کمرہ

ارسل کا کمرہ

وقت : رات

کردار : تانیہ، رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ تانیہ سو رہی ہے اور رانیہ اسکے بالوں میں انگلیاں پھیر رہی ہے۔ اس دوران اداس ہوکر وہ چھت کو گھور رہی ہے کہ موبائل کی بیل بجنے پر چونک جاتی ہے اور نمبر دیکھ کر پریشان بھی ہوجاتی ہے۔)

رانیہ: گھر سے فون اس وقت...... یا اللہ میرا ارسل خیریت سے ہو۔ ہیلو!!!

(دوسری طرف ارسل ادھر اُدھر دیکھ کر فون ملا رہا ہے۔)

ارسل: ہیلو می...... می میں ارسل بول رہا ہوں۔

رانیہ: ہاں ہاں بیٹا۔ ارسل کیا بات ہے؟؟ Are you alright۔ ارسل کیا ہوا بیٹا۔

ارسل: می مجھے بہت ڈرلگ رہا ہے، مجھے لگ رہا ہے جن مجھے کھا جائے گا۔

رانیہ: خالدہ...... خالدہ آنٹی نہیں ہے کیا تمہارے پاس بیٹا؟

ارسل: ن نہیں می۔ وہ کہیں گئی ہوئی ہیں۔

رانیہ: تو تم اکیلے ہو کیا کمرے میں؟

ارسل: ھاں می۔ می مجھے بہت ڈرلگ رہا ہے۔

رانیہ: نہیں بیٹا۔ ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔ تم ایسا کرو اپنے پاپا کے کمرے میں چلے جاؤ۔

ارسل: پاپا...... پاپا بھی نہیں ہیں می۔

رانیہ: کک...... کیا...... پاپا بھی نہیں ہیں۔ اور مہرو آنٹی؟؟؟

ارسل: کوئی بھی نہیں ہے می۔ میں گھر میں بالکل اکیلا ہوں۔ مجھے جن کھا جائیں گے می۔

رانیہ: کک...... کیا گھر میں کوئی نہیں ہے؟..God تم...... تم اکیلے ہو میرے بیٹے؟

ارسل: جی می،، کوئی بھی نہیں ہے۔ پاپا بھی نہیں ہیں آنٹی بھی نہیں ہیں۔ خالدہ آنٹی بھی نہیں ہیں۔ کوئی بھی نہیں ہے۔

رانیہ: تم...... تم پریشان نہیں ہو میرے بیٹے۔ میں ہوں ناں تمہارے پاس، مما ہیں ناں تمہارے پاس فون پر۔

ارسل: می آپ میرے پاس ابھی آجائیں۔ مجھے بہت ڈرلگ رہا ہے پلیز می میرے پاس آجائیں۔

رانیہ: م م میں نہیں آسکتی میرے چاند...... میں نہیں آسکتی۔

ارسل: می تانیہ آپی سے کہیں۔ مجھے آیۃ الکرسی پھونک دیں۔ اس سے جن بھاگ جائے گا۔

رانیہ: تانیہ تو سو رہی ہے بیٹا۔ لیکن میں ابھی تمہیں آیۃ الکرسی پڑھ کر پھونک دیتی ہوں۔ تو تم دیکھنا تمہیں بالکل ڈر نہیں لگے گا۔ ہیلو ارسل......

ارسل: جی جی می۔

رانیہ: میں...... میں آیۃ الکرسی سناتی ہوں تمہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ لاالٰہ الا ھو الحی القیوم لاتاخذہ سنۃ ولانوم......

(رانیہ کے آنسو بہنا شروع ہوجاتے ہیں آنسو روکتی ہوئی آیۃ الکرسی پڑھتی چلی جاتی ہے بچہ سہم کر اِدھر اُدھر دیکھتا ہے آہستہ آہستہ اس کا ڈر ختم ہوجاتا ہے۔)

(*اس کے بعد کا سین ،مونتاج،* دکھاتے ہیں کہ رانیہ کچھ پڑھ رہی ہے اور ارسل سن رہا ہے، اور Cool ہوجاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:12

مقام : عارف کا گھر۔عارف کا کمرہ

وقت : صبح

کردار : عارف۔شمائلہ

(دونوں کے درمیان گفتگو ہو رہی ہے۔)

عارف: کیا......کیا مطلب۔تم کہنا کیا چاہ رہی ہو؟

شمائلہ: دیکھیں آپ ناراض نہیں ہوں۔عارف میرا......میرا یہ مطلب نہیں تھا۔

عارف: یہ مطلب نہیں تھا تو اور کیا مطلب تھا تمہارا۔کیا مطلب تھا۔تمہیں شرم آنی چاہیے شمائلہ ایسی بات کرتے ہوئے اور سوچتے ہوئے۔

شمائلہ: عارف،میرا......میرا واقعی یہ مطلب نہیں تھا کہ آپ تانیہ کی فیس مت دیں۔میں تو صرف یہ کہہ رہی تھی کہ اس کا کوئی ایسا حل ڈھونڈیں کہ ہم پر بھی بوجھ نہ پڑے۔

عارف: کیا حل ہوسکتا ہے اس کا......کیا حل ہوسکتا ہے،میں تانیہ کی فیس نہیں دوں گا تو کون دے گا؟

شمائلہ: دیکھیں عارف۔

عارف: Look Shumaila.. کان کھول کر ایک بات اچھی طرح سمجھ لو،رانیہ میری بہن ہے اور میں بہت محبت کرتا ہوں اس سے،اور تانیہ میری بیٹیوں کی طرح ہے۔

(شور اتنا ہوگیا ہے کہ باہر کھڑی ہوئی رانیہ تک آوازیں پہنچتی جا رہی ہیں)

تانیہ کی فیس۔تانیہ کا کوئی بھی خرچہ میرے لئے بوجھ نہیں ہے۔اور نہ ہی اس گھر میں رہنے والے کسی فرد کو یہ بوجھ لگنا چاہیے۔یاد رکھو،میں تمہارے خرچے کم کر سکتا ہوں،لیکن تانیہ اور رانیہ کے نہیں۔ Understand...???

(رانیہ یہ سن کر پریشان اور ڈسٹرب ہوجاتی ہے ، عارف یہ سب غصے میں کہہ کر نکل

جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:13

مقام : بچوں کا اسکول۔بینچ

وقت : دن

کردار : ارسل،تانیہ

(اسکول کا وہی میدان جہاں دونوں بینچ پر بیٹھتے ہیں)

تانیہ: تمہارا لنچ کدھر ہے؟؟؟

ارسل: نہیں لایا۔

تانیہ: کیوں،تم لنچ نہیں لائے؟

ارسل: نہیں۔

تانیہ: خالدہ آنٹی نے لنچ نہیں دیا تمہیں؟

ارسل: خالدہ آنٹی گھر پر نہیں،کہیں گئی ہوئی ہیں۔اور آنٹی صبح سو رہی تھیں۔مجھے پاپا نے تیار کروا کر جلدی جلدی اسکول بھجوا دیا۔آج میں نے ناشتہ بھی نہیں کیا۔

تانیہ: اوہ تم......ایسا کرو۔یہ لو۔میں تو ناشتہ کر کے آئی ہوں،ویسے بھی مجھے بھوک نہیں ہے۔

ارسل: Thank you Aapi ....!!!

تانیہ: تمہیں یاد ہے ناں پرسوں تمہاری برتھ ڈے ہے؟

ارسل: پرسوں 26 فروری ہے ناں؟

تانیہ: ہاں پرسوں 26 فروری ہے۔

ارسل: لیکن ہم......ہم تو الگ الگ ہیں۔پاپا تو مجھے نہیں آنے دیں گے۔

تانیہ: نہیں،ممی بتا رہی تھیں کہ پاپا کے ساتھ ڈیل ہے کہ وہ تمہاری برتھ ڈے پہ تمہیں ضرور آنے دیں گے۔

ارسل: میں ممی سے مل سکوں گا؟

تانیہ: ہاں......میں نے بہت سارے Plans بنائے ہیں،ہم خوب مزہ کریں گے،تمہاری برتھ ڈے پہ پتہ ہے میں نے کیا سوچا ہے؟

(تانیہ ایکسائٹڈ ہو کر ارسل کو تفصیل بتا رہی ہے۔ارسل خوش ہوجاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:14

مقام : جاسم کا آفس،آفس کے باہر

وقت : دن

کردار : جاسم

(دکھاتے ہیں کہ کوئی انٹرویو دے کر نکلا ہے تو PA رانیہ کو بلاتی ہے۔)

P.A: میڈم رانیہ۔

رانیہ: جی میں۔

P.A: آپ چلی جائیں اندر۔

(رانیہ فائل میں اپنے ڈاکومنٹس اٹھائے اندر چلی جاتی ہے تو سامنے جاسم بیٹھا ہوا ہے۔)

رانیہ: السلام علیکم۔

جاسم: وعلیکم السلام۔آپ؟؟؟

رانیہ: جاسم صاحب آپ؟؟؟

جاسم: جی، یہ میرا آفس ہے۔ابھی جب آپ کی C.V میرے سامنے آئی تو ایک لمحہ کے لئے مجھے خیال آیا۔لیکن یہ آپ کی تصویر کافی مختلف ہے۔

رانیہ: جی وہ میں نے بھی Apply کیا تھا،اسی سلسلے میں۔

جاسم: آپ بیٹھئے ناں۔

رانیہ: جی شکریہ۔

جاسم: ویسے یہ بات نہیں ہے کہ آپ میرے سامنے ہیں تو کہہ رہا ہوں۔میں نے یہ C.V دیکھ کر ہی فیصلہ کرلیا تھا، کہ میں اس C.V والی خاتون کو Job آفر کروں گا۔

رانیہ: تھینک یو۔

جاسم: میں ابھی لیٹر بنوادیتا ہوں آپ کا۔

جاسم: ہیلو۔

(جاسم انٹرکام پر بات کرنے لگتا ہے تو رانیہ خوش ہو جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:15

مقام : عارف کا گھر۔کھانے کی ٹیبل

وقت : دن

کردار : عارف،شائلہ،رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ تینوں کھانا کھارہے ہیں گفتگو جاری)

عارف: میں نے تم سے کہا بھی تھا کہ جاب کی ضرورت نہیں ہے۔

رانیہ: میں نے سوچا دل لگا رہے گا۔سارا دن گھر میں پڑی رہتی ہوں،اور چلیں کچھ پیسے بھی آجایا کریں گے۔

عارف: میں نے تم سے کہا بھی تھا کہ پیسے کی فکر مت کرو۔

رانیہ: نہیں عارف بھائی، پیسے کی وجہ سے نہیں کررہی ہوں۔Main وجہ تو مصروفیت ہے، لیکن ساتھ میں پیسے بھی آجائیں تو کیا بُرا ہے۔کیوں بھابھی؟

شائلہ: ہاں جیسا تم بہتر سمجھو۔

عارف: یہ بہر حال تمہاری مرضی ہے۔میں تمہیں روک تو نہیں سکتا لیکن میرے خیال میں جاب کی ضرورت نہیں تھی تمہیں۔

(تینوں خاموشی سے کھانا کھانے لگ جاتے ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:16

مقام : بچوں کا اسکول،وہی بینچ

وقت : دن

کردار : ارسل،ثانیہ

(دکھاتے ہیں کہ دونوں بچے ملے ہیں گفتگو جاری ہے۔)

ارسل: مجھے کیا گفٹ دوگی آپی؟؟؟

ثانیہ: میں نے تمہارا گفٹ لے بھی لیا ہے۔

ارسل: کیا لیا ہے۔Ben'ten کی watch,?

ثانیہ: اوہوں......ابھی نہیں بتاؤں گی۔سرپرائز ہے۔

ارسل: تانیہ آپی۔ پاپا مجھے آنے دیں گے ناں؟

تانیہ: ہاں، ممی کہہ رہی تھیں آج وہ پاپا سے بات کریں گی، اور پاپا تمہیں لازمی آنے دیں گے۔

ارسل: ممی نے میرے لئے گفٹ لیا؟

تانیہ: ہاں ممی نے تمہاری ایک Favourite چیز لی ہے۔

ارسل: کیا...... Spiderman کا ڈریس۔؟

تانیہ: اوہوں۔ ابھی نہیں بتاؤں گی، سرپرائز۔

ارسل: اوہو پلیز آپی بتاؤ ناں...... بتاؤ ناں پلیز آپی۔

تانیہ: اوکے بریک ختم ہوگئی ہے۔ چلو...... چلو...... چلو۔

ارسل: آپی...... غبارے Picture والے لگانا اور ممی سے کہنا چاکلیٹ کیک لائیں میرے لئے۔

تانیہ: ڈونٹ وری۔ چاکلیٹ کیک ہی بنوایا ہے۔

(دونوں الگ الگ سمتوں میں چلے جاتے ہیں)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:17

مقام : جاسم کا آفس، رانیہ والی جگہ
شیراز کا آفس۔

وقت : دن

کردار : رانیہ، شیراز

(رانیہ اپنے آفس میں اپنے کیبن میں ہے اور کام کرتے کرتے کچھ خیال آتا ہے تو فون ملاتی ہے دوسری طرف شیراز فون اُٹھاتا ہے وہ بھی اپنے آفس میں ہے۔)

رانیہ: رانیہ بول رہی ہوں۔

شیراز بولو۔

رانیہ وہ...... وہ آج 26 فروری ہے......

شیراز تو......؟؟؟

رانیہ برتھ ڈے ہے ارسل کی۔

شیراز اوہ۔

رانیہ میں نے اور تانیہ نے سارے انتظامات کر لئے ہیں تم ارسل کو بھجوادو۔

شیراز ارسل نہیں آسکتا۔ ہم ڈیل کر چکے ہیں۔

رانیہ یہ ہماری ڈیل کا حصہ تھا، سال میں دوبار اور برتھ ڈے پر ہم بچوں کو بھجوادیا کریں گے

شیراز اور اگر میں انکار کردوں تو......؟؟؟

رانیہ میں...... میں کیا کرسکتی ہوں۔ لیکن یہ ہماری ڈیل کا حصہ تھا۔ اور میں نے اور تانیہ نے بہت تیاری کی ہے اس کے لئے۔ وہ بہت خوش ہوگا آکر۔ تمہیں تو شاید اس کی برتھ ڈے یاد بھی نہیں تھی۔ تو کوئی تو ہو جو میرے بیٹے کی سالگرہ Celebrate کرے۔ پلیز شیراز انکار مت کرو۔

شیراز ہوں...... اوکے بھجوادوں گا۔

(رانیہ فون رکھ کر خوش ہوجاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:18

مقام : جاسم کا آفس، جاسم کا کمرہ

وقت : دن

کردار : جاسم، رانیہ، اوی

(دکھاتے ہیں کہ جاسم اپنے روم میں ہے اور سامنے ٹیبل پر بٹھائے اوی سے باتیں کر رہا ہے جو اسکول سے آیا ہے۔)

اوی: بس وہ کہہ رہی تھیں کہ اگر میں ایسے ہی کام کروں گا تو روز مجھے گولڈن والا اسٹار دیا کریں گی۔

جاسم: GOOD....!!!

(رانیہ Knock کرکے فائل اٹھا کر اندر آتی ہے)

جاسم: چلو بھئی۔ تم اِدھر آکر بیٹھو۔ پراپر طریقے سے۔

(جاسم اوی کو ٹیبل سے اٹھا کر سائیڈ پر بٹھاتا ہے۔)

رانیہ: سر۔ Signature چاہیے تھے اس پر۔

جاسم: ہوں...... لائیے۔

(اور سائن کرکے فائل پکڑا دیتا ہے وہ جانے لگتی ہے کہ کچھ خیال آتا ہے۔)

رانیہ: سر وہ آج میرے بیٹے ارسل کی برتھ ڈے ہے۔

جاسم: ہوں۔

رانیہ: آپ آیئے ناں اوی کے ساتھ۔ ہمیں بہت اچھا لگے گا۔

اوی: ہاں بابا۔ مجھے آنٹی کے بیٹے کی برتھ ڈے پر جانا ہے......

جاسم: اچھا بھئی ضرور آئیں گے، کیوں نہیں آئیں گے، کتنے بجے؟؟؟

رانیہ: 07:00 بجے کا ٹائم ہے۔ بہت کم لوگ Invited ہیں۔ صرف فیملی ہی ہے۔

جاسم: ہاں ہاں ضرور آئیں گے۔

رانیہ: اوکے سر۔

(رانیہ نکل جاتی ہے تو جاسم اوی سے کھیلنے میں مصروف ہو جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:19

مقام : عارف کا گھر۔ لونگ

وقت : شام

کردار : ثانیہ، رانیہ، عارف، شمائلہ، اوی، جاسم

(دکھاتے ہیں کہ Living میں گہما گہمی ہے، شمائلہ اور ثانیہ اور رانیہ مل کر خوب جھنڈیاں لگا رہے ہیں۔ اور بھی ایک آدھ لوگ ہیلپ کرا رہے ہیں۔ اور غبارے لگا رہے ہیں کچھ سجا رہے ہیں اور کچھ سج چکا ہے۔)

ثانیہ: ممی پاپا کو فون کر کے پتہ کریں۔ ارسل نہیں آیا ابھی تک۔

رانیہ: ہوں...... ابھی کرتی ہوں۔

رانیہ سارے کام چھوڑ کر ایک سائیڈ پر چلی جاتی ہے۔

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:20

مقام : شیراز کا گھر۔ شیراز کا بیڈ روم

وقت : شام

کردار : شیراز، مہرو

(دکھاتے ہیں کہ شیراز مہرو کے ساتھ بیڈ روم میں ہے کہ فون کی بیل بجتی ہے رانیہ کا نمبر دیکھ

کر شیراز ذرا سائیڈ پر چلا جاتا ہے۔)

شیراز: (مہرو سے) میں ایک منٹ فون سن لوں...... ہیلو!

(شیراز کمرے سے باہر آ جاتا ہے۔)

Intercut

☆......☆......☆

سین نمبر:21

مقام : شیراز کا گھر۔ Living

عارف کا گھر۔ Living

وقت : شام

کردار : شیراز، رانیہ۔ مہرو

(دونوں کو دکھاتا ہے، شیراز اور رانیہ گفتگو کر رہے ہیں)

رانیہ: شیراز! ارسل کو بھجوا دیا تم نے؟

شیراز: ہاں...... وہ نہیں، ابھی تک نہیں بس ابھی تھوڑی دیر میں، میں......

(شیراز مڑ کے دیکھتا ہے تو مہرو شدید غصے میں شیراز کو گھور رہی ہے۔)

مہرو: کس کا فون ہے؟ کس سے بات کر رہے ہو تم؟؟؟

شیراز: وہ...... کسی کا نہیں۔ میرے ایک دوست کا فون تھا۔

مہرو: دوست...... دوست کا فون...... یہ دوست کا فون ہے۔

(مہرو فون چھین کر اسپیکر آن کرتی ہے۔ ماحول میں اسپیکر سے رانیہ کی آواز گونج رہی ہے۔)

رانیہ: شیراز...... ہیلو...... ہیلو...... ? Are you there...

Freeze

☆......☆......☆

قسط نمبر 8

سین نمبر: 01

مقام : مہرو۔شیراز
وقت : شام
کردار : مہرو۔شیراز

(پچھلی قسط کے آخری سین کو جاری رکھتے ہوئے دکھاتے ہیں کہ رانیہ کی اسپیکر سے آواز نکل کر گونج رہی ہے۔)

رانیہ: شیراز......شیراز۔ہیلو؟ ...Are you there

مہرو فون پھینک دیتی ہے تو فون کٹ جاتا ہے۔)

مہرو: تم......تم تو کہہ رہے تھے کہ تم اپنے کسی دوست سے بات کر رہے ہو؟

شیراز: مہرو......دیکھو پچھلی وہ......وہ ارسل......

مہرو: ہاں واقعی تم اپنے دوست ہی سے بات کر رہے تھے۔ایک ایسے دوست سے بات کر رہے تھے،جس کی دوستی کسی صورت بھی ختم نہیں کرنا چاہ رہے ہو تم۔

شیراز: دیکھو......!!!

مہرو: .. no...no اب مجھے کچھ نہیں سننا۔

(اتنے میں دوبارہ فون پہ بیل ہوتی ہے تو فون پہ نام ابھرتا ہے گرے ہوئے فون پر Rania کا۔)

شیراز: دیکھو مہرو۔

مہرو: تم......اپنی دوست کا فون سنو۔میں جا رہی ہوں۔

(مہرو یکدم تیزی سے باہر نکل جاتی ہے اور گاڑی کی چابی لے کر باہر چلی جاتی ہے۔)

شیراز آواز دیتا ہوا پیچھے پیچھے آتا ہے۔)

شیراز: مہرو......مہرو......سنو مہرو......مہرو۔

(کچھ move کر کے تھوڑا سا دروازہ کھول کر سارا منظر دیکھتے ہوئے اور سہمے ہوئے ارسل پر کیمرہ چارج ہوتا ہے فون کی بیل مسلسل بج رہی ہے گویا رانیہ مستقل فون کر رہی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:02

مقام : عارف کا گھر۔Living
وقت : شام
کردار : رانیہ۔ثانیہ

(دکھاتے ہیں کہ رانیہ پریشان سی ہو کر فون کر رہی ہے۔)

رانیہ: یہ......یہ اچانک کیوں کاٹ دیا شیراز نے۔اور اب شیراز فون کیوں نہیں اٹھا رہا ہے؟

(رانیہ دوبارہ نمبر ملانے لگتی ہے تو ثانیہ آجاتی ہے۔)

ثانیہ: ممی......ممی۔

رانیہ: ہوں۔

ثانیہ: وہ......جاسم انکل اور ان کا بیٹا اوی آگئے ہیں۔

رانیہ: ہوں......تم انہیں ابھی ڈرائنگ روم میں ہی بٹھاؤ،اور جلدی جلدی Living کی سیٹنگ مکمل کرو۔میں ذرا پتہ کروں ارسل کب تک پہنچ رہا ہے۔

ثانیہ: جی ممی۔جاسم انکل کو ادھر Living میں ہی لے آؤں جدھر کیک کٹنا ہے؟

رانیہ: نہیں بیٹا۔پہلے صحیح طرح سجا تو لو Living،بعد میں بلانا۔جاؤ، جاؤ بٹھاؤ انہیں ڈرائنگ روم میں۔..God یہ......یہ شیراز کیوں فون نہیں اٹھا رہا۔

(بیل جانے کے بعد فون کٹنے کے بعد پھر رانیہ فون ملاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:03

مقام : شیراز کا گھر۔پورچ
وقت : تقریباً رات

کردار : شیراز، مہرو

(دکھاتے ہیں کہ مہرو کی گاڑی نکلی ہے اور شیراز پورچ میں اسے روکتا رہ گیا ہے۔)

شیراز: مہرو......مہرو......میری بات تو سنو۔مہرو۔

(مہرو کے جانے کے بعد شیراز اندر چلا جاتا ہے۔)

شیراز: گاڈ، بالکل پاگل ہے یہ، پتہ نہیں کدھر جا رہی ہے۔کیا کرے گی ۔

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:04

مقام : شیراز کا گھر۔Living

وقت : رات

کردار : شیراز، خالدہ

(دکھاتے ہیں کہ شیراز تیزی سے اندر آیا ہے تو سامنے خالدہ موجود ہے شیراز تیزی سے چابی اٹھا کر گاڑی کی باہر نکلتا ہے۔)

شیراز: خالدہ......میں ذرا جا رہا ہوں، ارسل کا خیال رکھنا۔اور خبردار جب تک میں نہ آجاؤں کہیں جانے دو......مت جانے دینا اسے۔

خالدہ: جی صاحب۔

(شیراز تیزی سے نکل جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:05

مقام : شیراز کا گھر-پورچ

وقت : رات

کردار : شیراز

(شیراز تیزی سے باہر آیا ہے اور اپنی گاڑی نکال کر لے گیا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:06

مقام : عارف کا گھر-Living

وقت : رات

کردار : جاسم، رانیہ، عارف

(دکھاتے ہیں کہ جاسم اپنی گھڑی کی طرف دیکھتا ہے کافی وقت ہو گیا ہے، اوی جاسم کی گود میں بے چینی سے پوچھتا ہے۔)

اوی: کیک کب کٹے گا بابا؟؟؟

جاسم: کٹ جائے گا بیٹا۔تھوڑا صبر کرتے ہیں۔

(رانیہ کافی پریشان ہو رہی ہے۔)

رانیہ: بس......بس وہ ارسل، ارسل آجائے تو بس...... پتہ نہیں وہ کدھر رہ گیا، م...... میں ذرا...... ایکسکیوز می۔

عارف: وہ اصل میں بس......وہ ارسل گھر پہ نہیں تھا۔وہ پہنچا نہیں ابھی تک۔

جاسم: ہوں نہیں۔Its okay۔دیر سویر تو ہو ہی جاتی ہے۔

(عارف شرمندہ سا ہوتا ہے زبردستی مسکراتا ہے)

Intercut

☆......☆......☆

سین نمبر:07

مقام : عارف کا گھر۔Living
شیراز کا گھر۔

وقت : رات

کردار : رانیہ

(رانیہ بار بار فون ملاتی ہے لیکن فون کوئی نہیں اٹھاتا، پھر رانیہ کچھ سوچ کر گھر کا نمبر ڈائل کرتی ہے۔)

رانیہ: ہیلو۔

(خالدہ نے فون اٹھایا ہے)

خالدہ: جی......رانیہ بیگم صاحبہ۔خالدہ بات کر رہی ہوں۔

رانیہ: ہاں......خالدہ......وہ شیراز کدھر ہے؟

خالدہ: جی......شیراز صاحب تو کہیں چلے گئے ہیں۔

رانیہ: چلے گئے ہیں؟؟؟

خالدہ: ہاں جی وہ......مہرو بی بی سے کچھ جھگڑا ہوا تھا تو بس ان کے پیچھے ہی نکل گئے

رانیہ: اوہ وہ......وہ......شیراز کچھ کہہ کر گئے ہیں کہ ارسل کو بھجوانا تھا یہاں، آج، آج سالگرہ ہے اس کی۔

خالدہ: اچھا جی......لیکن رانیہ بیگم وہ...... وہ صاحب تو بڑی سختی سے منع کر کے گئے ہیں جاتے ہوئے کہ جب تک وہ نہ آجائیں، ارسل صاحب کو کہیں نہیں جانے دوں۔

رانیہ: کک......کیا؟؟؟

(کیمرہ رانیہ کے حیران و پریشان چہرے پر کلوز کرتا چلا جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:08

مقام : عارف کا گھر۔Living

وقت : رات

کردار : جاسم۔رانیہ،اوی

(دکھاتے ہیں کہ جاسم کی گود میں اوی بیٹھا ہے تقریباً اونگھنا شروع ہو گیا ہے۔)

جاسم: سو نہیں اوی بیٹا......میں......

اوی: پاپا بہت نیند آرہی ہے مجھے۔

جاسم: بس تھوڑی دیر......اور پھر چلتے ہیں......ہوں؟

(اتنے میں رانیہ شرمندہ اور ڈسٹرب سی جاسم کے پاس آتی ہے۔)

رانیہ: I..I am sorry Jasim Sahab..۔وہ...... وہ اتنی دیر انتظار کرنا پڑا آپ کو۔اوی......اوی بھی پریشان ہو گیا ہے بے چارہ۔

جاسم: نہیں..Its okay۔لیکن......لیکن ایک،ایک بات پوچھ سکتا ہوں؟

رانیہ: ج......جی۔

جاسم: کوئی مسئلہ......کوئی پرابلم ہے تو میں......میں کچھ مدد کر سکتا ہوں آپ لوگوں کی؟

رانیہ: نہ......نہ نہیں،وہ...... پرابلم کوئی نہیں ہے بس وہ ۔

جاسم: You ...You can trust me Raniya... ۔کوئی بھی بات ہے مجھے بتائیں،میں

اگر کچھ کر سکوں تو مجھے خوشی ہو گی ۔

رانیہ: نہیں کچھ نہیں......ایکچلی پرابلم ایسی ہے کہ بس،آپ چاہیں بھی تو کچھ کر نہیں سکتے۔

جاسم: اوہ......!!!

رانیہ: وہ......وہ ایکچلی ارسل،میرے،میرے ہزبینڈ کے پاس ہے،سابقہ ہزبینڈ کے پاس۔

جاسم: اوہ۔

رانیہ: طلاق ہو چکی ہے ہماری۔اور ارسل اس کے پاس رہتا ہے،تانیہ میرے پاس لیکن اس نے مجھے صبح کہا تھا کہ وہ...... وہ شام کو ارسل کو بھجوا دے گا،لیکن اب وہ...... وہ فون ہی نہیں اٹھا رہا ہے۔

جاسم: ہوں۔

رانیہ: وہ...... وہ ...... ارسل،ارسل کو اکیلا چھوڑ کر،اپنی دوسری بیوی کے ساتھ کہیں چلا گیا ہے ،اور ملازموں کو سختی سے منع کر گیا ہے کہ ارسل کو کہیں جانے نہ دیا جائے۔

جاسم: اوہ......Sad....very sad...

رانیہ: ارسل......ارسل بھی بہت disturb ہوگا۔

جاسم: ہوں۔

رانیہ: لیکن......لیکن۔

("لیکن" پر آنسو پونچھ کر گویا فیصلہ کرتی ہے۔)

میں...... میں نے بھی فیصلہ کر لیا ہے کہ میں اپنے ارسل کی سالگرہ ضرور مناؤں گی،اور اس کے ساتھ مناؤں گی۔

جاسم: وہ کک...... کیسے؟ آپ تو کہہ رہی تھیں کہ ارسل کو آنے نہیں دے رہے ہیں آپ کے Husband؟

رانیہ: ہوں لیکن پھر بھی...... ہم ارسل کی برتھ ڈے celebrate کریں گے،ضرور کریں گے۔ اس کی موجودگی میں نہ سہی،لیکن وہ ہمارے ساتھ ضرور ہوگا۔

(کیمرہ تھوڑے سے حیران ہوتے ہوئے جاسم پر چارج کرتا چلا جاتا ہے کہ یہ کیسے ہوگا،سوالیہ انداز میں دیکھنا جاسم کا۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:09

مقام : شیراز کا گھر۔Living
عارف کا گھر

وقت : رات

کردار : خالدہ،رانیہ،ارسل

(دکھاتے ہیں کہ خالدہ میڈفون لے کر پاس بیٹھے ارسل کے پاس جاتی ہے اور ارسل کو فون دے کر)

خالدہ: ارسل صاحب،آپ کی ممی کا فون ہے۔

(ارسل فون لے کر چپ اداس سا ہیلو کرتا ہے دکھاتے ہیں کہ دوسری طرف سب لوگ شائلہ،عارف،جاسم وغیرہ اسپیکر پر بات سن رہے ہیں۔)

رانیہ: ھاں ارسل۔ممی بات کر رہی ہوں۔

ارسل: جی۔

رانیہ: بیٹا ہم سب یہاں جمع ہیں۔میں ہوں،تانیہ ہے،عارف ماموں ہیں۔شائلہ ممانی ہیں اور جاسم انکل ہیں اوران کا بیٹا اوی بھی ہے۔یہ سب لوگ تمہاری برتھ ڈےCelebrate کرنے آئے ہیں بیٹا۔

ارسل: جی۔

رانیہ: بیٹا۔ہم کیک کاٹیں گے اوراوی اور تانیہ یہاں پر تمہارے کیک پر لگی کینڈلز کو پھونک مار کر بجھائیں گے۔اور پھر ہم غبارے بھی Burst کریں گے۔تم ہمارے ساتھ ہوناں ارسل؟

ارسل: جی۔

رانیہ: Ok...Lets celebrate..۔اب ہم تمہارا کیک کاٹ رہے ہیں بیٹا کیک کٹتا ہے تو سب لوگ Happy Birthday کہتے ہیں موم بتیاں بجھاتے ہیں اور غبارے پھوڑتے ہیں۔

(سب مل کر Happy birthday to you ..happy birthday dear Arsal. Happy birthday to you..May you have many more)

(ارسل بھی رو پڑتا ہے غبارے پھوڑتے ہوئے سب اداس ہوجاتے ہیں۔)

رانیہ: تم......تم سن رہے ہوناں ارسل،سب لوگ کتنا خوش ہیں۔ارسل میری جان تم......تم سن

رہے ہوناں؟؟؟

ارسل: جی......جی۔

رانیہ: Happy birthday beta,,, happy birthday...

(اب رانیہ سے برداشت نہیں ہوتا اور بری طرح رو پڑتی ہے رونا روکنے کی کوشش کرتی ہوئی اندر کمرے کی طرف بڑھ جاتی ہے سب لوگ حیران پریشان،اور اداس رانیہ کو دیکھتے ہیں جاسم بھی افسردہ سا ہو جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:10

مقام : مہرو کے ماں باپ کا گھر۔

وقت : رات

کردار : مہرو،ماں

(دکھاتے ہیں کہ مہرو،اور ماں کے درمیان جھڑپ جاری ہے۔)

مہرو: میں نے کہہ دیاناں ماں،مجھے اس کی کسی بات پر یقین نہیں ہے۔جھوٹ بولتا ہے وہ۔

ماں: بیٹا،وہ کہہ رہا ہے کہ بیٹے کو بجھوانے کے لئے رانیہ کا فون آگیا تھا تو تمہیں یقین کر لینا چاہیے۔

مہرو: جھوٹ بولتا ہے وہ۔

ماں: دیکھو بیٹا،ویسے تو تم ہمیشہ اپنے فیصلے خود ہی کرتی ہو لیکن......لیکن یہ تم ٹھیک نہیں کر رہی ہو۔وہ تمہارا خیال کرتا ہے،فکر کرتا ہے۔تمہارے پیچھے پاگلوں کی طرح دوڑا چلا آیا ہے۔لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ ہمیشہ ایسے ہی گڑگڑاتا رہے گا۔مرد،مرد ہی ہوتا ہے،ایک خاص حد سے زیادہ اس سے الجھنا نہیں چاہیے۔نہ ہی اس کی رسی کو کھینچنا چاہیے۔تھوڑی ڈھیل ضرور رکھنی چاہیے ورنہ۔مرد رسی تڑوانے کے درپے ہو جاتا ہے،اور مرد ایک بار رسی تڑانے کا فیصلہ کر لے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت اسے نہیں روک سکتی۔جیسے رانیہ سے رسی تڑالی شیراز نے۔

مہرو: ماں مگر۔

ماں: میرا بھی تجربہ ہے،مجھے لگتا ہے کہ شیراز جھوٹ نہیں بول رہا۔اتنی سختی نہ کرو مہرو بیٹا۔یہ میاں بیوی کا تعلق بڑا نازک ہوتا ہے۔غیر ضروری دباؤ سے پل بھر میں ٹوٹ جایا کرتا ہے۔بس بیٹا اتنا ہی دباؤ ڈال جتنا یہ رشتہ سہہ سکتا ہے۔

مہرو: ہوں۔

ماں: میں بھجواتی ہوں شیراز کو۔دور کرنے ناراضگی......

(ماں نکل جاتی ہے تو مہرو سوچتی رہ جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:11

مقام : جاسم کا کمرہ،اوی کا بیڈ

وقت : رات

کردار : جاسم،اوی

(جاسم کے ساتھ اوی لیٹا ہوا ہے اور جاسم اوی کے بالوں میں انگلیاں پھیر رہا ہے۔)

اوی: پاپا،وہ رانیہ آنٹی کا بیٹا ارسل اس لئے نہیں آیا ناں کہ ان کے پاپا اور ممی کی Divorce ہو گئی ہے۔مطلب پاپا مر گئے ہیں ان کے؟

جاسم: نہیں۔مرے نہیں ہیں......بس الگ ہو گئے ہیں وہ لوگ۔

اوی: پاپا،ہماری ممی تو الگ نہیں ہوئی ناں؟وہ بھی تو نہیں آتیں سیری برتھ ڈے پر۔

جاسم: نہیں بیٹا دہ......وہ کیسے الگ ہو سکتی ہیں،وہ تو ہمیشہ ہمارے ساتھ رہتی ہیں۔بس وہ تو اللہ میاں کے پاس چلی گئی ہیں۔لیکن الگ بالکل نہیں ہوئی ہیں۔الگ کیسے ہو سکتی ہیں۔اب تم سو جاؤ۔رات بہت ہو گئی ہے۔

(جاسم اوی کو کلیجے سے لگا لیتا ہے اور اوی آنکھیں بند کر لیتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:12

مقام : شیراز کا گھر۔کار پورچ

وقت : رات

کردار : شیراز،مہرو

(دکھاتے ہیں کہ گاڑی پورچ میں آ کر رکی ہے اور شیراز مہرو کو دیکھتا ہے جو کہ اب بھی ناراض سی ہے گو کہ ناراضگی کم ہے۔)

شیراز: میں پوری کوشش کروں گا کہ آئندہ میرے اور رانیہ کے درمیان کوئی بات نہ ہو۔اور اگر کوئی بات ہو گی تو میں تمہیں اس کے بارے میں لازمی بتاؤں گا۔

مہرو: ٹھیک ہے۔

شیراز: اب گھر میں داخل ہونے سے پہلے ذرا ہنس کے دکھا دو۔

(مہرو مسکرانے کی کوشش کرتی ہے دونوں خوش ہیں۔)

شیراز: تم جب ہنستی ہو تو زیادہ خوبصورت ہو جاتی ہو۔

مہرو: Come on..don't pamper me....

(اور دونوں گاڑی سے اتر کر اندر داخل ہو جاتے ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:13

مقام : شیراز کا آفس-شیراز کا کمرہ

وقت : دن

کردار : جاسم،دوست

(شیراز کا ساتھی افسر اور شیراز گفتگو کر رہے ہیں،گفتگو درمیان سے شروع کرتے ہیں۔)

شیراز: کیا......کہہ رہے ہو تم???

دوست: میں وہی کہہ رہا ہوں جو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر آ رہا ہوں۔NAB اور FIA دونوں ایجنسیاں تیری فائل کھول چکی ہیں۔

شیراز: یہ......یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

دوست: اور ابھی تو کئی بیوروکریٹ اور سیاستدانوں کی فائلیں اوپن ہونی ہیں۔

شیراز: This is really a bad news...

دوست: Yes it is...

شیراز: تم کیا کر سکتے ہو اس سلسلے میں؟

دوست: میں بس یہی کر سکتا ہوں جو کر دیا۔Confirm کر دیا۔ایجنسی اس بار کرپشن کے خلاف اوپر سے سخت احکامات ہیں۔ورلڈ بینک کا بھی بہت پریشر ہے،اس Crack Down کے بغیر وہ قرضے کی دوسری قسط جاری نہیں کرینگے۔تو تم خود اندازہ لگا سکتے ہو۔حالات کی سنگینی کا۔

شیراز: ہوں۔

(شیراز پریشان سا ہو کر گہری سوچ میں ڈوبتا چلا جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:14

مقام : بچوں کا اسکول، وہی بینچ
وقت : دن
کردار : ارسل، ثانیہ

(ثانیہ جو ایک چھوٹی سی پیسٹری نکال کر رکھتی ہے۔)

ثانیہ: یہ دیکھو، میں یہ پیسٹری لے کر آئی تھی، اور کینڈلز بھی لائی ہوں۔ابھی ہم اسے کاٹ کر تمہاری برتھ ڈے سیلی بریٹ کریں گے۔ہوں؟

(ثانیہ ماچس سے پیسٹری پر کینڈلز لگا کر اسکیل فٹ سے کاٹنے کا کہتی ہے ارسل کیک کاٹتا ہے۔)

چلو کم آن کیک کاٹو!

ثانیہ: Happy birthday to you ..happy birthday dear Arsal. Happy birthday to you..May you have many more....

(ثانیہ تالیاں بجاتی رہتی ہے دونوں مل کر پیسٹری کھاتے ہیں۔)

ثانیہ: اور یہ رہا تمہارا گفٹ، یہ میں لائی تھی اور یہ ممی کی طرف سے۔

(ارسل جلدی جلدی کھولتا ہے)

ارسل: بیوٹی فل۔یہ بہت خوبصورت ہے۔..I...I like it.

ثانیہ: اور کل میں عارف ماموں، شمائلہ ممانی، اور جاسم انکل، اور راوی والے گفٹ بھی لے آؤں گی تمہارے لئے۔

ارسل: یہ جاسم انکل اور راوی کون ہیں؟؟؟

ثانیہ: ارے میں نے تمہیں بتایا تو تھا۔وہ جو انکل نہیں تھے جو بارش والی رات۔

(ثانیہ بیگ سے مزید کچھ کھانے کو نکالتی ہے ساتھ ساتھ گفتگو ہو رہی ہے۔آگے "مونتاج" شروع ہو جاتا ہے ثانیہ اور ارسل باتیں کر رہے ہیں اور ساتھ کھا پی بھی رہے ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:15

مقام : جاسم کا آفس۔جاسم کا کمرہ
وقت : دن
کردار : جاسم، رانیہ

(جاسم کے پاس رانیہ کھڑی یا بیٹھی ہوئی ہے گفتگو درمیان سے شروع کرتے ہیں۔)

جاسم: ارے نہیں معذرت کیسی۔Its okay,۔ہو جاتا ہے یہ۔میں سمجھ سکتا ہوں آپ کی مجبوری۔

رانیہ: پھر بھی سر۔آپ اور راوی کو اتنی تکلیف ہوئی۔

جاسم: ارے میں نے کہا ناں آپ بالکل ایسا مت سوچیں۔میں اور راوی تو خود کسی حد تک اپنوں سے دوری کے معاملات کو سمجھ سکتے ہیں۔اس طرح کی سچویشن نہ سہی، ایک دوری تو ہم دونوں بھی جھیل رہے ہیں ناں۔

(جاسم اپنی بیوی کو یاد کرتے ہوئے سنجیدہ اور رنجیدہ ہو جاتا ہے۔)

لیکن ایک بات بتاؤں آپ کو رانیہ۔انسان کو ہر حال میں اداسی سے فائٹ کرنا چاہئے اور خوش رہنے کی کوشش کرنا چاہیے۔ان...... ان جدائیوں کو دل سے لگا کر بھی خوش رہنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ہوں؟

(جاسم جوش میں آ جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:16

مقام : شیراز کا گھر، Living۔یا۔ارسل کا بیڈ روم
وقت : شام
کردار : ارسل، مہرو

(ارسل پینٹنگ کر رہا ہے کہ پینٹ باکس سے کلر گر جاتے ہیں اور میز یا کارپٹ پر گر جاتے ہیں کہ اندر سے آتی ہوئی مہرو انہیں گرتے ہوئے دیکھ لیتی ہے اور شدید غصے میں آجاتی ہے۔)

مہرو: .Oh God کیا کرتے ہو تم۔پاگل...... اندھے ہو تم؟ ہاتھ پیر کام نہیں کرتے ہیں۔سارا کارپٹ تباہ کر دیا......God..

(مہرو آگے بڑھ کر ارسل کو تھپڑ لگا دیتی ہے ارسل حیران پریشان ہو کر رونے لگتا ہے کہ میڈ خالدہ اندر آجاتی ہے)

خالدہ: کک.....کیا ہوا بیگم صاحبہ، ک کک کیا ہوا، کیا کر دیا ارسل صاحب نے؟

مہرو: دیکھ نہیں رہی ہو، نظر نہیں آرہا ہے تمہیں کیا کیا ہے؟ "ارسل صاحب" نے، سارا کارپٹ تباہ کر دیا اس نے۔ کسی چیز کی تمیز نہیں سکھائی اس کی ماں نے، کسی چیز کی نہیں۔ نہ اٹھنے بیٹھنے کی، نہ کھانے پینے کی، نہ کسی چیز کے استعمال کی۔ انسان کا بچہ لگتا ہی نہیں ہے یہ۔

خالدہ: میں.....میں ابھی صاف کر دیتی ہوں۔ ابھی کر دیتی ہوں صاف جی۔

(خالدہ جاتے جاتے رک جاتی ہے)

مہرو: رک جاؤ۔ یہی صاف کرے گا۔ جس نے گرایا ہے خود صاف کرے گا یہ، تو اس کی طبیعت بھی صاف ہو گی، اور آئندہ یہ کرے گا بھی نہیں۔ جاؤ ذرا کپڑا لا دو اسے۔ جاؤ۔

(مہرو کھڑی خونخوار نگاہوں سے اسے دیکھتی ہے خالدہ گھبرا کر چلی جاتی ہے اور لا کر ارسل کو دیتی ہے۔)

خالدہ: بیگم صاحبہ.....میں کر دیتی ہوں۔

مہرو: سنا نہیں تم نے.....کیا کہا ہے میں نے؟....دو اسے۔ دو!

(خالدہ روتے ہوئے ارسل کے سامنے کپڑا رکھ دیتی ہے۔)

مہرو: چلو صاف کرو، یہ جو گند تم نے پھیلایا ہے چلو۔

ارسل: جی.....

مہرو: صاف کرو، رونے دھونے کی ضرورت نہیں ہے۔ چلو چلو Clean it چلو۔

(بیچارہ ارسل روتے روتے کپڑا اٹھا کر گرا ہوا رنگ صاف کرنے لگتا ہے ساتھ ساتھ روتا بھی جا رہا ہے، خالدہ میڈ کی آنکھوں میں آنسو ہیں۔)

CUT

☆.....☆.....☆

سین نمبر:17

مقام : عارف کا گھر - دونوں کا بیڈ روم

وقت : رات

کردار : عارف، شائلہ

(دونوں کے درمیان گفتگو جاری ہے گفتگو درمیان سے شروع کرتے ہیں۔)

عارف: اوہ بابا، تمہیں اس بات کی کیوں اتنی زیادہ فکر لگ گئی ہے کہ رانیہ کو شادی کر لینی چاہیے۔

شائلہ: یہ اس کے لئے اچھا ہے عارف۔ ابھی عمر ہے۔ ابھی رانیہ شادی کر سکتی ہے۔ پہاڑ جیسی زندگی پڑی ہے اس کے آگے۔ اپنا گھر اپنا گھر ہوتا ہے۔

عارف: یہ بھی اس کا اپنا ہی گھر ہے، اور وہ بہتر سمجھتی ہے کہ اسے شادی کر لینی چاہیے یا نہیں۔ اگر وہ نہیں بھی کرتی تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ گھر بھی اس کے گھر جیسا ہی ہے۔ وہ ساری عمر یہاں رہ سکتی ہے۔ کیا پرابلم ہے اسے، کچھ بھی نہیں، اور بہتر یہی ہے کہ تم اس سے یہ شادی وادی والی بات مت کرو۔ کہیں وہ غلط مطلب ہی نہ سمجھ لے، سمجھیں تم؟؟؟

(عارف اپنی بات مکمل کر کے کسی جانب نکل جاتا ہے اور شائلہ سوچتی رہ جاتی ہے۔)

CUT

☆.....☆.....☆

سین نمبر:18

مقام : جاسم کا آفس، رانیہ کا کیبن

وقت : دن

کردار : رانیہ، جاسم

(رانیہ اپنے کمرے یا کیبن میں کام کر رہی ہے اور سنجیدہ اور خاموش اور افسردہ سی کام کے دوران سوچنے لگتی ہے کہ وہاں سے گزرتا ہوا جاسم اسے دیکھ کر اس کے پاس آجاتا ہے۔)

رانیہ: جاسم صاحب آپ؟؟؟

جاسم: ہوں.....تو آپ نے میری ہدایات پر عمل نہیں کیا؟

رانیہ: ک.....کیا کیا۔ کون سی ہدایات سر؟

جاسم: وہی خوش رہنے کی کوشش کرنے والی ہدایات۔

رانیہ: ج.....جی سر، بس وہ۔

جاسم: میں لنچ کے لئے جا رہا تھا، آپ مناسب سمجھیں تو آجائیے۔ دل بہل جائے گا تھوڑا آپ کا۔

رانیہ: جی.....جی سر وہ۔

جاسم: خوش رہنے کا ایک بہانہ مل جاتا ہے اس چھوٹی موٹی Outing سے، آجائیے۔

رانیہ: جی.....جی سر۔

(رانیہ رضامندی والا "جی" کہتی ہے اور دونوں نکل جاتے ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:19

مقام : Restaurent

وقت : دن

کردار : جاسم۔رانیہ

(جاسم اور رانیہ بیٹھے ہیں گفتگو جاری ہے ساتھ ساتھ کھانا بھی کھا رہے ہیں۔)

رانیہ: آپ نے بتایا نہیں، آپ کی مسز کی ڈیتھ کیسے ہوئی تھی، کیا بیمار تھیں وہ؟

جاسم: سعدیہ کی ڈیتھ...... سعدیہ کی ڈیتھ...... نہ...... نہیں نہیں بیمار نہیں تھی وہ ، بالکل بیمار نہیں تھی۔ بلکہ اس دن تو وہ بہت کھلی ہوئی ، بہت خوبصورت لگ رہی تھی بجی سنوری، بہت خوبصورت لگ رہی تھی وہ۔ ہم دونوں ایک شادی سے واپس آرہے تھے اس رات......

* Flash Back Start.*

☆......☆......☆

سین نمبر:20

مقام : جاسم کی گاڑی

وقت : رات

کردار : جاسم،سعدیہ

(دکھاتے ہیں کہ جاسم اور بیوی سعدیہ خوشی خوشی آرہے ہیں۔)

جاسم: کھانا اچھا بنایا تھا اظہر وغیرہ نے۔

سعدیہ: اور سنبل کتنی خوبصورت لگ رہی تھی۔

جاسم: ہاں لگ تو رہی تھی لیکن تم...... تم سے کم۔

سعدیہ: کم آن جاسم۔ آپ مجھے بناتے بہت ہیں۔

جاسم: قسم سے۔ پورے ہال میں تم سے زیادہ خوبصورت کوئی نہیں تھا۔

(یکدم تین چار ڈاکو گاڑی آگے لگا کر سائیڈ کرا کے گاڑی روک لیتے ہیں اور ان کے پاس آتے ہیں جاسم اور سعدیہ گھبرا جاتے ہیں۔)

ڈاکو: اتارو...... اتارو...... اتارو۔

سعدیہ: آ......آ......!!!

(گاڑی کی چابی ڈاکو نے اپنے ہاتھ میں لے لی ہے)

جاسم: دیکھو، یہ کیا کر رہے ہو تم لوگ؟؟؟

ڈاکو: نکال جو کچھ تیرے پاس ہے، بٹواہ...... اپنا بٹوا والا نہیں تو کھوپڑی کھول دوں گا۔

دوسرا ڈاکو: اتارو...... اتارو...... جلدی اتارو۔

جاسم: اتر جاؤ۔ دے دو انہیں جو چاہیے۔ سعدیہ۔ دے دو۔

ڈاکو: جلدی کر...... جلدی کر، اتنا وقت نہیں ہے۔

(سعدیہ کے ہاتھ میں جو زیور ہے وہ کھینچتا ہے تو اس کا ہاتھ زخمی ہو جاتا ہے ڈاکو جلدی سے سعدیہ کے کانوں کی بالیاں کھینچتا ہے تو کانوں سے خون نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔)

سعدیہ: آ......آ...... میرے اللہ، تم لوگ انسان ہو یا جانور...... درندے۔

(بھاگنے والا ڈاکو جس نے بالیاں نوچی ہوتی ہیں رک جاتا ہے سفاک انداز میں مڑتا ہے اور پاس آکر)

ڈاکو: ہم...... ہم صرف ڈاکو ہیں، لیکن اگر کوئی ہمیں گالی دے تو درندے بھی بن جاتے ہیں۔

جاسم: نہ...... نہیں...... سعدیہ...... سعدیہ، سعدیہ نہ۔ سنیں۔ یہ کیا کیا کمینے۔

(وہ سعدیہ پر فائر کرتا ہے اور بھاگ جاتا ہے)

کوئی...... کوئی ہے۔ پلیز ہیلپ...... ہیلپ...... سعدیہ...... سعدیہ......!

(جاسم پاگلوں کی طرح گاڑی سے اتر کر ہیلپ کے لئے لوگوں کو پکار رہا ہے۔)

Flash Back End

☆......☆......☆

سین نمبر:21

مقام : Restaurent

وقت : دن

کردار : جاسم،رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ جاسم فلیش بیک سے واپس آیا ہے تو پسینے میں شرابور ہے اور سسک اٹھتا ہے۔)

جاسم: سعدیہ، سعدیہ۔ اوہ گاڈ، کیوں کیا انہوں نے میرے ساتھ ایسا، ایسا کیوں کیا؟

رانیہ: Sad...very sad.. آئی ایم سوری، مجھے نہیں پتہ تھا کہ آپ کی مسز کی یوں ڈیتھ ہوئی

تھی۔ میں نے آپ کو خواہ مخواہ اذیت میں مبتلا کردیا۔ آئی ایم سوری۔ پوچھنا ہی نہیں چاہیے تھا مجھے۔

(جاسم اپنے آنسو صاف کرتا ہے اور خود کو کمپوز کرتا ہے)

جاسم: ہوں نہیں......Its okay۔ اس میں آپ کا کیا قصور...Its okay

(اس دوران جاسم کے فون کی بیل بجتی ہے۔)

جاسم: ایکسکیوزمی۔ ہیلو ہاں شہریار، نہیں...... مجھے نہیں پتہ۔ ک...... کیا ہوا اوی کے اسکول میں؟ کک...... کیا بم کی اطلاع ہے۔ اوہ گاڈ، تو نے احسن کو لے لیا؟ اچھا میں...... میں نکلتا ہوں۔

رانیہ: کک......کیا ہوا خیریت تو ہے ناں؟

جاسم: ہوں نہیں۔ وہ اوی کے اسکول میں بم کی اطلاع ملی ہے۔ ابھی ابھی جیو پر نیوز چل رہی ہے۔

رانیہ: یا میرے اللہ۔

جاسم: مجھے...... مجھے فوراً اوی کو Pick کرنا ہوگا۔

رانیہ: ہوں......

(جاسم جلدی سے اٹھ کر ٹیبل پر پیسے رکھ کر نکلتا ہے تقریباً بھاگتا ہے رانیہ بھی ساتھ نکل جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:22

مقام : Restaurent-پارکنگ

کردار : رانیہ اور جاسم

(رانیہ اور جاسم کا گاڑی میں بیٹھنا اور ایمرجنسی میں نکلنا۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:23

مقام : سڑکیں، جاسم کی گاڑی

وقت : دن

کردار : جاسم۔ رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ جاسم تیزی سے گاڑی بھگا رہا ہے، مختلف سڑکوں سے گزر رہا ہے مختلف پاسنگ دکھاتے ہیں کہ جاسم شدید پریشان ہے اور کافی فاسٹ ڈرائیونگ کر رہا ہے مختلف اینگلز سے گاڑی کو شوٹ کریں۔ گاڑی کی بریکوں کی چرچرانے کی آواز۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:24

مقام : اوی کا اسکول

وقت : دن

کردار : جاسم۔ رانیہ، بچے، ٹیچرز

(دکھاتے ہیں کہ جاسم اسکول کے اندر داخل ہوا ہے تو اندر بچے اور ٹیچر پریشان کھڑے ہیں۔ جاسم کو دیکھتے ہی اوی بھاگتا ہوا آتا ہے جاسم بیٹھ جاتا ہے اور اوی اس کے گلے لگ جاتا ہے جاسم اوی کو چومتا ہے۔ رانیہ، جاسم اور اوی کی محبت کو دیکھ کر آبدیدہ سی ہوجاتی ہے اور جاسم بیٹے کو گود میں اٹھا کر باہر کی طرف نکل جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:25

مقام : جاسم کا گھر۔ لونگ

وقت : دن

کردار : جاسم۔ رانیہ، اوی

(دکھاتے ہیں کہ جاسم اوی اور رانیہ گھر میں داخل ہوتے ہیں۔)

جاسم: اس اوی کے چکر میں آپ تو لنچ بھی نہیں کرسکیں صحیح طرح سے۔

رانیہ: نہیں Its okay۔ میں نے بس تھوڑا سا لے لیا تھا۔

جاسم: آپ بیٹھیں میں کچھ لے کر آتا ہوں۔

رانیہ: نہیں سنیں سر......اس کی ضرورت نہیں ہے۔

جاسم: بس چائے اور Snacks وغیرہ۔ بس آیا دو منٹ میں۔

(جاسم اندر جانے لگتا ہے تو اوی کے سر پر ہاتھ مار کر)

جاسم: You naughty boy , go and change...

اوی: اوکے پاپا۔

(اوی کمرے میں چلا جاتا ہے اور جاسم کچن میں اور رانیہ لونگ میں اکیلی رہ جاتی ہے اس کی نظر بیٹھے بیٹھے دیوار پر لگی سعدیہ کی اکیلی اور جاسم کے ساتھ مسکراتی ہوئی رومانوی تصویروں پر ٹکتی ہے۔ رانیہ اٹھ کر تصویر دیکھنے لگتی ہے قریب جا کر۔)

Intercut

☆......☆......☆

سین نمبر:26

مقام : جاسم کا گھر۔کچن

وقت : دن

کردار : جاسم

(دکھاتے ہیں کہ جاسم کچن میں چائے بنا رہا ہے، کٹلری وغیرہ تلاش کر رہا ہے کچھ کھانے کو نکال رہا ہے مگر چیزیں نہیں مل رہی ہیں۔ خود کلامی کرتا ہے۔)

جاسم: (خود کلامی) یہ رضیہ کدھر رکھ دیتی ہے چیزیں......کوئی چیز کبھی نہیں ملتی۔

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:27

مقام : جاسم کا گھر۔Living

وقت : دن

کردار : جاسم۔رانیہ،

(دکھاتے ہیں کہ لونگ میں تصویروں کو بغور رانیہ دیکھ رہی ہے اداس ہو کر۔ جاسم ٹرے میں کھانا اور چائے لے کر آتا ہے رانیہ کو دیتا ہے۔)

جاسم: یہ لیجیے۔

رانیہ: ہوں......اوہ تھینک یو سر۔

جاسم: ہماری Cook صبح اور شام آتی ہے، اور میں اس سے بہتر چائے بنا سکتا ہوں۔

رانیہ: Its okay.. آپ کی مسز بہت خوبصورت تھیں۔

جاسم: ہوں......سعدیہ......ہاں۔ سعدیہ واقعی بہت خوبصورت تھی، بظاہر بھی اور دل کی بھی۔

رانیہ: ہوں۔

جاسم: یہ ...... یہ تصویر جب ہم دونوں ہنی مون پر گئے تھے تب کھینچی تھی۔ اور یہ جب اوی پیدا ہونے والا تھا۔ اور یہ جب......

(جاسم اور رانیہ تصویروں میں کھو جاتے ہیں۔)

("مونتاج")

(جاسم رانیہ کو تصویروں کے بارے میں بتا رہا ہے۔ اور کچھ یاد کر کے ہنس بھی رہا ہے۔ اور اداس بھی ہو جاتا ہے۔ رانیہ بھی اس سفر میں جاسم کے ساتھ ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:28

مقام : شیراز کا گھر۔لان

وقت : دن

کردار : شیراز،مہرو،راحیل

راحیل: جی مجھے بھی یہی بات پتہ چلی ہے سر۔ یہ تو کافی پریشان کن صورتحال ہے سر۔

شیراز: ہوں ہے تو۔

راحیل: سر سب سے پہلا کام تو آپ یہی کریں ناں کہ اپنے اکاؤنٹس ختم کروائیں اور کسی دوسرے با اعتبار شخص کے نام سے اکاؤنٹس اور پراپرٹیز وغیرہ ٹرانسفر کرائیں۔

شیراز: ہوں......مہرو کے نام تو کرا نہیں سکتے۔

راحیل: نہیں بھابھی کے نام تو وہی مسئلہ آئے گا۔ کوئی اور عزیز؟

شیراز: ہوں......مہرو۔

مہرو: جی۔

شیراز: تمہارے پاس اپنے Father کا I-D کارڈ وغیرہ ہے ناں؟

مہرو: ہے تو نہیں، میں منگوا لیتی ہوں۔

شیراز: ٹھیک ہے آج ہی منگوا لو۔ میں جو کچھ تمہارے فادر کے نام ٹرانسفر کرا سکتا ہوں وہ تو کراؤں ناں۔ بعد میں دیکھتے ہیں کہ ان NAB اور FIA والوں کا کیا کرنا ہے۔

مہرو: ہوں...... میں ابھی منگواتی ہوں۔

(مہرو نکل جاتی ہے۔)

شیراز: راحیل مجھے اس موقع پر قدم قدم تک جب تک یہ Matter سالو نہیں ہوتا تمہاری ضرورت ہوگی۔

راحیل: میں آپ کے ساتھ ہوں سر...... ہر وقت۔

And i always stand by you,I told you Sir you are my ideal..

شیراز: ہوں۔!!!

شیراز پریشانی میں ہونٹ کاٹتا ہے اور سوچتا ہے۔

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:29

مقام : عارف کا گھر۔رانیہ کا کمرہ

وقت : شام

کردار : رانیہ،تانیہ

(ماں بیٹی باتیں کر رہی ہیں،ارسل کی گفتگو درمیان سے پکڑتے ہیں۔)

تانیہ: ہم دونوں نے مل کر کیک کاٹا تھا ممی۔

رانیہ: ہوں؟ کیسا لگ رہا تھا وہ؟؟؟

تانیہ: بہت پیارا لگ رہا تھا اور بہت خوش تھا ارسل گفٹ دیکھ کر۔آپ کا گفٹ تو بہت ہی پسند آیا تھا اسے۔

رانیہ: ہوں۔

تانیہ: ممی۔

رانیہ: ہوں بیٹا۔

تانیہ: ارسل آپ کو بہت زیادہ یاد کر رہا تھا ممی۔بہت Miss کر رہا تھا وہ آپ کو۔

رانیہ: ہوں...... میں۔میں بھی بہت Miss کرتی ہوں اسے بیٹا۔ ہر وقت مس ہی تو کرتی ہوں،اور کرتی کیا ہوں۔

(رانیہ مشکل سے آنسو روکتی ہے۔)

تانیہ: تو...... ممی آپ چل کر ملتیں کیوں نہیں؟ ارسل اسکول میں تو مل سکتی ہیں ناں آپ؟

رانیہ: ڈرتی ہوں بیٹا۔ڈرتی ہوں...... کہیں تمہارے پاپا کو خبر ہوگئی تو کہیں،کہیں تم سے بھی نہ جاؤں۔

تم...... تم جانتی نہیں ہو اپنے پاپا کو۔اور میں دونوں بچوں کو کھو نہیں سکتی۔نہیں کھو سکتی میں۔

(رانیہ،تانیہ کو جذباتی ہو کر گلے لگا لیتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:30

مقام : شیراز کا گھر۔لونگ یا کمرہ

وقت : دن

کردار : ارسل،اس کا ٹیوٹر،مہرو

دکھاتے ہیں کہ ارسل کو ٹیوٹر پڑھا رہا ہے جبکہ ارسل کی بالکل توجہ نہیں ہے۔

ٹیوٹر: کم آن ارسل بیٹا۔کیا کر رہے ہو۔بی فور تھرٹی 29 ہوگا Forty نہیں۔تم بالکل توجہ نہیں دے رہے ہو۔جو ہوم ورک میں نے دیا تھا وہ بھی نہیں کیا تم نے۔میں تمہاری ممی سے شکایت کروں گا۔

(مہرو گزر رہی ہوتی ہے)

مہرو: کیا بات ہے انجم صاحب،خیریت تو ہے؟

ٹیوٹر: جی۔کچھ نہیں بس آپ سے بات ہی کرنا چاہ رہا تھا۔یہ آج کل ارسل کی توجہ بالکل نہیں ہے پڑھائی پر۔نہ میری بات سنتا ہے نہ ہوم ورک کرتا ہے۔بالکل کام نہیں کر رہا ہے۔یہ آج کل۔

(مہرو ارسل سے مخاطب ہوتی ہے)

مہرو کیوں؟ کیوں کام نہیں کرتے ہو تم ارسل۔ہیں؟ بولو۔کیا کہہ رہے ہیں سر،بولو کیوں...... نہیں سنتے ہو۔انجم صاحب اس کے کان کھینچا کریں۔میں آپ کو Stick لا کر دوں اس کو رسید کریں۔یہ ایسے نہیں مانے گا۔لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانا کرتے۔ہیں...... بولو بولو۔کیوں کر رہے ہیں انجم صاحب تمہاری شکایت۔بولو۔اب بولتے کیوں نہیں ہو ؟ریں ریں کیوں کر رہے ہو ؟

(مہرو loud سی ہو جاتی ہے انجم حیران رہ جاتا ہے،اور مارنے لگتی ہے کان کھینچتی ہے اور کمر پر لگاتی ہے،ارسل کے،وہ رو رہا ہے۔)

انجم: سنیں سنیں مہرین صاحبہ،وہ...... وہ ایسی کوئی بات نہیں ہے،میں تو کہہ رہا تھا کہ......

مہرو: نہیں۔ایسی ہی بات ہے انجم صاحب۔یہ واقعی روز بروز بدتمیز ہوتا جا رہا ہے،ہر وقت کوئی

نہ کوئی شرارت، کوئی نہ کوئی نقصان، ہر وقت شیطانیوں کی طرف چلتا ہے اس کا ذہن۔
اور کسی کا ڈر خوف نہیں ہے۔ شٹ اپ، چپ ہو جاؤ۔

(روتے ہوئے ارسل کو)

اب خبردار جو روئے۔ ذرا سا کچھ کہہ دو تو فوراً آنسو بہانا شروع کر دیتا ہے۔

I said ! shut up, shut up...

(مہر زور سے چیخ کر ایک اور اس کی کمر پر لگاتی ہے، تو ارسل کی گھگھی بندھ جاتی ہے۔ کیمرہ حیران پریشان ٹیوٹر انجم پر چارج کرتا چلا جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:31

مقام : عارف کا گھر، تانیہ، رانیہ کا کمرہ
وقت : رات
کردار : رانیہ، تانیہ، شائلہ

(دکھاتے ہیں کہ رانیہ واش روم سے فریش ہو کر نکلی ہے تو تانیہ سو رہی ہے اور کوئی چیز سینے سے لگائے سو رہی ہے، رانیہ قریب جا کر دیکھتی ہے اور تصویر کو سیدھا کرتی ہے تو یہ ارسل کی تصویر ہے۔ رانیہ کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں پہلے ہٹانے لگتی ہے پھر کچھ سوچ کر تصویر اسی طرح سینے پر رکھ دیتی ہے، ابھی اسی ٹرانس میں ہوتی ہے کہ دروازہ کھلتا ہے ، اور شائلہ بھابھی اندر آتی ہیں۔)

شائلہ: رانیہ......!!!
رانیہ: ج......جی ج جی بھابھی۔
شائلہ: تم اگر Free ہو تو میری بات سن لینا۔ مجھے تم سے کچھ بات کرنا ہے۔
رانیہ: جی بھابھی میں آتی ہوں ۔
شائلہ: ذرا جلدی آنا۔ میں چاہتی تھی ذرا عارف کے آنے سے پہلے بات کر لیتے ہم،
رانیہ: جی بس آتی ہوں۔

(اور کیمرہ سوئی ہوئی اور سینے پر ارسل کی تصویر رکھی ہوئی تانیہ پر چارج کرتا چلا جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:32

مقام : عارف کا گھر، لونگ، یا کوئی کمرہ
وقت : رات
کردار : رانیہ، شائلہ

(شائلہ موجود ہے کہ رانیہ آتی ہے۔)

رانیہ: جی بھابھی، خیریت تو ہے ناں؟
شائلہ: ہاں۔ ایسی کوئی پریشانی کی کوئی بات نہیں، خیریت ہے لیکن بات اہم ضرور ہے۔
رانیہ: جی بتائیں بھابھی۔
شائلہ: دیکھو رانیہ تم......تم اچھی طرح جانتی ہو اپنے بھائی عارف کے مزاج کو بھی، اور عارف کے وسائل کو بھی ۔ میری بات کا کوئی غلط مطلب مت نکالنا، لیکن حقیقت سے منہ تو نہیں موڑا جا سکتا۔ اب سچی بات یہ ہے کہ آج کل عارف پہ جتنا بوجھ پڑ گیا ہے۔ ایک تنخواہ میں اس کا بوجھ اٹھانا بہت مشکل ہے بلکہ ناممکن۔ جو تھوڑی بہت بچت میں نے کی تھی، وہ بھی استعمال میں آنا شروع ہو گئی ہے۔ سوچتی ہوں اس کے بعد کیا ہوگا۔ تم......تم سمجھ رہی ہو ناں؟ میں کیا کہنا چاہ رہی ہوں؟
رانیہ: جی جی جی بھابھی۔
شائلہ: اور پھر میں سوچتی ہوں کہ ابھی تمہاری عمر ہی کتنی ہے، ابھی پہاڑ سی زندگی پڑی ہے تمہارے آگے۔ عارف سے میں نے کہا تو بُرا مان گئے ۔ میرا اخلاص اور میری نیت کوئی نہیں سمجھتا۔ تم اُن سے پلیز ذکر مت کرنا۔ بالکل بھی بات مت کرنا۔ وہ سخت ناراض ہوں گے مجھ سے۔
رانیہ: جی!!!
شائلہ: میرا، میرا مشورہ ہے تمہیں رانیہ کہ......کہ تم شادی کر لو۔
رانیہ: شادی......؟؟؟
شائلہ: ہاں، دوسری شادی تمہیں اپنا گھر دے گی، اور کچھ بھی ہو لیکن عورت کا اپنا گھر کبھی بھائی کا گھر نہیں ہو سکتا۔

(آہٹ ہونے پر مڑتی ہے تو چونک جاتی ہے عارف کھڑا اسے خونخوار نظروں سے گھور رہا ہے شائلہ پر Bang آتا ہے۔)

شائلہ: عارف......عارف آپ؟؟؟

Freeze

☆ ☆......☆

قسط نمبر 9

سین نمبر: 01

مقام : عارف کا گھر، عارف کا کمرہ
کمرے کا باہر کا راستہ
وقت : رات
کردار : عارف، شائلہ

(دکھاتے ہیں کہ عارف کے گھر میں عارف زور زور سے چیخ رہا ہے۔)

عارف: No...No... میں تمہاری کوئی بات نہیں سنوں گا۔ کوئی نہیں۔ تمہاری، تمہاری جراءت کیسے ہوئی کہ تم، تم میری بہن کو اس گھر سے جانے کا کہو۔

شائلہ: میں نے ایسا کچھ نہیں کہا عارف میں نے، میں نے تو اسے صرف زندگی کی ایک حقیقت سمجھانے کی کوشش کی ہے۔

عارف: تم کوئی انوکھی سقراط پیدا نہیں ہوگئی جو اس دنیا میں...... تم سے زیادہ زندگی کی حقیقتوں کی سمجھ ہے...... مجھے بھی اور رانیہ کو بھی۔

شائلہ: آپ، آپ اب زیادتی کر رہے ہیں عارف۔

(رانیہ باہر سن رہی ہے اور ڈسٹرب ہو رہی ہیں)

عارف: میں، میں زیادتی کر رہا ہوں...... میں زیادتی کر رہا ہوں میں...... یا تم زیادتی کر رہی ہو...... کہ میرے سمجھانے اور منع کرنے کے باوجود تم، تم رانیہ سے وہی کچھ کہے جا رہی ہو۔

شائلہ: عارف، عارف، عارف میں ایسا کچھ نہیں چاہتی کی ہم رانیہ کی مدد نہ کریں۔

عارف: تم سب سے پہلے اپنے Concepts درست کرو۔ میں رانیہ کی کوئی مدد نہیں کر رہا ہوں، میری بہن ہے، سگی ہے۔ میں جو کچھ کر رہا ہوں اپنا فرض سمجھ کر کر رہا ہوں سمجھیں تم؟

شائلہ: فرض تو ہیں لیکن، لیکن کچھ زمینی حقیقتیں بھی ہوا کرتی ہیں، اور حقیقت یہ ہے کہ آپ کی اس محدود تنخواہ میں اتنے سارے لوگوں کا بوجھ اٹھانا ممکن نہیں ہے۔

(رانیہ سن کر ساری گفتگو کافی ڈسٹرب اور شرمندہ ہے۔)

عارف: دیکھا، دیکھا، دیکھا تم نے اصل حقیقت اب آگئی نہ تمہاری زبان پہ، جب آ ہی گئی ہے تو کان کھول کر سن لو شائلہ بی بی، کہ یہ جتنی تنخواہ ہے چاہے محدود ہے چاہے لامحدود۔ پہلے اس سے رانیہ اور تانیہ کے خرچے پورے ہونگے۔ پہلے تانیہ کی فیس جائیگی۔ پہلے رانیہ کے معاملات پورے ہونگے۔ اس کے بعد۔ جو بچے گا اس سے تمہیں اپنا اور اپنے بچوں کا گھر چلانا ہوگا۔ سمجھ گئی تم؟

شائلہ: عارف تم!!!

عارف: اور ایک بات اور اچھی طرح کان کھول کر سن اور سمجھ لو کہ یہ، یہ آخری وارننگ ہے، آج کے بعد اگر رانیہ کے معاملے میں کوئی شکایت ملی۔ تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا...... UNDERSTAND۔

(عارف شدید غصہ میں بول کر باہر نکل جاتا ہے کیمرہ بری طرح روتی ہوئی شائلہ پر چارج کرتا چلا جاتا ہے۔)

شائلہ: اوں، اوں

(شائلہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی ہے اور باہر کھڑی رانیہ شرمندہ اور پریشان ہے اس جھڑپ سے۔)

☆......☆......☆

سین نمبر 02

مقام : شیراز کا گھر+شیراز، مہرو کا Bed Room
وقت : رات

(دکھاتے ہیں کہ شیراز کاغذات مہرو کے حوالے کر رہا ہے۔)

شیراز: یہ لو!

مہرو: یہ کس چیز کے Documents ہیں۔

شیراز: میں نے ساری پراپرٹی کے Documents بنوا دیئے ہیں اور یہ پلاٹس اور شاپس اور Defense والے دونوں گھر تمہارے Father کے نام کروا دیئے ہیں۔

مہرو: ہوں!

شیراز: بس ان کے سائن چاہیے، پچھلی Date میں بنوائے ہیں یہ کاغذات......اور ان کی کچھ پہلے کی بھی پراپرٹیز بھی Show کر دی ہیں۔ خیر۔ اس وقت اس تفصیل میں جانے کا وقت نہیں ہے۔ تم۔ بس۔ جہاں جہاں نشانات لگے ہیں وہاں سائن کروادو۔

مہرو: ہوں......ایک، ایک بات پوچھوں شیراز؟

شیراز: ہوں۔

مہرو: یہ، یہ اب کیا ہونے جا رہا ہے، اگر خدانخواستہ انہوں نے تمہیں پکڑ لیا تو۔

شیراز: دیکھتے ہے کیا ہوتا ہے، لیکن میرے خیال میں یہ اب اتنا آسان نہیں ہوگا، کیونکہ مجھے پکڑنے کا مطلب ہوگا ایک (پنڈورا بکس؟؟؟؟) کھول دینا...... مجھے پکڑنے سے معاملہ رکے گا نہیں بلکہ قابو سے باہر ہو جائیگا۔ بات فیڈرل سیکریٹری تک جائیگی۔ اس میں بہت سے پردہ نشینوں کے نام آئیں گے۔ وہ نام جو، شاید حکومت Afford نہیں کر سکتی کہ منظر عام پر آئیں۔

مہرو: ہوں......تو تم مطمئن ہو کہ کچھ نہیں ہوگا۔

شیراز: ہوں...... مجھے تو ایسا ہی لگتا ہے......

مہرو: تو یہ، یہ سب کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

(مہرو کاغذات کی طرف اشارہ کرتی ہے)

شیراز: ضروری ہے۔ یہ بھی ضروری ہے۔ لہٰذا Second Option ہمیشہ رکھنا چاہیے۔ اور یہ حفظ ماتقدم کے طور پر...Safety Measures لے لینے چاہیے۔

مہرو: ہوں۔

شیراز: بس کل تم سب سے پہلا کام یہی کرنا کہ اپنے Father سے ان کاغذات پہ سائن کرالینا۔

مہرو: ہوں۔

☆......☆......☆

سین نمبر:03

مقام : عارف کا گھر، ناشتے کی ٹیبل
وقت : صبح
کردار : عارف، شائلہ، رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ ناشتے کی TABLE پر عارف خفا خفا ہے۔ شائلہ سے بات نہیں کر رہا ہے اور رانیہ شرمندہ سی ہو رہی ہے۔)

شائلہ: یہ پراٹھہ اور لے لیں۔

عارف: نہیں بس......کھالیا۔

شائلہ لیکن عارف آپ نے تو کچھ کھایا ہی نہیں۔

شائلہ: نہیں لیں...... کچھ تو کھالیں۔

عارف: نہیں۔ کہا ناں کھا چکا۔

شائلہ: اچھا یہ دودھ لے لیں۔

عارف: اوہو......کہا ناں......اب کچھ نہیں کھانا ہے۔ تم پتا نہیں کون سی زبان سمجھتی ہو۔

(عارف غصے میں اٹھ کر نکل جاتا ہے۔ شائلہ پریشان سی روکتی رہ جاتی ہے۔)

شائلہ: عارف۔ عارف۔ عارف سنیں عارف۔ عارف۔ یا میرے اللہ۔ یہ یہ کیا ہوتا جا رہا ہے عارف کو۔ کس کی نظر لگ گئی ہے میرے گھر کو۔

رانیہ: بھابھی، بھابھی، آپ، آپ پریشان نہیں ہوں۔ بلکہ، بلکہ میں بھی کل رات سے آپ سے معافی مانگنا چاہ رہی تھی آپ، آپ کا اور عارف بھائی کا جو جھگڑا ہوا، شاید، شاید، یہ سب میری وجہ سے ہے۔ میں بہت شرمندہ ہوں بھابھی۔

I AM SORRY,I AM SORRY

کہ، کہ میری وجہ سے آپکی اور عارف بھائی کی زندگی میں پرابلمز آرہی ہیں۔ I AM SORRY بھابھی۔

شائلہ: پتہ نہیں کس کی وجہ سے پرابلم آرہی ہے رانیہ اور کس کی وجہ سے نہیں آرہی۔ میں تو بس یہ جانتی ہوں کہ عارف مجھ سے کبھی اونچا نہیں بولتے تھے۔ جانے، جانے کس کی نظر لگ گئی میرے گھر کو۔ لیکن۔ لیکن۔ اب سب کچھ بدل سا گیا ہے، یہ وہ گھر ہی نہیں لگتا ہے جو کچھ عرصہ پہلے تھا۔ یہ وہ گھر ہی نہیں رہا ہے۔

(رانیہ پریشان پریشان Guilty محسوس کر کے رہ جاتی ہے۔)

☆......☆......☆

سین نمبر:04

وقت : دن
مقام : مہرو کے ماں باپ کا گھر
کردار : مہرو، ماں

(دکھاتے ہیں کہ مہرو کا باپ کاغذات پہ سائن کر رہا ہے۔)

مہرو: بس......یہاں......یہاں......اور بابا......لیس

(ماں چائے لیکر آتی ہیں)

ماں: یہ لے گرما گرم چائے......اور تیرے پسندیدہ پکوڑے بھی بنائے ہیں میں نے

مہرو: ہوں......اب تو دنیا گھوم لی ہے،لیکن ماں جو تیرے پکوڑوں کا مزا ہے نا۔ سچی بات ہے کہیں نہیں ہے۔

ماں: اس لیے خوب سارا بیسن لیکر رکھ دیتی ہوں۔جونہی تیرے آنے کی خبر ملتی ہے۔تیرے لئے پکوڑے تیار کر دیتی ہوں،

مہرو: آخر میری پیاری ماں جو ہوئی۔

ماں: ایک بات بتا مہرو۔

مہرو: جی ہاں

مہرو: تو......تو خوش تو ہے نا بیٹا اپنی زندگی سے اب......اب تیرے اور شیراز کے درمیان...... سب ٹھیک تو ہے ناں

مہرو: ارے، ہاں، ہاں، سب ٹھیک ہے۔سب ٹھیک ہے تو یہ کاغذات دیئے ہیں شیراز نے بابا سے سائن کروانے کے لئے......اور اور سچ پوچھو تو ماں میں میں بہت خوش ہوں۔واقعی بہت خوش ہوں میں۔شاندار گھر، شاندار گاڑیاں، ساری دنیا کا سفر، اور شیراز بھی تو کچھ بھی ہو میری بات مانتا ہے، اور سنتا ہے، بس یہ کبھی کبھار چھوٹا موٹا جھگڑا تو ہر گھر میں ہوتا ہی ہے ناں۔لیکن Overall میرے سارے خواب پورے ہو گئے۔میں بہت خوش ہوں۔کون ہوگا جو اس شاندار Luxurious اور Comfortable لائف سے خوش نہیں ہوگا۔ ہوں......ہوں......پکوڑے......واہ......اور چائے کے ساتھ تو اس کا مزہ ڈبل ہو جاتا ہے، ہوں

(ساتھ ہی پکوڑہ اٹھا کر کھاتی ہے اور مزہ لیتی ہے۔)

☆......☆......☆

سین نمبر:05

مقام : جاسم کا آفس، رانیہ کا کیبن

وقت : دن

کردار : جاسم۔رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ اپنے کمرے سے دیکھا ہے یا گزرتے ہوئے جاسم نے نوٹس کیا ہے کہ

رانیہ اپنے کیبن میں اداسی سے بیٹھی ہوئی ہے وہ نوٹس کر کے رانیہ کے پاس جاتا ہے۔)

جاسم: اوہ ہوں۔

رانیہ: ارے جاسم صاحب آپ......؟

جاسم: ہوں میں۔کیا بات ہے آج پھر آفس میں آپ اداس اور پریشان سی ہیں، کیا بات ہے خیریت تو ہے ناں؟

رانیہ: ہوں نہیں......کچھ خاص نہیں سر۔کچھ بھی نہیں۔بس یونہی۔

جاسم: بھئی دیکھیے، مجھے دو باتوں کی وجہ سے اس کی فکر ہوتی ہے ایک تو یہ ہے کہ بحیثیت انسان کوئی اداس ہو یہ تکلیف دہ بات ہوتی ہے۔دوسرا اس کا Direct اثر میرے آفس پر پڑتا ہے، کوئی بھی شخص جو پریشان ہوگا آفس میں۔اس کی کارکردگی وہ نہیں ہوگی۔جو ایک خوش باش انسان کی ہونی چاہیے۔

رانیہ: جی......جی سر۔

(جاسم ہلکی پھلکی بات کرتا ہے۔)

جاسم: آپ یقیناً سوچ رہی ہوں گی کہ میں کتنے سرمایہ دارانہ انداز میں سوچتا ہوں ناں؟

رانیہ: ن نہیں......نہیں سر ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔

جاسم: میرا تجربہ یہ کہتا ہے کہ جب آدمی کا موڈ خراب ہو تو اسے فوری طور پر تھوڑی دیر کے لئے ہی سہی، اپنا ماحول تبدیل کر لینا چاہیے۔اس سے کافی Positve فرق پڑا کرتا ہے۔

رانیہ: جی۔

جاسم: تو چلیں؟ آپ کو کافی پلا کر لاتا ہوں۔

رانیہ: جی......جی سر۔

جاسم: جی......انکار نہیں کیجئے گا کیونکہ آدمی کو خوش رہنے کی کوشش کرنی چاہیے۔اور ہم یہی کوشش کرنے کے لئے کافی پینے جا رہے ہیں۔

(رانیہ لاجواب سی جاسم کے ساتھ نکل جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:06

مقام : Coffee House

وقت : دن

کردار : جاسم۔رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ جاسم اور رانیہ کافی پی رہے ہیں اور باتیں کر رہے ہیں۔)

جاسم: ایک بات پوچھوں......ایک پرسنل سی بات؟

رانیہ: جی۔

جاسم: آپ......شادی کیوں نہیں کر لیتیں؟

رانیہ: شادی؟؟؟

جاسم: ہاں۔I mean.آپ پڑھی لکھی ہیں ،ابھی اتنی عمر بھی نہیں ہے ،خوبصورت ہیں۔اچھی انسان ہیں۔آپ کو کیا پرابلم ہوسکتی ہے۔کوئی بھی شخص خوشی خوشی راضی ہوسکتا ہے۔

رانیہ: ہوں۔

جاسم: ہوں......مطلب؟

رانیہ: نہیں،میرا مطلب ہے کہ شادی......دوسری شادی کا فیصلہ اتنا آسان نہیں ہوا کرتا۔آپ نے بھی تو دوسری شادی نہیں کی۔

جاسم: میں نے...... میں نے تو دوسری شادی اس لئے نہیں کی ،۔کہ میرا معاملہ محبت کا تھا۔سعدیہ......سعدیہ میرے دل میں آسیب کی طرح ڈیرہ لگائے بیٹھی ہے۔وہ جگہ چھوڑے تو کسی اور کو بسانے کی سوچوں،وہ دل خالی کرے تو کسی اور کو دل میں بسے

رانیہ: ہوں۔میرا معاملہ محبت کا نہ سہی۔اعتبار کا ہے۔

جاسم: اعتبار کا......؟ مطلب؟؟؟

رانیہ: رشتے ،بلکہ یہ میاں بیوی کا رشتہ اپنا اعتبار کھو چکا ہے میرے نزدیک۔ڈرتی ہوں۔کبھی ایسا تجربہ کر بیٹھی اور دوسرا تجربہ بھی پہلے کی طرح ہوا تو کیا کرو ں گی،۔پہلی بار کیا کرلیا،جو آئندہ کرسکوں گی۔اور پھر،پھر تانیہ۔جو پہلے ہی ڈسٹرب ہے۔اب آہستہ آہستہ کچھ سیٹل ہونا شروع ہوئی ہے وہ......وہ تو بالکل ڈسٹرب ہوجائے گی۔نہیں میں...... میں یہ نہیں کرسکتی۔اب شاید کبھی نہیں کرسکتی میں یہ۔

(ماحول میں پھر سے ایک خاموشی سی آجاتی ہے)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:07

مقام : شیراز کا آفس۔شیراز کا کمرہ

وقت : دن

کردار : شیراز،راحیل،آفیسرز

(تیزی سے شیراز کا کمرہ کھلتا ہے اور پریشان گھبرایا ہوا راحیل اندر داخل ہوتا ہے۔)

راحیل: سر......سر وہ لوگ آگئے ہیں۔

شیراز: ک کون......کون لوگ؟؟؟

راحیل: سر وہ تفتیشی ٹیمیں۔آڈیٹرز بھی ہیں ان کے ساتھ۔

شیراز: ک......کیا؟؟؟

(ان میں سے چار پانچ آفیسر اندر آجاتے ہیں)

آفیسر: شیراز صاحب آپ ہیں؟

شیراز: جی۔

(لیٹر دیتا ہے)

آفیسر: میں طلحہ ہوں...... یہ آپ کے لئے ہے۔

(شیراز لیٹر دیکھ کر پڑھتا ہے۔)

شیراز: میں قانون کے کام میں کوئی رکاوٹ کیسے ڈال سکتا ہوں۔آپ بالکل Audit کریں اور جو کچھ پوچھنا ہے پوچھیں۔لیکن......لیکن پہلے کچھ کھا پی تو لیں۔راحیل

راحیل: جی سر۔

شیراز: بھئی مہمانوں کے لئے کچھ چائے۔ٹھنڈا۔پیسٹریز وغیرہ۔

آفیسر: نہیں شیراز صاحب تھینک یو ویری مچ۔آپ میرے لوگوں کو اکاؤنٹس سیکشن بھجوادیں ہم کوئی وقت ضائع کئے بغیر فوری آڈٹ کا پراسس شروع کرنا چاہیں گے۔

شیراز: ارے آڈٹ تو ہوتا ہی رہے گا طلحہ صاحب۔لیکن آپ ہمارے مہمان ہیں،کچھ تو خدمت کا موقع دیجئے ناں۔

طلحہ: شیراز صاحب،ہم یہاں قانونی تقاضے پورے کرنے آئے ہیں ،ہم آپ کے مہمان ہر گز نہیں ہیں۔ And by the way ,leagally we are not allowed to eat anything from you during audit and interrogation...

شیراز: ارے طلحہ صاحب ،یہ تو آپ blue book کے بارے میں بتانے لگے ،میں تو پریکٹیکل بات کررہا ہوں۔آج کل Blue Book پر کون عمل کرتا ہے۔آپ

طلحہ: مسٹر شیراز۔ Please guide us towards Account Department, and

please don't waste our time.

(طلحہ سختی سے کہتا ہے تو شیراز تاؤ کھا کر غصے پر کنٹرول کر کے Insult محسوس کرتا ہے۔)

شیراز: اوکے راحیل۔

راحیل: جی سر۔

شیراز: ان لوگوں کو اکاؤنٹس ڈپارٹمنٹ میں لے جاؤ۔ اور اکمل صاحب سے کہو کہ ہر طرح کی Access انہیں Allow کر دیں۔

راحیل: جی سر...... آیئے آیئے سر۔

(راحیل تین آفیسر کو لے کر نکل جاتا ہے کیمرہ شیراز کے پریشان چہرے پر چارج کرتا چلا جاتا ہے شیراز اپنے آپ کو کمپوز کر کے طلحہ سے مخاطب ہوتا ہے۔)

شیراز: ویسے طلحہ صاحب ہم نے بھی ساری عمر سرکاری نوکری کی ہے۔ آپ کو نہیں لگتا کہ میرے ساتھ آپ لوگ کچھ غیر ضروری سختی سے کام لے رہے ہیں؟

طلحہ: ہم وہی کر رہے ہیں جس کی قانون اجازت دیتا ہے اور جس کا مطالبہ کرتا ہے۔

شیراز: ہوں۔ ویسے طلحہ صاحب، جب لوگوں کو خوش کر دیا جائے تو قانون تبدیل بھی ہو جایا کرتا ہے۔ قانون آخر ہے تو آپ ہی کے ہاتھوں میں ناں۔ میں آپ کو خوش کر دیتا ہوں آپ مجھے......

طلحہ: مسٹر شیراز۔ آپ نے جو بھی کہنا ہو، یہ سوچ سمجھ کر کہیے گا کہ آپ کے منہ سے نکلا ہوا ہر لفظ آپ کے خلاف گواہی کے طور پر استعمال ہو سکتا ہے۔ اور یہ بھی سوچ لیجئے گا کہ ہر شخص ایک جیسا نہیں ہوتا۔ پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں، اور ہر افسر کو خوش نہیں کیا جا سکتا۔ اور نہ ہی خوش کر کے مرضی کے مطابق قانون تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ اب کہیے آپ نے جو بھی کہنا ہے۔

شیراز: ہوں...... نہیں کچھ نہیں۔

طلحہ: اوکے۔ ہم کچھ سوالات پوچھنا چاہتے تھے آپ سے۔

شیراز: جی۔

(طلحہ ٹیپ ریکارڈ سامنے میز پر رکھ دیتا ہے شیراز کا منہ لٹک گیا ہے اور آفیسر شیراز سے پوچھ کچھ شروع کر رہا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:08

مقام : رانیہ کا سفر رکشے میں، سڑکیں

وقت : دن

کردار : رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ رانیہ رکشے میں اپنے گھر جا رہی ہے سنجیدہ اور چپ چپ، ایک طرف دیکھتی ہوئی جھٹکے لگ رہے ہیں۔ جیسے رکشے میں لگا کرتے ہیں۔ کہ رانیہ پر وہ آوازیں O/L ہوتی ہیں جو بھائی اور بھابھی کے جھگڑے کے دوران ہوئی تھیں۔)

عارف اور شائلہ بھابھی کے درمیان بحث اور عارف، کا ڈانٹنا شائلہ کو اور شائلہ کا کہنا کہ تمہاری تنخواہ کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتی میں

(یہ ساری گفتگو اوورلیپ ہو گی، اور رانیہ رکشے میں چلتی چلی جا رہی ہے، اداس اور چپ چاپ، خاموش اور سنجیدہ سی۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:09

مقام : جاسم کا گھر۔ واش روم

وقت : دن

کردار : جاسم، اوی

(دکھاتے ہیں کہ جاسم اوی کو نہلا رہا ہے۔ اوی نے نیکر پہن رکھا ہے اور جاسم اس کو صابن لگا رہا ہے دونوں خوش ہو رہے ہیں۔)

اوی: اوہ بابا...... بابا سردی لگ رہی ہے۔

جاسم: اوہ ہوں، سردی وردی کچھ نہیں۔ بس تم نہانے کے چور ہو۔ یہ لو میں گرم پانی مکس کر دیتا ہوں۔ اب ٹھیک؟؟؟

اوی: اب صحیح ہے بابا۔ ایک بات بتاؤں؟

جاسم: ہوں...... بتاؤ۔

اوی: میں نے اپنے فرینڈز سے پوچھا تھا کہ انہیں کون نہلاتا ہے تو سب کہتے تھے کہ ان کی ماما نہلاتی ہیں۔ پھر جب میں نے بتایا کہ مجھے تو میرے پاپا نہلاتے ہیں تو سب نے

میرا مذاق بنایا بابا۔

(جاسم پانی بھی ڈال رہا ہے، صابن بھی لگا رہا ہے۔)

جاسم: اچھا......

اوی: ہاں۔ وہ ہنس رہے تھے پاپا...... پاپا ویسے اگر ممی ہوتیں تو پھر مجھے ممی ہی نہلاتی ناں۔

جاسم: ہوں۔ ممی ہوتیں تو۔ پھر تمہارے بہت سارے کام ممی ہی کرتیں۔ لیکن اب تو میں ہی تمہاری ممی بھی ہوں اور پاپا بھی۔ ہوں؟؟؟

اوی: ویسے پاپا، آپ ہمیشہ آتے تو ہیں میری Parents Teacher میٹنگ میں، لیکن کبھی کبھی میرا بھی دل کرتا ہے کہ نعمان اور دانیال کی طرح میری ممی بھی میرے اسکول آئیں۔ مما آتیں تو مجھے کتنا اچھا لگتا ناں؟ لیکن چلیں کوئی بات نہیں۔ آپ تو آتے ہیں ناں، لیکن ممی بھی آتیں تو اور اچھا ہوتا۔ ہیں ناں بابا؟؟؟

(جاسم سنجیدہ ہو کر گیلے اوی کو گلے لگا لیتا ہے)

اوی: کیا ہوا پاپا۔ میں نے آپ کو Sad کر دیا کیا۔ ہیں؟ سوری پاپا۔

جاسم: نہیں بالکل نہیں۔ بالکل بھی نہیں۔ چلو بھئی چلو۔ Soap لگ گیا، اب نہانے کا ٹائم ہو گیا ہے۔

(جاسم اپنے آنسو پونچھ کر اپنے آپ کو کمپوز کرتا ہے اور دوبارہ ہلکی پھلکی بات کرتے ہوئے شور مچاتے ہوئے اوی پر پانی ڈالتا ہے اور اوی خوب چھپ چھپ کرتا ہے دونوں پانی میں بھیگ جاتے ہیں۔ ماحول دوبارہ خوشگوار ہو جاتا ہے۔ باپ اور بیٹے کی محبت میں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:10

مقام : شیراز کا آفس، شیراز کا گھر

وقت : دن

کردار : شیراز، راحیل

(دکھاتے ہیں کہ شیراز بے چینی سے مختلف Contacts استعمال کر رہا ہے دوستوں کو فون کر رہا ہے۔)

شیراز: !God۔ آج کوئی فون نہیں اٹھا رہا ہے میرا۔ یہ...... یہ سب دوست تھے میرے جگری یار تھے میرے۔ اوہ گاڈ۔

(شیراز غصے میں موبائل والا ہاتھ ہوا میں لہراتا ہے خود کلامی کر رہا ہے اپنے آپ سے سوال و جواب کر رہا ہے۔)

شیراز: عدنان...... عدنان کو فون کرتا ہوں۔۔yes...yes عدنان...... عدنان ہیلو۔ شیراز بول رہا ہوں...... ہاں تجھے کیسے پتہ چلا، اچھا عدنان میں نے تجھے اس لئے کال کی تھی کہ اس سلسلے میں تُو کیا کر سکتا ہے میرے لئے۔ کیوں؟ کیوں نہیں کر سکتا۔ تُو تو Interior Ministry میں ہے۔ اس وقت تیرا بڑا Influence ہے کھوسہ صاحب پر۔ اگر تو کھوسہ صاحب کو ایک فون کر دے گا تو...... کک۔ کیا کہہ رہا ہے تُو عدنان۔ دیکھ یہ نہ سمجھ آج میرے اوپر بُرا وقت آیا ہے تو کل تیرے اوپر نہیں آ سکتا۔ او کے مجھے بھاشن دینے کی ضرورت نہیں ہے If you can't do it ,then go to hell.No...I said go to hell...

(شیراز فون بند کر دیتا ہے راحیل سامنے کھڑا یا بیٹھا ہے۔)

راحیل: سر وہ کیتھرانی صاحب سے بھی تو آپ کے بڑے اچھے تعلقات ہیں۔ آپ انہیں فون کر کے دیکھیں۔ منسٹر کیتھرانی کی بات کوئی نہیں ٹال سکتا۔ جنجوعہ صاحب کی جان بھی انہوں نے ہی چھڑائی تھی۔

شیراز: جنجوعہ کی جان اس لئے چھڑائی گئی تھی کہ جنجوعہ کی بیٹی کی شادی گیلانیوں میں ہوئی ہے، میری نہیں۔

راحیل: پھر بھی سر۔ فون تو کر لیں، کیتھرانی صاحب کسی کی بات نہیں ٹالتے ہیں۔

شیراز: ہوں۔

(شیراز کیتھرانی کو فون ملاتا ہے)

شیراز: ہیلو...... منسٹر صاحب سے بات کرنی تھی جی...... میں شیراز بات کر رہا ہوں۔ شیراز حسن ڈائریکٹر NASDEC۔ جی جی پلیز۔ او کے میں بعد میں کر لوں گا۔

(شیراز غصے میں فون رکھ دیتا ہے۔)

راحیل: کک۔ کیا ہوا سر؟

شیراز: میرا نام سن کر منسٹر صاحب نے بات کرنے سے انکار کر دیا اور PSO نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ وہ Busy ہیں۔ میں بعد میں فون کروں۔ God، دنیا آنکھیں بدلتی ہے لیکن...... لیکن اتنی تیزی سے آنکھیں بدلتی ہے اس کا اندازہ نہیں تھا مجھے۔

شیراز: اس منسٹر کے بیسیوں ناجائز کام کئے ہیں میں نے۔ جس کے پاس اب میرا فون سننے کا بھی

وقت نہیں ہے۔میں ایک باراس مصیبت سے نکل جاؤں۔ان سب کو دیکھ لوں گا۔دیکھ لوں گا ان سب کو میں۔

(شیراز ادھراُدھر کی بھڑکیں لگاتا ہوا پریشان ہے،راحیل بھی پریشان سا کھڑا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:11

مقام : عارف کا گھر۔لونگ

وقت : رات

کردار : رانیہ،تانیہ،شائلہ،عارف

(دکھاتے ہیں کہ تانیہ اور رانیہ آکر بیٹھی ہیں اور شائلہ ٹیبل پر کھانا لگا رہی ہے۔)

(رانیہ تانیہ سے کہتی ہے)

رانیہ: جاؤ بیٹا اندر سے برتن لے آؤ۔Help out کرو شائلہ ممانی کی۔

تانیہ: جی ممی۔

شائلہ: ارے نہیں۔۔Its okay بس بیٹا ہو گیا ہے۔

(عارف اندر داخل ہوتا ہے)

بس عارف کا انتظار تھا،آ گئے ہیں وہ بھی۔بس میں روٹیاں لگواتی ہوں۔

تانیہ: السلام علیکم ماموں جان۔

عارف: وعلیکم السلام،کیسی ہے میری بیٹی؟؟؟

تانیہ: جی بالکل ٹھیک۔

شائلہ: کھانا بالکل تیار ہے،بس آپ ہاتھ دھو آئیں،میں روٹیاں لگوا رہی ہوں۔

(عارف کا موڈ آف ہے ابھی تک......)

عارف: نہیں تم لوگ کھاؤ......مجھے بھوک نہیں ہے۔

شائلہ: ارے عارف......عارف......مگر......

عارف: میں نے کہا ناں،تم لوگ کھاؤ۔مجھے بھوک نہیں ہے۔

(سب سے کہتا ہے)

عارف: Excuse me...

(عارف اندر کی طرف چلا جاتا ہے اور شائلہ کو رانیہ دیکھتی ہے۔ماحول میں کشیدگی سی ہے

،رانیہ کچھ سوچتی رہ جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:12

مقام : عارف کا گھر۔عارف کا کمرہ

وقت : رات

کردار : عارف،رانیہ

(عارف کوٹ،شوز وغیرہ اتارتا ہے کہ رانیہ آجاتی ہے۔)

رانیہ: عارف بھائی مجھے آپ سے بات کرنا تھی۔

عارف: ہوں......کہو!!!

رانیہ: یہ......یہ سب کیا ہے عارف بھائی؟؟؟

عارف: کیا......کیا سب کیا ہے؟

رانیہ: یہی۔آپ زیادتی کر رہے ہیں شائلہ بھابھی کے ساتھ۔This is not fair, آپ کو ان کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کرنا چاہیے۔

عارف: میں اس کے ساتھ کچھ غلط نہیں کر رہا ہوں حالانکہ......مجھے غصہ ہے اس پر۔

رانیہ: آپ کو غلط غصہ ہے بھابھی پر۔وہ......وہ جو بات مجھ سے کہہ رہی تھیں وہ بالکل صحیح تھی اور اس میں کوئی بدنیتی شامل نہیں تھی،میں اور تانیہ اتنے دنوں سے یہاں رہ رہی ہیں۔بھابھی نے کوئی ایسی بات نہیں کی جس سے ہمارا دل دُکھا ہو۔یا ہمیں ایسا محسوس ہوا ہو کہ ہم اپنے گھر میں نہیں ہیں۔

عارف: کیسے کر سکتی ہے وہ......وہ جانتی ہے کہ تم میری بہن ہو۔اور اگر اسے اس گھر میں رہنا ہے تو،اُسے تم لوگوں کا خیال رکھنا ہوگا۔

رانیہ: آپ یہ کیسی باتیں کرنے لگے ہیں عارف بھائی۔یہ شائلہ بھابھی کا گھر ہے،اور میں اور تانیہ مہمان ہیں یہاں۔

عارف: یہی......یہی بات میں شائلہ کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ یہ تم لوگوں کا بھی گھر ہے۔اور تم لوگ مہمان نہیں ہو اس گھر میں،نہ ہی بوجھ ہو میرے لئے۔

رانیہ: لیکن آپ کی یہ شدید محبت اور شدید رویہ مجھے Guilt کا شکار کر دیتا ہے عارف بھائی میں شائلہ بھابھی سے نظریں نہیں ملا پاتی ہوں۔میں سمجھتی ہوں کہ ان کی زندگی میں میری

اورتانیہ کی وجہ سے زہر گھل رہا ہے۔

عارف: ایسا......ایسا نہیں ہے، ہرگز ایسا نہیں ہے بالکل غلط سوچ رہی ہو تم، ایسا ہرگز نہیں ہے

رانیہ: ایسا ہی ہے عارف بھائی۔ اور اگر آپ ایسا ہی سلوک کریں گے بھابھی کے ساتھ تو شیراز میں اور آپ میں کیا فرق رہ جائے گا۔ وہ بھی اپنی بیوی کے ساتھ بُرا تھا۔ اور آ کا بھی یہی سلوک اپنی بیوی کے ساتھ بالکل اچھا نہیں ہے۔

عارف: دیکھو رانیہ۔

رانیہ: میں...... میں صرف ایک بات جانتی ہوں عارف بھائی، اگر آپ کا سلوک بھابھی کے ساتھ ایسا ہی رہا تو......تو میرے لئے یہاں رہنا مشکل ہو جائے گا۔

(رانیہ بات کر کے نکل جاتی ہے۔)

عارف: رانیہ......رانیہ......رانیہ......

(عارف روکتا رہ جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:13

مقام : شیراز کا گھر، شیراز کا بیڈروم

وقت : رات

کردار : شیراز، ارسل، مہرو

(شیراز پریشانی میں اِدھر اُدھر ٹہل رہا ہے کہ ارسل ڈرتے ڈرتے باپ کے پاس آتا ہے۔)

ارسل: پاپا...... پاپا......

شیراز: ہوں۔

ارسل: وہ......صبح Parents Teacher میٹنگ میں آپ آئیں گے ناں پاپا؟

شیراز: ہوں......آؤں گا......

ارسل: اچھا پاپا۔

(راحیل کا فون آجاتا ہے۔)

شیراز: ھاں راحیل، کچھ ہوا۔ ہوں

راحیل: نہیں سر، کسی طرف سے کوئی Response نہیں آیا۔

(شیراز راحیل کی بات سن کر حیران ہو گیا ہے۔)

ارسل: پاپا۔ پکا پرامس آئیں گے ناں آپ۔ پاپا...... پاپا۔

(فون کاٹ دیتا ہے)

شیراز: ہاں ہاں ہاں۔ آؤں گا۔ تم انسان ہو کیا ہو۔ کون سی زبان سمجھتے ہو۔ ایک بار کہہ جو دیا

(مہرو بھی آجاتی ہے)

مہرو: ک کک کیا ہوا...... کیا ہوا۔ ارسل کیوں تنگ کر رہے ہو پاپا کو۔ دیکھ نہیں رہے، پاپا کتنے پریشان ہیں۔ چلو، چلو اندر چلو۔ پاپا کو ڈسٹرب مت کرو۔ چلو اندر چلو۔ Go

(مہرو سختی سے کہتی ہے تو ارسل رونے والا منہ بنا کر اندر چلا جاتا ہے، شیراز الگ پریشان اِدھر سے اُدھر Move کر رہا ہے عجیب ٹینشن کا ماحول پیچھے ارسل کی آنکھوں میں آنسو ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:14

مقام : جاسم کا گھر۔ اوی کا کمرہ

وقت : رات

کردار : جاسم۔ اوی

(دکھاتے ہیں کہ جاسم اوی کو بالوں میں انگلیاں سہلاتا ہوا سلا رہا ہے اور ساتھ کچھ سوچ رہا ہے کہ جاسم کو اندازہ ہوتا ہے کہ اوی سو گیا ہے، اس کا ماتھا چوم کر جانے لگتا ہے کہ یکدم اوی اٹھ جاتا ہے اور آنکھیں بند بستر پر بیٹھ کر یوں ہاتھ پھیلاتا ہے جیسے اندھیرے میں کچھ ٹٹول رہا ہو، اور زور زور سے بولنا شروع کر دیتا ہے جیسے کوئی خواب دیکھا ہو۔)

اوی: می می مجھے بچالیں۔ مجھے پکڑ لیں۔ پکڑ لیں مجھے می۔ میں گر جاؤں گا۔ میں گر جاؤں گا می، مجھے بچالیں۔ بچالیں مجھے می۔

(جاسم بچے کی طرف لپکتا ہے)

جاسم: اوی......اوی کک......کیا ہوا؟ کیا ہوا میری جان۔ کیا ہوا اوی؟؟؟

اوی مجھے پکڑ لیں می می می۔

جاسم اوی میں ہوں ناں تمہارے پاس بیٹا۔ پاپا تمہارے پاس ہیں بیٹا۔ اوی،

اوی: می می...... پاپا...... پاپا......

(جاسم اوی کو گلے لگا لیتا ہے وہ سسکتا ہوا خاموش ہو جاتا ہے جاسم آبدیدہ ہو جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:15

مقام : عارف کا گھر۔رانیہ کا کمرہ
وقت : رات
کردار : رانیہ،تانیہ

(رانیہ اورتانیہ لیٹے ہیں وہ سونے کی تیاری کررہی ہیں)

تانیہ: آپ صبح آئیں گی ناں Parents Teacher میٹنگ پر؟ ٹیچر کہہ رہی تھیں کہ بڑی ضروری بات کرنی ہے انہوں نے۔

رانیہ: ہاں بیٹا کوشش تو پوری کروں گی کہ آفس سے ٹائم نکال کرکسی طرح آسکوں ،نئی نئی جاب ہے۔

تانیہ: نہیں می آپ ضرور آیئے گا۔

رانیہ: اوکے۔بیٹا میں پوری کوشش کروں گی۔بس چلواب سوجاؤ۔چلو۔

(اورتانیہ آنکھیں بندکرلیتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:16

مقام : شیراز کا گھر۔بیڈروم یالونگ
وقت : رات
کردار : شیراز،مہرو

(دکھاتے ہیں کہ شیراز پریشان ہے اور پریشانی میں ادھر سے اُدھر ٹہل رہا ہے ایک طرف دیکھے جارہا ہے۔)

مہرو: پریشان نہ ہوں مجھے پورا یقین ہے۔میرا دل کہہ رہا ہے کہ سب ٹھیک ہوجائے گا۔

شیراز: ہوں۔

مہرو: زیادہ پریشان ہوگے تو تمہاری صحت خراب ہوجائے گی،اتنا زیادہ پریشر مت لو،اتنی ٹینشن اچھی نہیں ہے تمہارے لئے۔

شیراز: ہوں۔

(فون کی بیل بجتی ہے)

مہرو: کس کا فون ہے؟؟؟

شیراز: راحیل کا......ہیلو۔

راحیل: سر۔راحیل بات کررہا ہوں۔

شیراز: ھاں راحیل بولو،کچھ بتا؟؟؟

راحیل: نہیں سر کچھ نہیں بتا...... بلکہ ایک بُری خبر ہے،ابھی میرا دوست ہے انٹریئر منسٹری میں اس نے دی ہے،کنفرم ہی سمجھیں۔

شیراز: کیا؟؟؟

راحیل: وہ......سر آپ کے وارنٹ نکلنے والے ہیں۔کل یا پرسوں۔

شیراز: کیا......کیا بکواس کررہے ہو تم ،ہوش میں تو ہو۔میرے،میرے وارنٹ نکالیں گے وہ،میرے......شیراز حسن کے۔مجھے Arrest کریں گے۔

راحیل: آئی ایم سوری سر لیکن......لیکن اللہ کرے کہ ایسا نہ ہو لیکن میری انفارمیشن یہی ہے،میں نے فوراً آپ کو بتادی۔

شیراز: راحیل مگر۔

راحیل: شاید،کل کا دن آپ کو مل جائے۔پراپرٹی اکاؤنٹس جو کچھ اِدھراُدھر کرسکتے ہیں کرلیں۔سر سمجھ رہے ہیں ناں میری بات؟

شیراز: ہوں۔

راحیل: ...Are you alright Sir۔اوکے۔

شیراز: ...I ...I am alright،اوکے تھینک یو فار دی انفارمیشن۔

(شیراز غصے سے فون بندکرتا ہے اور تھوڑا سا Cool ہوگیا ہے۔مہرو پریشان حال شیراز کے کاندھے پر ہاتھ رکھتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:17

مقام : شیراز کا گھر۔بیڈروم یالونگ
وقت : صبح
کردار : شیراز،مہرو

(سورج نکلنے کا شاٹ)

(سورج کے نکلنے کے شاٹ کے بعد Dissolve شیراز کے گھر میں آ جاتے ہیں۔ جہاں شیراز گھر سے نکلتے ہوئے کچھ ہدایات اور کچھ چیزیں دے رہا ہے مہرو کو۔ Panic قسم کی صورتحال ہے۔)

شیراز: یہ لاکر کی چابیاں ہیں۔اس میں ڈالرز، پونڈز اور یورو پڑے ہیں۔اس کے علاوہ یہ دوسرے لاکر کی چابیاں ہیں۔اس میں Saving Certificates پڑے ہیں۔اس کے علاوہ یہ کچھ امپورٹنٹ کاغذات ہیں۔

مہرو: کیا ہے یہ؟؟؟

شیراز: اوہو اس وقت سوالات مت پوچھو۔بس یہ سارے ڈاکومنٹس اور لاکرز سے بھی سب کچھ نکال کر اپنے بابا کے گھر رکھوا دو۔ بلکہ ان کے یا اپنی والدہ کے نام سے لاکر کھلوا کر اس میں رکھوا دینا۔ understand...

مہرو: ہوں۔

شیراز: کوشش کروانہی دو تین گھنٹوں میں یہ کام ہو جائیں، کیونکہ اب کسی وقت کچھ بھی ہو سکتا ہے۔

مہرو: ہوں شیراز۔

شیراز: ہوں۔

مہرو: یہ کیا ہوتا جا رہا ہے شیراز۔ میرا تو دل گھبرا رہا ہے۔ میں تو سمجھ رہی تھی کہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا لیکن......

شیراز: ابھی میں بھی نہیں جانتا کہ کیا کچھ ہونے جا رہا ہے۔ کچھ نہیں بتا سکتا ابھی۔ بس فی الحال جو کہا ہے وہ کرو۔ او کے۔

مہرو: ہوں......شیراز......

(شیراز پھر رکتا ہے)

شیراز: ہوں۔

مہرو: I LOVE YOU.....!!!

شیراز: ہوں۔

(کیمرہ دونوں پر چارج ہوتا ہے اس وقت دونوں پریشان ہیں ۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:18

مقام : بچوں کا اسکول

وقت : دن

کردار : ارسل، تانیہ

(دکھاتے ہیں کہ دونوں بچے اسی مخصوص بینچ پر بیٹھے ہیں ارسل اور تانیہ ساتھ باتیں کر رہے ہیں۔)

ارسل: پاپا نے رات کو پرامس کیا تھا کہ وہ ضرور آئیں گے، لیکن ابھی تک آئے نہیں پاپا۔

تانیہ: ممی نے بھی پرامس کیا تھا، لیکن ابھی تک ممی بھی تو نہیں آئیں۔

ارسل: عظیم اور سائرہ کے ممی پاپا تو آ گئے ہیں۔ لیکن ہمارے ممی پاپا کیوں نہیں آئے۔

تانیہ: ممی ضرور آئیں گی، کیونکہ ممی نے مجھ سے پرامس کیا تھا کہ وہ ضرور آئیں گی۔

ارسل: پاپا نے مجھے رات کو بہت زور سے ڈانٹا تھا، میں ڈر گیا تھا۔ تب مجھے سب کچھ بہت بُرا لگ رہا تھا۔ لیکن پاپا نے بھی پرامس کیا تھا کہ وہ ضرور آئیں گے۔

تانیہ: پتہ ہے آج اگر ممی نہیں آئیں ناں تو، میں ان سے ناراض ہو جاؤں گی۔

ارسل: میں بھی پاپا سے کبھی بات نہیں کروں گا۔

(کیمرہ دونوں کو منتظر اور اداس دکھاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:19

مقام : جاسم کا آفس۔ رانیہ کا کیبن

وقت : دن

کردار : جاسم، رانیہ، کولیگ

(دکھاتے ہیں کہ رانیہ کچھ کام نبٹا کر جلدی جلدی نکلنے لگتی ہے ساتھ ساتھ گھڑی دیکھتی ہے خود کلامی بھی کر رہی ہے۔)

رانیہ: God! کیا کروں میٹنگ سے کتنا لیٹ ہو گئی ہوں۔ یہ کام...... یہ یہ بس۔

(رانیہ فائلیں ادھر اُدھر کر کے کمپیوٹر پر کام ختم کر کے نکلنے لگتی ہے کہ کوئی ساتھی کام لیکر آ جاتا ہے)

ساتھی: مس رانیہ، یہ رپورٹ بھی بھجوانی ہے پلیز۔ یہ بھی مکمل کریں ذرا۔

رانیہ: میں نے...... میں نے آپ کو بتایا تھا ارمان صاحب مجھے اپنی بیٹی کی پیرنٹس ٹیچر میٹنگ میں جانا ہے، میں ابھی نہیں کر سکتی۔

ساتھی: دیکھیں میڈم، جاسم صاحب نے کہا ہے۔

رانیہ: جاسم صاحب نے کہا ہے؟؟؟

ساتھی: جی امپورٹنٹ رپورٹ ہے آج Client کو فارورڈ کرنی ہے۔

رانیہ: اوہ گاڈ، میں...... میں خود جاسم صاحب سے بات کر لیتی ہوں۔

(رانیہ غصے میں فائل اٹھا کر جاسم کے آفس کی طرف چلی جاتی ہے ساتھی گھبرا کر روکنے کی کوشش کرتا ہے۔)

ساتھی: رانیہ...... مس رانیہ سنیں۔ سنیں تو۔

(مگر رانیہ چلی جاتی ہے۔ ہم رانیہ کے کولیگ پر Stay کر جاتے ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:20

مقام : جاسم کا آفس۔ جاسم کا کمرہ

وقت : دن

کردار : جاسم، رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ جاسم بغور مسکراتے ہوئے رانیہ کی پریشانی سن رہا ہے رانیہ کو غصہ آ گیا ہے اور اس کا سانس پھولا ہوا ہے۔)

رانیہ: میں نے ارمان کو اور احسن کو صبح ہی بتا دیا تھا کہ مجھے تانیہ کی پیرنٹس ٹیچر میٹنگ پر جانا ہے لیکن یہ دیکھیں۔ پھر یہ فائل لے کر چلا آیا میرے پاس۔ حالانکہ یہ فائل احسن بھی مکمل کر سکتا تھا۔

جاسم: آپ کیسے جائیں گی تانیہ کی پیرنٹس ٹیچر میٹنگ پر؟

رانیہ: ج...... جی وہ۔

جاسم: میرا مطلب ہے آپ لیٹ ہو گئی ہیں ناں۔ تو یہ لیجئے میری گاڑی اور ڈرائیور لے جایئے۔ چھوڑ دیں سب کام۔

رانیہ: مگر سر۔

جاسم: آپ بھول رہی ہیں کہ آپ لیٹ ہو رہی ہیں۔ او کے۔

(جاسم فون اٹھا کر)

جاسم: فیاض سے کہو کہ رانیہ میڈم نے کہیں جانا ہے، انہیں لے جائے۔

(پھر فون رکھ کر)

جاسم: ارے جایئے ناں، آپ لیٹ ہو رہی ہیں۔

رانیہ: جی جی جی۔

(رانیہ جانے لگتی ہے دروازے کے پاس پہنچ کر)

Thank you Sir, Thank you very much..

(جاسم مسکراتے ہوئے کہتا ہے)

جاسم: یو ویلکم۔

(رانیہ کے جانے کے بعد جاسم رانیہ کو دیکھتا رہ جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:21

مقام : بچوں کا اسکول

وقت : دن

کردار : ٹیچر، رانیہ، تانیہ

(دکھاتے ہیں کہ رانیہ، تانیہ کے ساتھ ٹیچر سے مل رہی ہے۔)

ٹیچر: آپ بالکل بے فکر رہیں، کوئی بھی امپورٹنٹ بات ہوگی تو میں آپ کو فون کر دوں گی،

رانیہ: تھینکس الاٹ میڈم۔ تھینک یو ویری مچ۔

(رانیہ اور تانیہ نکلتے ہیں تو ایک کونے میں اداس اور ڈسٹرب ارسل بیٹھا ہوا ہے۔)

تانیہ: ممی وہ دیکھیں ارسل...... پاپا نے پرامس کیا تھا کہ وہ اس کی پیرنٹس ٹیچر میٹنگ پر آئیں گے لیکن وہ نہیں آئے ممی۔

(رانیہ نکلنے والے آنسو روک کر ارسل کی طرف بڑھتی ہے۔)

رانیہ: ارسل...... ارسل...... میرا بیٹا۔

(مگر ارسل رانیہ کو اپنی جانب آتا دیکھ کر ناراضگی کے عالم میں کسی طرف بھاگ جاتا ہے رانیہ اور تانیہ اس کے پیچھے بھاگتے ہیں ارسل کسی درخت کے پیچھے چھپ جاتا ہے رانیہ وہاں پہنچ جاتی

ہے۔)

رانیہ: ارسل، میرے بیٹے۔ یوں کیوں کر رہے ہو می کے ساتھ...... ارسل میری جان۔ میرے بیٹے۔ می سے ناراض ہو۔ می کیا کریں بیٹا۔ می مجبور ہیں، بہت مجبور ہیں می بیٹا۔ میرے چاند...... ارسل۔

(رانیہ ارسل کو گلے لگا لیتی ہے اور کچھ کہے بغیر ارسل گلے لگ جاتا ہے، ماں چومتی رہتی ہے)

رانیہ: می...... می کیا کریں بیٹا۔ می مجبور ہیں ورنہ می تم سے کیوں دور رہیں۔ می تم سے بہت پیار کرتی ہیں بیٹا۔ ارسل میری جان کچھ بولو ناں، کچھ بولو ناں میری جان۔ ارسل۔

(مگر ارسل گم صم سا رہتا ہے)

تانیہ: می، پاپا تو آئے نہیں، آپ ارسل کی ٹیچر سے مل لیں، ورنہ اسے بہت برا feel ہوگا

رانیہ: ہوں ہوں ہاں۔ آؤ...... آؤ می ہیں ناں بیٹا۔ می ملیں گی...... ارسل کی ٹیچر سے آؤ۔ آجاؤ میری جان۔

(رانیہ گم صم ارسل کو لے کر اسٹاف روم کی طرف یا ٹیچر کے کمرے کی طرف بڑھ جاتی ہے آنسو پونچھ کر خود کو کمپوز کرتی ہے۔)

☆......☆......☆

سین نمبر:22

مقام : جاسم کا آفس - مین ہال

وقت : دن

کردار : رانیہ، جاسم

(جاسم اپنے کمرے سے نکل کر کسی طرف آرہا ہے فائلیں رانیہ کے کیبن کے پاس آ کر رکتا ہے۔)

جاسم: ل آئیں...... آپ؟؟؟

رانیہ: جی...... جی سر...... جی۔

جاسم: ہوں۔ اب تو خوش ہونا چاہیے

رانیہ: جی خوش ہوں سر۔

جاسم: اچھا آئیں میرے ساتھ۔

رانیہ: ج جی لگ...... کہاں جاسم صاحب۔

جاسم: آئیں تو۔

(اور رانیہ نہ چاہتے ہوئے بھی سوالیہ نشان بنی جاسم کے پیچھے چل پڑتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:23

مقام : آؤٹ ڈور، رومانوی مقام

وقت : دن

کردار : جاسم، رانیہ

(جاسم کی گاڑی آکر رکی ہے اور جاسم اتر کر رانیہ کے لئے دروازہ کھولتا ہے۔)

رانیہ: یہ...... آپ کہاں لے آئے ہیں مجھے جاسم صاحب؟

جاسم: میں جو بات آپ سے کہنا چاہ رہا تھا، اس کے لئے سب سے مناسب جگہ یہی لگی مجھے۔ جو...... جو شاید میرے اندر کی Feelings کو آپ تک Convey کر سکے۔

رانیہ: اندر کی..Feelings کیا مطلب......؟؟؟

(سمندر کی لہریں ساحل سے ٹکرا رہی ہیں)

جاسم: رانیہ! میں...... میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔

Freeze

☆......☆......☆

قسط نمبر 10

سین نمبر:01

مقام : بینک پارکنگ
وقت : دن
کردار : مہرو

(دکھاتے ہیں کہ مہرو کی گاڑی بینک پارکنگ میں داخل ہوئی ہے اور مہرو اتر کر تیزی سے بینک میں داخل ہوگئی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:02

مقام : بینک، اندر کا حصہ
وقت : دن
کردار : مہرو، بینک منیجر

(دکھاتے ہیں کہ مہرو بینک منیجر کے پاس گئی ہے اور اس سے کچھ گفتگو کر رہی ہے منیجر اس سے کچھ پیپر سائن کرواتا ہے یعنی بینک کے حوالے سے کچھ کاروائی ہو رہی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:03

مقام : شیراز کا آفس، شیراز کا کمرہ

وقت : دن
کردار : شیراز

(دکھاتے ہیں کہ شیراز اپنے فون سے مستقل فون کر رہا ہے۔)

شیراز: کم آن، کم آن پک اپ مائی فون۔ Don't do this to me Soomro Sahab, don't do this to me...

(اتنے میں ٹیبل والے فون پر بیل ہوتی ہے۔)

شیراز: (لپک کر) ہاں کال ملی چوہدری صاحب کی۔ ہیں نہیں ملی؟ تم یہ کیوں بتا رہے ہو مجھے کہ کال نہیں ملی ان کی۔..... Call him again and again

(شیراز اندر سے سیکریٹری پر چیختا ہے)

جب تک بات نہیں ہوتی ان سے فون ملاتے رہو۔ Do you understand what I am said.. ?

(یہ کہہ کر فون پٹخ دیتا ہے)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:04

مقام : بینک، پورچ، پارکنگ، لاکرز
وقت : دن
کردار : مہرو

(دکھاتے ہیں کہ مہرو ایک بینک میں داخل ہوئی ہے اور داخل ہونے کے بعد نیچے لاکر والے حصے میں چلی گئی ہے، اپنا لاکر کھول کر اس میں سے کاغذات اور سیونگ سرٹیفکیٹ اور ڈالرز اور یورو نکالتی ہے زیادہ تعداد میں۔ کافی لارج سائز کا لاکر ہوتا ہے۔ اس کو اپنے بیگ میں بھرتی ہے اور پھر پُرسکون ہو کر آنکھوں پہ کالا چشمہ لگا کر باہر نکل جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:05

مقام : بینک پارکنگ
وقت : دن

کردار : مہرو

(دکھاتے ہیں کہ لاکر سے بیگ اٹھا کر کندھے پر لٹکائے مہرو کالا چشمہ لگائے گاڑی میں بیٹھتی ہے اور گاڑی نکال کر لے جاتی ہے ایکشن میوزک چلنا شروع ہو جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:06

مقام : سڑکیں، مہرو کی گاڑی
شیراز کا آفس۔ شیراز کا کمرہ

وقت : دن

کردار : شیراز، مہرو

(دکھاتے ہیں کہ مہرو کی گاڑی رواں دواں ہے، اور فون پر شیراز کا نمبر ڈائل کرتی ہے تو دوسری طرف شیراز فون اٹھاتا ہے۔)

مہرو: ہیلو۔

شیراز: ہیلو، کیا کرتی ہو، تمہیں سمجھایا بھی تھا کہ اس نمبر پر کبھی فون نہیں کرنا مگر تم۔

مہرو: اوہ سوری۔ وہ اصل میں بینک کا منیجر کچھ پیپر سائن کرانا چاہ رہا تھا اس سلسلے میں۔

شیراز: تم......تم فون بند کرو۔ میں کرتا ہوں کال تمہیں۔

(فون کٹ جاتا ہے تو شیراز جلدی جلدی فون میں Simm بدلتا ہے اس وقت گھبراہٹ اور ٹینشن کی وجہ سے سم بدلتے وقت شیراز کی انگلیاں کانپ رہی ہیں۔ پھر سم بدل کر شیراز فون کرتا ہے۔)

شیراز: ہیلو......اب......اب بولو کیا بات ہے؟؟؟

شیراز: مہرو سے بات کر رہا ہے۔

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:07

مقام : عارف کا گھر۔ شائلہ کا کمرہ

وقت : شام

کردار : شائلہ، رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ رانیہ گھر میں داخل ہوئی ہے اور اپنے کمرے میں جانے لگتی ہے کہ کھلے دروازے پر اس کی نظر پڑتی ہے کہ شائلہ اپنے بیڈ پر بیگ میں اپنے کپڑے رکھ رہی ہے اور ساتھ ساتھ بولتی جا رہی ہے غصے میں خود کلامی کر رہی ہے۔)

شائلہ: میں اگر کچھ ہوں ہی نہیں اس گھر کیلئے اور میری کوئی عزت اور اہمیت ہی نہیں ہے تو، تو مجھے رہنے کی کیا ضرورت ہے۔ میں......میں چلی ہی جاتی ہوں۔

(رانیہ اندر آجاتی ہے)

رانیہ: بھابھی......بھائی کک......کیا ہوا؟؟؟

شائلہ: ک......کچھ نہیں۔

رانیہ: آپ یہ......یہ کیا کر رہی ہیں۔ یہ پیکنگ کیوں؟

شائلہ: جب میں کسی کی نظر میں ہوں ہی کچھ نہیں تو......تو میرے اس گھر میں رہنے کا فائدہ؟

رانیہ: ارے بھابھی یہ کیسی بات کر رہی ہیں آپ۔ پلیز، پلیز بھابھی آپ ایسا نہ کریں۔

شائلہ: تم خود بتاؤ ناں رانیہ میں۔ میں گھر چھوڑ کر نہیں جاؤں تو کیا کروں۔ عارف کتنے دن ہو گئے ہیں نہ مجھ سے بات کر رہے ہیں نہ میری طرف دیکھتے ہیں اور نہ ہی میرے ساتھ کھاتے پیتے ہیں پھر......پھر میرے اس گھر میں رہنے کا کیا جواز ہے بولو تم، خود بولو۔

رانیہ: بھابھی دیکھیں یہ سب......سب میری وجہ سے ہوا ہے، آپ کے اور عارف بھائی کے درمیان ہمارے آنے سے پہلے کچھ نہیں تھا، سب ٹھیک تھا ناں؟ میں اور تانیہ ہی اس کی وجہ ہیں، میں جانتی ہوں سمجھتی ہوں میں۔ اب میں اس سارے معاملے کو ٹھیک کروں گی۔ آپ پلیز کچھ دن دے دیں مجھے۔ میں وعدہ کرتی ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا۔

شائلہ: رانیہ مگر......

رانیہ: بھابھی پلیز دیکھیں، یہ گھر آپ کا ہے، پلیز اپنی زندگی ڈسٹرب نہ کریں۔ یوں اتنا بڑا فیصلہ نہ کریں کہ کل کو سب کو پچھتانا پڑے۔ آپ تو جانتی ہی ہیں عارف بھائی کے غصے کو۔

شائلہ: پھر......پھر کیا کروں، عارف جو سلوک مجھ سے کر رہے ہیں، وہ بھی تو برداشت نہیں ہوتا مجھ سے۔ نہیں سہہ سکتی میں۔

رانیہ: بس کچھ......کچھ دن وقت دے دیں مجھے۔ میں وعدہ کرتی ہوں بھابھی ٹھیک ہو جائے گا سب۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔

(رانیہ سامان الگ رکھ کر بھابھی کو گلے لگاتی ہے، بھابھی بیچاری رو رہی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:08

مقام : شیراز کا گھر پورچ، گھر کے باہر

وقت : رات

(دکھاتے ہیں کہ پولیس کی ایک گاڑی جس پر ہوٹر لگا ہوا ہے اور ایک سادہ کار میں لوگ آتے ہیں اور گاڑیاں کھڑی کر کے گھر کے اندر داخل ہو جاتے ہیں۔ ایکشن سسپنس میوزک O.L۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:09

مقام : شیراز کا گھر، Living

وقت : رات

کردار : شیراز، آفیسر، مہرو

(دکھاتے ہیں کہ آفیسر اور دو تین پولیس والے شیراز کے گھر میں داخل ہو چکے ہیں مہرو اور شیراز پریشان اور ڈسٹرب ہیں۔ ارسل اپنے کمرے میں سے ہلکا سا دروازہ کھول کر دیکھ رہا ہے اس دوران ارسل اور شیراز کی نظریں بھی مل جاتی ہیں اور شیراز شرمندگی کے مارے نظریں چُرا لیتا ہے۔)

آفیسر: شیراز صاحب، آپ کو ہمارے ساتھ چلنا ہوگا۔

شیراز: آپ، آپ ہتھکڑی پہنا کر لے جائیں گے مجھے۔

آفیسر: ہمارے پاس وارنٹ ہیں آپ کے۔ اگر آپ دیکھنا چاہیں تو......

(آفیسر کاغذ آگے کر کے)

مہرو: God۔ اب...... اب کیا ہوگا شیراز؟ یہ لوگ......

شیراز: حوصلہ رکھو مہرو، کچھ نہیں ہوگا۔ حوصلہ رکھو۔ Everything will be alright

(شیراز آفیسر سے کہتا ہے)

شیراز: ایک...... ایک ریکویسٹ ہے آپ سے آفیسر۔

آفیسر: جی۔

شیراز: اگر آپ نے مجھے ہتھکڑی پہنانی ہی ہے تو پلیز یہاں نہیں۔ میں کوئی کرمنل تو ہوں نہیں اور نہ ہی مزاحمت کروں گا۔ میرا یہ بیٹا ارسل دیکھ رہا ہے اس کے سامنے نہیں،، اس کے ذہن پر بہت گہرا اثر پڑے گا۔ پلیز باہر جا کر پہنا لیجئے گا۔

آفیسر: او کے۔

(آفیسر اشارہ کرتا ہے تو ہتھکڑی پہنانے والا رک جاتا ہے۔ شیراز Move لے کر ارسل کی طرف بڑھتا ہے مہرو کے آنسو نکل رہے ہیں۔ شیراز جا کر ارسل کو پیار کرتا ہے گلے لگاتا ہے بھینچ لیتا ہے۔)

شیراز: میں کچھ دنوں کیلئے گھر سے باہر جا رہا ہوں، But don't worry I will be back soon...very soon۔ ہوں؟ تب تک مہرو آنٹی تمہارا خیال رکھیں گی...... ہوں؟ انہیں بالکل تنگ نہیں کرنا۔

(شیراز کہتا چلا جاتا ہے پھر مڑ کر مہرو سے کہتا ہے)

شیراز: پریشان مت ہو۔ میں نے کوئی گناہ نہیں کیا، میں بہت جلد واپس آ جاؤں گا، اور میرے ارسل کا خیال رکھنا، اور ہاں چاہے کچھ ہو جائے، لیکن نہ رانیہ کو اسے لے جانے دینا اور نہ ارسل کو ملنے دینا۔

آفیسر: I think its enough Mr. Sheraz, Now this is time to go..please,

(اور آفیسر ہلکا سا باہر کی طرف اشارہ کر کے شیراز کو لے جاتا ہے کیمرہ روتی ہوئی مہرو پر رہ جاتا ہے۔)

مہرو: اوہ گاڈ، اوہ...... اب، اب کیا ہوگا God؟؟؟

(مہرو کا رونا، پیچھے کا اداس آنکھوں والا ارسل سارا منظر کچھ نہ سمجھتے ہوئے بھی دیکھے جا رہا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:10

مقام : شیراز کا گھر، کار پورچ

وقت : رات

کردار : شیراز

(دکھاتے ہیں کہ شیراز کو پولیس والے ہتھکڑی لگا کر نکلے ہیں اور گاڑی میں بٹھایا ہے اور ہر نیلی بتی والی گاڑی کے ساتھ گاڑیاں تیزی سے کسی طرف روانہ ہو گئی ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:11

مقام : عارف کا گھر۔رانیہ کا کمرہ
وقت : رات
کردار : رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ رانیہ فون کر رہی ہیں)

رانیہ: عارف بھائی رانیہ بات کر رہی ہوں۔آپ گھر نہیں آئے ابھی تک۔ہوں نہیں، بس کچھ ضروری بات کرنا تھی ، میں انتظار کر رہی ہوں آپ کا۔ہاں خیریت ہے لیکن کچھ ضروری بات تھی۔آپ آجائیں تو بات کروں گی......اوکے۔

(فون بند کر کے سوچ میں ڈوب جاتی ہے)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:12

مقام : شیراز کا گھر،Living
وقت : رات
کردار : مہرو،راحیل

(دکھاتے ہیں کہ مہرو رو رہی ہے اور راحیل اسے چپ کرانے کی کوشش کر رہا ہے۔)

مہرو: مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آرہا ہے راحیل کہ اب کیا ہوگا۔

راحیل: آپ......آپ بالکل فکر نہ کریں، سب ٹھیک ہو جائیگا۔شیراز صاحب کو اندر رکھنا اتنا آسان نہیں ہوگا، اور شیراز صاحب نے وقت سے پہلے اپنے آپ کو کافی Clear بھی کر لیا ہے۔ آپ دیکھنا کہ انہیں ایک ثبوت نہیں ملے گا اور انہیں شیراز صاحب کو اندر رکھنا مشکل ہو جائے گا۔

مہرو: وہاں پتہ نہیں کس حال میں رکھیں گے شیراز کو۔میرا تو دل گھبرا رہا ہے۔یہ سب سوچ سوچ کر۔

(مہرو رونے لگتی ہے تو راحیل پانی اٹھا کر دیتا ہے اور اٹھ کر مہرو کے پاس آجاتا ہے اور مہرو کے کاندھے پر خاص انداز سے ہاتھ رکھا ہے ، لمس محسوس کرنے کیلئے، راحیل کے ہاتھ

کا کلوز لے کر دکھاتے ہیں کہ کہیں راحیل ٹشو دے رہا ہے اور پانی پلاتا ہے۔)

راحیل: آپ رو نہیں، پریشان نہیں ہوں، یہ پانی پی لو اور اس میں پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے، صبح ہونے دیں۔صبح اس شہر کا بہترین وکیل کریں گے ،اور آپ دیکھنا کہ بہت جلد......شیراز باہر آپ کے پاس ہوگا۔

(مہرو اپنے آپ کو کمپوز کرتے ہوئے۔)

مہرو: ہوں۔

(راحیل مہرو کو بغور روتے ہوئے دیکھتا رہ جاتا ہے خاص نظروں سے دیکھتا ہے۔مہرو ان نظروں کو محسوس کر کے پوچھ بیٹھتی ہے۔)

مہرو: کک کیا ہوا، کیوں دیکھ رہے ہو؟

(راحیل پیروں والے انداز سے بے نیازی سے مسکرا کر کہتا ہے)

راحیل: ہوں......نہیں کچھ نہیں۔بس یونہی۔بس Cool Down ہو جاؤ آپ ، and don't worry, just don't worry at all...

راحیل یہ کہتے ہوئے مہرو کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیتا ہے ہاتھ ہاتھوں میں ہوتا ہے کہ اندر سے ملازمہ کے چیخنے کی آواز آتی ہے خالدہ کی آواز ہے ارسل کے کمرے سے۔)

آواز: آہ...... یا میرے اللہ،ارسل صاحب...... ارسل صاحب، بیگم صاحبہ ،ارسل صاحب کو کیا ہو گیا ہے۔

راحیل: کک......کیا ہو گیا ہے۔

مہرو: یہ تو خالدہ کی آواز ہے۔

(دونوں ارسل کے کمرے کی طرف لپکتے ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:13

مقام : شیراز کا گھر،ارسل کا کمرہ
وقت : رات
کردار : مہرو،راحیل،ارسل،خالدہ

(دکھاتے ہیں کہ مہرو اور راحیل تیزی سے کمرے میں داخل ہوئے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ خالدہ جھکی ہوئی ہے اور ارسل بے ہوش پڑا ہے۔خالدہ اس کی ہتھیلیاں سہلا کر ماتھا سہلا کر ہوش میں

لانے کی کوشش کر رہی ہے۔)

خالدہ: ارسل صاحب، ارسل صاحب۔ چھوٹے صاحب ہوش میں آئیں، آنکھیں کھولیں۔

راحیل: کک...... کیا ہوا اسے؟؟؟

خالدہ: پتہ نہیں صاحب، میں...... میں تو ان کے لئے دودھ لے کر آئی تو، تو یہ کمرے میں ادھر ہی بے ہوش پڑے تھے، (پکارتی ہے) ارسل صاحب، ارسل صاحب۔

راحیل: میں اسے ابھی ہاسپٹل لے جاتا ہوں۔

مہرو: رہنے دو راحیل اس کی ضرورت نہیں ہے۔

راحیل: کک کیا مطلب، یہ بے ہوش ہے۔

مہرو: وہ تو میں بھی دیکھ رہی ہوں۔ لیکن میں جانتی ہوں کہ یہ کیوں بے ہوش ہے۔

راحیل: کک...... کیا مطلب؟؟؟

مہرو: اس نے شام سے کچھ کھایا نہیں ہے، بس اسی لئے بے ہوش ہو گیا ہے۔ باقی بالکل ٹھیک ہے...... خالدہ۔

خالدہ: جی جی بیگم صاحبہ۔

مہرو: اس کو پانی کے چھینٹے مار کر جگاؤ اور اگر کھانا نہ کھانا چاہے تو زبردستی کھلاؤ۔ دیکھنا ابھی طبیعت بالکل ٹھیک ہو جائے گی اسکی۔ اور اگر نہ ہو تو پھر مجھے بتانا۔

خالدہ: جی جی بیگم صاحبہ۔

(مہرو باہر نکل جاتی ہے راحیل حیران سا میکانکی انداز میں جو ارسل کو دیکھ چکا ہے پریشان ہے اور مہرو کو حیرانگی سے دیکھتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:14

مقام : عارف کا گھر، Living

وقت : رات

کردار : عارف، رانیہ

(عاف اور رانیہ کے درمیان گفتگو چل رہی ہے، گفتگو درمیان سے شروع کرتے ہیں۔)

عارف: ہوں...... کہو ایسی کیا خاص بات تھی جو فون کر کے بلا لیا۔ میں تو پریشان ہی ہو گیا تھا۔

رانیہ: نہیں۔ پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے۔ بس مجھے آپ کو یہ بتانا تھا کہ۔ کہ میں نے فیصلہ

کر لیا ہے۔

عارف: فیصلہ...... کیسا فیصلہ؟؟؟

رانیہ: شادی کا فیصلہ۔

عارف: شادی...... شادی کا فیصلہ؟

رانیہ: ہاں۔

عارف: مگر کس سے؟

رانیہ: جاسم...... جاسم کے ساتھ۔

عارف: تمہارا باس؟؟؟

رانیہ: ہاں...... وہ بہت اچھے انسان ہیں، انہوں نے مجھے پروپوز کیا ہے۔ میں نے انہیں ابھی کوئی جواب نہیں دیا۔ لیکن میں فیصلہ کر چکی ہوں کہ...... کہ میں جاسم کی پروپوزل قبول کر لوں گی۔

عارف تم تم یہ...... یہ فیصلہ دباؤ میں آ کر کر رہی ہو؟

رانیہ: دباؤ؟ مجھ پر کس کا دباؤ ہو گا عارف بھائی اور...... اور آپ اچھی طرح جانتے ہیں مجھے کہ میں یوں کسی کے دباؤ میں آ کر فیصلے کیا بھی نہیں کرتی۔

عارف: وہی...... شمائلہ کی باتوں کی وجہ سے جو پریشر رہا ہے تم پر۔

رانیہ: کم آن عارف بھائی۔ آپ یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں، ایسا بالکل نہیں ہے بلکہ یہ فیصلہ میں اپنے اور تانیہ کے مستقبل کے لئے کرنے جا رہی ہوں۔

عارف: ہوں۔

رانیہ: اور یہی بات ہے کہ اگر جاسم جیسے انسان میری زندگی میں نہ آتے، مجھے پروپوز نہ کرتے۔ تو شاید میں...... میں یہ فیصلہ کرتی بھی ناں۔

عارف: ہوں۔

رانیہ: میں نے جاسم کو ابھی ہاں نہیں کیا ہے۔ لیکن آپ سے بات کرنا ضروری تھا۔ I hope آپ کو اس پر اعتراض تو نہیں ہے۔

عارف: مجھے...... مجھے کیوں اعتراض ہو گا، لیکن یہ ضرور ہے کہ کسی دباؤ میں آ کر تم اگر......

رانیہ: بتایا ناں عارف بھائی، کوئی دباؤ نہیں ہے، کسی قسم کا کوئی دباؤ نہیں۔ میں سوچ سمجھ کر خوشی سے یہ فیصلہ کرنے جا رہی ہوں۔ بس آپ کی اجازت چاہیے۔

عارف: تم...... تم خوش ہو تو پھر...... میری اجازت کیسی۔ میں بھی خوش ہوں۔

(کیمرہ دونوں پر چارج ہوتا ہے۔)

CUT

☆.....☆.....☆

سین نمبر:15

مقام : Police Station ,Cell

وقت : رات

کردار : آفیسر،شیراز

(دکھاتے ہیں کہ دو تین آفیسر شیراز سے سیل میں پوچھ گچھ کر رہے ہیں۔ کچھ کاغذات بھی ہیں ان کے پاس۔)

آفیسر: اور یوریا کا جو Notification جاری ہوا تھا اس کے بارے میں کیا کہیں گے آپ؟

شیراز: مجھے اوپر منسٹری سے حکم تھا۔

آفیسر: لیکن سائن تو اس فائل پر آپ کے ہیں۔

شیراز: میں نے منسٹر صاحب کے سائن کے بعد سائن کیے ہیں۔

آفیسر: لیکن فائل تو کچھ اور بتاتی ہے، آپ کے سائن منسٹر صاحب کے سائن سے پندرہ دن پہلے کے ہیں۔ یہ دیکھ سکتے ہیں آپ، اور یہ پہچان بھی سکتے ہیں۔

شیراز: یہ جھوٹ ہے فراڈ ہے...... مجھے پھنسوانے کی سازش ہے۔

آفیسر: کون......کون کر رہا ہے یہ سازش؟ منسٹر صاحب یا آپ خود؟

شیراز: میں...... میں نہیں جانتا۔ لیکن...... یہ سب جھوٹ ہے۔

(دوسری فائل سامنے رکھتا ہے۔)

آفیسر: اور یہ...... یہ چیکس بھی جھوٹ ہیں۔ جو آپ نے ایک ایسی فرم کو ایڈوانس کر دیئے جس کے کام ابھی Deliver ہی نہیں ہوئے تھے۔

شیراز: میں نے موقع پر جا کر کام دیکھا تھا، وہ کام مکمل کر چکے تھے۔

آفیسر: No..No شیراز صاحب، ہمارے پاس میڈیا رپورٹس ہیں۔ ہمارے پاس پرائیویٹ سروسز کی رپورٹس ہیں۔ اور آپ کے اس اقدام کی وجہ سے پارٹی نے بعد میں انتہائی ناقص میٹریل استعمال کر کے یہ پراجیکٹ مکمل کیا۔

شیراز: یہ...... یہ بھی جھوٹ ہے۔

آفیسر: کم از کم دو ارب روپے کا نقصان ہوا ہے سرکار کو اس میں کم سے کم دو ارب۔ اور چھ ماہ

ایڈوانس میں رقم جاری کرنے سے بینک کا جو پرافٹ ادارے کو ملنا تھا وہ نقصان بھی چودہ کروڑ روپے ہے۔ کیا یہ بھی جھوٹ ہے؟

شیراز: یہ یہ یہ...... مجھ پر بہت پریشر تھا اُن کا چیک جاری کرنے کے لئے۔

آفیسر: کس کا پریشر تھا؟ کوئی تحریری یا کوئی دستاویزی ثبوت، آپ کے پاس اپنی صفائی میں پیش کرنے کے لئے؟

شیراز: ---------- فون پر کہا گیا تھا مجھے۔

آفیسر: اوہ، تو اس بات کا کوئی ثبوت؟

شیراز: م میں ایک مہذب شخص ہوں۔ میں لوگوں کی فون کالز نہیں ٹیپ کرتا پھرتا ہوں کہ اس کا ثبوت دوں آپ کو۔؟ Do you understand that...?

(شیراز کا پیمانہ لبریز ہو جاتا ہے وہ shout کرتا ہے)

آفیسر: You shut up Mr. Sheraz Hassan.۔ اینڈ یو انڈرسٹینڈ کہ آپ کو یہاں سچ بولنا ہے، صرف سچ۔ ورنہ ہم آپ سے زیادہ اونچی آواز میں چلا سکتے ہیں، Do you understand that...?

(ماحول میں شدید تلخی آجاتی ہے اور آفیسر کے ہاتھ مارنے کے بعد ایک خاموشی سی چھا جاتی ہے جس میں سانس گونجنے کی آواز رہ جاتی ہے۔)

CUT

☆.....☆.....☆

سین نمبر:16

مقام : عارف کا گھر۔ رانیہ کا کمرہ

وقت : رات

کردار : رانیہ، تانیہ

(دکھاتے ہیں کہ رانیہ اور تانیہ آپس میں گفتگو کر رہی ہیں۔)

رانیہ: بیٹا۔ مجھے آپ سے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے۔ میں نے ایک بہت اہم فیصلہ کیا ہے، اور یہ فیصلہ آپ کیلئے، ہمارے لئے، ہم دونوں کے لئے بہت ہی اہم ہوگا، ہمیں اس کی ضرورت ہے بیٹا۔ تم سن رہی ہو ناں؟

تانیہ: جی ممی۔

رانیہ: بیٹا دیکھو، اس وقت ہم عارف ماموں کے گھر میں رہ رہے ہیں، یہ ہمارا گھر نہیں ہے،

ہمارا گھر وہی ہوگا جس میں تمہارے پاپا، اور میرے ہزبینڈ رہتے ہوں۔ اس لئے، اس لئے میں نے جاسم انکل، اوی کے پاپا سے شادی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

تانیہ: شادی؟؟؟

رانیہ: ہاں...... پھر وہ شادی کے بعد میرے ہزبینڈ اور تمہارے پاپا بن جائیں گے، اس طرح اوی تمہارا بھائی بن جائے گا۔ اور ہمیں ایک گھر مل جائے گا، جو اصل میں ہمارا گھر ہوگا۔ تمہارا گھر ہوگا...... میرا گھر ہوگا۔ سن رہی ہوناں کہ سو گئی ہو؟

تانیہ: جی۔

رانیہ: تم دیکھنا جاسم انکل، تمہارے لئے بہت اچھے پاپا ثابت ہوں گے۔ وہ بہت۔ بہت Loving ہیں۔ تمہارا بہت خیال رکھیں گے۔ اور اوی تو ہے ہی کتنا پیارا ناں۔ اچھا اب رات بہت ہوگئی ہے اب تم سو جاؤ۔ او کے میرا بیٹا۔

(رانیہ کروٹ لے کر سو جاتی ہے، لیمپ آف کرتی ہے کیمرہ کروٹ لیتی ہوئی ہلکی مدھم نیلی روشنی میں تانیہ کو دکھاتا ہے کہ جو جانے کیا سوچ رہی ہے مگر ماں کی گفتگو سے اداس ہوگئی ہے، اور آنکھوں میں آنسو ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:17

مقام : شیراز کا گھر۔ ڈائننگ ٹیبل

وقت : صبح

کردار : خالدہ، مہرو، ارسل

(مہرو ناشتہ کر رہی ہے جبکہ خالدہ میڈ ارسل کو تیار کرا کر کمرے سے باہر لاتی ہے۔)

خالدہ: چلیں ارسل صاحب، یہ آپ کا بیگ...... اور یہ آپ کا لنچ۔

مہرو: سنو خالدہ۔

خالدہ: جی بیگم صاحب۔

مہرو: یہ اسکول نہیں جائے گا۔

خالدہ: اسکول نہیں جائے گا؟ لیکن...... لیکن آج چھٹی نہیں مہرین باجی۔ آج تو......

مہرو: میں تم سے زیادہ جانتی ہوں کہ آج چھٹی نہیں ہے اور آج اسکول ڈے ہے۔ لیکن اس کیلئے آج چھٹی ہے۔

خالدہ: کک...... کیا مطلب بیگم صاحب۔

مہرو: مجھے شیراز سختی سے منع کر کے گیا ہے کہ اس کو کسی بھی طرح رانیہ سے نہیں ملنے دینا۔ اگر اسکول سے اس کی ماں اسے لے گئی تو؟ تو میں کہاں بھاگتی پھروں گی۔ پہلے ہی شیراز کی وجہ سے اتنی پریشانی چل رہی ہے آجکل۔ لے جاؤ اسے اندر، اور کپڑے تبدیل کراؤ۔

خالدہ: وہ تو ٹھیک ہے بیگم صاحب، م مگر...... مگر ارسل صاحب کی پڑھائی کا بہت حرج ہوگا۔

مہرو: ایک تو خالدہ میں تمہاری اس بحث کی عادت سے بہت تنگ ہوں۔ اور ایک بات بتاؤ کہ اس کی ماں تم ہو یا میں؟ کبھی کبھی مجھے تو لگتا ہے کہ تم ماں ہو اور میں میڈ۔ جو کہا جا رہا ہے چپ کر کے وہ کرو۔ جاؤ۔

خالدہ: جی جی...... جی بیگم صاحب۔

(اور خالدہ ڈانٹ کھانے کے بعد شرمندہ اور افسردہ ہو کر ارسل کو اندر لے جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:18

مقام : تانیہ کا اسکول۔ وہی بینچ

وقت : دن

کردار : تانیہ

(دکھاتے ہیں کہ تانیہ اکیلی اسی بینچ پر بیٹھی ہوئی ہے کیونکہ آج ارسل اسکول نہیں آیا ہے، تانیہ چپ چاپ اداس اور کسی طرف دیکھتی ہوئی کھوئی گئی ہے آنکھیں نم سی ہیں تانیہ پر فلیش بیک میں چلتی چلی جاتی ہے۔)

Flash Back Start

* وہ سارا منظر اور ساری گفتگو جو ماں نے رات کو تانیہ سے کی تھی، جس میں بتایا تھا کہ جاسم اس کا باپ بن جائے گا وغیرہ وغیرہ*

Flash Back End

(تانیہ فلیش بیک سے واپس آتی ہے تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔ تانیہ رو رہی ہے گویا تانیہ کو ماں کے فیصلے سے دُکھ پہنچا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:19

مقام : آؤٹ ڈور، کوئی خوبصورت جگہ

وقت : دن

کردار : جاسم، رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ جاسم اور رانیہ گفتگو کررہے ہیں)

جاسم: Really ???۔ میں بہت خوش ہوں کہ تم نے......تم نے ہاں کردی۔ ورنہ میں ڈر رہا تھا کہ اگر تم نے انکار کردیا تو...... مجھے Really کافی دُکھ پہنچتا، کیونکہ سعدیہ کے بعد میں نے کبھی ایسا نہیں سوچا۔ تمہیں دیکھ کر پہلی بار، ایسا سوچا، اور اگر تم انکار کردیتیں تو...... خیر۔ تھینک یو۔ Thanks alot for accepting my proposal.۔ ہم بہت جلد نکاح کرلیتے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ تم......تم جلدی سے میرے گھر آجاؤ۔ بلکہ اپنے گھر آجاؤ۔ ہوں؟

رانیہ: لیکن، لیکن ہم یہ سب بہت سادگی سے کریں گے، زیادہ شور شرابہ اور اس عمر میں دو بچوں کے ساتھ اچھا نہیں لگے گا۔

(جاسم کافی خوش اور ایکسائٹڈ ہے۔)

جاسم: لیکن ہم ہنی مون منانے ضرور جائیں گے۔

رانیہ: ہوں۔

جاسم: میں نے بھی اوی کو بتادیا ہے، وہ بہت خوش ہورہا تھا، بلکہ میں نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ آج اس کی بات کراؤں گا تم سے۔ ایک منٹ۔

(جاسم فون ملاتا ہے)

جاسم: ہیلو ہاں۔ اوی سے بات کراؤ میری۔ ہیلو ہاں اوی۔ اوہ سوری سوری۔ یہ لومی سے بات کرلو۔ لو بات کرو۔

(جاسم رانیہ کو ممی کہتا ہے)

رانیہ: (جھجکتے ہوئے) ہیلو...... ہاں اوی بیٹا۔

(جاسم بچوں کی طرح خوش ہوتا ہے۔)

"مونتاج"

(کہ رانیہ فون پر اوی سے بات کررہی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:20

مقام : شیراز کا سیل۔

وقت : دن

کردار : شیراز

(شیراز ایک سیل میں رکھا گیا ہے کمرہ سا ہے کہ ملازم کھانا لے کر آتا ہے اور شیراز کو خاموشی سے پکڑاتا ہے شیراز اسکی طرف دیکھ کر موبائل رکھ کر کچھ پیسے نکال کر اس ملازم کو دیتا ہے تو وہ چلا جاتا ہے۔ ایک پرچہ سا نکالتا ہے اور اس میں سے فون نمبر نکال کر فون ملاتا ہے۔)

شیراز: ہیلو......غوری صاحب۔ شیراز، میں شیراز بات کررہا ہوں۔ غوری صاحب۔ آپ میرا فون ہی Attened نہیں کررہے تھے، اور میری بیوی کب سے آپ کو میرے نمبر سے فون کر رہی ہے۔ نہیں نہیں غوری صاحب سنیں۔ سنیں میری بات سنیں۔ آپ Busy ہیں تو میرے پاس بھی فضول وقت نہیں ہے، مجھے آپ کو صرف یہ بتانا تھا کہ میں نے فیصلہ کرلیا ہے کہ میں اکیلا نہیں جیل جاؤں گا، ہر شخص کا نام بتاؤں گا جو میرے ساتھ ایک Penny کا بھی شریک رہا ہے۔ جی جی، دھمکی نہیں ہے۔ یہ میں کرنے جارہا ہوں، اس پھندے میں میری گردن اکیلی نہیں پھنسے گی، اور بھی کئی گردنیں فٹ ہوں گی۔ اس سیل میں جہاں اس وقت میں اکیلا ہوں۔ اگر مجھے نکالنے کے لئے کچھ نہ کیا آپ لوگوں نے۔ تو چند دنوں میں یہ سیل آپ سب لوگوں سے بھر جائے گا۔

(کیمرہ خونخوار انداز میں پھنکارتے ہوئے شیراز پر چارج کرتا چلا جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:21

مقام : شیراز کا گھر۔

وقت : دن

کردار : مہرو، راحیل

مہرو: چلیں۔

راحیل: ہوں چلیں۔ لیکن جانے سے پہلے میں ایک بات ضرور آپ سے کرنا چاہ رہا تھا۔

مہرو: بات،،،؟ کیسی بات؟؟؟

راحیل: دیکھیں مہرین۔ہم جا تو رہے ہیں اور جو وکیل آپ چاہ رہی تھیں اس سے بات بھی ہو گئی۔وہ ہمارا کیس لینے پر بھی راضی ہو گیا ہے لیکن۔ایک تو یہ کہ اس کی فیس بہت زیادہ ہے۔جتنا میں نے اور آپ نے سوچا تھا، وہ اس سے کہیں زیادہ مہنگا ہے۔

مہرو: اوہ۔

راحیل: یہ بھی چلیں کوئی ایسی بات نہیں تھی، لیکن میں نے اپنے کچھ وکیل دوستوں سے مشورہ کیا ہے۔ان کا کہنا ہے کہ شیراز صاحب کے خلاف کیس بہت مضبوط ہے۔جیتنے کے Chances بہت کم ہیں۔

مہرو: ہوں۔

راحیل: میرا خیال ہے کہ مہنگا وکیل کرنا پیسے کا ضیاع ہی ہے، کیونکہ اب شاید دنیا کا مہنگے سے مہنگا وکیل بھی انہیں نہیں بچا سکتا۔

مہرو: اوہ گاڈ!!!

راحیل: ہوں۔میرا مطلب آپ کو پریشان کرنا نہیں تھا صرف......صرف حقیقت بتانا تھا، دیکھیں ناں۔ پیسے بہت Importannt ہوتے ہیں، اور اب شیراز صاحب کے بعد آپ کو پیسوں کی سخت ضرورت پڑے گی، اس لئے انہیں ضائع تو نہیں کرنا چاہیے ناں۔

مہرو: لیکن......لیکن اب ہمیں کیا کرنا چاہیے راحیل؟

راحیل: ہوں نہیں، اس وکیل سے بھی اب وقت تو لے لیا ہے، دیکھتے ہیں کیا کہتا ہے، اور پھر کوئی اور ڈیل بھی دیکھ لیں گے۔

مہرو: ہوں......چلیں۔

راحیل: ہوں......چلیں۔

(دونوں نکل جاتے ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:22

مقام : عارف کا گھر۔Living

وقت : دن

کردار : مولوی، جاسم، رانیہ، اوی، شائلہ، عارف، تانیہ

(دکھاتے ہیں کہ شائلہ، عارف اور چار گواہ، اوی جاسم اور رانیہ موجود ہیں۔)

مولوی: جی آپ کو قبول ہے؟؟؟

جاسم: جی قبول ہے۔

مولوی: قبول ہے؟

جاسم: جی قبول ہے۔

مولوی: تیسری مرتبہ پھر کہیے قبول ہے؟

جاسم: جی قبول ہے۔

(مولوی صاحب نکاح کا خطبہ دینا شروع کرتے ہیں اوی جاسم کو دیکھ رہا ہے۔سب لوگ خطبہ سن رہے ہیں کیمرہ یہاں سے pan کرتے۔)

(کمرے میں کھڑی ہوئی تانیہ کو دکھاتا ہے جس کی آنکھوں میں آنسو ہیں اور وہ افسردہ اندا زمیں کسی دروازے سے ٹیک لگائے سارا منظر دیکھ رہی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:23

مقام : شیراز کا گھر۔ارسل کا کمرہ

وقت : شام

کردار : ارسل

(دکھاتے ہیں کہ ارسل اپنے کمرے میں ڈر رہا ہے شام کا اندھیرا بڑھ رہا ہے ارسل آوازیں دیتا ہے کمرے سے نکلتا ہے تو لاؤنج میں آتا ہے جہاں کوئی نہیں ہے ارسل ڈر جاتا ہے واپس کمرے میں آکر دبک جاتا ہے۔)

ارسل: خالدہ آنٹی، خالدہ آنٹی۔کہاں ہیں آپ، مجھے ڈر لگ رہا ہے، خالدہ آنٹی، آنٹی، آپی مجھے پھونک دو۔مجھے ڈر لگ رہا ہے۔آپی......خالدہ آنٹی۔

(یکدم دروازہ کھلتا ہے اور خالدہ دودھ کا فیڈر لئے اندر آتی ہے۔)

خالدہ: ارے کک......کیا ہو گیا ارسل صاحب؟ یہ میں......میں آپ کا فیڈر لینے گئی تھی۔

(ارسل اشارے کرتا ہے)

ارسل: مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے خالدہ آنٹی، وہ......وہ بھوت خالدہ آنٹی، وہ......وہ۔

خالدہ: نہیں......نہیں ارسل صاحب، بیٹا کچھ نہیں ہے، کچھ نہیں ہے آپ اُدھر نہیں دیکھو، مت

دیکھو اُدھر کچھ نہیں ہے۔

(خالدہ ارسل کو بھینچ لیتی ہے ارسل ڈر کر آنکھیں میچ کر خالدہ کی گود میں چھپ جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:24

مقام : شیراز کا سیل

وقت : شام

کردار : شیراز، مہرو

(شیراز کی شیو وغیرہ بڑھی ہوئی ہے اور سیل میں ہی مہرو اور شیراز کی ملاقات جاری ہے سین درمیان سے شروع ہوتا ہے شیراز نے کوئی چیز اٹھا کر غصے میں پھینکتا ہے۔ گفتگو جاری ہے۔)

شیراز: آج کتنے دن ہونے کو آرہے ہیں مجھے اس کوٹھڑی میں بند پڑے ہوئے۔ کچھ نہیں کر رہا کوئی۔ کوئی کچھ نہیں کر رہا ہے۔ تم...... تم بھی کچھ نہیں کر رہی ہو۔

مہرو: شیراز...... شیراز سنبھالو اپنے آپ کو۔ یہ کیسی باتیں کر رہے ہو تم، ایسا...... ایسا نہیں ہے، میں اور راحیل اور ہمارا وکیل بہت کوشش کر رہے ہیں لیکن......

شیراز: لیکن...... لیکن کیا...... لیکن کیا۔ اگر سب لوگ کوشش کر رہے ہیں تو پھر۔ لیکن لیکن کیا؟ ایک...... ایک رات گزارنی پڑے ناں اس سیل میں، ایک رات، تو سمجھ لگ جائے تم لوگوں کو۔

مہرو: دیکھو شیراز تم...... تم غصہ مت کرو۔

شیراز: غصہ نہ کروں تو کیا کروں۔ کیا کروں؟ میں پاگل ہو جاؤں گا ان دیواروں سے ٹکرا کر سونے نہیں دیتے ہیں یہ مجھے۔ باتیں نہیں، باتیں نہیں چاہیں مجھے، تسلیاں نہیں چاہیے مجھے۔ جاؤ چلی جاؤ یہاں سے اور، مجھے باہر نکلوانے کے لئے کچھ کرو۔ کچھ کرو مجھے باہر نکلوانے کے لئے۔

مہرو: دیکھو شیراز۔

شیراز: جاؤ...... میں نے کہا چلی جاؤ۔ جاؤ اور کچھ کرو۔ وکیل سے پوچھو۔ جتنا پیسہ چاہیے اسے دو۔ لیکن کچھ کرو۔ میں یہاں نہیں رہ سکتا۔ میں مزید یہاں نہیں رہ سکتا، جاؤ۔

(آخر میں زور سے ہاتھ گھما کر لمبا کر کے بولتا ہے۔)

جا......ا......ا......ؤ۔

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:25

مقام : شیراز کے سیل والی عمارت کا باہر

وقت : شام

کردار : مہرو

(دکھاتے ہیں کہ مہرو ڈسٹرب سی جس میں تذلیل کا غصہ بھی ہے واپس آتی ہے اور آ کر تیزی سے راحیل کی گاڑی میں بیٹھ جاتی ہے اور گاڑی نکال کر راحیل لے گیا ہے۔)

* راحیل اور مہرو کا تعلق Develop ہو رہا ہے *

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:26

مقام : جاسم کا گھر۔ Living، پورچ

وقت : شام

کردار : جاسم، رانیہ، اوی، ثانیہ

(دکھاتے ہیں کہ جاسم کی گاڑی سجی ہوئی گھر کے پورچ میں داخل ہوئی ہے گھر پر ہلکی سی لائٹنگ بھی ہوئی ہے۔ اور ثانیہ، جاسم، رانیہ، اوی اندر داخل ہوئے ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:27

مقام : جاسم کا گھر۔ Living

وقت : رات

کردار : جاسم، رانیہ، اوی، ثانیہ

(جاسم، رانیہ، ثانیہ، اوی کے ساتھ گھر میں داخل ہوا ہے۔)

جاسم: ہوں۔۔ Wel come to your home...

رانیہ: Thank you...

جاسم: کیوں ثانیہ بیٹا۔

(تانیہ سنجیدہ سی ہے۔)

تانیہ: جی۔

جاسم: اچھا بھئی، میں نے اور اوی نے تانیہ بیٹی کے لئے ایک اسپیشل ویلکم رکھا ہے۔

رانیہ: اسپیشل ویلکم؟؟؟

جاسم: ہاں۔ اسپیشل ویلکم۔ آؤ...... آجاؤ۔ آؤ تانیہ بیٹا۔ آجاؤ...... آجاؤ...... کم آن، کم آن۔

(اور جاسم سب کو کسی طرف لے جاتا ہے اور کراس کر کے کمرے کا دروازہ کھولتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:27

مقام : تانیہ کا سجا ہوا کمرہ

وقت : رات

کردار : جاسم، رانیہ، اوی، تانیہ

(دکھاتے ہیں کہ جاسم دروازہ کھولنے لگا ہے تانیہ کے کمرے کا۔)

جاسم: اچھا بھئی ذرا سب لوگ ایک منٹ کے لئے آنکھیں بند کرلو۔ چلو چلو۔ سرپرائز۔ اوی No cheating۔ آنکھیں بند۔

اوی: لیکن پاپا میرا تو دیکھا ہوا ہے سب کچھ اس میں۔

(پیار سے کہتا ہے)

جاسم: اوکے یو ناٹی بوائے۔ سرپرائز سے پہلے نہیں بولتے ہیں، خاموش۔

(اوی معصوم انداز میں کہتا ہے)

اوی: اوئے...... سوری پاپا...... سوری۔

جاسم: ہوں تو سب کی آنکھیں بند ہیں؟؟؟

رانیہ: ہاں بھئی۔

جاسم: اے یہ ہے، ہماری تانیہ بیٹی کا سرپرائز کمرہ۔

(اور جاسم دروازہ کھول دیتا ہے تو سب حیران اور خوش ہو جاتے ہیں۔)

رانیہ: Wao..beautiful۔ کتنا خوبصورت ہے یہ تانیہ۔ ہر چیز Barbie کی ہے یہاں تو۔ رئیلی یہ تو بالکل Fairy Tales جیسا ہے۔ ہیں ناں تانیہ؟؟؟

(تانیہ گم صم سی آگے بڑھتی چلی جاتی ہے اوی جا کر اس کے بستر پر گدے پر چڑھ کر چھلانگیں

لگانا شروع کر دیتا ہے جمپ کر رہا ہے اور خوش ہو رہا ہے۔ تانیہ گم صم ساری چیزوں کو دیکھ رہی ہے، رانیہ خوش ہے، جاسم ساتھ کھڑی رانیہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے رانیہ جھینپ سی جاتی ہے دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔ رانیہ شرما سی جاتی ہے۔ خوش بھی ہے۔)

Cut Or Dissolve

☆......☆......☆

سین نمبر:29

مقام : جاسم کا گھر۔ جاسم کا کمرہ

وقت : رات

کردار : جاسم، رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ جاسم کا بیڈروم سجا ہوا ہے جاسم رانیہ سے باتیں کر رہا ہے، گھونگھٹ اٹھا چکا ہے، گفتگو جاری ہے۔)

جاسم: پتہ ہے رانیہ، سعدیہ کی ڈیتھ کے بعد آج پہلی بار میں نے زندگی میں صحیح اور سچی خوشی کو محسوس کیا ہے۔ پہلی بار تمہارے آنے سے میرا دل ہنسنے کو، کھل کر بات کرنے کو چاہ رہا ہے ورنہ...... ورنہ میں تو بھول ہی گیا تھا کہ خوشی کس کو کہتے ہیں۔ مسکرانا کیا ہوتا ہے اور ہنسی کس چیز کا نام ہے۔ رانیہ۔

رانیہ: ہوں۔

جاسم: میں ایک بہت سچا اور مخلص انسان ہوں۔ میں یوں بھی جھوٹ بولنے کا قائل نہیں ہوں۔ اور اپنے پیاروں سے، اپنے دل کے رشتوں سے تو بالکل، بال برابر بھی جھوٹ، تصنع کا قائل نہیں ہوں۔ میں تمہارے لئے، صرف اور صرف محبت ہونگا۔ صرف اور صرف خلوص اور کچھ نہیں۔

رانیہ: ہوں۔

جاسم: رانیہ...... رانیہ تم میرا ساتھ دو گی ناں۔ ان دیواروں سے جو خوشی روٹھ گئی تھی، وہ خوشی وہ رنگ، وہ زندگی پھر سے یہاں لائیں گے۔ تم اوی کو خوش رکھنے کی کوشش کرنا، میں تانیہ کو بالکل اپنی بیٹی کی طرح اپنے اوی کی طرح رکھوں گا۔ ہم اس گھر، اس آنگن کو اپنے ان بچوں اوی اور تانیہ کے ساتھ جنت بنا دیں گے۔ جنت۔ تم، تم میرا ساتھ دو گی رانیہ، ہوں بولو۔

(جاسم رومانوی انداز میں ہاتھ آگے بڑھاتا ہے اور رانیہ اعتماد کے ساتھ مگر حیا کے ساتھ

جاسم کے ہاتھوں میں ہاتھ دے دیتی ہے۔)

رانیہ: ہوں۔

(اور جاسم دوسرے ہاتھ سے لیمپ کی لائٹ Dimm کرتا ہے ماحول اس لئے میاں بیوی کیلئے رومانوی ہوتا چلا جاتا ہے۔)

CUT or DISSOLVE

☆......☆......☆

سین نمبر:30

مقام : شیراز کا سیل والا کمرہ

وقت : رات

کردار : شیراز

(دکھاتے ہیں کہ شیراز کے سر پر کافی اونچا watts 100 کا بلب جل رہا ہے اور شیراز کے کمرے میں کوئی کرسی اور ایسی چیز نہیں ہے، جس پر چڑھ کر شیراز اس بلب کو توڑ سکے۔ شیراز کئی راتوں کا جاگا اس بلب کو بجھانا چاہ رہا ہوتا ہے۔)

شیراز: اسے...... اسے بجھاؤ...... اسے بجھاؤ...... میں سونا چاہتا ہوں۔ اس آگ کو بجھاؤ، یہ...... یہ روشنی میری آنکھوں کو چیر کر رکھ دے گی۔ اسے بجھاؤ۔ بند کرو اسے۔ کوئی ہے کوئی ہے جو اس بلب کو، اس دوزخ کو Off کرے، کوئی ہے۔ کوئی ہے...... کوئی ہے۔

(اور دیوانوں کی طرح داڑھی بڑھا کر شیراز جمپ کر کے بلب کو چھو کر توڑنے کی کوشش کرتا ہے اس کے جمپ کاری ایکشن۔)

Freeze

☆......☆......☆

قسط نمبر 11

سین نمبر:01

مقام : جاسم کا گھر، تانیہ کا کمرہ

وقت : رات

کردار : رانیہ، تانیہ

(دکھاتے ہیں کہ تانیہ اپنے کمرے میں کسی چیز پر بے دھیانی میں انگلیاں پھیر رہی ہے جیسے پریشان اور ڈسٹرب ہو۔ کہ دھیرے سے دروازہ کھلتا ہے اور رانیہ اچھا موڈ لئے دبے پاؤں اندر داخل ہوتی ہے اور آ کر بیٹی کی آنکھوں پر ہاتھ رکھتی ہے بیٹی زیادہ ریسپانڈ نہیں کرتی۔)

(بھاری آواز بنا کر بولتی ہے)

رانیہ: ہوں...... بوجھو تو بھلا کون ہوں میں...... ہوں بولو ناں، کیا پہچانا نہیں مجھے۔ تانیہ بولو ناں بھلا کون ہوں میں؟ بھاؤ......

(پھر خود ہی سامنے آ جاتی ہے)

رانیہ: ممی...... ممی ہوں، کیا ہوا تانیہ بیٹا۔ کیا بات ہے۔ طبیعت تو ٹھیک ہے ناں تمہاری؟

تانیہ: جی۔

رانیہ: پھر کیا بات ہے۔ کیا میری بیٹی کو کمرہ پسند نہیں آیا؟

تانیہ: نہیں...... ٹھیک ہے۔

رانیہ: ہوں...... پھر کیا بات ہے، کیوں موڈ آف ہے میری بیٹی کا۔ کیوں ناراض ہے؟ بولو تانیہ بیٹا۔ کیوں چپ چپ ہو۔ اچھا نہیں بتاتا ممی کو۔ ہیں؟ اپنی ممی کو بھی نہیں بتاؤ گی؟ ہوں...... اچھا۔ ہوم ورک کر لیا تم نے؟

تانیہ: جی۔ بس تھوڑا سا رہ گیا ہے۔

(رانیہ پیار سے گلے لگتی ہے)

رانیہ: ہوں۔تم ایک کام کرو۔جلدی جلدی ہوم ورک کر کے آجاؤ۔پھر میں تمہیں اور اوی کو آئس کریم کھلانے لے جاتی ہوں۔جلدی جلدی کر کے آجاؤ ہوم ورک۔میں اوی سے کہتی ہوں وہ بھی Ready ہو جائے۔ہوں؟

تانیہ: ممی۔

رانیہ: ہوں۔

تانیہ: وہ...... مجھے آئس کریم نہیں کھانی تھی۔

رانیہ: آئس کریم نہیں کھانی تھی۔مگر...... مگر تم تو بہت شوق سے کھاتی ہو آئس کریم، ہوں۔تمہاری فیورٹ آئس کریم کھلا کر لاؤں گی۔Scoopy...... ہوں؟؟؟

تانیہ: نہیں۔میرا دل نہیں چاہ رہا ہے۔

(ماں بھی چپ سی ہو جاتی ہے)

رانیہ: ہوں۔

تانیہ: اور ممی آپ کو ایک بات بتانی تھی۔

رانیہ: کیا بات بتانی تھی بیٹا، خیریت تو ہے ناں؟ تم...... تم بہت عجیب طرح Behave کر رہی ہو...... کیا...... کیا بات ہے؟

تانیہ: کچھ نہیں ممی...... وہ...... وہ ارسل کئی دن سے اسکول نہیں آیا ہے۔

رانیہ: ک...... کیا؟؟؟

تانیہ: ہاں۔وہ ٹیچر بھی پوچھ رہی تھیں کہ تمہارا بھائی کیوں نہیں آیا؟

رانیہ: تم نے...... تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتائی یہ بات، تمہیں پہلے ہی بتا دینا چاہیے تھا

تانیہ: میں نے سوچا آپ کی life ڈسٹرب نہ ہو۔

(تانیہ کا لہجہ طنز والا نہیں نرم ہوتا ہے مگر جملہ طنز والا ہے، رانیہ پر Bang آتا ہے بیٹے کے اسکول نہ آنے اور تانیہ کے جملے پر۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:02

مقام : جاسم کا گھر-Living-مہرو کا کمرہ

وقت : دن

کردار : مہرو، رانیہ، جاسم

(دکھاتے ہیں کہ رانیہ تانیہ کے کمرے سے نکل کر باہر آئی ہے وہ پریشان اور ڈسٹرب سی ہے، پھر کچھ لمحہ سوچ کر وہ فون کی طرف بڑھتی ہے، فون ملاتی ہے دوسری طرف مہرو نے اٹھایا ہے۔)

مہرو: ہیلو۔

رانیہ: ہیلو۔

مہرو: میں...... میں رانیہ بات کر رہی ہوں۔

مہرو: اوہ...... کیوں کال کی ہے؟

رانیہ: وہ...... دیکھو مجھے ضروری بات کرنا تھی۔

مہرو: تمہیں...... تمہیں نہ شرم آتی ہے نہ چین آتا ہے، کیسی عورت ہو تم، تم کیوں بھول جاتی ہو کہ شیراز تمہیں طلاق دے چکا ہے۔اب شیراز میرا شوہر ہے، اس کا تم سے کوئی واسطہ نہیں۔اور وہ نہ ہی کوئی واسطہ رکھنا چاہتا ہے۔کیوں نہیں سمجھتی ہو تم یہ؟

رانیہ: دیکھو م...... مہرین میں نے اس وقت ضرورت اور پریشانی میں فون کیا ہے۔مجھے ارسل سے بات کرنی ہے تانیہ بتا رہی تھی وہ کئی دنوں سے اسکول نہیں آرہا ہے۔کیا بات ہے کیا وجہ ہے، میرا ارسل ٹھیک تو ہے ناں؟

مہرو: کتنے بہانے ڈھونڈو گی تم یہاں کال کرنے کے لئے۔

رانیہ: بہانہ؟ میں پریشان ہوں مہرین اپنے بیٹے، اپنے ارسل کی وجہ سے پریشان ہوں۔میرا بیٹا کدھر ہے وہ کیوں اسکول نہیں جا رہا ہے۔مجھے کوئی شوق نہیں اس گھر میں فون کرنے کا، لیکن اس گھر میں میرا بیٹا رہتا ہے، اور وہ کس حال میں ہے یہ...... یہ جاننا میرا حق ہے۔

مہرو: No.. No.. نہیں ہے تمہارا حق۔You are not suppose to call him Okay تم اپنی بیٹی لے چکی ہو۔اب تمہارا بیٹا کہاں ہے، کس حال میں ہے۔زندہ ہے یا مر گیا۔

(رانیہ کی "مر گیا" کی آواز سن کر سسکی نکل جاتی ہے۔)

رانیہ: اوہ......

مہرو: Thats mind of your business,,, understand..

رانیہ: مہرین دیکھو۔

مہرو: پلیز...... پلیز میرے گھر میں بہانے سے کال مت کرنا۔

(مہرو فون رکھ دیتی ہے رانیہ شدید گھبرا جاتی ہے)

رانیہ: God, ۔کیا...... کیا ہوا ہے میرے ارسل کو۔ وہ ٹھیک تو ہے ناں۔ کہیں بیمار تو نہیں ہے وہ۔ اوہ میرے اللہ۔

(رانیہ دوبارہ فون ملاتی ہے۔)

رانیہ: کم آن...... کم آن...... کم آن۔ پک اپ مائی فون۔

(پھر رانیہ فون رکھ کر Move کرتی ہے)

یہ تو فون ہی نہیں اٹھا رہی ہے، کیا کروں۔ میرا تو دل گھبرائے جا رہا ہے۔ میرا ارسل پتہ نہیں کس حال میں ہوگا۔ اللہ کرے میرا ارسل ٹھیک ہو...... اوہ گاڈ۔

(اور دوبارہ وہ فون ملاتی ہے اس بار جاسم فون اٹھاتا ہے۔)

جاسم: ہیلو۔

رانیہ: جاسم...... جاسم...... رانیہ بات کر رہی ہوں۔

جاسم: کک کیا ہوا رانیہ...... سب خیریت تو ہے ناں؟ تم بہت گھبرائی ہوئی لگ رہی ہو۔

رانیہ: ہاں...... ہاں یہاں تو سب لوگ ٹھیک ہیں جاسم، لیکن وہ ارسل کئی دنوں سے اسکول نہیں آیا تانیہ بتا رہی تھی، اور میں نے شیراز کے گھر فون کیا تھا تو اس کی بیوی نے میری ارسل سے بات بھی نہیں کرائی۔ میرا دل بہت بری طرح گھبرا رہا ہے جاسم۔ بہت بری طرح، مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا کہ میں کیا کروں۔ میرا ارسل۔

جاسم: ہوں۔ تم پریشان نہیں ہوں رانیہ۔ بالکل ٹینشن مت لو۔ میں ابھی آتا ہوں۔ ابھی آتا ہوں۔ تم حوصلہ رکھو۔ آتا ہوں۔

(جاسم فون رکھ کر نکلتا ہے۔ کیمرہ پریشان سی رانیہ پر رہ جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:03

مقام : شیراز کا سیل

وقت : دن

کردار : شیراز، آدمی

(جہاں شیراز بند ہے کوئی شخص کوئی آفیسر شیراز سے ملنے آیا ہے شیراز کی حالت اجڑی ہوئی لگ رہی ہے وہ کئی راتوں سے جاگ رہا ہے۔)

شیراز: They are treating me like animals.... اذیت دے رہے ہیں

ٹارچر کر رہے ہیں مجھے۔

آدمی: تم پریشان نہیں ہو۔ میری بات ہوگئی ہے ڈائریکٹر سے۔ آج سے وہ تمہیں Release کر دیں گے۔

شیراز: میں سو نہیں پاتا ہوں اس لائٹ کی وجہ سے۔ مچھر ہیں اس سیل میں۔ I have served this country more then 15 years. I deserv better treatment, I don't deserv all this..

آدمی: میں نے کہا ناں۔ میری بات ہوگئی ہے ڈائریکٹر سے۔ سب چیزیں بہتر ہو جائیں گی

شیراز: اور کب تک رہنا پڑے گا مجھے۔ یہاں اس جہنم میں؟

آدمی: حقانی صاحب بھی دن رات کوشش کر رہے ہیں۔ we are very close to success۔ اب معاملات طے کرنے میں کچھ وقت تو لگا کرتا ہے۔ but I am giving you my words that very soon all things will be settle down.

شیراز: کتنی جلدی...... کتنی جلدی...... آج، کل، پرسوں، ایک دن، دو دن، ایک ہفتہ ایک مہینہ۔ دو مہینے۔ کتنی جلدی۔ آخر کتنی جلدی......

آدمی: میں کچھ کہہ نہیں سکتا But I know one thing soon,very soon

(کیمرہ شیراز پر چارج کرتا چلا جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:04

مقام : سڑکیں، شیراز کا گھر

وقت : دن

کردار : رانیہ، جاسم

(دکھاتے ہیں کہ جاسم اور رانیہ گاڑی میں سفر کر رہے ہیں، اور رانیہ پریشان ہے۔)

رانیہ: یا اللہ، میرے ارسل کو اپنی حفاظت میں رکھنا۔ یا میرے اللہ میرے ارسل کو اپنی امان میں رکھنا۔ میرا ارسل بالکل ٹھیک ہو یا اللہ۔

جاسم: حوصلہ رکھو رانیہ۔ اللہ نے چاہا تو وہ بالکل ٹھیک ہوگا۔ حوصلہ رکھو۔

(جاسم ڈرائیونگ کرتے ہوئے حوصلہ دے رہا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:05

مقام : شیراز کا گھر۔باہر کا حصہ

وقت : دن

کردار : چوکیدار،رانیہ،جاسم

(دکھاتے ہیں کہ جاسم کی گاڑی آتی ہے،اور جاسم اور رانیہ تیزی سے گیٹ کی طرف بڑھتے ہیں تو چوکیدار منع کر دیتا ہے۔چوکیدار کے جواب سے سین شروع کریں گے۔)

رانیہ: کک......کیا کہہ رہے ہو تم۔کب ہوا یہ؟

چوکیدار: ویسے تو ہم کسی کو بتاتے نہیں ہیں سختی سے منع کیا ہوا ہے،مگر آپ کو تو بتا ہی سکتا ہوں۔

جاسم: ہوں......اب......؟؟؟

رانیہ: مہرین بی بی کو بتاؤ کہ،میں آئی ہوں اور مجھے ارسل سے ملنا ہے۔ویسے ارسل ٹھیک تو ہے ناں؟

چوکیدار: پتہ نہیں بی بی جی۔میں نے تو چھوٹے صاحب کو کئی دن سے نہیں دیکھا۔

رانیہ: یا میرے اللہ۔

چوکیدار: میں پتہ کرتا ہوں جی۔

(چوکیدار اندر کی طرف چلا جاتا ہے رانیہ پریشانی سے خود کلامی کرتی ہے۔جاسم رانیہ کو کندھے سے تھام کر سہارا دیتا ہے۔)

رانیہ: میرا ارسل ٹھیک ہوگا ناں؟؟؟

جاسم: حوصلہ رکھو رانیہ......اللہ نے چاہا تو وہ بالکل ٹھیک ہوگا۔

Intercut

☆......☆......☆

سین نمبر:06

مقام : شیراز کا گھر۔Living

وقت : دن

کردار : چوکیدار،مہرو

(اندر چوکیدار نے اصرار کیا ہے جس پر مہرو ری ایکٹ کر رہی ہے۔)

مہرو: مجھے سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے،جو تم سے کہا ہے بس وہ جا کر کہہ دو۔میں کسی صورت نہیں مل سکتی۔،نہ ہی فون پر بات کروں گی۔And tell her her son is alright. ٹھیک ہے وہ بالکل۔ہٹا کٹا ہے مر نہیں گیا۔جاؤ۔

چوکیدار: جی......جی بیگم صاحبہ۔

(مہرو چوکیدار کے جانے کے بعد خود کلامی کرتی ہے)

مہرو: God! جس کو دیکھو سر چڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔

(مہرو اندر واپس چلی جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:07

مقام : شیراز کا گھر۔باہر کا حصہ،لونگ

وقت : دن

کردار : چوکیدار،رانیہ،جاسم

(چوکیدار باہر آ گیا ہے وہ رانیہ کو بتا چکا ہے،رانیہ ری ایکٹ کر رہی ہے۔)

رانیہ: تم......میری ایک بار بات تو کرا لو مہرین سے۔

چوکیدار: بیگم صاحبہ انہوں نے صاف صاف کہہ دیا ہے کہ نہ وہ ارسل صاحب کو بھیجیں گی اور نہ ہی بات کر سکتی ہیں۔فون پر بھی نہیں کریں گی۔میں مجبور ہوں بیگم صاحب،میرے ساتھ ضد نہ کریں۔

رانیہ: مگر۔

جاسم: رانیہ......رانیہ......تم آ جاؤ۔

رانیہ: وہ کئی دنوں سے اسکول نہیں گیا ہے،آخر کیا وجہ ہے۔ٹھیک تو ہے ناں میرا بیٹا۔کیوں اسکول نہیں گیا ہے ایک بار......ایک بار مجھے اسے دیکھ تو لینے دو۔

جاسم: تم آ جاؤ رانیہ......رانیہ آ جاؤ۔میں بتاتا ہوں کیا کرنا چاہیے۔آ جاؤ چلو......چلو۔

(جاسم رانیہ کو گاڑی میں بٹھا کر لے جاتا ہے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہیں چوکیدار کو دکھاتے ہیں کہ وہ کانوں کو ہاتھ لگاتا ہے اس ساری صورتحال پر،گویا وہ توبہ توبہ کر رہا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:08

مقام : شیراز کا سیل
وقت : دن
کردار : شیراز، رانیہ، جاسم

(دکھاتے ہیں کہ جاسم اور رانیہ سیل میں شیراز سے ملنے گئے ہوئے ہیں۔ اور چند قدم دوری پر جاسم رک جاتا ہے رانیہ سوالیہ انداز میں مڑ کر جاسم کو دیکھتی ہے تو جاسم کہتا ہے۔)

جاسم: تم بات کرلو۔ میں یہی ہوں تمہارے پاس۔

رانیہ: جاسم۔

جاسم: جاؤ ناں۔ کم آن۔

(جاسم تھوڑا سا پیچھے کھڑا ہے جہاں سے شیراز اور رانیہ نظر نہیں آرہے ہیں۔)

شیراز: تم......؟ مجھے جب انہوں نے بتایا کہ تم ملنے آئی ہو، تو مجھے واقعی حیرت ہوئی۔

رانیہ: میں ارسل کی پریشانی میں تم سے ملنے آئی ہوں۔ ویسے مجھے ابھی پتہ چلا ہے کہ تم یہاں ہو۔

شیراز: ارسل...... ارسل کو کیا ہوا؟؟؟

رانیہ: یہی تو...... یہی تو میں تم سے سوال کرنے آئی ہوں۔ کہ میرے بیٹے کے ساتھ ایسا سلوک کیوں ہو رہا ہے شیراز۔ آخر اس چھ سال کے معصوم بچے کا کیا قصور ہے؟

شیراز: کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہ رہی ہو تم۔ ارسل بالکل ٹھیک ہے گھر پر۔

رانیہ: ٹھیک ہے، کیسے ٹھیک ہے۔ کتنے ہی دنوں سے وہ اسکول نہیں گیا ہے۔ اور کوئی خبر نہیں ہے اس کی۔ کہ کیوں اسکول نہیں گیا ہے وہ۔

شیراز: کک...... کیا اسکول نہیں گیا ارسل؟

رانیہ: ہاں۔ اور تمہاری بیوی مجھے اسے ملنے اور اسے دیکھنے بھی نہیں دے رہی ہے۔ شیراز سچ سچ بتاؤ، میرا بیٹا ٹھیک تو ہے ناں۔ میں اپنے ارسل کو کسی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی بولو ٹھیک تو ہے ناں میرا ارسل۔؟

شیراز: ارسل...... ارسل ٹھیک ہے...... ٹھیک ہی ہوگا۔ مہرو کل بھی آئی تھی لیکن اس نے ارسل کے بارے میں ایسی کوئی unusual بات نہیں کی۔

(رانیہ جذباتی ہو جاتی ہے)

رانیہ: تو وہ اسکول کیوں نہیں گیا، آخر اتنے دنوں سے، مجھے اس سے بات کیوں نہیں کرنے دے

رہی ہے مہرین۔ آخر ایسی کیا بات ہوگئی ہے کہ ارسل کو مجھ سے چھپایا جا رہا ہے، اگر میرے ارسل کو کچھ ہوا ناں تو...... تو اس کے ذمہ دار تم ہوگے۔

شیراز: کچھ نہیں ہوا ہے ارسل کو۔ ٹھیک ہی ہوگا وہ بالکل، کل ہی مہرو آئی تھی، مگر اس نے اس کے بارے میں ایسی کوئی بات نہیں کی۔

رانیہ: کچھ نہ کچھ ضرور ہے، کوئی بات ضرور ہے جو تمہاری بیوی چھپا رہی ہے، میں تمہارے گھر بھی گئی تھی مگر اس نے مجھے ملنے نہیں دیا۔ کیوں...... آخر کیوں؟؟؟

شیراز: اس لئے کہ میں نے منع کیا تھا اسے۔

رانیہ: دیکھو شیراز، اگر تم ارسل کی صحیح طرح پرورش نہیں کر سکتے ہو، اس کی کیئر ٹھیک طرح نہیں کر سکتے ہو تو میرا بیٹا مجھے دے دو۔ میں پال سکتی ہوں۔ آج بھی پال سکتی ہوں میں اسے۔

شیراز: بس یہی بکواس کرنے آئی تھیں تم، بس یہی کہنا تھا۔ جاؤ چلی جاؤ۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ اور میں کوئی مر نہیں گیا ہوں، بہت جلد واپس آنے والا ہوں، اگر تم نے میرے بیٹے کو دوبارہ لے جانے کا سوچا بھی تو یاد رکھنا کہ ڈیل ختم ہو جائے گی، اور میں تانیہ کو بھی تم سے لے جاؤں گا۔ سمجھیں تم؟

رانیہ: تم بہت بُرے ہو شیراز...... بہت بُرے ہو تم۔

(جاسم بھی متوجہ ہوتا ہے اور رانیہ واپس مڑ جاتی ہے جاسم اور شیراز کی نظریں ملتی ہیں اور پھر رانیہ اور جاسم نکل جاتے ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:09

مقام : شیراز کا سیل۔ شیراز کا گھر
وقت : شام
کردار : شیراز، مہرو، خالدہ

(فون کی بیل بجنے پر دکھاتے ہیں کہ مہرو نے فون اٹھایا ہے۔)

مہرو: ہیلو۔

شیراز: میں بول رہا ہوں مہرو۔ شیراز۔

مہرو: ہاں شیراز۔ کیسے ہو ٹھیک ہو ناں تم۔

شیراز: ہوں۔ مہرو مجھے تم سے یہ پوچھنا تھا کہ ارسل کیسا ہے؟

مہرو: what... کیا؟ کیا مطلب ارسل کیسا ہے؟

شیراز: ارسل اسکول کیوں نہیں جارہا ہے اتنے دنوں سے؟

مہرو: اوہ......تو وہ پہنچ گئی تم تک۔

شیراز: مہرو، جو میں پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو۔

مہرو: میں نے اسے خود ہی نہیں بھیجا اسکول۔

شیراز: کیوں؟ کیوں نہیں بھیجا تم نے اسکول، یہی تو میں پوچھ رہا ہوں۔ آخر اس کی ریزن کیا ہے۔ بولو۔

مہرو: تم تم......مجھ پر کیوں چیخ رہے ہو شیراز؟

شیراز: میں چیخ نہیں رہا ہوں، صرف وہ وجہ جاننا چاہ رہا ہوں جس وجہ سے تم نے میرے بیٹے کو اتنے دنوں سے اسکول نہیں بھیجا۔

مہرو: وہ...... وہ میں نے سوچا کہ تم ہو نہیں۔ ذمہ داری ہی ہے ناں۔ کہیں وہ رانیہ اسکول سے لے گئی تو کیا جواب دوں گی۔

شیراز: پاگل ہو تم۔ تمہیں پتہ بھی ہے کہ رانیہ اور میرے درمیان ڈیل ہو چکی ہے اور پھر اسکول والے بھی ارسل کو کسی کے ساتھ جانے نہیں دیں گے۔ پھر بھی تم نے اسے اسکول نہیں بھیجا۔

مہرو: میں نے تو بھلے کے لئے نہیں بھیجا تھا شیراز۔

شیراز: پاگل ہو تم۔ کتنا حرج ہو رہا ہے اس کی اسٹڈی کا۔ اسکول بھجواؤ اسے کل سے، سمجھیں تم۔

مہرو: اوکے۔

(فون بند ہو جاتا ہے ہم مہرو پر رہ جاتے ہیں)

مہرو: شیراز کے دل سے رانیہ اور اس کے بچے نکل نہیں رہے ہیں۔ اور میری آج تک کوئی اہمیت نہیں ہے شیراز کے نزدیک۔ جب جی میں آتا ہے لتاڑ دیتا ہے۔

(مہرو کو شدید غصہ آتا ہے چیختی ہے)

مہرو: خالدہ......خالدہ......خالدہ۔

خالدہ: جی......جی بیگم صاحبہ۔

مہرو: ادھر آؤ...... اِدھر آؤ۔

خالدہ: جی جی......بیگم صاحبہ۔

(مہرو کے پیچھے خالدہ بھی نکل جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:10

مقام : شیراز کا گھر، ارسل کا کمرہ

وقت : شام

کردار : مہرو، خالدہ، ارسل

مہرو: ادھر آؤ خالدہ۔

خالدہ: جی جی بیگم صاحبہ۔

مہرو: اٹھاؤ اسے......اور اٹھاؤ اس کا سامان۔

خالدہ: جی......جی؟؟؟

مہرو: میں اس کے باپ کی نوکر نہیں ہوں۔ اس لئے نکاح کر کے اس گھر میں نہیں آئی تھی کہ آتے ساتھ ہی بچے پالنا شروع کر دوں۔ اٹھاؤ اس کا سامان اور اس کو لے جاؤ اپنے کوارٹر میں۔

خالدہ: جی......ارسل صاحب......کوارٹر میں۔

مہرو: ہاں وہی کھلاؤ پلاؤ، اور صبح تیار کروا کر اسکول بھیج دینا۔ میں نہیں سنبھال سکتی اسے۔

(خالدہ ڈرتے ڈرتے بات کر رہی ہے)

خالدہ: مہرین بی بی۔ میں لے تو جاتی ہوں لیکن، لیکن صاحب آئیں گے تو ناراض، نہ ہوں جی کہ ارسل صاحب کو کوارٹر میں کیوں۔

(مہرو shout کرتی ہے تو ارسل سہم جاتا ہے۔)

CUT

مہرو: تم سے جو کہا ہے وہ کرو۔ اور میں ڈرتی نہیں ہوں صاحب سے۔ جب آئیں گے تو دیکھی جائے گی۔ اور وہاں زیادہ کیئر ہو سکتی ہے اس کی تمہارے پاس۔ اس میں برائی ہی کیا ہے، جاؤ لے جاؤ اسے۔

☆......☆......☆

سین نمبر:11

مقام : جاسم کا گھر۔ یا o/d کوئی جگہ

وقت : شام

کردار : جاسم، رانیہ

(رانیہ رو رہی ہے ارسل کی خاطر پریشان ہے)

رانیہ: میرا دل بہت پریشان ہے، بہت گھبرا رہا ہے میرا دل، میرا دل کہہ رہا ہے کہ میرا ارسل ٹھیک حالت میں نہیں ہے۔ پتہ نہیں وہ مہرین...... میرے ارسل کے ساتھ کیسا سلوک کر رہی ہوگی۔

جاسم: دیکھو رانیہ تم حوصلہ رکھو۔ اللہ نے چاہا تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔ اور تم کہہ رہی ہو کہ شیراز کو بھی اس بات کی خبر نہیں تھی۔ اب اسے بھی پتہ چل گیا ہے تو لازمی بات ہے کہ وہ پوچھے گا اپنی بیوی سے۔

رانیہ: وہ تو ہے مگر جاسم......

جاسم: دیکھو کچھ بھی ہے لیکن آخر...... ارسل شیراز کا بھی تو بیٹا ہے ناں۔ وہ بہرحال اسے ایک خاص حد سے زیادہ اگنور نہیں کر سکے گا۔

رانیہ: وہ تو ٹھیک ہے جاسم...... جاسم لیکن آخر اسے کیوں اسکول نہیں بھیج رہی وہ؟ کوئی وجہ تو ہوگی۔

جاسم: تمہاری پریشانی اپنی جگہ بالکل ٹھیک ہے۔ میرے خیال میں تم ایک دو دن تک wait کرو۔ شیراز کو اب پتہ چلا ہے تو وہ یقیناً اپنی بیوی سے رابطہ کرنے کی کوشش کرے گا۔

رانیہ: ہوں۔

جاسم: لیکن دیکھو میں ہر طرح سے تمہارے ساتھ ہوں۔ اگر تمہیں میری Advise ٹھیک لگتی ہے اور تم صبر کر سکتی ہو تو ٹھیک ہے...... لیکن اگر تم چاہو تو ہم کل ہی وکیل کر کے کیس بھی کر سکتے ہیں کورٹ میں۔

رانیہ: نہیں نہیں، میں اب تم سے شادی کر چکی ہوں۔ کورٹ اس صورت میں ثانیہ کو بھی شیراز کو واپس کرنے کا حکم دے سکتی ہے۔ نہیں نہیں کورٹ میں جانا ہم افورڈ نہیں کر سکتے۔

جاسم: بس تو پھر تھوڑا صبر کرو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔

رانیہ: ہوں۔

جاسم: I am with you darling..I will always stand by you۔ ہوں؟؟؟

(جاسم پیار اور شفقت سے رانیہ کے ہاتھ پر تسلی والا ہاتھ رکھتا ہے اور رانیہ اس کو دیکھتے ہوئے ہاں میں سر ہلاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر: 12

مقام : راحیل کا اپارٹمنٹ، Living

وقت : رات

کردار : مہرو، راحیل

(دکھاتے ہیں کہ راحیل مہرو کو لے کر اپنے اپارٹمنٹ میں داخل ہوا ہے۔ مہرو اس سے ملنے آئی ہے۔)

راحیل: میں تو آپ کو دیکھ کر پریشان ہی ہو گیا ایک بار۔

مہرو: کیا میں تمہارے گھر نہیں آ سکتی کیا؟

راحیل: نہیں نہیں۔ ایسی تو کوئی بات نہیں لیکن پھر بھی......

مہرو: اکیلی میں بہت ڈپریس تھی راحیل۔ کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کروں۔ کس سے شو کروں۔ کس سے کہوں دل کی بات۔ اور کوئی بھی تو نہیں اس بھری دنیا میں میرا۔

راحیل: ایسا کیوں سوچتی ہیں آپ......

مہرو: یہ یہ تم...... تم مجھے...... آپ کیوں کہتے ہو۔ ہمارا ایج گروپ Same ہے۔ تم مجھے تم کہا کرو ناں۔ نام سے بلایا کرو۔

راحیل: ہوں۔ آپ شیراز صاحب کی وائف ہیں ناں، اور وہ بڑے ہیں میرے۔

مہرو: لیکن ہمارا تو ایج گروپ Same ہے ناں۔

راحیل: جی وہ تو ہے مگر آپ......

مہرو: پھر آپ......

راحیل: ہوں مم میرا مطلب ہے تم مجھے بتاؤ۔ ایسی کیا بات ہے کیوں ڈپریس ہو تم؟

مہرو: میں راحیل، شیراز کی وجہ سے بہت ڈپریس ہوں۔ آئی مین اس کے Attitude اور اس کے رویّے کی وجہ سے۔

راحیل: کیا مطلب؟؟؟

مہرو: راحیل میں بہت اکیلا محسوس کرنے لگی ہوں خود کو۔ میں نے، میں نے۔ تم گواہ اس بات کے، میں کتنا کتنا دوڑی ہوں شیراز کے لئے، لیکن شیراز کی زندگی میں، میں آج بھی کچھ نہیں ہوں۔ جب اس کی پہلی بیوی رانیہ اور ارسل کا معاملہ آتا ہے تو وہ آنکھیں ماتھے پر رکھ لیتا ہے۔ آج بھی اس نے سیل سے فون کر کے اتنی انسلٹ کی میری، ارسل کی وجہ سے کہ میں اپنے آپ پر قابو نہیں رکھ سکی۔ بہت روئی، بہت روئی ہوں۔

(مہرو دوبارہ رو پڑتی ہے)

راحیل: ارے مہرین......مہرین......مہرین......کیا کر رہی ہو تم۔کم آن مہرین۔

(راحیل پاس آکر کندھے سے لگا کر تسلی دیتا ہے قریب آگئے ہیں، راحیل خود اپنے ہاتھ سے مہرین کے گال پر آئے آنسو پونچھ دیتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:13

مقام : شیراز کا گھر۔خالدہ کا کوارٹر

وقت : رات

کردار : خالدہ۔ارسل

(دکھاتے ہیں کہ ارسل کی طبیعت خراب ہے، ارسل بازو سہلا رہا ہے اسے مچھر بہت کاٹ رہے ہیں۔)

ارسل: خالدہ آنٹی۔یہاں مچھر بہت ہیں۔

خالدہ: ہاں بیگم صاحبہ گھر پر نہیں ہیں۔گھر بند کر کے گئی ہیں۔کل مچھر مارنے والی مشین لا کر لگا دوں گی۔آج کسی طرح گزارا کرلو۔میرے اچھے ارسل صاحب۔

ارسل: (کھانستا ہے) کھاؤ......کھاؤ......کھاؤ......

(ارسل بری طرح کھانس رہا ہے)

خالدہ: آپ کی طبیعت زیادہ خراب لگ رہی ہے، اوہو آپ کو تو بخار بھی ہو رہا ہے۔کیا کروں، میں دیکھتی ہوں میرے پاس کوئی دوائی رکھی ہو گی تو بخار کی۔ہاں ایک شیشی تھی تو یہاں...... یہ بچے کو کتنی دینی چاہیے۔آدھا چمچ دے دیتی ہوں۔

(خالدہ اندازے سے بڑوں کی دوائی سے ارسل کو آدھا چمچ دیتی ہے۔مطلب بچہ کی زندگی بھی Risk پر ہے ارسل کھانستا ہوا دوا پیتا ہے اور مچھر کی کاٹنے کی جگہ کھجلا رہا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:14

مقام : آؤٹ ڈور، کوئی خوبصورت جگہ

وقت : دن

کردار : مہرو، راحیل

(مونتاج)

(دکھاتے ہیں کہ راحیل اور مہرو ریسٹورنٹ میں کھانا کھا رہے ہیں۔پھر ڈزالو کر کے دکھاتے ہیں کہ گاڑی میں بیٹھے سفر کر رہے ہیں۔ڈزالو یا کٹ کر کے دکھاتے ہیں کہ سمندر یا کسی اور رومانوی جگہ پر بیٹھے سورج کو ڈوبتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔دونوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال رکھے ہیں۔گویا راحیل اور مہرو ایک دوسرے کے کافی نزدیک آچکے ہیں۔)

CUT

سین نمبر:15

مقام : جاسم کا گھر۔بیڈروم یا لونگ

وقت : رات

کردار : رانیہ، جاسم

جاسم: ہوں......اب تو خوش ہو ناں؟

رانیہ: ہوں۔کم از کم ارسل نے اسکول آنا تو شروع کیا ناں۔یہ تو پتہ چل جاتا ہے تانیہ کے ذریعے کہ وہ ٹھیک ہے۔

جاسم: بس ایسے ہی خوش رہا کرو۔اس گھر میں اصلی سچی خوشی تمہارے خوش ہونے سے ہے۔

رانیہ: ہوں...... میں تو خوش ہی ہوں۔تم جتنی محبت کرتے ہو، جتنا خیال رکھتے ہو میرا، کیسے کوئی خوش نہیں ہوگا...... Lucky I am that , I found you

جاسم: ہوں......لیکن ایک بات کہوں رانیہ؟؟؟

رانیہ: ہوں......کہو۔

جاسم: پتہ نہیں کیوں، کبھی کبھی لگتا ہے کہ جیسے، جیسے تانیہ کچھ ڈسٹرب ہے۔ابھی، ابھی تک جیسے Adjust نہیں ہو پائی اس گھر میں۔

رانیہ: ہوں...... میں نے اس سے ایک دو بار پوچھا بھی ہے مگر......مگر شاید وہ Sensitive بھی بہت زیادہ ہے۔اسی وجہ سے بھی میرے خیال میں Adjust ہونے میں کچھ وقت لے گی۔

جاسم: ہوں، تمہیں کیا لگتا ہے مجھے...... مجھے اس سے بات کرنی چاہیے؟

رانیہ: بات......؟؟؟

جاسم: ہاں بھئی، کہ اسے بتاؤں کہ وہ میرے لئے بالکل اوی کی طرح ہے، اوراب میری بیٹی ہے وہ، شاید اس سے کچھ فرق پڑے۔ کیا کہتی ہو؟

رانیہ: ہوں شاید۔

جاسم: تو پھر ابھی بات کرتا ہوں۔

(جاسم اٹھ کر نکلتا ہے تو رانیہ اسے روکتی رہ جاتی ہے۔)

رانیہ: ارے جاسم...... جاسم...... جاسم سنو تو۔

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:16

مقام : راحیل کا اپارٹمنٹ/رومانوی جگہ

وقت : رات

کردار : راحیل، مہرو

(راحیل اور مہرو گفتگو کر رہے ہیں گفتگو درمیان سے شروع کرتے ہیں۔)

مہرو: تم...... تم مجھے پہلے کیوں نہیں ملے راحیل۔ شیراز سے پہلے، میں تو اب تک سراب کے پیچھے دوڑ رہی تھی۔ شیراز کو پا کر بھی اک، اک تشنگی، اک ادھورا پن تھا مجھ میں۔ تم سے مل کر مکمل ہونے کا احساس ہونے لگتا ہے راحیل۔

راحیل: میں خود بھی کبھی نہیں سوچتا تھا مہرو کہ زندگی کے کسی موڑ پر تم مجھے یوں مل جاؤ گی اور میں اپنے آپ کو روک نہیں سکوں گا۔ تمہیں دیکھ کر خود پر قابو نہیں رہتا ہے مجھے۔ میں تمہاری طرف کھینچتا چلا جاتا ہوں۔

مہرو: لیکن، لیکن شیراز اگر واپس آ گیا۔ تو کیا ہوگا۔ کیا یہ خواب ٹوٹ جائے گا شیراز کے آنے پر؟ لیکن اب میں تم سے ملے بغیر رہ نہیں پاؤں گی راحیل۔

راحیل: شیراز اگر واپس آ جاتا ہے تو ہمیں Bold steps لینا ہوں گے۔

مہرو: Bold Steps... ???

راحیل: ہاں بولڈ اسٹیپ، اور میں جانتا ہوں کہ یہ مشکل کام ہوگا۔ وہ وہ اتنی آسانی سے تمہیں نہیں

چھوڑے گا۔ لیکن طلاق لینا ہو گی تمہیں شیراز سے۔

(ایک Bang سا آتا ہے ماحول پر، کیمرہ مہرو اور راحیل پر چارج کرتا چلا جاتا ہے۔)

مہرو: طا...... طا...... طلاق؟؟؟

راحیل: ہاں طلاق...... Divorce

مہرو: لیکن شیراز نہیں دے گا۔ کبھی نہیں۔

راحیل: اس کے لئے بھی پلان ہے میرے ذہن میں۔

مہرو: پلان......؟؟

راحیل: ہاں...... پلان۔

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:17

مقام : جاسم کا گھر۔ تانیہ کا کمرہ

وقت : رات

کردار : تانیہ، جاسم

(دکھاتے ہیں کہ تانیہ کے کمرے میں جاسم آ چکا ہے اور گفتگو جاری ہے۔)

جاسم: کچھ بولو ناں بیٹا، خاموش کیوں ہو۔ دیکھو بیٹا، اب تم میرے لئے ایسے ہی ہو جیسے اوی ہے۔ بلکہ سچ پوچھو تو اوی سے بھی زیادہ خیال رکھوں گا میں تمہارا۔ میری بڑی خواہش تھی کہ اللہ میاں مجھے بیٹی دے۔ اور دیکھو تمہاری شکل میں کتنی پیاری بیٹی دے دی مجھے...... ہوں؟ بیٹا تمہیں کوئی چیز چاہیے ہو، کسی چیز کی ضرورت ہو، تم بلا جھجک مجھ سے کہو۔ اب میں تمہارا پاپا ہوں بیٹا۔ اور پاپا اپنی بیٹیوں کو اداس اور چپ نہیں دیکھ سکتے۔ اچھا چلو، آج ہم اپنی بیٹی کو اس کا فیورٹ برگر کھلا کر لاتے ہیں۔ لیکن پہلے بیٹی کو پاپا کے لئے مسکرا کر دکھانا ہوگا۔ بس ایک چھوٹی سی Smile دو۔ چلو مسکرا دو۔ مسکرا دو...... ہنس دو۔ وہ آئی ہنسی...... وہ آئی۔ ہوں...... ہوں۔

(تانیہ زبردستی تھوڑا سا مسکرا دیتی ہے۔)

یہ ہوئی ناں بات۔ چلو بیٹی جلدی سے آ جاؤ، میں اوی کو کمرے سے نکالوں۔ چلو۔

(جاسم کے جانے کے بعد ثانیہ کی ہنسی پھیکی سی رہ گئی ہے، ثانیہ پر سنجیدگی چھا گئی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:18

مقام : شیراز کا گھر۔Living

وقت : صبح

کردار : مہرو، راحیل

(دکھاتے ہیں کہ مہرو ناشتہ کر رہی ہے کہ تیزی سے راحیل اندر داخل ہوتا ہے۔)

مہرو: ہیلو......صبح صبح......

(گھبرایا ہوا سا ہے)

راحیل: صبح سے تمہارا فون ٹرائی کر رہا ہوں مگر فون Attened ہی نہیں کر رہی ہو تم۔

مہرو: وہ Actually سائلنٹ پر کیا ہوا تھا۔

راحیل: بُری خبر ہے۔ بہت بُری خبر......

مہرو: کیا کک......کیا ہوا......خیریت تو ہے ناں؟

راحیل: نہیں۔ خیریت ہی تو نہیں ہے، وہ انفارمیشن یہ ہے کہ شیراز Release ہونے والا ہے، آج، کل، پرسوں۔ کسی بھی وقت۔

مہرو: اوہ......اچانک؟

راحیل: ہاں۔

مہرو: ابھی......ابھی تو ہم کچھ بھی نہیں کر سکے ہیں۔ اتنی جلدی تو کچھ بھی ممکن نہیں ہو سکے گا۔

راحیل: ہوں......نہیں ہمیں اپنے پلان پر عمل کرنا ہی ہوگا۔

مہرو: لیکن اتنی جلدی؟

راحیل: ہاں...... میں ابھی جا کر دو نئے گارڈز بھجواتا ہوں اپنے اعتماد والے، تم اس چوکیدار اور گارڈ کو فارغ کرو۔ فوراً او کے؟

مہرو: ہوں۔

راحیل: فوراً بینک جا کر کچھ نئے اکاؤنٹس کھلواؤ، اور ساری رقم ان خفیہ اکاؤنٹس میں، جو نئے بینکوں

میں کھلوائے گئے ہوں ٹرانسفر کرا لو۔ او کے؟

مہرو: او کے۔

راحیل: باقی یہ ہے کہ......

(راحیل مزید مہرو کو بتا رہا ہے، مہرو سن رہی ہے۔)

مونتاج

(دونوں راحیل اور مہرو معاملات پلان کر رہے ہیں، گویا شیراز کے خلاف کافی کچھ ہونے جا رہا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:19

مقام : شیراز کا گھر، ارسل کا کمرہ، Living

وقت : دن

کردار : خالدہ، مہرو، راحیل، ارسل

(دکھاتے ہیں کہ خالدہ ارسل کے کھانے کی کوئی چیز لیکر نکلی ہے اور اس کی نظر ایک دوسرے پر جھکے ہوئے راحیل اور مہرو پر پڑتی ہے۔ جو سرگوشیوں اور سازشوں میں مصروف ہیں، ایک نظر مہرو اور خالدہ کی بھی ملتی ہے تو خالدہ اندر چلی جاتی ہے کیمرہ پھر مہرو اور راحیل پر رہ جاتا ہے جو شیراز کے آنے پر حکمت عملی کرنے میں مصروف ہیں۔ اور گفتگو جاری ہے۔)

راحیل: تم ساری باتیں سمجھ رہی ہو ناں؟

مہرو: ہوں۔

راحیل: وقت چونکہ بالکل ہی نہیں ہے لہٰذا یہ سارے کام ابھی ہو جانے چاہیے۔ ہر صورت میں۔ کیونکہ شیراز اگر آج ہی آ جاتا ہے۔ تو سب کچھ ادھورا رہ جائے گا۔

مہرو: ہوں۔

راحیل: تم میرے ساتھ ابھی چل رہی ہو یا الگ نکلو گی۔

مہرو: نہیں۔ بس میں نکلتی ہوں ابھی بینک کے لئے۔ اور یہ گارڈز والا کام ابھی کرتی جاتی ہوں۔

(مہرو ٹریک سوٹ وغیرہ میں ہے)

راحیل: Will you change.... ?

مہرو: اونہوں۔نہیں۔۔۔I am okay

(دونوں باہر کی طرف تیزی سے نکلنے لگتے ہیں کہ یکدم ارسل کے کمرے سے خالدہ کی چیخ بلند ہوتی ہے۔)

ارسل: بیگم صاحبہ.....بیگم صاحبہ.....مہرین صاحبہ۔ارسل صاحب۔

(مہرو اور راحیل ایک دوسرے کو دیکھ کر ارسل کے کمرے کی طرف بڑھتے ہیں اور مہرو دروازہ کھول کر اندر خالدہ کی آوازیں سن رہی ہے۔)

خالدہ: ارسل صاحب، یا میرے اللہ.....بیگم صاحبہ.....ارسل......

(مہرو کے P.O.V سے دکھاتے ہیں کہ ارسل جھٹکے سے لے رہا ہے، اور تقریباً بے ہوش ہے، اور منہ سے خون کی لکیر نکل رہی ہے، ارسل کے کلوز پر فریز کریں۔)

Freeze

☆......☆......☆

قسط نمبر 12

سین نمبر: 01

مقام : شیراز کا گھر۔ارسل کا کمرہ

وقت : دن

کردار : مہرو، خالدہ، ارسل، راحیل

(پچھلی قسط کے آخری سین کو جاری رکھتے ہوئے دکھاتے ہیں کہ جب ارسل کے منہ سے خون نکل رہا تھا اور خالدہ اس کو گود میں لئے چلا رہی تھی پریشانی سے۔)

مہرو: کیا ہوا اسے???

خالدہ: یہ، یہ دیکھیں مہرین صاحبہ، میں کمرے میں آئی تو، بس اچانک گر گئے ارسل صاحب اور بے ہوش ہو گئے، اور ان کے منہ سے خون نکلنا شروع ہو گیا تھا۔ یہ کیا ہو گیا ہے ارسل صاحب کو بیگم صاحبہ، دیکھیں سانس میں بھی پرابلم ہو رہی ہے انہیں۔

مہرو: ہوں۔

خالدہ: ان کو.....ان کو فوراً ہسپتال لے جائیں بیگم صاحبہ۔

مہرو: ہوں ٹھیک ہے، میں تو اس وقت بہت Important کام سے نکل رہی ہوں تو میں تو نہیں جا سکوں گی، تم یوں کرو کہ ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤ اور دکھا لاؤ اسے میرے خیال میں نکسیر وغیرہ ہے اور کچھ نہیں۔ جاؤ، ڈرائیور کے ساتھ لے جاؤ اسے۔

خالدہ: ب.....بیگم صاحبہ مگر یہ......

(خالدہ ارسل کی طرف دیکھ کر دوبارہ مڑتی ہے، تو مہرو راحیل کے ساتھ نکل چکی ہے۔ خالدہ ارسل کو گود میں لئے حیران و پریشان ہے، جس کے منہ سے خون نکل رہا ہے۔)

خالدہ: ارسل صاحب، ارسل صاحب.....چھوٹے صاحب آنکھیں کھولیں، آنکھیں کھولیں ارسل

صاحب۔ڈرائیور......ڈرائیور۔

(خالدہ مشکل سے ارسل کو اٹھا کر باہر کی طرف بھاگتی ہے ایکشن سسپنس میوزک۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:02

مقام : ہسپتال

وقت : دن

کردار : ڈاکٹر، خالدہ، ارسل

(دکھاتے ہیں کہ ڈاکٹر ارسل کو چیک کر رہا ہے، ایمرجنسی ہے ڈرائیور اور خالدہ پریشان ہیں۔ اس کے بعد ڈاکٹر کچھ لکھ کر لسٹ اور دوائیاں خالدہ کو دیتا ہے اور خالدہ دوبارہ ارسل کو دیکھتی ہے جو بے ہوش پڑا ہے، ڈاکٹر نے خالدہ کو کچھ سمجھایا بھی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:03

مقام : O/d، بینک کے باہر، ہسپتال

وقت : دن

کردار : مہرو، خالدہ

(مہرو کسی بینک سے نکل کر گاڑی میں بیٹھ رہی ہے کہ مہرو کے موبائل پر بیل ہوتی ہے وہ فون اٹھاتی ہے دوسری طرف خالدہ ہے۔)

مہرو: ہیلو۔

خالدہ: بیگم صاحبہ، خالدہ بات کر رہی ہوں۔

مہرو: ہاں، خالدہ بولو......جلدی بولو۔

خالدہ: وہ جی......مبارک ہو، ارسل صاحب کو ہوش آ گیا ہے جی۔

مہرو: چلو اچھی بات ہے۔

خالدہ: وہ جی، لیکن ڈاکٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ ارسل بیٹے کو دو دن کیلئے داخل کروا دیں جی۔

مہرو: کیوں......کیوں داخل کروا دیں؟

خالدہ: وہ جی ڈاکٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ کچھ ضروری ٹیسٹ کروانے ہیں جی ارسل صاحب کے۔

مہرو: کوئی ضرورت نہیں ہے ایڈمٹ کروانے کی۔ سب جانتی ہوں میں ان ہسپتال والوں کو، پیسے بٹورنے کا چکر ہوتا ہے۔ ہوش آ گیا ہے ناں، بس لے کر گھر چلی جاؤ اسے۔

(مہرو فون بند کر کے گاڑی اسٹارٹ کرتی ہے اور نکل جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:04

قام : ہسپتال

ت : دن

ردار : خالدہ، ڈرائیور

(خالدہ پرآتے ہیں کہ ڈرائیور کا موبائل اس کے پاس ہے تو وہ پیچھے آنکھیں کھول لرگزرتے ہوئے ارسل کو دیکھتی ہے، ارسل کی مرجھائی ہوشکل پر کیمرہ چارج کرتا چلا جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:05

مقام : شیراز کا گھر۔Living

وقت : دن

کردار : مہرو، خالدہ

(مہرو تیزی سے بڑی پریشانی میں گھر میں داخل ہوتی ہے کہ ایک طرف سے خالدہ آتی ہے)

خالدہ: السلام علیکم بیگم صاحبہ، وہ ارسل صاحب۔

مہرو: اب ٹھیک ہے ناں۔

خالدہ: جی ٹھیک تو ہے مگر......

مہرو: اوہو خالدہ، مجھے اس وقت جلدی سے جانا ہے کہیں۔ وہ ٹھیک ہے تو بس ٹھیک ہے جاؤ۔ تمہاری فضول باتوں کیلئے وقت نہیں ہے میرے پاس۔

(ٹیسٹ پکڑواتی ہے)

خالدہ: وہ......وہ بیگم صاحبہ اصل میں......

مہرو: اب کیا ہے؟؟؟

خالدہ: وہ جی ڈاکٹر صاحب نے یہ پرچہ دیا تھا تھا جی، کہ یہ ضروری ٹیسٹ کرالیں۔ ارسل صاحب کے۔

مہرو: اوہو......

(مہرو پرچہ ہاتھ میں تھام کر خالدہ کو پریشان چھوڑ کر اندر چلی جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:06

مقام : شیراز کا گھر۔مہرو کا کمرہ

وقت : دن

کردار : مہرو

(دکھاتے ہیں کہ مہرو بڑبڑاتی ہوئی پریشانی میں کمرے میں داخل ہوئی ہے۔)

مہرو: ایک تو شیراز کے آنے کی پریشانی ہے اوپر سے یہ خالدہ کی چخ چخ۔

(مہرو ہاتھ میں پکڑے ہوئے ٹیسٹ کے پیپر کو موڑ کر ڈسٹ بن میں پھینک دیتی ہے۔
کیمرہ Sad میوزک کے ساتھ اس مڑے ہوئے پرچے پر چارج کرتا چلا جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:07

مقام : شیراز کا سیل

وقت : دن

کردار : شیراز۔شخص

(دکھاتے ہیں کہ شیراز سیل سے نکلا ہے اور آ کر لینڈ کروزر یا پراڈو میں بیٹھ گیا ہے، کچھ لوگ اندر بیٹھے ہوئے ہیں۔)

شخص: Congratulations. ورنہ تمہارااا سے چنگل اس نکلنا بہت مشکل تھا۔

شیراز: حقانی صاحب کا شکریہ ادا کر دینا میری طرف سے۔

شخص: کہہ دوں گا۔لیکن دو چار اہم باتیں کرنی تھیں تم سے۔

شیراز: ہوں۔

شخص: ایک تو یہ کہ آج کے بعد اپنے آفس اور جاب کو بھول جاؤ۔ Thats your past now...

شیراز: کک......کیا؟؟؟

شخص: ہاں......اب جا کر کوئی بزنس وزنس کرنے کی کوشش کرو۔یا باہر نکل جاؤ۔ what ever you want to do...

شیراز: م......مگر؟

شخص: This is part of deal...۔ڈیل کا حصہ ہے یہ۔دوسرے یہ کہ، کوشش کرنا کہ کبھی حقانی صاحب کو کال کرنے یا ملنے کی کوشش مت کرنا۔اور اگر تم نے کوشش کی بھی تو وہ تمہیں پہچاننے سے انکار کردیں گے۔

شیراز: ہوں۔

شخص: ابھی گھر جاؤ گے؟؟؟

شیراز: ہوں۔

شخص: شیراز صاحب کے گھر لے چلو۔

(ڈرائیور کو شخص حکم دیتا ہے اور گاڑی چل پڑتی ہے، ساری گفتگو گاڑی میں چلتی میں بھی تی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:08

ام : راحیل کا اپارٹمنٹ

ت : دن

روار : راحیل، مہرو

(دکھاتے ہیں کہ مہرو پریشانی کے عالم میں سانس پھولا ہوا راحیل کے اپارٹمنٹ میں داخل تی ہے۔)

رو: کک......کیا بات ہے، اتنی ایمرجنسی میں کیوں بلایا ہے۔کیا بات ہے جو فون پر نہیں بتا سکتے

تھے؟

راحیل: Bad News....

مہرو: Bad News....

راحیل: ہاں......شیراز ریلیز ہو گیا ہے۔

مہرو: اوہ۔

(کیمرہ دونوں کے پریشان اور ڈسٹرب چہروں پر چارج کرتا چلا جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:09

مقام : شیراز کا گھر۔living

وقت : دن

کردار : شیراز۔خالدہ

(شیراز گھر آچکا ہے اور خالدہ کی بات پر ری ایکٹ کر رہا ہے۔ بری طرح shout کرتا ہے۔)

شیراز: What? تم......تم پاگل تو نہیں ہو گئی ہو۔ ارسل......ارسل کو اُدھر سرونٹ کوارٹر میں کس نے شفٹ کیا؟

خالدہ: جی جی وہ صاحب، میں نے تو روکا بھی تھا بیگم صاحبہ کو۔ مگر حکم تھا ان کا۔

شیراز: کک......کیا پاگل ہو گئی ہے کیا مہرو۔ میرا بیٹا۔ ارسل میرے ہی گھر کے سرونٹ کوارٹر میں رہ رہا ہے۔ کک......کدھر ہے میرا بیٹا۔

(شیراز کی آنکھوں میں غصے سے آنسو آ جاتے ہیں، سرونٹ کوارٹر کی طرف نکلتا ہے، پریشان خالدہ بھی پیچھے پیچھے بھاگتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:10

مقام : شیراز کا گھر۔سرونٹ کوارٹر

وقت : دن

کردار : شیراز۔خالدہ،ارسل

(دکھاتے ہیں کہ شیراز سرونٹ کوارٹر میں آ رہا ہے۔ تو اسے اپنے سامنے ارسل کی چیزیں، جوتا، بستہ، دوسری چیزیں رکھی دیکھتا ہے تو مشکل سے غصہ اور آنسو کنٹرول کرتا ہے۔)

شیراز: ارسل......میرا بیٹا۔

ارسل: پاپا۔

(شیراز آگے بڑھ کر ارسل کو گلے لگا لیتا ہے اور بھینچ لیتا ہے شیراز کو یکدم احساس ہوتا ہے کہ ارسل کا بدن بخار میں تپ رہا ہے۔)

شیراز: میرا بیٹا۔ میرا ارسل۔ یہ یہ تمہیں، تمہیں تو بہت تیز بخار ہے بیٹا۔ ارسل۔

(اتنے میں دروازے پر خالدہ میڈ آ جاتی ہے)

شیراز: خالدہ، اسے......اسے تو بہت تیز بخار ہو رہا ہے۔

خالدہ: جی......جی وہ......وہ صاحب، وہ صبح ہی سے ارسل صاحب بے ہوش ہو گئے تھے۔

شیراز: بے ہوش ہو گیا تھا......کک......کیا مطلب......بے ہوش ہو گیا تھا۔

خالدہ: جی۔ وہ چھوٹے صاحب کے......چھوٹے صاحب کے منہ سے خون بھی نکلنا شروع ہو گیا تھا۔

شیراز: کک......کیا؟؟؟

خالدہ: جی، میں اور ڈرائیور صاحب کو ہسپتال لے گئے تھے۔ تو ڈاکٹر کہہ رہے تھے کہ ارسل صاحب کو ہسپتال میں داخل کرا دو مگر......مگر......

شیراز: مگر......مگر کک......کیا؟

خالدہ: وہ مہرین صاحبہ نے کہا کہ ہسپتال والے پیسے بٹورنے کے چکر میں کہتے ہیں۔

شیراز: اوہ گاڈ، میرے بیٹے، میرے ارسل کے ساتھ یہ سلوک۔ چلو......بیٹا ارسل چلو۔

(شیراز ارسل کو اٹھا کر ہسپتال کے لئے نکل جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:11

مقام : ہسپتال۔ڈاکٹر کا کمرہ، ایمرجنسی

وقت : دن

کردار : شیراز۔ڈاکٹر،ارسل

(MONTAGE)

(ڈاکٹر ٹیسٹ کر رہا ہے، بلڈ وغیرہ لے رہا ہے دوبارہ چیک اپ وغیرہ کر رہے ہیں، ارسل چھت کو دیکھ رہا ہے شیراز بیٹے کو یوں Treatment ہوتے دیکھ کر آبدیدہ ہو رہا ہے، چیک اپ کے دوران مختلف ٹیسٹ کے شاٹس۔)

(Throughlly چیک اپ کرانا ہے۔)

CUT

سین نمبر:12

مقام : شیراز کا گھر۔
وقت : دن
کردار : شیراز۔خالدہ، ارسل، مہرو، گن مین

(شیراز اپنے گھر ٹیکسی پر اترا ہے اور ارسل اور خالدہ ساتھ ہیں۔شیراز اندر داخل ہونے لگتا ہے تو پٹھان گن مین کہتا ہے۔)

گن مین: کدھر جاتا ہے تم؟؟؟

شیراز: کیا مطلب۔دماغ ٹھیک ہے تمہارا۔گھر ہے یہ میرا۔گل خان کدھر ہے، کون ہو تم؟

گن مین: گل خان چلا گیا۔اب اِدھر ام ہوتا ہے۔

شیراز: ہٹو۔

گن مین: نہیں ام کو آرڈر ہے، اس طرح کوئی اندر نہیں جا سکتا۔

شیراز: تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے، میں مالک ہوں اس گھر کا۔شیراز ہوں میں۔

(پشتو لہجے میں پٹھان کی طرح بولتا ہے)

گن مین: ام کسی مالک شالک شیراز میراز کو نہیں جانتا۔بیگم صاحبہ کا حکم ہے۔کوئی اندر نہیں جا سکتا۔ام کسی کو اندر نہیں جانے دے گا۔سمجھا تم۔

شیراز: تیری تو......!!!

(گن مین گن سیدھی کر لیتا ہے)

خالدہ: صاحب جی......صاحب جی۔

گن مین: ابھی تم بدمعاشی کریگا تو ام گولی چلاؤ گا۔

شیراز: تم......تم پاگل تو نہیں ہو۔یہ گھر میرا ہے، یہ میری گاڑی کھڑی ہے۔تم میری بات کراؤ مہرو سے۔

گن مین: مہرو کون؟؟؟

(گن مین انٹرکام بجاتا ہے مہرو لونگ میں آ کر فون سنتی ہے۔)

مہرو: ہیلو۔

شیراز: مہرو، یہ تم نے چوکیدار کیا تبدیل کر دیا ہے۔اور یہ کیسا بدتمیز آدمی رکھا ہے۔

مہرو: کیوں۔کیا بدتمیزی کی اس نے۔

شیراز: وہ آئی مین۔مجھے...... مجھے گن دکھا رہا ہے مجھے۔مجھے شیراز حسن کو۔اس گھر کے مالک کو گن دکھا رہا ہے، اور اندر نہیں آنے دے رہا ہے۔مجھے اس گھر کے مالک کو۔

مہرو: By the way, تم اس گھر کے مالک نہیں ہو شیراز۔

شیراز: ک......کیا کہا تم نے......؟ What did you say...

مہرو: کچھ......غلط کہا کیا میں نے۔اب اس گھر کی مالک میں ہوں۔اس گھر کے لیگل ڈاکومنٹس میرے نام پہ ہیں۔

شیراز: مہرو......مہرو تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا ہے؟ کیا بکواس کر رہی ہو تم؟

مہرو: چلاؤ مت شیراز۔تم نے سیل کے دوران بھی بہت انسلٹ کی ہے میری۔اس لئے میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ......

شیراز: فیصلہ......کک......کیا فیصلہ؟ کر لیا تھا تم نے۔ک......کیسا فیصلہ کر لیا تھا تم نے،

مہرو: یہی فیصلہ......کہ میں ایک بدتمیز۔Mis-behave کرنے والے کرمنل کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔

شیراز: کک کیا کرمنل، کک......کیا کہا تم نے۔کرمنل، میں کرمنل ہوں؟

مہرو: ..Yes you are اور میں کسی شریف آفیسر کی بیوی تو رہ سکتی ہوں۔لیکن لیکن کسی کرمنل کی ہرگز نہیں۔کبھی نہیں۔

شیراز: مہرو تم......تم...... میں...... میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔I will shoot you.., I will shoot you.. تم مروگی میرے ہاتھ سے۔

مہرو: دیکھا......دیکھا آ گئے ناں اپنی آئی پر تم۔میں نے ٹھیک کہا اور بالکل ٹھیک پہچانا تمہیں۔کرمنل ہو تم۔اور میں...... میں کسی کرمنل کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔

(شیراز دانت پیستا اور چیختا رہ جاتا ہے)

شیراز: مہرو......مہرو !!!

مہرو: میں نے طلاق کے کاغذات بننے کے لئے دیئے ہوئے ہیں۔آتے ہیں تو تمہیں بھجواتی

ہوں......سائن کر دینا۔

شیراز: مہرو۔

(مہرو فون رکھ دیتی ہے تو شیراز زور سے انٹرکام دیوار پر دے مارتا ہے وہ ٹوٹ جاتا ہے۔)

انٹرکام ضرور تڑوائیں

شیراز: ہیلو......مہرو میری۔ میری بات سنو۔ سنو۔ ......مہرو۔

(اس کے بعد شیراز مڑتا ہے، اور ارسل کی طرف دیکھتا ہے اور ارسل کی طرف بڑھتا ہے اسے گلے لگالیتا ہے اور بھینچ لیتا ہے اور غصے اور مایوسی اور افسردگی بلکہ سخت صدمے کی وجہ سے نکلنے والے آنسو روکنے کی کوشش کرتا ہے، اور ارسل کو بھینچ کر کسی طرف چل پڑتا ہے، مڑ کر ایک بار اپنے گھر کو دیکھتا ہے، اور چند قدم چلتا ہے مڑ کر دیکھتا ہے تو خالدہ میڈ ہے۔)

خالدہ: صاحب، میں بھی وہیں جاؤں گی۔ وہیں رہوں گی جہاں ارسل صاحب رہیں گے۔

(شیراز صرف Look دیتا ہے مڑ کر خالدہ کو دیکھتا ہے اور دوبارہ چل پڑتا ہے۔ شیراز گھر سے دور تک چلتا جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:13

مقام : جاسم کا گھر۔ Living

وقت : دن

کردار : رانیہ، تانیہ

(دکھاتے ہیں کہ تانیہ بیگ تھامے ہوئے گھر آچکی ہے، رانیہ پیار کر رہی ہے۔)

رانیہ: اوئے میری بیٹی......کیسا رہا آج اسکول میں دن......ہوں؟

تانیہ: اچھا تھا ممی۔

رانیہ: اچھا جلدی جلدی چینج کرلو۔ پھر کھانا کھاتے ہیں......ہوں؟

تانیہ: او کے۔ اچھا ممی۔ آج ارسل...... ارسل پھر اسکول نہیں آیا۔

رانیہ: پھر نہیں آیا؟

تانیہ: جی......اسکی ٹیچر نے مجھے بلا کر میسج دیا تھا کہ آپ کو یا پاپا کو بتا دوں، کہ اب وہ پھر تین دن سے بغیر Application کے نہیں آیا ہے۔ اس طرح تو Expel کردیں گے اسکول سے۔

رانیہ: کیا؟؟؟

تانیہ: جی......وہ کہہ رہی تھیں کہ اس کے پاپا سے بھی کوئی Contact نہیں ہو پا رہا ہے اس لئے آپ کو میسج بھجوا رہی ہیں۔

رانیہ: ہوں۔

(تانیہ چلی جاتی ہے کپڑے تبدیل کرنے کے لئے رانیہ پریشانیوں کے سمندر میں ڈوبتی چلی جاتی ہے۔)

رانیہ: یا اللہ خیر، اب کیا ہو گیا میرے ارسل کو۔ اب کیوں نہیں آرہا وہ اسکول۔ یا اللہ ارسل کو اپنی امان میں رکھنا۔ ارسل کا خیال رکھنا میرے مالک۔

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:14

مقام : راحیل کا اپارٹمنٹ، یا مہرو کا گھر

وقت : دن

کردار : مہرو، راحیل، رانیہ

(مہرو اور راحیل گفتگو کر رہے ہیں۔)

مہرو: Really, مجھے تو اس طرح کی گرج سن کر ایک بار ڈر لگ رہا تھا۔ میں نے سوچا ابھی شیراز گن نکال کر اندر ہی نہ آجائے، اور مجھے شوٹ ہی نہ کردے۔

راحیل: ہوں۔ حوصلہ بھی تو کرنا پڑتا ہے ناں۔ چاہے کوئی بھی کام ہو، کوئی بھی معاملہ ہو۔

مہرو: تمہاری چاہت اور پھر......شیراز نے جس طرح مجھے سیل میں Humiliate کیا تھا۔ وہ سب مجھے یاد آیا تو میرا بھی خون کھولنے لگا، اور میں نے بھی کھری کھری سنا دیں اسے۔

راحیل: ہوں۔ اس کے بعد فون وغیرہ تو نہیں آیا اس کا، یا اس نے رابطہ کرنے کی کوشش کی ہو؟

مہرو: اوہوں......ویسے راحیل......

راحیل: ہوں۔

مہرو: تمہیں کیا لگتا ہے شیراز طلاق دیدیگا ناں۔ پتہ نہیں کیوں مجھے ڈر لگ رہا ہے، میں جانتی ہوں اسے اچھی طرح۔ وہ بہت Complicated، بہت مشکل آدمی ہے۔

راحیل: طلاق تو اسے تمہیں دینی ہی ہوگی۔ نہیں دے گا تو لے لیں گے۔

(فون کی بیل بجتی ہے)

مہرو: ہیلو!!!

رانیہ: ہیلو، میں رانیہ بول رہی ہوں مہرین۔ وہ ارسل کئی دن سے پھر اسکول نہیں جا رہا وہ...... وہ ٹھیک تو ہے ناں؟

مہرو: سنو میڈم، میں تمہارے باپ کی نوکر نہیں ہوں، کہ تمہارے بچے کے بارے میں معلومات رکھتی پھروں۔ اور میرا کوئی تعلق نہیں ہے، نہ تمہارے بیٹے ارسل سے، اور اب تو تمہارے شوہر شیراز سے بھی نہیں۔ ہم دونوں الگ ہو چکے ہیں، Vacancy خالی ہے، چاہو تو دوبارہ آ کر Join کرلو۔ But don't call me again...okay?

(مہرو پھر فون بدتمیزی، غصے سے بند کر دیتی ہے)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:15

مقام : جاسم کا گھر، لونگ، شیراز کے دوست کا ڈرائنگ روم

وقت : دن

کردار : رانیہ، شیراز۔ ارسل

(دکھاتے ہیں کہ رانیہ فون بند ہونے پر پریشان ہو جاتی ہے کچھ سوچ کر شیراز کا موبائل ڈائل کرتی ہے، دوسری طرف شیراز فون اٹھاتا ہے اپنے دوست کے گھر بیٹھا ہوا ہے۔)

رانیہ: ہیلو۔

شیراز: ہیلو۔

رانیہ: رانیہ...... رانیہ بول رہی ہوں شیراز۔

شیراز: ہاں بولو رانیہ۔

رانیہ: وہ......وہ ارسل تمہارے ساتھ ہے؟

شیراز: ہاں...... میرے ساتھ ہی ہے۔

رانیہ: وہ......ارسل کئی دن سے اسکول نہیں گیا۔ طبیعت تو ٹھیک ہے اس کی؟

شیراز ہاں ہاں سب ٹھیک ہے، بس دو تین دن سے ایک دوست کی طرف تھے، اور خیر۔ ویسے......ویسے

(شیراز کچھ بتاتے بتاتے رک جاتا ہے)

سب ٹھیک ہے...... سب او کے ہے، تم چاہو تو ارسل سے بات کرلو۔

رانیہ: ہوں۔

شیراز: لو بیٹا......اپنی ممی سے بات کرو۔

ارسل: ہیلو......ممی۔

رانیہ: میرے بیٹے، ہیلو......ہیلو ارسل۔ تم تم ٹھیک تو ہو ناں؟

ارسل: ہاں ممی۔ مجھے بہت سارے ٹیکے لگے تھے، دوائیاں بھی کھانی پڑ رہی ہیں کڑوی کڑوی۔

رانیہ: کک......کیا ٹیکے لگے تھے بہت سارے؟ مگر کیوں؟

ارسل: سوئیاں بہت زور سے چبھتی ہیں ممی۔

رانیہ: اوہ ارسل......ارسل میری جان۔ تم......تم ٹھیک تو ہو ناں؟

(شیراز فون لے لیتا ہے)

شیراز: ہیلو۔

رانیہ: ہاں شیراز کک کیا کہہ رہا ہے یہ۔ انجکشن کیوں لگے تھے اسے۔ دوائیاں کیوں کھا رہا ہے؟

شیراز: ہاں کچھ خاص نہیں، بس ذرا......ذرا سا بخار ہو گیا تھا، Now he is okay

رانیہ: تم......تم ٹھیک کہہ رہے ہو ناں شیراز؟؟؟

شیراز: ہونہہ۔ بحث کی عادت نہیں گئی تمہاری، جب کہا ایسی بات نہیں ہے۔ تو واقعی ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

رانیہ: ہوں۔ ٹھیک ہے، اس کا......اس کا بہت خیال رکھا کرو۔

شیراز: ہوں۔

رانیہ: او کے۔

شیراز: او کے۔

(فون کٹ جاتا ہے۔ ہم رانیہ پر رہ جاتے ہیں جو ارسل کی وجہ سے پریشان ہو گئی ہے اور اپنی آنکھوں میں آئے ہوئے آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کرتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:16

مقام : شیراز کے دوست کا گھر، وہی جگہ

وقت : دن

کردار : شیراز۔ دوست، ارسل، خالدہ

(دکھاتے ہیں کہ ارسل، خالدہ، اور شیراز بیٹھے ہیں، شیراز کا دوست کسی اپارٹمنٹ کی چابی

لے کر آتا ہے۔)

دوست: ویسے میرا تو بھی خیال تھا کہ تم جب تک چاہو۔ یہاں رہو۔ مجھے کوئی پرابلم نہیں ہے۔

شیراز: نہیں یار۔ یہ تین چار دن بھی تمہیں اور تمہارے گھر والوں کو بہت ڈسٹرب کیا۔

دوست: کم آن۔ کیسی باتیں کر رہے ہو شیراز۔ ہم آج کے نہیں بچپن کے دوست ہیں، اور ہمیشہ دکھ سکھ میں ایک دوسرے کیساتھ رہے ہیں اور رہیں گے، ہوں، یہ لو یہ اپارٹمنٹ کی چابی ہے ،تمہارے اصرار پر تمہیں دے رہا ہوں، ورنہ میرے حساب سے یہ تمہارے شایان شان نہیں۔

شیراز: آج کل سب شایان شان ہے، وقت اور حالات کی بات ہوتی ہے، آجکل سب شایان شان ہے سب کچھ۔ اور سچی بات ہے کہ شان اور آن ہی نہ رہی تو شایان شان کا جھگڑا بھی ختم ہو گیا۔ ہونہہ۔

(شیراز چابی لے کر اچھالتا اور بھیگی آنکھوں کے ساتھ مٹھی میں دبا لیتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:17

مقام : جاسم کا گھر۔Living

وقت : شام

کردار : جاسم، اوی، رانیہ، تانیہ

(جاسم ایک کیرم بورڈ لے کر گھر میں داخل ہوا ہے تو رانیہ، تانیہ اور اوی خوشی خوشی اس کے گرد جمع ہو گئے ہیں۔ تانیہ خوش ہے مگر ابھی بھی سنجیدہ سی ہے، اوی کھلکھلاریاں مار رہا ہے۔ خوب خوش ہے۔)

جاسم: ہاں بھئی آج کیرم کی بازی لگے گی، اور جو جیتے گا، اس کو شاندار آئس کریم کھلائی جائے گی۔

اوی: اور جو ہارے گا پاپا???

جاسم: ہوں...... جو ہارے گا وہ بھی آئس کریم کھائے گا۔

(جاسم بچوں کی طرح ہنس کر ہاتھ لہرا کر خوش ہوتا ہے۔)

جاسم: اچھا بھئی، اوی تم کس کی طرف ہو؟

اوی: میں اور آپی۔

جاسم: نہیں، نہیں۔ تم اور تمہاری آپی دونوں اچھا کھیلتے ہیں، میں اور ممی تو ہار جائیں گے، ہوں

چالاکیاں......

(معصوم اوی ہنستا ہے اپنی چالاکی پر)

اوی: ہاہاہا......!!!

جاسم: ایسا کرتے ہیں ایک اچھا پارٹنر تمہاری ممی کو دے دیتے ہیں اور ایک میں رکھ لیتا ہوں۔ تو...... اوی اور ممی ہو جاتی ہیں، اور میں اور میری بیٹی تانیہ۔ کیوں تانیہ بیٹا

تانیہ: جی۔

جاسم: چلو بھئی...... چلو بھئی...... چلو بھئی۔

اوی: پہل کون کرے گا۔ میں پاپا میں۔

جاسم: نہیں بھئی نہیں، پہل ہماری پارٹی کی ہوگی۔ تانیہ بیٹی پہلی باری چلے گی۔Yeah

(اور جاسم تانیہ کو اسٹریگر پکڑا دیتا ہے اور تانیہ باری چلتی ہے پھر چاروں مل جل کر کھیلتے ہیں شور مچاتے ہیں۔)

مونتاج

(کیرم کھیلنے کے دوران ہلہ گلہ جاری ہے، اور پھر فائنلی دکھاتے ہیں کہ تانیہ اور جاسم جیت چکے ہیں، تب جاسم تانیہ کو گود میں اٹھا کر ہوا میں گھما دیتا ہے، خوب پیار کرتا ہے اور اوی اور رانیہ شور مچاتے ہیں، پھر چاروں کھانا کھانے کے لئے باہر نکل جاتے ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:18

مقام : جاسم کی گاڑی، سڑکیں، ہوٹل۔ تفریح گاہیں۔

وقت : شام+رات

کردار : جاسم، اوی، رانیہ، تانیہ

(دکھاتے ہیں کہ جاسم، رانیہ اوی اور تانیہ گاڑی میں شور کر رہے ہیں ہلہ گلہ کر رہے ہیں لیکن ان کی کہیں کہیں گانے کی آوازیں بھی اوورلیپ ہوتی ہیں۔)

(Dissolve کر کے دکھاتے ہیں چاروں کسی جگہ پر بیٹھے آئس کریم کھا رہے ہیں اوی کی ناک پر آئسکریم لگ جاتی ہے تو سب لوگ منمناتے ہیں، اس کا مذاق بناتے ہیں۔ سب لوگ بے حد خوش ہیں۔)

Cut or Dissolve

☆......☆......☆

سین نمبر:19

مقام : جاسم کا گھر۔Living
وقت : شام+رات
کردار : جاسم،اوی،رانیہ،تانیہ

(دکھاتے ہیں کہ جاسم اوی ،تانیہ اور رانیہ گھر میں داخل ہوتے ہیں،اب بچوں کے ہاتھ میں گڑیا،غبارے،اور دوسری کھیلنے کی کافی چیزیں ہیں،تانیہ اور اوی نے سر پر رنگ برنگی ٹوپیاں بھی پہنی ہوئی ہیں۔)

اوی،تانیہ: ہو......ہو......ہو......ہو !!!

جاسم: اوہ گاڈ،آج تو تھک گئے ہیں......

رانیہ: ہوں......لیکن بہت Fun رہا......ہے نا؟

جاسم: ہوں۔

رانیہ: چلو بھئی بچو،اپنے اپنے روم میں،صبح اسکول بھی جانا ہے۔چلو چلو چلو۔

اوی: او کے۔ممی او کے...... .Okay Papa تھینک یو پاپا،آئی لو یو پاپا۔ And آپ بہت اچھے ہیں پاپا۔

(اوی خوش ہو کر جاسم کو جا کر Kiss کرتا ہے کمرے میں چلا جاتا ہے،جاسم اور رانیہ ساتھ ساتھ دیکھ رہے ہیں۔)

رانیہ: چلو تانیہ بیٹا۔سو جاؤ جا کر کمرے میں او کے؟

تانیہ: جی ممی۔

(تانیہ کمرے کی طرف بڑھ جاتی ہے پھر کچھ خیال آتا ہے تو مڑ کر آتی ہے۔)

تانیہ: Thank you...

(جاسم اور رانیہ،تانیہ کی اس بات پر اور تانیہ کا شکریہ کرنے پر دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرا رہے ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:20

مقام : ارسل کا اسکول۔اسکول آفس

وقت : دن
کردار : خاتون۔ارسل،شیراز

(دکھاتے ہیں کہ شیراز اکاؤنٹس آفس میں بیٹھا ہوا ہے اور کوئی خاتون اس کو بتا رہی ہے۔)

خاتون: I am sorry Mr. Sheraz. Rules are rules..۔ نام کٹ چکا ہے اب ایک ہی صورت ہے کہ آپ کو Re-admission کرانا پڑے گا اور اس کا Procedure میں نے آپ کو بتا دیا ہے۔10th تک پچاس ہزار روپے جمع کرانے ہوں گے آپ کو۔

شیراز: جی۔

(کیمرہ متفکر اور پریشان شیراز پر چارج کرتا چلا جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:21

مقام : ارسل کا اسکول۔کاریڈور
وقت : دن
کردار : شیراز،تانیہ،جاسم،اوی

(دکھاتے ہیں کہ شیراز ڈسٹرب اور پریشان سا نکلا ہے تو ایک موڑ مڑتے ہوئے یکدم تانیہ سامنے آجاتی ہے،تانیہ اور شیراز بالکل آمنے سامنے آجاتے ہیں،نظریں ملتی ہیں،شیراز کی آنکھوں میں ایک چمک سی آتی ہے اور وہ ہاتھ بڑھا کر تانیہ کو بلانے جا رہا ہوتا ہے کہ یکدم تانیہ مڑتی ہے اور دور تک دوڑتی چلی جاتی ہے۔تانیہ کے قدموں کی ٹھک ٹھک خالی راہداری کوریڈور میں دور تک گونجتی چلی جاتی ہے،شیراز کو دل پر بجتی محسوس ہوتی ہیں ۔ اتنے میں اوی آتا ہے اور جاسم کی انگلی پکڑ کر ہلاتا ہے اور جاسم اسے دیکھ کر گود میں اٹھا لیتا ہے اور دور تک بھاگتی ہوئی تانیہ کو اداس دل کے ساتھ دیکھتا چلا جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:22

مقام : جاسم کا گھر۔Living
وقت : دن

کردار : جاسم،تانیہ

(دکھاتے ہیں کہ جاسم گھر میں داخل ہوا ہے اور تانیہ اکیلے ہی اداس خالی کیرم بورڈ پر اسٹرائیکر مارے جارہی ہے۔جیسے بے خیالی میں کوئی بچہ کوئی کام کررہا ہو۔جاسم بغور دیکھتا ہے تو پاس جا کر بیٹھتا ہے۔)

جاسم: ہوں......کیا کررہی ہے میری بیٹی؟؟؟

تانیہ: کچھ نہیں......Play کررہی تھی۔

جاسم: ہوں......تو میری بیٹی اب خوش ہے ناں؟ ہوں،خوش ہے کہ نہیں۔دیکھو بیٹا،اب میں...... میں ہی تمہارا پاپا ہوں،اور میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا تھا کہ میں تمہیں خوش رکھنے کی پوری کوشش کروں گا۔تمہیں اوی سے بھی زیادہ پیار دوں گا،اور اب یہ تمہارا Right ہے بیٹا۔ کیونکہ اب تم میری بیٹی ہو۔اور میں اپنی بیٹی کے چہرے پر صرف Smile دیکھنا چاہتا ہوں۔ہوں؟ میری بیٹی مسکراتی ہے تو میرے دل میں پھول کھلنا شروع ہوجاتے ہیں۔

تانیہ: جی!!!

(تانیہ مسکراتی ہے،دل سے مسکراتی ہے تو جاسم اسے پیار کرکے کندھے سے لگالیتا ہے۔)

جاسم: Good....۔ میری پیاری بیٹی۔

CUT

☆.....☆.....☆

سین نمبر:23

مقام : گھڑی کی دوکان

وقت : دن

کردار : شیراز۔دوکاندار

(دکھاتے ہیں کہ گھڑیوں کی دوکان جہاں شیراز بیٹھا ہوا اپنے ہاتھ سے شاندار Rolex اتارتا ہے)

شیراز: یہ......یہ کتنے کی ہوگی؟؟؟

دوکاندار: چیک کرنا پڑے گی۔لیکن تقریباً 70 ہزار کی نکل جائے گی آپ کی گھڑی۔

شیراز: 70 ہزار کی؟؟؟

دوکاندار: لیکن......لیکن یہ تو میں نے ابھی پانچ ماہ پہلے ہی تقریباً ڈھائی لاکھ کی لی تھی۔

دوکاندار: ارے سر آپ تو جانتے ہیں،اس طرح کی چیزوں کی zero......... کی ویلیو ہوتی ہے۔

second end کا گاہک کدھر ملتا ہے،اوپر سے ملک کے حالات اتنا مندا چل رہا ہے کہ بس۔

شیراز: ٹھیک ہے......دے دیں،70 ہزار ہی دے دیں۔

دوکاندار: آپ بیٹھیں...... میں ذرا چیک کرلوں۔اگر او کے ہے تو ابھی Payment کردوں گا آپ کو۔

(دوکاندار نکل جاتا ہے اور شیراز سوچتا رہ جاتا ہے۔)

CUT

☆.....☆.....☆

سین نمبر:24

مقام : شیراز کا نیا والا چھوٹا اپارٹمنٹ

وقت : دن

کردار : شیراز،خالدہ۔مہرو (انٹرکٹ میں)

(دکھاتے ہیں کہ پریشان حال شیراز گھر میں داخل ہوتا ہے تو خالدہ کسی طرف سے نکل کر آتی ہے۔)

شیراز: ارسل......؟؟

خالدہ: سو رہے ہیں ارسل صاحب۔

شیراز: ہوں۔طبیعت......طبیعت کیسی ہے اس کی۔

خالدہ: آج تو ٹھیک لگ رہی ہے کافی۔

شیراز: ہوں۔

خالدہ: وہ شیراز صاحب،یہ ڈاک آئی تھی جی......کھانا لگادوں؟

شیراز: ہوں نہیں......بھوک نہیں ہے۔

(خالدہ کسی طرف نکل جاتی ہے۔تو شیراز کاغذات کھولتا ہے۔)

شیراز: ہوں۔

(فون آجاتا ہے)

مہرو: ہیلو،مہرو بول رہی ہوں۔طلاق کے کاغذات مل گئے تمہیں؟

شیراز: ہوں......میرے ہاتھ میں ہیں۔

مہرو: میں نے بس اس لئے فون کیا تھا کہ جتنی جلدی ہوسکے۔ان پر سائن کرکے مجھے بھجوادو۔

میں انتظار کررہی ہوں اوکے؟

(مہرو فون رکھ دیتی ہے ،شیراز فون بند کرکے کاغذات دیکھتے ہوئے عجیب طرح مسکراتا ہے پھر آگے بڑھ کر ٹیبل پر پڑے ہوئے لائٹر اٹھا کر کاغذات کے کونے میں آگ لگا دیتا ہے۔ گویا طلاق نہیں دے گا آسانی سے ،شیراز بغور دیکھ رہا ہے، ہاتھ میں کاغذات جل رہے ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:25

مقام : مہرو کا گھر۔Living

وقت : دن

کردار : مہرو، ماں، باپ

(دکھاتے ہیں کہ مہرو اپنے ماں باپ کے ساتھ living میں موجود ہے۔)

مہرو: آج سے آپ دونوں یہیں رہیں گے، اسی گھر میں، میرے ساتھ۔

ماں: کک......کیا، یہ کیا کہہ رہی ہے تو مہرو؟ ہم اور یہاں؟؟؟

مہرو: ہاں۔آپ سمجھیں یہی میری زندگی کی کمائی ہے ،اور میں چاہتی ہوں کہ میرے اس شاندار گھر میں میرے ممی پاپا میرے ساتھ رہیں۔بس آج سے آپ دونوں میرے ساتھ رہیں گے اور بس۔

باپ: وہ......وہ تو ٹھیک ہے مہرو بیٹا مگر......

مہرو: بس بابا......سوال جواب کچھ نہیں۔آج سے ہم لوگ اکٹھا رہے ہیں اور بس Thats it..۔چلیں میں آپ لوگوں کو آپ کا کمرہ دکھادوں۔

(مہرو ماں باپ کے ساتھ کمرے کی طرف بڑھ جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:26

مقام : HOX-BAY

وقت : دن

کردار : جاسم، رانیہ، اوی۔تانیہ

(دکھاتے ہیں کہ سب لوگ ہاکس بے پر پکنک کررہے ہیں ہلہ گلہ کررہے ہیں ایک ے پر پانی اچھال رہے ہیں، چاروں بہت خوش ہیں زندگی سے، اس دوران دکھاتے ہیں کہ جاسم رانیہ، تانیہ پاس بنی ہوئی Hut کی جانب بڑھ رہے ہیں۔)

(Hut کے پاس جاکر)

م: اچھا بھئی اب تم تینوں ذرا سمندر کی طرف منہ کرکے رکھنا... پیچھے نہیں دیکھنا۔

: کیوں پاپا کیوں؟؟؟

م: بھئی ایک سرپرائز ہے تم لوگوں کے لئے۔

ی: Surprize.... ???

م: بس ذرا اس طرف دیکھو، میں آیا ایک منٹ میں۔ہوں؟

(رانیہ، تانیہ اور اوی تینوں نے hut کی طرف پشت کی ہوئی ہے سمندر کی طرف منہ کرلیتے ہیں، جاسم اندر جاتا ہے اور ایک کیک کینڈل لگا لے کر آتا ہے، تانیہ کے پیچھے آکر)

جاسم: Happy birthday Tania,, Happy birthday Tania..

(سب مل کر شور مچاتے ہیں اوی بھی اچھلتا ہے، تانیہ بے حد خوش ہوجاتی ہے۔)

رانیہ: Surpirze Beta..today is your birthday..

(دکھاتے ہیں کہ سب مل کر wish کررہے ہیں۔تانیہ بے حد خوش ہوجاتی ہے۔رانیہ اندر جاکر اپنا گفٹ لاتی ہے، اور جاسم بھی اپنا گفٹ لاتا ہے، اوی بھی لے کر آتا ہے، تانیہ بہت Pampered محسوس کرتے ہوئے بہت خوش نظر آتی ہے، سب لوگ ایک دوسرے کو کیک کھلاتے ہیں، تانیہ کیک کاٹتی ہے۔سب لوگ بہت خوشی میں سمندر کے کنارے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:27

مقام : جاسم کا گھر۔Living

وقت : شام

کردار : جاسم، رانیہ، اوی، تانیہ

(دکھاتے ہیں کہ چاروں گھر واپس آتے ہیں۔)

جاسم: اوہ گاڈ۔کتنا Fun ہوا ناں آج؟

رانیہ: ہوں۔واقعی بہت مزہ آیا۔چلو اوی بیٹا جلدی سے نہالو، ورنہ ریت نہیں نکلے گی بالوں سے،

چلو چلو چلو۔

اوی: او کے ممی۔

رانیہ: چلو تانیہ تم بھی چلو...... میں آتی ہوں۔

تانیہ: جی ممی۔

(تانیہ اپنے کمرے کی طرف بڑھتی ہے، پھر کچھ خیال آتا ہے مڑتی ہے اور دوڑ کر آتی ہے اور جاسم کے گال پر Kiss کرتی ہے، جاسم، رانیہ حیران رہ جاتے ہیں خوش ہوتے ہیں، اور Kiss کر کے بھاگ جاتی ہے۔)

تانیہ: آپ بہت اچھے ہیں پاپا.... I LOVE YOU

(جاسم کی آنکھیں خوشی سے بھیگ جاتی ہیں، رانیہ اور جاسم خوشی سے دونوں ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال دیتے ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:28

مقام : ڈاکٹر، کلینک

وقت : شام

کردار : شیراز، ارسل، ڈاکٹر

(ڈاکٹر بغور رپورٹس دیکھ رہا ہے اور پریشان ہے، شیراز سامنے بیٹھا ہوا ہے۔)

شیراز: کک...... کیا...... کیا بات ہے۔ سب ٹھیک تو ہے ناں؟

ڈاکٹر: ہوں نہیں...... I am sorry Sheraz Sahab آپ کے بیٹے کو Brain Tumor ہے۔

شیراز: کک...... کیا؟؟؟

(شیراز پر Bang آتا ہے)

Freeze

☆......☆......☆

قسط نمبر 13

سین نمبر:01

مقام : جاسم کا گھر، لان۔ لونگ

وقت : دن

کردار : عارف، جاسم، اوی، تانیہ

(دکھاتے ہیں کہ جاسم اور عارف بیٹھے گپ شپ کر رہے ہیں پاس ہی کہیں بچے کھیل رہے ہیں تانیہ آج بہت خوش ہے اور اوی بھی خوش ہے۔)

عارف: بچے آپس میں بہت گھل مل گئے ہیں۔

جاسم: ہاں...... اور کیوں نہ گھلیں ملیں، آخر بہن بھائی ہیں۔

عارف: ہوں ایک...... ایک بات کہوں جاسم؟

جاسم: ہوں۔

عارف: سچی بات ہے کہ میں...... بہت ڈر رہا تھا رانیہ کے اس Descion سے۔

جاسم: کس...... کس Descion سے؟

عارف: یہی...... یہی تم سے شادی والے Descion سے۔

جاسم: ہوں۔

عارف: لیکن...... لیکن اب مجھے لگتا ہے کہ رانیہ کا فیصلہ بالکل درست تھا، اور وہ بلکہ ہم سب واقعی Lucky ہیں کہ رانیہ کو تم جیسا شوہر مل گیا۔

جاسم: کم آن۔ تم لوگوں کا تو پتہ نہیں۔ البتہ میں Lucky ضرور ہوں۔ جس کو رانیہ جیسی بیوی اور تانیہ جیسی بیٹی مل گئی۔ دیکھو کتنے اچھے لگ رہے ہیں دونوں کھیلتے ہوئے۔ میرا تو گھر مکمل ہوگیا، تانیہ اور رانیہ کے آجانے سے، دیکھو، دیکھو کتنے پیارے لگ رہے ہیں دونوں۔

(جاسم بچوں کو دیکھ کر بہت خوش ہوتا ہے، آنکھوں میں مسکراہٹ اور ایک چمک سی آتی ہے۔)

CUT

سین نمبر:02

مقام : جاسم کا گھر، کچن
وقت : دن
کردار : شائلہ، رانیہ

(اندر کچن میں رانیہ اور شائلہ گفتگو کر رہی ہیں، ساتھ ساتھ رانیہ ملازمہ کے ساتھ کچن کا کام بھی کر رہی ہے۔)

شائلہ: خوش ہو تم؟؟؟

رانیہ: ہوں بہت...... جاسم۔ جاسم بہت اچھا انسان ہے، بہت ہی، بلکہ سچی بات ہے کبھی کبھی تو سوچتی ہوں کاش...... کاش میری زندگی میں بس ایک بار جاسم ہی آ گیا ہوتا کاش، شیراز والا Chapter میری زندگی میں ہوتا ہی ناں۔

شائلہ: ہوں...... اور تانیہ؟

رانیہ: تانیہ بھی بہت خوش ہے، شروع، شروع میں کچھ Problem ہوئی، پھر بالکل ٹھیک ہو گئی، اب تو بہت خوش ہے۔

شائلہ: ہوں۔ ویسے ایک بات مجھے بھی تم سے کرنی تھی رانیہ۔

رانیہ: ہوں...... کہیں بھابھی،

شائلہ: کچھ نہیں...... بس...... سوری...... سوری کرنا تھی تم سے،

رانیہ: سوری؟...... کس بات کی سوری بھابھی؟

شائلہ: یہی...... یہی جب تم اور تانیہ...... میرے گھر تھیں تو، تو شاید میں کبھی کبھی خودغرض ہو جاتی تھی۔

رانیہ: بھابی۔

شائلہ: ہاں...... ہاں شاید میں نے تمہارے اور تانیہ کے ساتھ زیادتی کی۔ شاید مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔

رانیہ: کم آن بھابھی،۔ یہ...... یہ کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ۔ میں تو اس وقت بھی یہی سوچا کرتی تھی کہ، کہ آپ بالکل صحیح کہتی اور سوچتی ہیں۔ زندگی کی حقیقت ہے بھی تو یہی ناں بھابھی کہ، اپنا بوجھ خود اٹھانا پڑتا ہے۔

شائلہ: ہاں لیکن۔

رانیہ: بلکہ سچی بات ہے کہ جتنا...... عارف بھائی اور آپ نے میرے اور تانیہ کے ساتھ کیا، اتنا کون بھائی اور بھابھی کرتے ہیں؟ آج کل کے دور میں کوئی نہیں کرتا۔ بلکہ سچی بات ہے کہ کوئی کر بھی نہیں سکتا۔ وسائل ہی اتنے محدود ہوتے ہیں کہ انسان کیا کرے۔

شائلہ: تمہارا بڑا پن ہے کہ تم ایسا سوچتی ہو رانیہ۔

رانیہ: ارے بھابھی۔

(شائلہ رانیہ کو گلے لگا لیتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:03

مقام : بس اسٹاپ والا بینچ
وقت : دن
کردار : شیراز، ارسل

(کسی بہت ہی مصروف روڈ پر دکھاتے ہیں کہ شیراز اور ارسل بیٹھے ہوئے ہیں، اور سامنے تیز رفتار ٹریفک گزر رہی ہے۔ شیراز بالکل اردگرد سے بے خبر، بس ٹریفک کے درمیان میں سے نظر آنیوالی دیوار کو دیکھے جا رہا ہے۔ ہمارے PV سے دکھاتے ہیں کہ شدید شور ہے پر شیراز کے PV سے دکھاتے ہیں کہ منظر نشے کی سی کیفیت میں Slow گزرتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں اور آواز بھی بہت سست ہو کر مدہوشی کی سی کیفیت پیدا کر رہی ہے۔ ایسے میں پاس بیٹھا ارسل اچانک شیراز کو بلاتا ہے، تو شیراز کو کچھ خبر نہیں ہوتی۔)

ارسل: با...... بابا...... بابا...... بابا۔

(شیراز کے توجہ نہ دینے پر ارسل ہاتھوں سے پکڑتا ہے۔)

ارسل: بابا...... بابا...... بابا۔

(شیراز یکدم چونکتا ہے اور یوں واپس آتا ہے جیسے اس رش میں کسی گاڑی نے اس کے بیٹے کو کچل دیا ہو۔)

شیراز: ہوں کیا...... کیا ہوا ارسل، ارسل کیا ہوا تم ٹھیک تو ہو۔ ک کیا ہوا میرے بیٹے۔

(اور دیوانوں کی طرح اپنے بیٹے کے وجود کو ہاتھ لگا کر چومنا شروع کر دیتا ہے کہ صحیح سلامت ہے رو پڑتا ہے شیراز۔)

ارسل: بابا...... بابا...... بھوک لگی ہے بابا۔

شیراز: ارسل میرا بیٹا...... میرا بیٹا ارسل۔

(اور شیراز ارسل کو بھینچ لیتا ہے اور آنکھوں سے آنسو رواں ہوجاتے ہیں۔ گاڑیوں کے ہارن کی آوازیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر: 04

مقام : جاسم کا گھر، ڈائننگ ٹیبل

وقت : دن

کردار : شائلہ، رانیہ، عارف، بچے

* مونتاج *

(جاسم رانیہ، شائلہ اور بچے سب اکٹھے اور خوش ہیں، سب ہنس بول رہے ہیں اور کھانا کھا رہے ہیں، تانیہ اور جاسم بھی بہت خوش ہیں۔ گویا یہ گھرانہ خوشیوں کا نمونہ پیش کررہا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر: 05

مقام : ہسپتال یا کلینک

وقت : دن

کردار : ڈاکٹر، شیراز، ارسل

(دکھاتے ہیں کہ ڈاکٹر کے پاس شیراز موجود ہے اور ڈاکٹر رپورٹس اور سٹی اسکین کا جائزہ لے رہا ہے وہ کافی سنجیدہ سا لگ رہا ہے، شیراز پریشان حال ڈاکٹر کو دیکھ رہا ہے۔ جو رپورٹس کا معائنہ کر کے شیراز کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔)

ڈاکٹر: رپورٹس تو بالکل Clear ہیں کہ ٹیومر ہے۔ اب دیکھنا یہ ہوتا ہے کہ کچھ ٹیومرز Apprachable ہوتے ہیں اور Remove کیے جاسکتے ہیں۔ اور کچھ ٹیومر Approachable نہیں ہوتے اور پتہ چلنے کے باوجود انہیں Remove نہیں کیا جاسکتا۔

شیراز: ارسل...... ارسل میرے بیٹے کا ٹیومر کس کنڈیشن میں ہے؟ یہ اپروچ ایبل ہے یا؟

ڈاکٹر: ہوں۔ اس کے لئے کچھ مزید ٹیسٹس کراتا ہوں گے، یہ tests مہنگے ضرور ہیں لیکن بہت امپورٹنٹ ہیں، ان کا کرانا ضروری ہے ان کے بغیر علاج میں پیش رفت نہیں ہوسکتی۔

شیراز: میرا...... میرا بیٹا ارسل، ٹھیک تو ہوجائے گا ناں ڈاکٹر؟

ڈاکٹر: آپ حوصلہ رکھیں، اللہ سے دعا کریں اور یہ Tests کرائیں۔ بس ذرا نظر رکھیں ہر وقت اور بہت خیال رکھیں۔ اور اگر ذرا سی بھی طبیعت خراب ہو تو مجھ سے رابطہ کریں، ہوسکتا ہے آگے چل کر ایڈمٹ بھی کرنا پڑ جائے اسے۔

شیراز: جی...... جی ڈاکٹر۔

(شیراز کے متفکر چہرے پر کلوز کرتے چلے جاتے ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر: 06

مقام : جاسم کا گھر، تانیہ کا کمرہ

وقت : دن

کردار : رانیہ، اوی، تانیہ

(دکھاتے ہیں کہ تانیہ کے Baby Doll والے کمرے میں تانیہ اور اوی خوب کھیل رہے ہیں ہلہ گلہ کررہے ہیں، مستیاں کررہے ہیں، کہ دروازے پر رانیہ آتی ہے، اور دونوں کو ایک دوسرے کو پیار سے تکیہ مارنے کا کھیل کھیلتے ہوئے دیکھ کر خوش ہوتی ہے۔)

رانیہ: ہوں۔ کیا ہورہا ہے بھئی۔ یہ کیا ہورہا ہے۔

اوی: کچھ نہیں ممی، ہم Fighting...Fighting کھیل رہے تھے۔

(رانیہ گدگدی کرتے ہوئے اٹھالیتی ہے)

رانیہ: ارے...... ارے دیکھو تو میرے Aalaxandar the Great کو۔ ہیں، چلو چلو سونے کا وقت ہوگیا ہے، چلو اپنے کمرے میں چلو۔

تانیہ: نہیں ممی، بس تھوڑی دیر ہمیں اور کھیل لینے دیں۔

اوی: ہاں ممی، بس تھوڑی دیر اور بس...... ایک Fighting اور......

(اوی پھر تکیہ اٹھالیتا ہے)

رانیہ: رکھو...... رکھو اوی، یہ Pillow رکھو۔ NO۔ ابھی چل کر سوجاؤ۔ صبح تم لوگوں کو اسکول بھی جانا ہے۔

رانیہ: چلو چلو...... چلو بیٹا چل کر Brush کرو، بیڈ پر لیٹو میں آ رہی ہوں۔ او کے؟

(اوی مایوس ہو کر نکلتا ہے۔)

اوی: او کے ممی۔

تانیہ: ممی۔ میں ایک بات سوچ رہی تھی۔

رانیہ: کیا ......؟؟؟

(رانیہ پاس آ کر بیٹی کے بالوں میں انگلیاں پھیرنا شروع ہو جاتی ہے۔)

تانیہ: یہی کہ پاپا...... کہیں۔ ہمیں پرانے والے پاپا کی طرح چھوڑ کر تو نہیں جائیں گے۔

رانیہ: تانیہ، بیٹا یہ کیسی باتیں سوچتی رہتی ہو تم؟

تانیہ: ممی۔ جاسم پاپا بہت اچھے ہیں۔ میں اب انہی کے پاس رہنا چاہتی ہوں۔

رانیہ: ہاں بیٹا۔ اب ہم اکٹھے ہی رہیں گے۔ تم کیوں پریشان ہو رہی ہو؟ ڈونٹ وری۔

تانیہ: اچھا ممی، میں ایک بات اور سوچ رہی تھی۔

رانیہ: وہ کیا؟

تانیہ: ممی، ہم ارسل کو یہاں نہیں لا سکتے؟ میں اوی اور ارسل مل کر خوب کھیلا کریں گے۔

رانیہ: نہیں بیٹا...... یہ...... یہ Possible نہیں ہے۔

تانیہ: اچھا ممی، ایک چیز دکھاؤں آپ کو؟

رانیہ: ہوں دکھاؤ۔

تانیہ: پہلے پرامس کریں، آپ ہنسیں گی نہیں۔

رانیہ: نہیں...... کیوں ہنسوں گی۔ بالکل نہیں ہنسوں گی۔ دکھاؤ، کیا دکھانا ہے؟

تانیہ: میں نے پاپا کی ایک تصویر بنائی ہے۔

رانیہ: پاپا کی...... جاسم کی۔

تانیہ: ہوں۔

رانیہ: اچھا دکھاؤ۔

(تانیہ تصویر دکھاتی ہے جاسم اور تانیہ کی تصویر)

تانیہ: کیسی ہے ممی؟

رانیہ: بیوٹی فل، یہ تو بڑی خوبصورت بنائی ہے تم نے۔ تم یہ پاپا کو دے دو وہ دیکھ کر بہت خوش ہوں گے۔

تانیہ: اوہ نہیں ممی۔ مجھے شرم آتی ہے۔

رانیہ: ارے اس میں شرم کی کیا بات ہے۔ وہ پاپا ہیں تمہارے بیٹا۔

تانیہ: او کے ممی۔

رانیہ: ہوں۔

تانیہ: پاپا واقعی بہت اچھے ہیں۔

(اور رانیہ پیار سے بیٹی کو دیکھتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:07

مقام : شیراز کا اپارٹمنٹ، بیڈروم

وقت : رات

کردار : ارسل، شیراز

(دکھاتے ہیں کہ ارسل شیراز کے سینے پر لیٹا ہوا ہے اور کھویا کھویا شیراز اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتا ہوا خلا میں گھور رہا ہے۔)

ارسل: پاپا...... پاپا۔

شیراز: ہوں بیٹا۔

ارسل: پاپا مجھے کہانی سنائیں ناں۔

شیراز: کہانی......؟

ارسل: ہاں پاپا، سارے بچوں کو ان کے ممی پاپا کہانی سناتے ہیں، مجھے کوئی سناتا ہی نہیں ہے، خالدہ آنٹی سناتی ہیں لیکن۔ انہیں بھوت کے علاوہ کوئی کہانی آتی ہی نہیں۔ پلیز پاپا کہانی سنائیں۔

شیراز: ہوں کہانی...... کون سی کہانی سناؤں؟ ہماری زندگی تو خود ایک کہانی ہے۔

ارسل: پاپا، پھر اپنی ہی کہانی سنا دیں۔

شیراز: ہوں اپنی کہانی،، اپنی کہانی میں نہ شہزادہ ہے اور نہ شہزادی ہے۔ بلکہ نہیں۔ شہزادی تو ہے لیکن...... لیکن شہزاد کب کا ولن ہو چکا ہے۔ Negative ہو چکا ہے، شہزادے نے شہزادی سے تمام عمر ساتھ رہنے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر بیچ راستے میں ہی وہ بدل گیا، اور پھر شہزادے کی تقدیر بھی بدل گئی۔ سب کچھ بدل گیا۔ آج شہزادہ بہت مشکل میں ہے، بلکہ شہزادہ شہزادہ رہا ہی نہیں ہے۔ اب تو شہزادہ ولن ہو چکا ہے۔ بالکل اکیلا۔ شہزادے کے آنسو بھی

اب اسے دوبارہ ولن سے شہزادہ نہیں بنا سکتے۔وہ سب کچھ نہیں لوٹا سکتے۔جو شہزادے نے کھودیا ہے۔خود...... خود اپنے ہاتھوں سے کھو دیا ہے۔ختم کر دیا ہے...... سب ختم کردیا ہے۔سب کچھ۔

(شیراز بالوں میں انگلی پھیر کر بھینچ لیتا ہے مگر ارسل اس کہانی کے دوران روتے ہوئے سو چکا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:08

مقام : شیراز کا اپارٹمنٹ، بیڈ روم

وقت : دن

کردار : ارسل، شیراز، خالدہ

(دکھاتے ہیں کہ شیراز ارسل کو اٹھا کر اداس سا باہر لے کر آیا ہے جہاں خالدہ موجود ہے۔)

خالدہ: کیا ہوا صاحب، سو گئے ارسل صاحب؟

شیراز: ہوں۔

خالدہ: کک...... کیا ہوا صاحب، طبیعت تو ٹھیک ہے ناں چھوٹے صاحب کی؟ آپ کچھ پریشان پریشان لگ رہے ہیں۔

شیراز: پریشان...... پریشان، پتہ نہیں، میں ہوں بھی یا نہیں۔مگر بس اتنا جانتا ہوں کہ ارسل کی زندگی ریت کی طرح میری مٹھی سے پھسلتی جا رہی ہے۔میری، میری مٹھی ، میرے بیٹے سے خالی ہوتی جا رہی ہے خالدہ۔میرا ارسل...... میرا ارسل موت کی طرف بڑھ رہا ہے خالدہ۔میرا ارسل مر رہا ہے۔اوہ گاڈ۔میرا ارسل۔

(شیراز خالدہ کے کاندھے پر سر رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو رہا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:09

مقام : جاسم کا گھر۔ناشتے کی ٹیبل

وقت : صبح

کردار : رانیہ، جاسم

(دکھاتے ہیں کہ رانیہ بیٹھی ہوئی ہے کہ جاسم تیار ہو کر آفس جانے کے لئے بیٹھا ہے۔)

جاسم: ہوں...... چلے گئے دونوں؟؟؟

رانیہ: ہوں۔وہ آج جلدی جاتے ہیں ناں،۔اوی کی Riding بھی ہوتی ہے ناں آج۔

(جاسم کی نظر پاس پڑی تصویر پر پڑتی ہے، تو سلائس اٹھا کر مکھن لگاتے لگاتے رک جاتا ہے۔)

جاسم: ہوں...... یہ کیا ہے؟

رانیہ: دیکھیں آپ۔

جاسم: Me and My Loving Father..

رانیہ: جی جناب۔

جاسم: How Sweet....، واقعی بہت پیاری بچی ہے۔تھینک یو رانیہ، تھینک یو۔

رانیہ: ارے تھینک یو کس بات کا؟

جاسم: Thank you for completing my family..Thanks...

(جاسم بھی جذباتی ہو جاتا ہے، رانیہ بھی مسکرا کر جاسم کو محبت سے دیکھتی ہے۔جو تصویر ہاتھ میں لئے بغور دیکھ رہا ہے)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:10

مقام : مہرو کا گھر

وقت : دن

کردار : مہرو، شیراز

(دکھاتے ہیں کہ انٹر کام کی بیل ہوتی ہے تو مہرو نے فون اٹھایا ہے۔)

(کچھ خیال آتے ہوئے کہتی ہے)

مہرو: ہوں......اس سے کہہ دو میں...... میں اس سے بات نہیں کرنا چاہتی۔اور نہ ہی ملنا چاہتی ہوں۔اور ہاں......سنو......فون دو اسے۔

شیراز: ہیلو۔

مہرو: تم......تم کیوں آئے ہو یہاں۔ یہاں اب تمہارا کچھ نہیں ہے۔ ... تم سے بالکل

نہیں ملنا چاہتی۔

شیراز: مجھے...... مجھے تم سے ایک...... ایک ضروری بات کرنی تھی، جو مل کر ہی ہو سکتی ہے۔

مہرو: ضروری بات؟؟؟

شیراز: ہوں۔

مہرو: تم طلاق کے کاغذات لائے ہو؟

شیراز: پھر...... پھر ہم یہ ساری باتیں بیٹھ کر کر لیں گے تو بہتر نہیں رہے گا۔ کچھ بھی ہے لیکن ہم دونوں ابھی بھی میاں بیوی ہیں۔

(مہرو ایک لمحے سوچتی ہے پھر ایک سمت دیکھتی ہے لیکن راحیل کو دکھانا نہیں ہے۔)

مہرو: ہوں۔ دو چوکیدار کو فون۔

ہوں چوکیدار...... اچھی طرح تلاشی لے کر اندر آنے دو۔ اچھی طرح سے چیک کر لینا۔

(اور فون رکھ کر سوچتی رہ جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:11

مقام : مہرو کا گھر۔ کار پورچ، لونگ

وقت : دن

کردار : شیراز

(دکھاتے ہیں کہ شیراز اپنے ہی گھر میں اجنبیوں کی طرح داخل ہوا ہے شیراز پورچ میں رک کر اپنی گاڑی کو دیکھتا ہے، لان کو دیکھتا ہے۔ حسرت سے چیزوں کو اور ماحول کو دیکھ کر اندر کی طرف بڑھ جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:12

مقام : مہرو کا گھر۔ Living

وقت : دن

کردار : مہرو، شیراز

(دکھاتے ہیں کہ شیراز اپنے لونگ میں داخل ہوا ہے جونہی اندر داخل ہوتا ہے تو ایک Bang سا آتا ہے کیونکہ اندر راحیل بیٹھا ہوا ہے اور شیراز کو دیکھ رہا ہے مہرو بھی ہے۔)

(نظریں ملنے کے بعد)

شیراز: مجھے...... مجھے تم سے بات کرنا تھی۔ پرسنل بات۔ اکیلے میں بات کرنا چاہ رہا تھا۔

(پھر راحیل کی طرف دیکھ کر)

تم...... تم ہمیں کچھ وقت دے سکتے ہو راحیل؟

مہرو: راحیل کہیں نہیں جائے گا۔ راحیل اب میری زندگی کا حصہ ہے۔ جو بات ہوگی اس کے سامنے ہوگی۔

شیراز: ہوں۔

مہرو: ہمیں ایک پارٹی پر پہنچنا ہے جو بات کرنی ہے شیراز جلدی کرو۔ زیادہ وقت نہیں ہے میرے پاس۔ اور وہ طلاق کے کاغذات لائے ہو تم؟

شیراز: میں تم سے اپنی رقم واپس لینے آیا تھا۔

مہرو: رقم...... کون سی رقم؟

شیراز: میرا گھر۔ میری پراپرٹیز۔ میرا بینک بیلنس۔ میرے سیونگ سرٹیفکیٹس۔ جیولری اور وہ سب کچھ جو میں نے تم پر اعتماد کر کے...... اندھا اعتماد کر کے تمہارے باپ کے نام ٹرانسفر کرا دیا تھا۔ اس...... اس سب کچھ میں سے تھوڑی سی رقم لینے آیا تھا، اتنی رقم کہ جتنی مجھے ضرورت ہے، شدید ضرورت۔

مہرو: تقریر ختم کر چکے تم اپنی۔ by the way۔ تمہاری پراپرٹی۔ اور پیسہ اگر میرے پاس ہے تو بدلے میں تم نے بہت کچھ وصول بھی کیا۔ مجھ جیسی خوبصورت لڑکی کی کمپنی کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن میں مہینوں تمہاری خدمت کے لئے حاضر رہی۔ اس لئے خود کو مظلوم نہ سمجھو شیراز۔ یاد ہے تم خود ہی وہ انگلش کا محاورہ اکثر سنایا کرتے تھے کہ There is no free lunch....: اب اگر تمہیں میری خوبصورتی۔ میری کمپنی، میرے وقت، میری قربت کی price دینی پڑ گئی ہے۔ تو یہ تمہارے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہے۔ بلکہ زیادتی تو میرے ساتھ ہے کہ میرے اوپر ٹھپہ لگ چکا ہے Sign لگ چکا ہے، کہ میں ایک کرمنل کی...... ایک فراڈ شخص کی EX-WIFE ہوں۔

شیراز: مہرو۔

مہرو: چلاؤ مت...... ایک تو تم میرے گھر میں کھڑے ہو۔ دوسرا مجھ پر جتنا چیخنا چلانا تھا تم نے۔

بس چیخ چلا چکے۔اب تمہارے وہ اختیار ختم ہو چکے ہیں۔اور تیسری بات یہ مسٹر شیراز کہ میں چاہوں تو تم سے اونچا چلا سکتی ہوں۔

شیراز: دیکھو مہرو۔مہرین میں...... میں اس وقت کسی بہت مشکل میں ہوں۔میں یہ چاہتا ہوں کہ تم اور کچھ نہ کرو،صرف جو میرے اکاؤنٹ میں رقم تھی وہ مجھے دے دو۔پھر میں تم سے کبھی کسی چیز کا تقاضہ نہیں کروں گا۔

مہرو: شیراز حسن بحث کا کوئی فائدہ نہیں، بحث صرف ہمیں ایک دوسرے پر چیخنے پر مجبور کرے گی۔ And nothing else.better you,leave me now

شیراز: دیکھو مہرین۔

مہرو: I said , Leave me Please...

(مہرو بڑھ کر دروازہ کھول دیتی ہے شیراز سمجھ جاتا ہے کہ مزید بحث کا کوئی فائدہ نہیں رہا۔ راحیل اور شیراز کی نظریں ملتی ہیں۔اور شیراز باہر کی طرف جانے لگتا ہے تو دروازے پر مہرو اور شیراز بالکل آمنے سامنے ہوتے ہیں۔شیراز بغور دیکھ رہا ہے۔)

مہرو: ایسے کیا دیکھ رہے ہو۔جاؤ......Leave

شیراز: دیکھ رہا ہوں کہ جو کچھ رانیہ کے ساتھ کیا،تم اس کا انتقام ،اس کا بدلہ ہو میرے لئے۔ کتنا...... کتنا فرق ہے رانیہ میں اور تم میں۔وہ صبر ہی صبر،وفا ہی وفا،محبت ہی محبت تھی۔اور تم......تم لالچ ہی لالچ،جبر ہی جبر،اور صرف بے وفائی ہو۔صرف بیوفائی،

(مہرو دوسری طرف منہ پھیر لیتی ہے،اور شیراز باہر کی طرف تیزی سے نکل جاتا ہے۔کیمرہ مہرو پر رہ جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:13

مقام : جاسم کا آفس۔جاسم کا کمرہ

وقت : دن

کردار : جاسم۔ملازم

(دکھاتے ہیں کہ جاسم کام کر رہا ہے کہ ملازم تانیہ والی تصویر لاتا ہے۔)

ملازم: سر یہ۔

(ساتھ میں ڈاک کا لفافہ ہے ملازم چلا جاتا ہے۔)

جاسم: ہوں۔یہ ..Thanks۔ ہوں۔How sweet, beautiful۔(لفافہ دیکھ کر) یہ تو Immigration والوں کا لگ رہا ہے۔کینیڈین۔کیا ہوا جناب اس کا۔

(جاسم جلدی جلدی سرگوشی میں لیٹر پڑھنا شروع کر دیتا ہے۔)

This is from Canadian Home Ministry and Immigration department. Respected Mr. Jasim We would like to congratulate you that.

جاسم: ..Yes...Yes میں...... میں ابھی رانیہ کو بتاتا ہوں۔

(فون اٹھاتا ہے پھر کچھ خیال آتا ہے تو افسردہ ہو جاتا ہے۔)

جاسم: رانیہ کو بتا دوں مگر......

(فون کاٹ دیتا ہے ملا کر۔اور متفکر ہو جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:14

مقام : شیراز کا گھر۔ماضی والا گھر۔

وقت : دن

کردار : شیراز

(منظر شروع ہوتا ہے کہ شیراز گھر سے نکلنے لگا ہے،تو شوز اس نے پہنے ہوئے ہیں۔اور نظر پڑنے پر ایک اداس سی مسکراہٹ آتی ہے،شیراز اپنا ہاتھ کا؟؟؟ اٹھاتا ہے تو دیکھتا ہے کہ وہ بھی میلا ہے اور پھر شیشے کے سامنے آتا ہے تو شرٹ کا بٹن ٹوٹا ہوا ہے یہاں سے شیراز پر نظم کا آغاز ہوتا ہے۔ ساتھ ساتھ اشعار کے مطابق مناظر چلتے ہیں۔جس میں رانیہ اس کا کتنا خیال رکھتی تھی،چھوٹی چھوٹی بڑوں پر)

وہ کہتی تھی......
جائیں جا کر شرٹ تو بدلیں۔
دوسری پہنیں
یہ تو میچ نہیں کرتی ہے
جائیں جا کر ٹائی لگائیں
شوز تو میں نے رات ہی پالش کروا لئے تھے

پھر آپ نے یہ کیوں پہنے ہیں...

دیکھیں sox بھی ٹھیک نہیں ہیں

پھر جب میں یہ سب کچھ کر کے چلنے لگتا

چھیڑتا اس کی زُلف کا بادل

مصنوعی گھبراہٹ اوڑھ کر سرگوشی میں مجھ سے کہتی

ٹھہریں ٹھہریں.....

ہوں.....ں.....یہ خوشبو.....

تھوڑا سا پرفیوم تو کرلیں

مانا آپ بہت سادہ ہیں

لیکن جاناں!

آفس جانے سے پہلے تو

اپنے بال بنایا کیجئے......

اور اب

میلی شرٹ اور اُدھڑا کاج

میلے کالر بٹن کھلے ہیں

ٹائی نہیں ہے، شیو بڑھی ہے

بال الجھے ہیں

آنکھیں نیند سے بوجھل ہیں اور

جوتوں پر بھی گرد جمی ہے

اس حلیئے میں گھر سے نکلا تو یاد آیا

وہ کہتی تھی......!

وہ کہتی تھی ......وہ کہتی تھی......

(آخری مصرعے پر رانیہ اپنے ہاتھوں سے شیراز کے بال سنوارتی ہے کہ یکدم منظر تبدیل ہو جاتا ہے اور واپس ہم شیراز کی تنہائی اور اداسی والے منظر پر آجاتے ہیں۔)

CUT

☆......☆ ☆

سین نمبر:15

مقام : جاسم کا گھر۔ڈرائنگ روم

وقت : دن

کردار : شیراز،رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ رانیہ ڈرائنگ روم میں آتی ہے۔)

رانیہ: جی فرمایئے......ت......تم؟

(حیران رہ جاتی ہے سامنے شیراز کھڑا ہے۔)

شیراز: ہاں میں۔

رانیہ: تم...... یہاں؟

شیراز: ہوں۔شاید......شاید مجھے یہاں یوں اس طرح تمہارے پاس نہیں ہونا چاہے تھا، لیکن میں نے کبھی بھی، شاید کوئی بھی کام جس وقت پر کرنا چاہے تھا، نہیں کیا۔ پہلے اپنے مزاج سے مجبور تھا، اور تم سے دور ہو گیا۔ کھو دیا تمہیں۔ آج اپنے ضمیر سے مجبور ہو کر، بنا سوچے سمجھے اپنے، اپنے گناہوں کی معافی مانگنے......تمہارے پاس چلا آیا ہوں۔

رانیہ: معافی......کیسی معافی ؟؟؟

شیراز: اُس......اُس سب کچھ کی معافی جو کچھ...... میں تمہارے ساتھ کرتا رہا ہوں۔اس سب کچھ کی معافی جس کے باعث تم یہاں، اور میں اس حال کو پہنچ گیا ہوں۔

رانیہ: ہمارے درمیان جو کچھ تھا شیراز، وہ ماضی ہے۔اب میرے دل میں تمہارے لئے کچھ نہیں ہے۔نفرت، محبت، تعلق، کوئی......کوئی جذبہ نہیں۔یوں سمجھو دل کے فریم میں فریم تو اپنے جگہ پر قائم ہے لیکن اب خالی ہے، اس میں اب تمہاری تصویر نہیں ہے......اور شاید اب یہ فریم خالی ہی رہے گا، اس لئے کسی معافی کی بھی ضرورت نہیں ہے، جب دل میں کچھ ہے ہی نہیں تو معافی کیسی؟

(تانیہ اسکول سے آتی ہے)

تانیہ: السلام علیکم۔

رانیہ: وعلیکم السلام بیٹا۔

تانیہ: السلام علیکم۔

(تانیہ یکدم باپ کو دیکھ کر ٹھٹکتی ہے اور پھر رک جاتی ہے اور مڑ کر تیزی سے بھاگتی ہے، کمرے سے باہر نکل جاتی ہے۔)

شیراز: ثانیہ......ثانیہ بیٹی۔

(شیراز بلاتا ہی رہ جاتا ہے)

رانیہ: ثانیہ......ثانیہ بیٹی۔

شیراز: شاید......شاید میں یہی سلوک Deserve کرتا ہوں۔شاید میری اولاد کو میرے ساتھ یہی سلوک کرنا چاہیے تھا۔شاید میں یہی Deserve کرتا ہوں۔

(شیراز اداس اور ڈسٹرب سا باہر کی طرف جانے لگتا ہے۔)

شیراز: بس......بس میں یہی کہنے آیا تھا کہ،ثانیہ سے بھی کہنا،اور ہو سکے تو مجھے بھی معاف کرنا۔

(شیراز نکل جاتا ہے اور رانیہ پھر افسردہ ہو جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:16

مقام : آؤٹ ڈور۔یا گھر۔

وقت : شام

کردار : مہرو،راحیل

(راحیل اور مہرو گفتگو کر رہے ہیں۔گفتگو درمیان سے شروع کرتے ہیں۔)

مہرو: دیکھا ناں،ابھی تک کوئی Response نہیں آیا اس کی طرف سے۔راحیل میں طرح جانتی ہوں شیراز کو،وہ اتنی آسانی سے ہار ماننے والا نہیں ہے۔نہیں دے گا آسانی سے طلاق۔

راحیل: ہوں۔لیکن اس میں فکر کی کوئی بات نہیں ہے۔

مہرو: کیوں فکر کی بات نہیں ہے۔جب تک وہ طلاق نہیں دے گا،بہت سارے مسائل نہیں ہو سکیں گے۔یہ اتنی چھوٹی بات نہیں ہے۔

راحیل: میں نے کب کہا کہ یہ چھوٹی بات ہے۔میں تو صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ تم پریشان ہو..Everything will be alright۔ٹھیک ہو جائے گا سب، اور گھی اگر انگلی سے نہیں نکلتا تو کوئی بات نہیں،انگلیاں ٹیڑھی کرنی آتی ہیں مجھے
میں کل ہی نوٹس بھجواتا ہوں وکیل کے ذریعے......اور دیکھتا ہوں کہ کیسے طلاق نہیں د تمہیں شیراز۔

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:17

مقام : جاسم کا گھر۔Living

وقت : دن

کردار : جاسم،رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ جاسم گھر آیا ہے تو کچھ چپ چپ اور ڈسٹرب سا ہے۔)

رانیہ: آ گئے تم۔

جاسم: ہوں۔

رانیہ: آج جلدی آ گئے؟

جاسم: ہوں۔بس جلدی آنے کو دل چاہ رہا تھا،جلدی آ گیا۔

رانیہ: ہوں۔کیا بات ہے طبیعت تو ٹھیک ہے ناں؟ Down, Down لگ رہے ہو۔

جاسم: ہوں نہ......نہیں نہیں ایسی کوئی خاص بات نہیں،بس یونہی۔

رانیہ: ہوں۔چائے لگا دوں؟

جاسم: ہوں۔کسی چیز کا دل نہیں ہے۔

(خاموشی کے بعد)

رانیہ: ہوں......جاسم۔

جاسم: ہوں۔

رانیہ: وہ......ایک بات بتانی تھی تم کو۔

جاسم: ہاں بولو۔

رانیہ: وہ......وہ آج شیراز آیا تھا۔

جاسم: ہوں۔

رانیہ: ڈسٹرب تھا بہت......شرمندہ تھا۔بہت بدلہ ہوا۔

جاسم: ہوں۔

رانیہ: معافی مانگنے آیا تھا۔

جاسم: معافی؟؟؟

رانیہ: ہوں۔اپنے اس تمام سلوک کی جو اس نے میرے اور بچوں کے ساتھ روا رکھا۔

جاسم: ہوں پھر......پھر کیا کہا تم نے؟

رانیہ: کچھ نہیں۔ میں نے بتایا کہ اس کے لئے اب میرے دل میں کچھ نہیں ہے۔ مجھے اس کے کسی رویے کسی احسان سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ چاہے وہ اس کی معافی ہی کیوں نہ ہو۔

جاسم: ہوں۔

(ثانیہ اوراوی آجاتے ہیں اور آکر جاسم سے لپٹ جاتے ہیں۔)

ثانیہ+اوی: پاپا آگئے...... پاپا آگئے۔

جاسم: اوئے ہوئے...... میرے بچے۔ اوئے۔

(جاسم کے چہرے پر بجھی بجھی خوشی آجاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:18

مقام : ہسپتال کا ڈاکٹر، کلینک

وقت : شام

کردار : شیراز، ڈاکٹر

(دکھاتے ہیں کہ شیراز اور وہی ڈاکٹر گفتگو کررہے ہیں، گفتگو درمیان سے شروع کرتے ہیں۔)

شیراز: کک...... کیا؟؟؟

ڈاکٹر: ہاں...... سائز بڑا ضرور ہے لیکن اچھی خبر یہ ہے کہ Approachable ہے، ہم اسے آپریٹ کرسکتے ہیں۔ لیکن ایک پرابلم اور بھی ہے۔

شیراز: وہ...... وہ کک...... کیا ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر: وقت...... وقت بالکل نہیں ہے ہمارے پاس۔

شیراز: کتنا...... کتنا وقت ہے ہمارے پاس ڈاکٹر۔

ڈاکٹر: زیادہ سے زیادہ چھ مہینے، بس اس سے زیادہ نہیں۔ اصولاً تو ہمیں ایک دن بھی ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ جتنا جلد سے جلد آپریٹ کرالیں اتنا ہی اچھا ہے۔ ہر آنے والا دن آپ کے بیٹے کے لئے خطرناک ہوگا۔ آپ سمجھیں کہ ایک کھائی کی طرف کا سفر ہے اور اس سفر کو روکنے کا صرف ایک ذریعہ ہے۔ فوری آپریشن۔

نیراز: میں...... میں کل ہی اس کا بندوبست کرتا ہوں۔ میں ایک دن بھی ضائع نہیں کروں گا۔ اور فوراً اپنے بیٹے کو آپریٹ کرالیتا ہوں۔ کک...... کتنا خرچہ آئے گا ڈاکٹر صاحب، آپریشن پر؟

ڈاکٹر: تفصیل آپ کو میرا اسسٹنٹ بتادے گا۔ لیکن لگ بھگ دس لاکھ کے قریب خرچہ آئے گا۔

(شیراز پر Bang آتا ہے)

شیراز: دس...... دس لاکھ۔

ڈاکٹر: ہاں۔ لاکھ، پچاس ہزار اوپر نیچے بھی ہوسکتا ہے۔

شیراز: ہوں۔

(شیراز رقم سن کر کافی پریشان ہوجاتا ہے۔)

☆......☆......☆

CUT

سین نمبر:19

مقام : شیراز کے دوست کا گھر، لونگ

وقت : شام

کردار : شیراز، وہی والا دوست

(شیراز کا وہی والا دوست اس کی بات پر Re-act کرتا ہے۔)

دوست: دس...... دس لاکھ تو نہیں ہوں گے میرے پاس۔ شاید دو لاکھ بھی نہیں، ورنہ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں تم سے انکار نہ کرتا۔ کیونکہ میں انکار کر ہی نہیں سکتا تھا۔ ہاں وہ اپارٹمنٹ ہے جس میں تم رہ رہے ہو، اگر چاہو تو اسے sale کردو۔

شیراز: نہیں...... وہ تمہاری ساری عمر کی جمع پونجی ہے۔ ایسا...... ایسا نہیں کرسکتا میں۔

دوست: لیکن ارسل بھی تو تمہاری ساری عمر کی جمع پونجی ہے ناں؟

شیراز: ہاں لیکن یہ...... یہ نہیں ہوسکتا۔ کوئی...... کوئی اور انتظام کرنا ہوگا۔

دوست: تم...... تم مہرو کے پاس کیوں نہیں جاتے۔ کتنی آسانی سے وہ تمہاری ساری جائیداد دولت پر قبضہ کرکے بیٹھ گئی ہے۔ تم جاؤ اس سے بات کرو۔

شیراز: کیا جاؤں...... کیا بات کروں۔ اپنے ہاتھ پہلے ہی کاٹ کردے چکا ہوں اسے۔ سب کچھ اپنے ہاتھوں سے لکھ کردیا تھا میں نے، سارے کاغذات خود بنوائے تھے، اس معاملے میں میری کوئی Leagal کوئی قانونی پوزیشن نہیں ہے۔

دوست: قانونی پوزیشن ہی تو سب کچھ نہیں ہوا کرتی ناں شیراز۔ آخر اخلاقی پوزیشن بھی تو ہوتی ہے۔

شیراز: ہنہ...... اخلاقی پوزیشن...... ہونہہ۔ میری لیگل پوزیشن صفر ہے اور مہرو اخلاقیات میں صفر

ہے۔

(شیراز طنزاً مسکراتا ہے کیمرہ شیراز پر چارج کرتا چلا جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:20

مقام : جاسم کا گھر۔ٹیرس یا لان

وقت : شام

کردار : جاسم

(جاسم تھوڑا چپ چپ اور سنجیدہ ایک جانب دیکھ رہا ہے اور وہی صبح والا امیگریشن والا لفافہ اس کے ہاتھ میں ہے۔جاسم لفافے پر چہرے کے قریب لاتا ہے۔اور لفافے کو دیکھتا چلا جاتا ہے، کیمرہ کبھی اس لفافے کبھی اس کے چہرے پر چارج کرتا چلا جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:21

مقام : شیراز کا اپارٹمنٹ

وقت : دن

کردار : شیراز،ارسل،خالدہ

(دکھاتے ہیں کہ ارسل چھوٹے سے اپارٹمنٹ میں کھیل رہا ہے آگے پیچھے بھاگ رہا ہے، پکڑن پکڑائی کھیل رہا ہے یا چھپن چھپائی، کہ شیراز گھر میں داخل ہوتا ہے اور ہنستے کھلکھلاتے ہوئے ارسل کو دیکھ کر دیکھتا رہ جاتا ہے اس دوران ارسل گر جاتا ہے اور شیراز کی مسکراہٹ غائب ہوجاتی ہے۔)

ارسل: اوئے اللہ......ہائے ممی......ہائے ممی......ہائے ہائے۔

خالدہ: کک......کیا ہوا ارسل صاحب،،کیا ہوا ارسل صاحب؟

شیراز: کک کیا ہوا ارسل،کہاں چوٹ لگی ہے۔

ارسل: ہائے اللہ ممی......یہاں لگی ہے۔بڑے زور سے لگی ہے پاپا۔

شیراز: ک......کہاں کہاں۔یہاں لگی ہے۔کچھ، کچھ نہیں ہوا، ابھی ٹھیک ہوجائے گا۔خالدہ

Iodex لاؤ جلدی سے۔

خالدہ: جی صاحب۔

شیراز: ک......کچھ نہیں ہوا۔کچھ نہیں ہوا میرے بیٹے کو۔ابھی ٹھیک ہوجائے گا، کچھ نہیں ہوگا میرے بیٹے کو۔ارسل کو کچھ نہیں ہوگا۔کک......کچھ نہیں ہوگا۔

ارسل رو رہا ہے جبکہ شیراز جذباتی ہوکر اسے گلے سے لگا کر روتا ہوا باہر چلا جاتا ہے۔

شیراز بیماری کے حوالے سے کہہ رہا ہے کہ کچھ نہیں ہوگا۔

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:22

مقام : جاسم کا گھر، جاسم کا کمرہ

وقت : رات

کردار : جاسم،رانیہ

(جاسم ہاتھ میں وہی امیگریشن والا لفافہ لئے سوچ رہا ہے کہ رانیہ کمرے میں داخل ہوتی ہے۔)

جاسم: سو گئے بچے......؟؟

رانیہ: ہوں۔ثانیہ تو سوجاتی ہے،اوی کا تو سونے کا دل ہی نہیں کرتا۔اس کا دل چاہتا ہے بس جاگتا ہی رہے۔

جاسم: ہوں......رانیہ!

رانیہ: ہوں۔

جاسم: وہ تمہیں ایک بات بتانی تھی......ایک نہایت ضروری بات۔

رانیہ: ہوں......بولو۔

جاسم: میں نے کچھ عرصے پہلے Canada کی امیگریشن کے لئے Apply کیا تھا۔

(رانیہ ہاتھوں پر کوئی کریم لگاتے ہوئے مڑ کر باتیں کر رہی ہے۔)

رانیہ: تو......؟

جاسم: میں......میں کینیڈا شفٹ ہونا چاہتا ہوں۔

رانیہ: Canada... ???

جاسم: ہاں۔ان کا لیٹر آگیا ہے۔لیکن ایک......ایک مسئلہ ہے۔

رانیہ: مسئلہ..... کیسا مسئلہ؟؟؟

جاسم: وہ..... تمہارا کیس تو فوراً ہو جائے گا، کیونکہ تم میری wife ہو لیکن، میں نے پتہ کروایا تھا۔ تانیہ ہمارے ساتھ نہیں جا سکے گی۔

رانیہ: ک..... کک کیا مطلب، کیوں؟

جاسم: وہ..... تانیہ کو ہم اس لئے ساتھ نہیں لے جا سکیں گے کینیڈا، کیونکہ تانیہ میری بیٹی جو نہیں ہے۔

(دکھاتے ہیں کہ کمرے سے کسی کام سے ماں کچھ بات کرتی ہوئی، تانیہ آخری جملے سن لیتی ہے اس پر Bang کی طرح O/L ہوتے ہیں)

Freeze

☆.....☆.....☆

قسط نمبر 14

سین نمبر:01

مقام : جاسم کا گھر، بیڈ روم

وقت : رات

کردار : عارف، جاسم، تانیہ

(پچھلی قسط کے آخری سین کو جاری رکھتے ہوئے دکھاتے ہیں کہ جس میں جاسم نے کہا تھا کہ " کیونکہ تانیہ میری بیٹی نہیں ہے" تانیہ کو جاسم کا یہ آخری جملہ سن کر Bang ہوتا ہے، تو وہ تیزی سے روتی ہوئی واپس مڑ جاتی ہے۔)

Intercut

☆.....☆.....☆

سین نمبر:02

مقام : جاسم کا گھر، لونگ، تانیہ کا کمرہ

وقت : رات

کردار : تانیہ

(تانیہ Living سے بھاگتی ہوئی گزر رہی ہے اور سلوموشن میں بھاگ رہی ہے اور اپنے barbie والے کمرے میں داخل ہوتی ہے، تانیہ بری طرح رو رہی ہے۔)

Intercut

☆.....☆.....☆

سین نمبر:03

مقام : جاسم کا گھر۔جاسم کا کمرہ
وقت : رات
کردار : جاسم،رانیہ۔

(دکھاتے ہیں کہ جاسم اور رانیہ گفتگو کر رہے ہیں۔)

رانیہ: لیکن......لیکن یہ کیسے ممکن ہے جاسم۔یہ Impossible ہے جاسم۔ہم تانیہ کو کس طرح چھوڑ کر نہیں جاسکتے۔

جاسم: میری لائر سے بات ہوئی تھی،فی الحال تو چھوڑ کر جانا ہی ہوگا۔لیکن آگے چل کر چند سالوں میں۔

رانیہ: چند......چند سالوں میں......

جاسم: ہاں......چند سالوں میں۔تانیہ کا کیس ہوتے ہوتے کچھ وقت تو لگے گا،لیکن اس سے پہلے ہمیں جانا ہوگا۔

رانیہ: ہم......ہم تانیہ کو اکیلا چھوڑ کر کیسے جاسکتے ہیں جاسم؟

جاسم: دیکھو رانیہ،میں نے اس کے لئے بہت ،،،بہت سی پلاننگ کی ہے۔بہت کام کیا ہے اس Immigration پر۔اور ہر شخص کی طرح میں بھی اپنی فیملی کو تمہیں اوی کو ایک محفوظ مستقبل دینا چاہتا ہوں۔

رانیہ: اور تانیہ......؟؟؟

جاسم: میں نے......میں نے کہا ناں،تانیہ کا کیس بھی آگے چل کر ہو جائے گا۔

رانیہ: لیکن،لیکن جب تک نہیں ہوتا تب تک اکیلی کیسے رہے گی تانیہ،کس کے پاس رہے گی۔

جاسم: یہی تو دیکھنا ہے۔لیکن تم......تم فکر نہ کرو،ہو جائے گا سب کچھ۔لیکن جانا تو ہوگا ہمیں رانیہ۔اچھے مستقبل کے لئے زندگی میں بڑے اور سخت فیصلے تو کرنا پڑتے ہیں،ہوں

(رانیہ حیران پریشان رہ جاتی ہے)

رانیہ: لیکن جاسم......جاسم تانیہ اکیلے کیسے......؟

جاسم: اچھا......بہتر نہیں ہوگا کہ ہم صبح اس مسئلے پر آرام سے بات کرلیں۔تم بھی ذرا سکون سے سوچنا،تو میری بات تمہیں سمجھ میں آجائے گی۔ہوں؟

رانیہ: مگر جاسم......

(اور رانیہ پریشان سی چپ ہو جاتی ہے۔کیمرہ رانیہ کے متفکر چہرے پر چارج کرتا چلا جاتا

ہے۔)

جاسم: ابھی نہیں......کل کریں گے اس پر بات،ہوں۔

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:04

مقام : جاسم کا گھر۔تانیہ کا کمرہ
وقت : رات
کردار : تانیہ

(دکھاتے ہیں کہ رانیہ اپنے باربی کمرے میں لیٹے رو رہی ہے اور خود کلامی کر رہی ہے۔)

تانیہ: میں......میں کسی کی بیٹی نہیں ہوں۔کسی کی بیٹی نہیں ہوں میں۔میرے کوئی پاپا نہیں ہیں۔میں کسی کی بیٹی نہیں ہوں۔کسی کی بیٹی نہیں ہوں میں۔میرے کوئی پاپا نہیں۔

(تانیہ تقریباً چیخ پڑتی ہے۔)

تانیہ: کوئی میرے پاپا نہیں ہیں۔نہیں ہیں۔

(اور یکدم چیختی ہوئی اٹھ جاتی ہے اور اٹھ کر اپنی چیزیں،باربی کی چیزیں ادھر اُدھر پھینکتی ہے ،چادریں سب چیزیں الٹ پلٹ کرتی ہے۔سارے کمرے کی حالت بگاڑ دیتی ہے۔اور بری طرح نڈھال ہو کر رو رہی ہے۔sad میوزک اور لیپ ہوتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:05

مقام : جاسم کا گھر۔ناشتے کی ٹیبل
وقت : صبح
کردار : تانیہ،رانیہ،جاسم،اوی

(دکھاتے ہیں کہ ناشتے کی ٹیبل پر رانیہ،اوی اور تانیہ،جاسم بیٹھے ہوئے ہیں۔خاموشی سے سارے لوگ ناشتہ کر رہے ہیں۔)

رانیہ: چلو بیٹا۔اسکول کا ٹائم ہو گیا ہے۔ڈرائیور انتظار کر رہا ہے۔

(اور تانیہ اٹھ کر بغیر کوئی سوال جواب کئے چلی جاتی ہے۔)

اوی: او کے ممی اللہ حافظ، او کے پاپا اللہ حافظ۔

جاسم: اللہ حافظ بیٹا۔

(تانیہ اور اوی نکل جاتے ہیں رانیہ ایک پلیٹ میں چمچ چلا رہی ہے خالی خالی نگاہوں سے کھوئی ہوئی۔)

جاسم: کیا بات ہے، چپ چپ کیوں ہو؟

رانیہ: ہوں......نہیں......نہیں تو۔

جاسم: دیکھو رانیہ، تم ٹھنڈے دل سے سوچو، میں غلط نہیں کہہ رہا ہوں۔ اس میں ہم سب کا بھلا ہے۔ Future ہے بچوں کا اور...... اور میری تانیہ کا بھی اسی میں بھلا ہے۔ آخر میں تو انہی لوگوں کو فائدہ ہوگا ناں۔ اور میں پوری کوشش کروں گا کہ تانیہ کا کیس جلد سے جلد ہو جائے۔ لیکن جب تک نہیں ہوگا تب تک اس کو یہاں ہی رہنا ہوگا، تم بات کر کے تانیہ کو سمجھا دو کیونکہ...... یہ تو کرنا ہی ہوگا۔ ہوں؟

(اور جاسم کوٹ اٹھا کر نکل جاتا ہے رانیہ حیران پریشان رہ جاتی ہے ڈسٹرب سی۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:06

مقام : شیراز کا اپارٹمنٹ، ارسل کا کمرہ

وقت : صبح

کردار : خالدہ، ارسل

(دکھاتے ہیں کہ خالدہ نے ارسل کو تیار کرا کر باہر کی طرف روانہ کر دیا ہے۔)

خالدہ: ہوں چلو بھئی، ارسل صاحب Ready ہو گئے۔ چلو، چلو اسکول کا ٹائم ہو گیا ہے چلو، اور ارسل کمرے سے نکل کر لونگ میں آتا ہے اور شیراز ارسل کو دیکھ کر ہاتھ کھول دیتا ہے۔

شیراز: اوئے میرا بیٹا۔ تیار ہو گیا ہے اسکول کے لئے، ہوں، آ جاؤ......آ جاؤ۔

(ارسل باپ کی طرف بڑھنے لگتا ہے کہ اچانک بلیک آؤٹ ہو جاتا ہے اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ اور ارسل کا سر چکراتا ہے۔ راستے ہی میں چکرا کر گر جاتا ہے۔)

شیراز: ارسل......ارسل بیٹا۔ خالدہ، خالدہ یہ دیکھو......ارسل کو کیا ہو گیا ہے۔

خالدہ: ہائے اللہ ارسل صاحب......ارسل صاحب۔

شیراز: چ چ چلو......چلو ہاسپٹل لے چلتے ہیں۔ ارسل......ارسل بیٹا آنکھیں کھولو میرے بیٹے۔

(شیراز ارسل کو گود میں اٹھا کر شدید گھبراہٹ کے عالم میں باہر کی طرف چل پڑتا ہے۔ ایکشن سسپنس میوزک۔ خالدہ بھی ساتھ نکلتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:07

مقام : شیراز کے اپارٹمنٹ کے باہر

(دکھاتے ہیں کہ شیراز تیزی سے اپارٹمنٹ کی سیڑھیوں سے اتر رہا ہے اور تسلی کر رہا ہے کہ ارسل کی سانس چل رہی ہے کہ نہیں۔)

شیراز: ارسل......ارسل میرے بیٹے۔ ارسل بیٹا آنکھیں کھولو۔ اوہ گاڈ۔

(شیراز اپنے اپارٹمنٹ کی بلڈنگ سے باہر آ جاتا ہے پیچھے خالدہ بھی دوڑتی دوڑتی نکل آتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:08

مقام : شیراز کے اپارٹمنٹ کے باہر

(دکھاتے ہیں کہ شیراز دیوانوں کی طرح لپکتا ہے اور آتی جاتی ٹیکسیوں کو روکتا ہے۔ رکشے کو روکتا ہے، بچہ مستقل گود میں ہے، شیراز ارد گرد کے ماحول سے بے خبر ہے۔)

شیراز: ٹیکسی......ٹیکسی......ٹیکسی......اوہ گاڈ، ارسل، ارسل بیٹا آنکھیں کھولو۔ رکشہ، رکشہ

خالدہ: آپ...... اُدھر چوک سے رکشہ لے آئیں صاحب۔ یہاں سے تو نہیں ملے گا، ارسل صاحب کو مجھے دے دیں گے۔ جلدی سے لے آئیں۔

(شیراز خالدہ کو دیکھ کر دوڑتا ہوا ایک طرف نکل جاتا ہے۔)

خالدہ: ارسل صاحب، ارسل صاحب، چھوٹے صاحب آنکھیں کھولیں۔ ارسل بیٹا آنکھیں کھولو۔

(تھوڑی دیر بعد ایک طرف سے رکشہ آتا ہے اور شیراز پہلے اس میں سے اترتا ہے اور جلدی جلدی ارسل کو گود میں اٹھا کر خالدہ کے ساتھ رکشے میں بیٹھ جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:09

مقام : ہسپتال، پارکنگ، کاریڈور

(دکھاتے ہیں کہ شیراز رکشے میں سے اترتا ہے اور تیزی سے ہسپتال کے اندر کی طرف بھاگتا ہے کسی سے پوچھتا ہے اور پھر صحیح سمت کی طرف چل پڑتا ہے شیراز کوریڈور میں بھاگتا چلا جارہا ہے پھر ایمرجنسی وارڈ میں داخل ہوجاتا ہے۔)

(ڈاکٹرز لپکتے ہیں اور ارسل کو Treatment دینا شروع کرتے ہیں ایمرجنسی میں ارسل کا علاج ہو رہا ہے۔کیمرہ دکھاتا ہے کہ شیراز دیوار سے لگا آنکھوں میں آنسو لئے ارسل کو دیکھتا جارہا ہے۔شیراز مشکل سے آنکھ میں آنے والے آنسو روکتا ہے۔کیمرہ دیوار سے لگے شیراز پر چارج کرتا چلا جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:10

مقام : ڈاکٹرز کا کمرہ، ہسپتال

وقت : دن

کردار : ڈاکٹر۔شیراز

(دکھاتے ہیں کہ ڈاکٹر اپنے کمرے میں داخل ہوا ہے اپنا اسٹیتھو اسکوپ وغیرہ رکھتا ہے۔)

شیراز: ارسل......ارسل ٹھیک تو ہے ناں ڈاکٹر۔خ، خیریت تو ہے ناں؟

ڈاکٹر: ٹیومر میں یہ مسئلہ ہوتا ہے کہ ایک دم بلیک آؤٹ ہوجایا کرتا ہے We can't help it. بس ایک ہی حل ہے اس کا۔

شیراز: کیا......کیا ڈاکٹر صاحب؟

ڈاکٹر: جتنی جلدی Operate کرالیں، اتنا ہی اچھا ہے آپ کے بیٹے کے لئے، اگر نہیں کرائیں گے تو خطرہ بڑھ جائے گا۔یہ بلیک آؤٹس کی duration بھی بڑھتی چلی جائے گی۔اور خدانخواستہ کسی دن۔بس آپ کوشش کریں اور وقت بالکل ضائع مت کریں۔اور جتنی جلدی ہوسکے آپریٹ کرالیں۔فی الحال ایک دو دن رکھیں گے اسے۔

(شیراز کے پریشان چہرے پر کیمرہ چارج کرتا چلا جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:11

مقام : بچوں کا اسکول۔وہی بینچ

وقت : دن

کردار : تانیہ

(اسکول میں بریک ہوتی ہے اور بچے کلاسوں سے نکلتے ہیں۔تانیہ بھی کلاس سے نکل کر اسی بینچ پر اکیلی بیٹھ گئی ہے، تانیہ ادھر اُدھر دیکھتی ہے مگر ارسل نہیں ہے۔)

تانیہ: لگتا ہے آج ارسل پھر نہیں آیا۔میرا تو اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔پاپا بھی نہیں ہیں بھائی بھی نہیں ہے۔

(تانیہ کھانا کھولتی ہے ایک لمحہ سوچتی ہے، پھر چھوڑ دیتی ہے۔)

ممی بھی پاپا اور دادی کے ساتھ چلی جائیں گی، میں بالکل اکیلی ہوں، بالکل اکیلی، میرا تو کوئی بھی نہیں ہے، ارسل بھی میرا نہیں ہے۔

(ٹفن وہی چھوڑ کر چلی جاتی ہے۔اداس اور ڈسٹرب سی تانیہ، کھانا رکھا ہوا ہے خالی بینچ پر۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:12

مقام : ہسپتال۔ICU

وقت : دن

کردار : شیراز، ارسل

(دکھاتے ہیں کہ ICU میں ارسل بیڈ پر لیٹا ہوا ہے اس کے منہ پر آکسیجن ماسک اور طرح طرح کے آلات لگے ہوئے ہیں۔شیراز بچے کو دیکھ کر آبدیدہ ہوجاتا ہے۔اور مشکل سے آنسو روکتا ہے۔)

شیراز: میرا بیٹا۔میرا ارسل۔یا میرے مالک میرے ارسل کو ٹھیک کردے۔میرے ارسل کو اچھا کردے۔صحت دے دے میرے ارسل کو میرے مالک۔میں ارسل کو اس حالت میں نہیں دیکھ سکتا۔میرے ارسل کو اچھا کردے۔

(شیراز شیشے میں لگا اپنے بچے کو آلات میں بند دیکھ کر پریشان ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:13

مقام : جاسم کا آفس، جاسم کا کمرہ

وقت : دن

کردار : جاسم۔سیکریٹری

(دکھاتے ہیں کہ جاسم کچھ کاغذات سائن کر رہا ہے، سیکریٹری پاس کھڑا ہے فائل لے جانے کے لئے۔)

سیکریٹری: سر یہ آفس میں سب لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں؟

(سائن کرتے ہوئے)

جاسم: کیا باتیں کر رہے ہیں لوگ؟

سیکریٹری: یہی سر کہ......آپ جا رہے ہیں۔سنا ہے Canada شفٹ ہو رہے ہیں؟

جاسم: ہاں بھئی میری امیگریشن ہو گئی ہے۔تو اب جانا تو پڑے گا۔

سیکریٹری: لیکن، سر آپ چلے جائیں گے تو......تو یہاں کا سسٹم کیسے چلے گا؟ آپ کے علاوہ کوئی اس UNIT کو کوئی سنبھال ہی نہیں سکتا۔

جاسم: کم آن۔سسٹم نہیں رُکا کرتے۔سسٹم چلتے رہتے ہیں۔جیسے مجھ سے پہلے چل رہا تھا جب میں نے JOIN کیا۔ویسے ہی بعد میں چلتا رہے گا میرے جانے کے بعد۔اور ایسی بات نہیں ہے کہ میرے علاوہ اس UNIT کو کوئی سنبھال ہی نہیں سکتا۔ایک سے ایک Expert ہے یہاں۔

سیکریٹری: تو سر آپ......آپ کا جانا ضروری ہے کیا؟، ہم سب بھی آپ کو بہت Miss کریں گے۔

جاسم: ہاں، مس تو میں بھی کروں گا سب کو ہی، اور سب کچھ Miss کروں گا۔لیکن کیا کریں جانا تو ہوگا ناں۔ہوں؟

(اور فائل پکڑا دیتا ہے تو سیکریٹری فائل لے کر نکل جاتا ہے جاسم کچھ سوچ کر سامنے پڑی اپنی اور تانیہ کی بنی ہوئی پینٹنگ کو دیکھتا چلا جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:14

مقام : شیراز کا گھر۔

وقت : دن

کردار : خالدہ، شیراز

(دکھاتے ہیں کہ خالدہ خالی دوائی کی شیشی اور کچھ اور دوائیں لے کر آتی ہے۔پریشان حال بیٹھے ہوئے شیراز کے پاس۔)

خالدہ: شیراز صاحب......شیراز صاحب۔

(شیراز گھبرا جاتا ہے)

شیراز: ہوں......ہوں......کیا ہوا؟ کیا ہوا ارسل ٹھیک تو ہے۔ٹھیک تو ہے ناں ارسل؟

خالدہ: ہاں ہاں صاحب، گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے ارسل صاحب تو سو رہے ہیں۔لیکن یہ دوائیاں ان کی ساری ختم ہو گئی ہیں۔اور یہ جو آپ نے کہا تھا کہ بہت ضروری دوا ہے وہ بھی ختم ہو گئی ہے۔

شیراز: ہوں، میں ابھی لا دیتا ہوں۔ابھی جاتا ہوں۔

(شیراز سامنے پڑا ہوا پرس آگے بڑھ کر اٹھاتا ہے تو وہ خالی ہے۔)

خالدہ: کیا ہوا صاحب، پیسے......پیسے نہیں ہیں کیا؟

از: ہاں نہ......نہیں نہیں......میں کچھ کرتا ہوں۔کرتا ہوں کچھ۔

لدہ: صاحب، ابھی تو آپریشن کرانا ہے چھوٹے صاحب کا۔دس لاکھ روپے چاہئے۔شاید اس سے بھی زیادہ، کہاں سے آئیں گے اتنے پیسے۔ہائے اللہ، مجھے تو ہول پڑنا شروع ہو گئے ہیں۔

شیراز: دیکھتا ہوں خالدہ......دیکھتا ہوں بازار میں کیا بولی لگتی ہے، کیا قیمت لگتی ہے میری۔لیکن اپنے ارسل کو، یوں موت کے حوالے تو نہیں کروں گا۔کچھ نہ کچھ انتظام کر کے ہی لوٹوں گا میں،۔بس تم دعا کرنا۔

(شیراز نکل جاتا ہے تو خالدہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعا کرتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:15

مقام : جاسم کا گھر۔لان یا ٹیرس

وقت : شام

کردار : جاسم۔رانیہ

(جاسم کے لئے رانیہ چائے لے کرآئی ہے وہ چپ چپ اورسنجیدہ سی ہے۔)

جاسم: تم چائے نہیں پیوگی،صرف میرے لئے کیوں لے کرآئی ہو؟

رانیہ: میرادل نہیں چاہ رہا۔

جاسم: تم اچھی طرح جانتے ہوکہ میں تمہارے بغیر شام کی چائے نہیں پیتا۔

رانیہ: میں ابھی بنوالیتی ہوں۔ہوں......(ملازمہ کوآوازدیتی ہے) ساجدہ......ساجدہ!

ساجدہ: جی......جی بی بی جی۔

رانیہ: ایک کپ چائے بنادینا مجھے بھی۔

ساجدہ: جی بی بی جی......لاتی ہوں۔

(رانیہ بدستورخاموش ہے۔)

جاسم: رانیہ۔

رانیہ: ہوں۔

جاسم: بہت زیادہ ناراض ہو......کیا؟

رانیہ: نہیں جاسم۔ناراض میں واقعی نہیں ہوں۔

جاسم: پھر یہ......یہ سب کیا ہے؟

رانیہ: ایکچلی جاسم، میں واقعی ناراض نہیں ہوں۔میں بس پریشان ہوں۔مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ یہ سب کیسے ہوگا۔یوں تانیہ کوچھوڑکرکیسے جاسکتے ہیں۔بیچاری چھوٹی سی بچی،کس کے پاس رہے گی۔وہ......وہ بھی ذہنی طور پرالجھ جائے گی جاسم۔

جاسم: اگرعارف بھائی کی طرف رہے تو،تومیرے خیال میں وہ آرام سے رہ سکتی ہے۔ہم ساراخرچہ وغیرہ بھیجتے رہیں گے اس کا۔چندسالوں کی توبات ہے۔پتہ بھی نہیں چلے گا۔اورپھر دوسال کے بعدتو ہم لوگ آجا بھی سکیں گے۔

رانیہ: تم......تم کیوں نہیں سمجھ رہے ہوجاسم۔یہ ممکن نہیں ہے،تانیہ بہت Sensitive بچی ہے۔پہلے ہی اتنی مشکل سے اس نے Adjust کیا ہے اس گھر میں،اب وہ اوی اوراس گھر سے مانوس ہوگئی ہے تو......عارف بھائی کی طرف چھوڑنا اوراکیلے چھوڑنا اس کے لئے بالکل ایسے ہی ہوگا جیسے......ایک زرخیز زمین کے پودے کو اکھاڑ کے صحرا کی ریت میں لگادیا جائے۔وہ...... وہ بالکل مرجھاجائے گا۔سوکھ جائے گا وہ۔ختم ہوجائے

گا جاسم۔بالکل ایسے ہی میری تانیہ مرجھاجائے گی اس فیصلے سے تم......تم میری بات تومانو۔پلیز میرے لئے اس Idea کو drop کردو۔ہم خوش ہیں یہاں جاسم۔تانیہ کی خاطر۔

جاسم: وہ......وہ توتم ٹھیک کہہ رہی ہورانیہ لیکن مجھے تمہارااوراوی کاFuture بھی تو دیکھنا ہے۔

رانیہ: تو......میری بیٹی،میری تانیہ کچھ نہیں ہے تمہارے لئے؟ آخروہ بھی توتمہاری بیٹی ہے،تم نے خود ہی کہا تھا کہ تم اوی سے بھی زیادہ اس کا خیال رکھوگے۔اب کیا ہوگیا ہے تمہیں؟

جاسم: مجھے کچھ نہیں ہوگیا ہے رانیہ،تم میری بات سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کررہی ہو۔

رانیہ: میں تمہاری بات بالکل سمجھ رہی ہوں جاسم۔لیکن شاید تم میری بات بالکل سمجھنا نہیں چاہ رہے ہو۔

جاسم: بہرحال،میں مزید کسی بحث میں الجھنا نہیں چاہتا رانیہ۔اب یہ فیصلہ ہوچکا ہے اس پرعمل توکرنا ہی پڑے گا۔بہتر ہے جتنی جلدی تم تانیہ سے بات کرکے عارف بھائی کو سمجھادو......تاکہ تانیہ آرام سے وہاں رہنے کے لئے ذہنی طور پرتیار ہوجائے۔

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:16

مقام : ATM،آؤٹ ڈور۔بینک

وقت : شام

کردار : شیراز

(دکھاتے ہیں کہ شیراز کسی ATM مشین میں گیا ہے اورروپے نکالتا ہے۔توکل 7,000 روپے نکلتے ہیں۔شیرازڈسٹرب سا وہی پیسے لے کر پھر بٹن دباتا ہے تومشین کہتی ہے کہ Limit سے اماؤنٹ Acceed کرچکی ہے۔شیرازسوچ کرسنجیدہ سا ہے مشین کی طرف دیکھتا ہے اورپھر باہر نکل جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:17

مقام : جاسم کا گھر۔تانیہ کا کمرہ

وقت : شام

کردار : اوی،تانیہ

(دکھاتے ہیں کہ اوی تانیہ کو تنگ کر رہا ہے کبھی اس کی چٹیا پھیر دیتا ہے کبھی کبھی اس کی پنسل چھیڑ دیتا ہے اور کبھی کتاب اٹھا لیتا ہے۔جبکہ سنجیدہ اور افسردہ تانیہ اوی سے سخت چڑ رہی ہے۔

اوی: ہے...... ہے...... ہے ہو......اوہ۔

تانیہ: اوی! مجھے تنگ مت کرو پلیز۔مت ڈسٹرب کرو مجھے۔اوی۔

اوی: ہے...... ے...... ہے اوہو......ہو۔

تانیہ: تم کیوں چڑا رہے ہو مجھے اوی...... میں ماروں گی تمہیں۔

اوی: ہے ہو۔اوہو......ہونہہ۔

تانیہ: اوی کے بچے......ٹھہر جاؤ۔

(اور اوی بھاگ جاتا ہے اور تانیہ تاؤ کھا رہی ہے۔)

Intercut

☆......☆......☆

سین نمبر:18

مقام : جاسم کا گھر۔جاسم کا بیڈروم

وقت : شام

کردار : جاسم،رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ جاسم اور رانیہ کے درمیان بحث چل رہی ہے اور تکرار بڑھ گئی ہے۔)

جاسم: تم اگر اس سے بات نہیں کر رہی ہو تو...... میں سمجھاتا ہوں اسے۔لیکن آخر کسی نہ کسی کو تو اسے یہ خبر دینی ہی ہے ناں۔سمجھانا ہے،قائل تو کرنا ہے اسے۔میں ابھی بات کرتا ہوں اسے۔

(جاسم کمرے سے باہر نکلنے لگتا ہے تو رانیہ روکتی ہے)

رانیہ: رک جاؤ جاسم۔رک جاؤ پلیز۔

جاسم: کیوں رانیہ آخر......آخر کسی کو تو بات کرنی ہی ہے ناں اس سے۔

رانیہ: نہیں جاسم۔کسی کو بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جاسم: کیوں؟؟؟

رانیہ: اس لئے کہ میں...... میں تانیہ کو یوں اکیلے چھوڑ کر نہیں جاسکتی۔آئی ایم سوری جاسم

لیکن......لیکن میں نہیں جاسکتی۔تانیہ کو چھوڑ کر کہیں بھی۔

(کیمرہ پریشان حیران اور غصے میں آگئے جاسم پر چارج کرتا چلا جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:19

مقام : جاسم کا گھر۔تانیہ کا کمرہ

وقت : شام

کردار : اوی،تانیہ

(دکھاتے ہیں کہ باربی والے کمرے میں تانیہ کی کمر دروازے کی طرف ہے۔اور تانیہ اداس کسی چیز کو دیکھے جا رہی ہے کہ پیچھے سے دروازہ کھلتا ہے۔شرارتی اوی چہرے پر کوئی ڈراؤنا ماسک لگائے دھیرے دھیرے تانیہ کی طرف بڑھ رہا ہے اور پاس آکر یکدم "بھاؤ" کرتا ہے۔)

اوی: بھاؤ......!!!

اور تانیہ مڑ کر اوی کو دیکھتی ہے تو ڈر جاتی ہے۔)

تانیہ: ہو......ہو......ہو۔

اوی: ہاہاہا۔ڈر گئیں۔تانیہ......ڈر گئیں۔تانیہ ڈر گئی۔

(اوی خوب تالیاں بجا کر خوش ہوتا ہے۔)

(تانیہ شدید غصے میں پاس پڑی کوئی چیز جس سے خاصی چوٹ لگ سکتی ہے لے کر اوی کے پیچھے دوڑ پڑتی ہے۔)

تانیہ: ٹھہر جاؤ......ابھی تمہیں بتاتی ہوں۔اوی کے بچے۔

(اور اوی آگے آگے بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔)

Intercut

☆......☆......☆

سین نمبر:20

مقام : جاسم کا گھر۔جاسم کا بیڈروم

وقت : شام

کردار : جاسم،رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ بیڈروم میں جاسم اور رانیہ کی گرما گرم گفتگو چل رہی ہے۔)

جاسم: دیکھو رانیہ، میں تم سے بحث نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن......

رانیہ: میں بھی تم سے بحث نہیں کرنا چاہتی تھی جاسم، اسی لئے میں نے تمہیں بتا دیا ہے کہ میں کسی صورت تانیہ کے بغیر نہیں جاؤں گی۔

جاسم: ہوں۔ دیکھو رانیہ اس وقت تم جذباتی ہو رہی ہو۔

رانیہ: میں جذباتی اس لئے ہو رہی ہوں جاسم، کہ یہ جذباتی معاملہ ہے۔

جاسم: لیکن جس طرح تم کہہ رہی ہو اس طرح تو بات غلط طرف نکل جائے گی۔

رانیہ: غلط طرف نکل جائے گی...... مطلب؟ کیا مطلب کس طرف نکل جائے گی اور اس میں کیا غلط ہے تم مجھے بتاؤ۔ اگر یہی تقاضہ میں تم سے کرتی کہ تم میرے ساتھ کہیں چلو۔ چاہے وجہ کچھ بھی ہو اور اوی کو اکیلے کسی کے پاس چھوڑ دو۔ تو کیا تم چھوڑ دیتے؟

(رانیہ کی اس بات پر جاسم پر Bang آتا ہے۔ ایک خاموشی چھا جاتی ہے۔ جاسم اس بات کا کوئی جواب نہیں دیتا۔ اور کیمرہ دونوں پر چارج ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس دوران اوی کی بری طرح چیخنے کی آواز ماحول میں O/L ہوتی ہے۔)

اوی: آئے...... آئے...... ہائے۔ اوئی...... ہو......!!!

(اوی بری طرح رو رہا ہے)

رانیہ: God.. ، اوی کو کیا ہو گیا۔

(اور جاسم اور رانیہ دونوں باہر کی طرف لپکتے ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:21

مقام : جاسم کا گھر۔ Living

وقت : شام

کردار : جاسم، رانیہ، اوی۔ تانیہ

(دکھاتے ہیں کہ رانیہ تیزی سے لونگ میں آتی ہے تو اوی کے سر پر "گومڑ" سا بن گیا ہے، زخم کا نشان ہے اور تانیہ کے ہاتھ میں وہ چیز ہے جس سے اس نے اوی کو مارا ہے۔)

رانیہ: کک...... کیا ہوا اوی۔ God. ، یہ...... یہ کیا ہوا بیٹا؟

اوی: مجھے...... تانیہ نے...... آ...... آ...... مارا ہے۔

رانیہ: یہ...... یہ کیا حرکت ہے تانیہ۔ تم پاگل تو نہیں ہو گئی ہو۔

تانیہ: ممی، اس نے مجھے ڈرایا تھا۔

رانیہ: یہ ڈرا رہا تھا، تو اس کا کیا مطلب ہے کہ تم اس کا سر پھاڑ دو۔

اوی: ممی! اس نے بہت زور سے مارا ہے سر پر۔ اور میں نے تو صرف پیار سے تانیہ کو بھاؤ کیا تھا۔ ڈرایا نہیں تھا۔

تانیہ: نہیں ممی، اس نے مجھے ڈرایا تھا۔ یہ مجھے بہت دیر سے تنگ کر رہا تھا، میں اس کو اتنی دیر سے منع کر رہی تھی۔ نہیں کرو اوی، نہیں کرو اوی۔ لیکن یہ میری بات سن ہی نہیں رہا تھا۔

رانیہ: تو اس کا کیا مطلب ہے کہ تم اس کا سر پھاڑ دو؟ دیکھو کیا حشر کیا ہے تم نے اس کا۔

اوی: ہائے ممی...... بہت درد ہو رہی ہے۔

تانیہ: میں جانتی ہوں۔ آپ مجھی کو ڈانٹیں گی، آپ مجھی کو ڈانٹیں گی، آپ اوی کو کچھ نہیں کہیں گی۔ کیونکہ آپ میری ممی ہی نہیں ہیں۔ آپ بس اوی کی ممی ہیں۔ آپ مجھے اکیلا چھوڑ دینا چاہتی ہیں۔ میں آپ لوگوں پر بوجھ ہوں۔

رانیہ: تم...... تم کیا بکواس کر رہی ہو۔ دماغ تو ٹھیک ہے تمہارا؟

تانیہ: ٹھیک کہہ رہی ہوں میں۔ مجھ سے کسی کو محبت نہیں، میں بوجھ ہوں سب پر۔ آپ سب لوگ بہت برے ہیں۔ بہت برے ہیں سب لوگ، سب برے ہیں۔

(رانیہ کو اس بات پر شدید غصہ آتا ہے)

رانیہ: تانیہ...... تانیہ......

(مگر تانیہ اندر کی طرف بھاگ جاتی ہے۔ اوی چیختا ہے۔)

اوی: ہائے ممی۔ بہت درد ہو رہی ہے۔

رانیہ: رو نہیں بیٹا۔ میں ابھی دوا لگا دیتی ہوں اپنے بیٹے کو۔ آ جاؤ۔

(رانیہ اوی کو لے کر کسی جانب نکل جاتی ہے اور جاسم ایک طرف نکل جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:22

مقام : جاسم کا گھر۔ تانیہ کا بیڈروم

وقت : شام

کردار : تانیہ

(دکھاتے ہیں کہ تانیہ نے جا کر خود کو بستر پر گرایا ہے اور بری طرح روتی جا رہی ہے ساتھ ساتھ بولے بھی جا رہی ہے۔)

تانیہ: بہت برے ہیں سب لوگ، کوئی نہیں ہے میرا، کوئی نہیں ہے۔ ممی بھی نہیں، پاپا بھی نہیں ہیں۔ اوی بھی نہیں۔ میری ممی بھی اوی اور پاپا نے لے لی ہیں۔ میں بوجھ ہوں سب پر بوجھ ہوں میں۔ سب پر۔

(تانیہ بری طرح Dis-heart ہو کر پھوٹ پھوٹ کر رو رہی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:23

مقام : میڈیکل اسٹور

وقت : شام

کردار : اسٹور والا، شیراز

(دکھاتے ہیں کہ میڈیکل اسٹور والے نے دوائی لا کر رکھی ہے۔)

اسٹور والا: یہ لیں صاحب۔ ساری دوائیاں آ گئیں ہیں۔ ایک ایک ہفتے کی نکال دی ہیں میں نے۔

شیراز: جی...... بل کتنا ہو گیا؟

اسٹور والا: بل بھی ہو گیا آپ کا۔ ڈسکاؤنٹ بھی کر دیا ہے میں نے۔ 13 ہزار چھ سو بہتر ہو گیا۔ آپ تیرہ ہزار چھ سو ستر دے دیں۔

شیراز: تیرہ...... تیرہ ہزار چھ سو ستر؟؟؟

اسٹور والا: جی، ٹوٹل چودہ ہزار چھ سو بنتا تھا۔ پورا ہزار روپیہ چھوڑ دیا ہے آپ کو۔

شیراز: ہوں...... وہ تو ہے لیکن، آپ یوں کریں۔ تین دن کی...... نہیں چار دن کی، چار دن کی دوا دے دیں۔ اتفاق سے پیسے نہیں ہیں۔ باقی دوا پھر کسی وقت لے جاؤں گا۔

اسٹور والا: سر، کارڈ چارج کرا دیں، کارڈ بھی لے لیتے ہیں ہم۔ اور اس پر کوئی چارجز بھی نہیں ہیں۔

شیراز: ہوں...... نہ نہیں۔ اتفاق سے۔ اتفاق سے اس وقت، کریڈٹ کارڈ بھی موجود نہیں ہے۔ کچھ نہیں ہے۔ آپ بس چار دن کی دوا دے دیں۔

اسٹور والا: جی سر۔ میں ابھی الگ کر دیتا ہوں۔

(شیراز سارے پیسے سامنے رکھ دیتا ہے بٹوہ خالی ہو جاتا ہے۔ شیراز کے متفکر چہرے پر کیمرہ چارج کرتا چلا جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:24

مقام : جاسم کا گھر۔ لونگ کے ساتھ

وقت : شام

کردار : رانیہ، اوی

(دکھاتے ہیں کہ اوی کو رانیہ دوائی یا بینڈ یج وغیرہ لگا رہی ہے۔)

اوی: ہائے ممی، بہت زیادہ درد ہو رہی ہے۔

رانیہ: ابھی دوائی لگا رہی ہیں ناں ممی، تھوڑی دیر میں بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔ ہوں، ابھی ممی اس پر دوائی لگا کر پھونک بھی مار دیں گی۔ پھر دیکھنا بالکل درد نہیں ہو گا میرے بچے کو۔ ہوں۔

(رانیہ پھونک مارتی ہے)

ایسے...... ہو...... ہُو۔

(تو زخم پر اوی کو تسکین محسوس ہوتی ہے)

اوی: پتہ ہے ممی میں نے، میں نے تانیہ آپی سے کہا بھی تھا کہ مجھے مت مارنا۔ مت مارنا مجھے زور سے لگ جائے گی۔ لیکن آپی نے میری بات سنی ہی نہیں۔ اور یہ زور سے گھما کر میرے سر پر مار دیا۔

رانیہ: ہوں۔ تم بے فکر رہو۔ میں خبر لوں گی تانیہ کی۔ خوب خبر لوں گی اس کی۔ اس کی یہ جرأت کہ وہ میرے پیارے بیٹے کو یوں مارے۔ ہوں، میں خوب خبر لوں گی اس کی

اوی: ممی۔ جو بچہ کسی دوسرے بچے کو مارتا ہے وہ بُرا ہوتا ہے ناں؟ تانیہ بری ہے ناں، میں اچھا ہوں۔ میں نے تو نہیں مارا ناں؟

رانیہ: ہاں۔ واقعی جو بچہ کسی دوسرے بچے کو مارتا ہے وہ برا ہوتا ہے۔ تانیہ نے بری حرکت کی ہے وہ بری ہے اور تم اچھے ہو۔ ہمیشہ ایسے ہی اچھے بیٹے رہنا۔ کبھی کسی کو نہیں مارنا

اوی: نہیں ممی، میں تانیہ کی طرح برا نہیں ہوں۔ میں تو اچھا بچہ ہوں ناں، میں کبھی کسی کو نہیں ماروں گا۔ آپ تانیہ کو Punish کریں گی ناں ممی؟

رانیہ: ہوں۔ بالکل Punish کروں گی۔

(ساتھ ساتھ رانیہ بینڈ یج کا سامان سنبھال رہی ہے دکھاتے ہیں کہ وہاں کسی کونے میں کھڑی تانیہ کے آنسو نکل رہے ہیں۔ رانیہ کی ساری گفتگو اس نے سن لی ہے اور Dis-heart ہو گئی

(ہے sad میوزک O/L ہوتا ہے تانیہ کے P.V سے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:25

مقام : شیراز کا اپارٹمنٹ،لونگ
وقت : شام
کردار : شیراز

(دکھاتے ہیں کہ شیراز فون پر کسی سے بات کر رہا ہے۔)

شیراز: ابرار! ایک کام کہا تھا تم سے۔ہوں......نہیں دو مہینے بعد نہیں، مجھے ابھی ضرورت تھی تمہیں بتایا بھی تھا کہ مجھے اپنے بیٹے کا آپریشن کروانا ہے۔بعد میں یہ پیسے میرے کس کام کے۔ ہوں۔کیا دو مہینے بعد بھی کنفرم نہیں ہیں۔اوکے ٹھیک ہے، اگر نہیں کر سکتے تھے تو صاف صاف مجھے انکار کر دیتے۔یوں پیچھے کیوں لگایا ہوا ہے مجھے؟

(غصے میں شیراز فون بند کرتا ہے۔پھر کچھ سوچ کر دوسرا نمبر ملاتا ہے۔)

شیراز: ہیلو، جی شیراز بات کر رہا ہوں۔میٹنگ میں ہیں۔چلیں ایک منٹ، ایک منٹ، میری بات سنو۔ایک منٹ۔Listen۔

میں نے جب سے تم سے یہ پیسوں والا کام کہا تمہاری میٹنگز ہی ختم نہیں ہوتیں۔

I am not talking it wrong....No.No۔ آئی ایم آل رائٹ۔

تم......تم بھول گئے تمہاری کتنی کتنی مدد کی ہے میں نے۔تمہیں کروڑوں کے پرافٹس دلوائے ہیں میں نے۔اور تم۔نو نو I am not cycastic، پاگل نہیں ہوا ہوں ابھی میں۔لیکن تمہاری اوقات تمہاری اصلیت ضرور میرے سامنے آ گئی ہے۔۔To hell with you..

(شیراز غصے میں موبائل رکھ دیتا ہے۔ایک طرف دیکھتا ہے تو افسردہ پریشان خالدہ اس کو دیکھ رہی ہے۔شیراز نظریں پھیر لیتا ہے، وہ سخت ٹینشن میں ہے اور زور سے دیوار پر پنچ مارتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:26

مقام : بچوں کا اسکول

وقت : دن
کردار : تانیہ۔اسکول ٹیچر

(دکھاتے ہیں کہ اسکول کے بچے کھیل رہے ہیں اور تانیہ اسی بینچ پر بیٹھی اداس اور پریشان کسی جانب دیکھ رہی ہے۔کھانا رکھا ہوا ہے مگر تانیہ کھا نہیں رہی ہے۔اس کی آنکھوں میں آنسو ہیں، ایسے میں تانیہ فلیش بیک میں چلی جاتی ہے۔)

Flash Back Start-1

(وہ منظر جس میں تانیہ نے جاسم اور رانیہ کی گفتگو سنی تھی، جس میں جاسم نے کہا تھا کہ تانیہ میری بیٹی نہیں ہے اس لئے وہ ہمارے ساتھ نہیں جا سکتی۔)

Flash Back End

(اس منظر سے واپس آتے ہی تانیہ کے آنسو اس کے گال پر لڑھک آتے ہیں۔اور وہ رو رہی ہے لیکن اب روتی ہوئی وہ خلا میں دیکھے جا رہی ہے اور دوبارہ فلیش بیک میں چلی جاتی ہے۔)

Flash Back Start-2

(وہ منظر جس میں اوی کو رانیہ بینڈیج کر رہی ہے پیاری پیاری باتیں کر رہی ہے، تسلی دیتی ہے تانیہ ان کی ساری گفتگو سن کر جیلسی میں مبتلا ہو جاتی ہے۔)

(وہ منظر جس میں اوی کہتا ہے کہ تانیہ بری ہے ماں نے تو یوں ہی کہا ہے جیسے مائیں کہتی ہیں لیکن تانیہ نے بہت منفی انداز میں لیتی ہے)

Flash Back End

(اب واپس آتے ہیں تو دکھاتے ہیں کہ جہاں بچوں سے میدان بھرا تھا اور بچے کھیل رہے ہیں اب وہ خالی ہو چکا ہے۔اور ایک ٹیچر خالی میدان سے دور سے دوڑتی ہوئی آئی ہے، اور تانیہ کو ڈانٹ کر اندر کی طرف لے گئی ہے۔)

ٹیچر: Its been 15 miutes to Tania, Re-cess is off. What are you doing here, go...go to your class, go

(ٹیچر ڈانٹتی ہے اور ہلکا سا Punish بھی کرتی ہے۔)

(تانیہ خاموش گم صم سی خالی میدان سے دھیرے دھیرے گزرتی ہوئی کلاس روم کی طرف بڑھتی چلی جا رہی ہے۔)

ٹیچر: Hurry up.... Hurry up..

(مگر تانیہ بے خبر چلتی چلی جا رہی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:27

مقام : بچوں کا اسکول،

وقت : دن

کردار : تانیہ، رانیہ، اسکول کے بچے

(دکھاتے ہیں کہ بچے کافی جاچکے ہیں اور رانیہ تانیہ کو ڈھونڈتی ہوئی کافی پریشان سی ہوگئی ہے۔)

رانیہ: God, کدھر چلی گئی۔ تانیہ، تانیہ...... تانیہ۔

(رانیہ اسکول آفس میں جاتے ہوئے داخل ہوتی ہے۔)

رانیہ: Excuse me. تانیہ...... تانیہ نہیں ہے یہاں؟

اسٹاف ٹیچر: میڈم! یہیں ہوگی گراؤنڈ میں۔ وہیں جہاں سارے بچے wait کرتے ہیں۔

رانیہ: ن...... نہیں۔ میں نے ہر جگہ دیکھ لیا ہے۔ لیکن تانیہ۔ تو ک...... کہیں نہیں ہے۔

اسٹاف ٹیچر: اچھا۔ Starenge۔ آئیں میرے ساتھ، میں دیکھتی ہوں۔

(دونوں پریشانی کے عالم میں باہر نکل جاتی ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:28

مقام : جاسم کا آفس، جاسم کا کمرہ

وقت : دن

کردار : جاسم۔

(دکھاتے ہیں کہ جاسم فون سن رہا ہے۔)

جاسم: کیا...... یہ...... یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ اچھا تم...... تم رومت۔ رومت۔ حوصلہ رکھو رانیہ، کہیں نہیں جائے گی تانیہ۔ کچھ نہیں ہوگا اسے۔ میں بس آتا ہوں۔ ابھی آتا ہوں میں۔

(جاسم تیزی سے باہر نکلتا ہے۔ تانیہ کے غائب ہونے پر Panic سچوئشن ہوگئی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:29

مقام : بچوں کا اسکول،

وقت : دن

کردار : جاسم

(دکھاتے ہیں کہ جاسم بھاگتا ہوا اسکول میں داخل ہوا ہے۔ اور رانیہ نے روتے روتے کچھ بتایا ہے اور پھر دیوانوں کی طرح بھاگتے ہوئے شدید پریشانی میں باہر نکل گئے ہیں۔)

CUT

سین نمبر:30

مقام : سڑکیں، گلیاں، گاڑی

وقت : دن

کردار : جاسم۔ رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ جاسم اور رانیہ گلیوں میں اور ارد گرد کے سڑکوں میں تانیہ کو ڈھونڈ رہے ہیں، گاڑی ایک گلی سے گزر رہی ہے۔ اور پھر بریک لگتی ہے۔ اور پھر جاسم اور رانیہ پریشان اور حیران ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں گویا دونوں نے وہ منظر دیکھ لیا ہے۔)

(وہ منظر اگلے Episode میں دکھائیں گے)

...Freeze...

☆......☆......☆

قسط نمبر 15

سین نمبر:01

مقام : سڑکیں، گلیاں، گاڑی
وقت : دن
کردار : جاسم، رانیہ، تانیہ

(پچھلی قسط کے آخری سین کو جاری رکھتے ہوئے دکھاتے ہیں کہ جاسم اور رانیہ دونوں دیوانوں کی طرح تانیہ کو ڈھونڈ رہے ہیں۔ اور ایک گلی میں سے گزرتے ہوئے دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں اور پھر گاڑی تیزی سے واپس آتی ہے ریورس ہوتی ہے تو دکھاتے ہیں کہ ایک گلی کے کونے پر سائیڈ پر گھٹنوں پر بیٹھی تانیہ رو رہی ہے گاڑی لگا کر دونوں تانیہ کی طرف بھاگتے ہیں۔)

رانیہ: تانیہ...... تانیہ میری بیٹی، بیٹا ادھر کیسے آ گئی تم؟ تانیہ میری بیٹی، میری جان۔

(رانیہ تانیہ کو گلے لگا کر بری طرح رو رہی ہے اور پیار کر رہی ہے چوم رہی ہے۔ جاسم بھی پریشان ڈسٹرب ہو کر بیٹی کو اور رانیہ کو دیکھتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:02

مقام : جاسم کا گھر، تانیہ کا بیڈ روم
وقت : دن
کردار : رانیہ، تانیہ

(دکھاتے ہیں کہ تانیہ اپنے باربی والے کمرے میں ہے ماں اس کے لیے کچھ سُوپ

اور کھانے پینے کے لئے لاتی ہے۔)

رانیہ: یہ لو بیٹا۔

تانیہ: نہیں...... مجھے نہیں پینا۔

رانیہ: نہیں بیٹا، تم نے لنچ بھی نہیں کیا اسکول میں، یہ لے لو ضروری ہے بیٹا،

تانیہ: میرا بالکل بھی دل نہیں چاہ رہا ممی، کسی بھی چیز کو۔

رانیہ: تانیہ، بیٹا کیا بات ہے؟ تم ایسے کیوں Behave کر رہی ہو، کیا ہوا ہے تمہارے Attitude کو۔ تم کافی دنوں سے کچھ پریشان پریشان ڈسٹرب سی لگ رہی ہو۔ ہوں بولو۔ بیٹا کیا بات ہے، اِدھر آؤ میرے پاس۔

تانیہ: اوہ...... چھوڑیں مجھے۔

(رانیہ پاس بلاتی ہے لیکن تانیہ کندھے اچکا کر ہاتھ پیچھے کر لیتی ہے، تو رانیہ کو دُکھ ہوتا ہے۔)

رانیہ: تانیہ...... تانیہ بیٹا۔ کیا بات ہے۔ ایسے کیوں Behave کر رہی ہو۔ میں تمہاری ممی ہوں بیٹا۔ اور تم میرے پاس نہیں آنا چاہ رہی ہو۔ یوں ہاتھ چھڑا رہی ہو مجھ سے، کیا بات ہے؟

تانیہ: کچھ نہیں۔

(تانیہ اٹھ کر نکلنے لگتی ہے تو رانیہ ہاتھ پکڑ لیتی ہے)

رانیہ: کہاں جا رہی ہو، کیا بات ہے بیٹا؟ ایسے عجیب سا کیوں Behave کر رہی ہو، میں ممی ہوں تمہاری، اس طرح تو behave نہیں کرنا چاہیے ناں اپنی ممی سے۔

تانیہ: آپ صرف اوی کی ممی ہیں۔ میرا کوئی کچھ نہیں ہے۔ نہ آپ، نہ پاپا، نہ اوی۔ آپ اور پاپا اور اوی ایک فیملی ہیں۔ اور میں آپ کی فیملی نہیں ہوں۔ میں آپ کی کچھ نہیں ہوں۔ کسی کی کچھ نہیں ہوں میں۔

رانیہ: تانیہ...... تانیہ بیٹی یہ کیسی باتیں کر رہی ہو تم؟

تانیہ: میں جانتی ہوں، میں آپ لوگوں پر بوجھ ہوں ناں...... بوجھ!

رانیہ: تانیہ۔ نہیں نہیں ایسا بالکل نہیں ہے بیٹا۔

تانیہ: تو آپ لوگ...... آپ اوی اور پاپا مجھے چھوڑ کر کیوں باہر جا رہے ہیں؟ بولیں جا رہے ہیں ناں؟ بولیں، آپ تینوں مجھے چھوڑ کر کینیڈا جا رہے ہیں ناں؟ اس لئے جا رہے ہیں ناں...... کیونکہ میں آپ کی بیٹی ہی نہیں ہوں۔

رانیہ: تانیہ...... تانیہ بیٹا...... وہ...... تانیہ...... وہ۔

تانیہ: میں اور ارسل آپ کے کچھ نہیں لگتے۔ آپ کی فیملی مکمل ہے پاپا، اوی کے ساتھ۔ آپ

لوگ جہاں مرضی جائیں۔ میں کچھ نہیں ہوں، کسی کی کچھ نہیں ہوں۔ نہ آپکی، نہ پاپا کی نہ اوی کی۔ سب اچھے ہیں، اوی بھی اچھا ہے، میں ہی بری ہوں۔ مجھ سے کوئی پیار نہیں کرتا۔ مجھ سے کوئی پیار نہیں کرتا۔ میں بری ہوں۔

(تانیہ بری طرح رو رہی ہے اور رانیہ بھاگ کر جانے والی تانیہ کو گلے لگا لیتی ہے۔)

تانیہ: میں بُری ہوں۔

رانیہ: نہیں بیٹا نہیں میری جان۔ ایسا بالکل نہیں ہے۔ ایسا بالکل نہیں ہے میری بیٹی۔ تم سب سے اچھی ہو تم اس گھر پر بوجھ نہیں ہو۔ تم تو جان ہو اس گھر کی۔ میری جان ہو تم بوجھ کیسے ہو سکتی ہو۔ بیٹا تم تو زندگی ہو میری۔ میری تانیہ ہو۔

(ماں تانیہ کو بھینچ لیتی ہے اور بری طرح رو رہی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:03

مقام : شاندار آفس، آفس کے باہر

وقت : دن

کردار : شیراز، ملازم

(دکھاتے ہیں کہ شیراز آفس کے باہر انتظار کر رہا ہے جس طرح Candidates انتظار کرتے ہیں افسردہ سا، ملازم آتا ہے۔)

ملازم: شیراز حسن صاحب۔

(گردن اٹھا کر)

شیراز: جی۔

باہر عام آدمی کی طرح انتظار ضرور دکھائیں

ملازم: آپ آیئے۔ (اور شیراز اندر چلا جاتا ہے)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:04

مقام : شاندار آفس، باس کا کمرہ

وقت : دن

کردار : شیراز، باس

(شیراز اندر داخل ہوا ہے اور بیٹھ رہا ہے۔)

باس: ہاں۔ آپ کا Profile تو بہت شاندار ہے۔ لیکن مجھے لگتا ہے آپ کو کہیں دیکھا ہے I...I think.I know you...

شیراز: چھوٹی سی دنیا ہے، ہو سکتا ہے کہیں ملاقات ہوگئی ہو۔

باس: نہیں۔ یہ...... مسٹر شیراز حسن...... اوہ yes..yes۔ آپ وہی شیراز حسن ہیں ناں جو Nab کے کیس میں......

شیراز: جی جی۔ میں وہی شیراز حسن ہوں۔

باس: اوہ تو آپ Release کب ہو گئے؟

شیراز: جی ابھی کچھ عرصہ ہی ہوا ہے۔

باس: کچھ ڈیل ویل کی بات......

شیراز: نہیں، انہوں نے مجھے خود ہی Clear دیا۔

باس: اوہ بھئی۔ یہ پاکستان ہے، یہاں لوگوں کو یونہی پکڑ لیتے ہیں اور بعد میں کلیئر کر دیتے ہیں۔ لیکن ایک مرتبہ انسان کی Reputition تو Change ہو جاتی ہے ناں۔

شیراز: جی۔

باس: خیر...... یہ میں نے دیکھ لیا ہے۔ ہمیں جونہی ضرورت ہوگی۔ We will call you. Okay..

شیراز: جی۔

(باس سے ہاتھ ملاتا ہے اور مایوس اور افسردہ سا باہر نکل آتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:05

مقام : جاسم کا گھر۔ Living

وقت : دن

کردار : جاسم، رانیہ

(جاسم پریشانی کا اظہار کرتا ہے۔)

جاسم: اوہ، تمہیں...... تمہیں کیسے پتہ چلا کہ وہ جان گئی ہے...... کہ...... کہ وہ ہمارے ساتھ نہیں جاسکے گی۔

رانیہ: بات ہوئی ہے میری اس سے ،اس نے مجھے خود بتایا ہے، میں خود بھی محسوس کر رہی تھی کہ جو...... جو سب کچھ وہ کر رہی ہے اور جس طرح وہ ڈسٹرب ہے ،اسکی کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہوگی۔

جاسم: ہوں۔

رانیہ: میری بچی بہت ڈسٹرب ہوگئی ہے جاسم۔وہ بہت عجیب عجیب باتیں اور حرکتیں کر رہی ہے۔ دیکھوناں جس طرح وہ پریشان ہوکراسکول سے نکل گئی تھی ،خدانخواستہ کسی غلط ہاتھوں میں لگ جاتی تو ،اس کو کچھ ہوجاتا تو،تو میں تو اپنے آپ کو ساری زندگی معاف نہیں کر پاتی۔

جاسم: ہوں۔

رانیہ: میں نے تم سے کہا تھا کہ اس بات سے اس کی نفسیات پر بُرے اثرات پڑیں گے۔ وہ شدید ذہنی الجھاؤ کا شکار ہوجائے گی۔وہی ہوا۔میری معصوم بچی کا ذہن نہ جانے کس حالت میں ہے اس وقت......

جاسم: رانیہ...... رانیہ تم ٹھیک کہہ رہی ہو لیکن...... لیکن زندگی تو مکمل لڑنے کا نام ہوتا ہے ناں، ہرطرف سے مسائل، پریشانیاں، Challanges حملہ کرتے ہیں۔لیکن انسان کو انہیں Face کرنا پڑتا ہے۔اب جب تانیہ کو پتہ چل گیا ہے۔تو تم اسے سمجھانے کی کوشش کرو۔قائل کرو۔وہ اب اتنی چھوٹی نہیں ہے کہ بات سمجھ نہ سکے،

رانیہ: لیکن جاسم۔

جاسم: دیکھو رانیہ ،تانیہ Sensitive ضرور ہے لیکن میں بھی جانتا ہوں اسے ،وہ سمجھدار بھی ہے۔تم جب اسے سمجھانا چاہوگی تو وہ سمجھ جائے گی۔

رانیہ: جاسم مگر......

جاسم: رانیہ! دیکھو میں صرف ایک بات جانتا ہوں کہ ہمیں اپنے بچوں کے Future کے لئے یہ کرنا ہے،اور اس موقع کو کسی صورت بھی Miss نہیں کرنا ہے۔

(کیمرہ سوچتی رہ جاتی رانیہ پر چارج کرتا چلا جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:06

مقام : مہرو اور راحیل کا آفس

وقت : دن

کردار : مہرو، راحیل، وکیل

(دکھاتے ہیں کہ وکیل کے سامنے راحیل اور مہرو بیٹھے ہوئے ہیں۔)

مہرو: آپ کو لگتا ہے کہ ہمارے کیس میں دم ہے؟

وکیل: میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ آپ بالکل بے فکر ہو جائیں۔کیس کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔نوٹس ہی ایسا ہوگا کہ شیراز صاحب کے اچھے اچھے آپ کو طلاق بھجوادیں گے۔

مہرو: Are your seriouse... ???

وکیل: جی بالکل، ایسے کوئی جنگل کا قانون تھوڑا ہی ہے کہ کوئی زبردستی کسی کو نکاح میں رکھ سکے۔ آپ نہیں رہنا چاہتیں آپ کی مرضی۔طلاق مانگنا آپ کا حق ہے اور آپ کے مانگنے پر انہیں ہر صورت طلاق دینی پڑے گی۔ You just don't worry, بس آپ یہاں...... یہاں اور یہاں سائن کر دیں۔ جی،

(راحیل پن نکال کر دیتا ہے)

راحیل: یہ لو۔

مہرو: جی۔

(جلدی سے مہرو سائن کرتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:07

مقام : عارف کا گھر۔Living

وقت : شام

کردار : عارف ،رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ عارف اور رانیہ گفتگو کر رہے ہیں گفتگو درمیان سے شروع کرتے ہیں۔)

رانیہ: آپ بتائیں ناں عارف بھائی، میں کیا کروں؟

عارف: ہوں......تو یہ معاملہ ہے۔

رانیہ: جی، میں آج کل اتنی پریشان ہوں عارف بھائی...... کہ کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا، کہ کیا کروں۔

عارف: دیکھو میرا خیال ہے کہ تمہیں جاسم کی بات مان لینی چاہیے۔اور سمجھ لینی چاہیے۔

رانیہ: یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ عارف بھائی؟۔

عارف: بالکل صحیح کہہ رہا ہوں۔اور وہی کچھ کہہ رہا ہوں، جو تمہارے بھلے کے لئے ہے۔اور جاسم بھی بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے، اور ٹھیک سوچ رہا ہے۔

رانیہ: عارف بھائی۔

عارف: ہاں رانیہ، اور دیکھو ناں، ملک کے حالات اتنے خراب ہو رہے ہیں۔کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا، ایسے میں امیگریشن مل رہی ہے کہیں کی۔تو اسے Oppertunity سمجھ کر Avoid نہیں کرنا چاہیے۔

رانیہ: لیکن تانیہ کا کیا ہوگا، اصل مسئلہ تو یہ ہے۔

عارف: یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔دو سال کی تو بات ہے۔پھر تم لوگ آجا سکو گے۔دو سال کے لئے تانیہ میرے پاس رہ لے گی، اس میں کیا مسئلہ ہے۔

رانیہ: نہیں عارف بھائی، آپ سمجھ نہیں رہے ہیں۔صرف رہنے کا مسئلہ نہیں ہے۔تانیہ بہت Detached محسوس کر رہی ہے۔اور بہت اکیلی ہو جائے گی۔ابھی جب اس کو علم ہوا ہے کہ وہ صرف اس بنا پر ساتھ نہیں جا سکے گی، کہ وہ جاسم کی بیٹی نہیں ہے تو آپ سوچ نہیں سکتے کہ کتنی ڈسٹرب ہے وہ تب سے۔

عارف: ہوں لیکن رانیہ، اب دیکھو ناں بچوں کے اچھے مستقبل کے لئے کچھ نہ کچھ قربانیاں تو دینی ہی پڑتی ہیں۔

عارف: God. عارف بھائی! آپ سارے مرد ایک جیسی زبان بولتے ہیں۔آپ بجائے میرا ساتھ دینے کے جاسم کی زبان میں گفتگو کرنے لگے ہیں۔کوئی نہیں سمجھ رہا کہ اس کے اثرات میری تانیہ معصوم کے ذہن پر کیا پڑیں گے۔وہ Complex میں چلی جائے گی۔ وہ ایک خاص طرح کے Trauma میں چلی جائے گی۔ابھی سے اس کا یہ حال ہو گیا ہے جیسے اسے مسکرانا آتا ہی نہ ہو۔وہ بالکل اکیلے پن کا شکار ہو جائے گی۔اور میں...... عارف بھائی کسی صورت اپنی معصوم بچی کو تنہائی کے گڑھے میں نہیں دھکیل سکتی۔کسی صورت نہیں...... کبھی نہیں۔ Never,۔

(رانیہ جذباتی ہو کر فریم آؤٹ ہو جاتی ہے۔عارف ہاتھ بڑھا کر روکنے لگتا ہے)

عارف: رانیہ...... رانیہ...... رانیہ۔

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:09

مقام : جاسم کا گھر، تانیہ کا کمرہ

وقت : شام

کردار : جاسم، تانیہ، رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ تانیہ اپنے باربی والے کمرے میں اداس سی بیٹھی ہوئی ہے۔کہ جاسم کمرے میں داخل ہوا ہے۔)

جاسم: ہوں...... کیا ہو رہا ہے جناب؟...... ہوں، آج کل میری بیٹی بڑی چپ چپ بڑی خاموش ہے۔کیا بات ہے، ناراض ہے اپنے پاپا سے۔کوئی بات کرو ناں۔تو یوں ناراضگی ختم نہیں کرے گی ہماری بیٹی ہم سے۔اچھا بیٹا تانیہ، میں تمہیں یہی سمجھانے آیا تھا کہ دیکھو بیٹا۔میں تمہارا پاپا ہوں اور تم سے اور ادی سے ایک جیسی محبت کرتا ہوں۔بلکہ سچی بات یہ ہے کہ جتنا میں تمہارا خیال رکھنے کی کوشش کرتا ہوں اتنا ادی کا بھی نہیں کرتا۔

اور بیٹا، میں جو کچھ بھی کر رہا ہوں، تمہارے اور ادی کے لئے ہم لوگوں کے Future کے لئے کر رہا ہوں۔آنے والے وقت میں تم دونوں کو اس کا فائدہ پہنچے گا اور بیٹا، میرے لئے تو خود وہاں تمہارے بغیر رہنا مشکل ہوگا، لیکن کیا کریں بیٹا۔زندگی میں بہت ساری مجبوریاں ہوا کرتی ہیں، جو انسان کو وہ کچھ نہیں کرنے دیتیں، جو اس کی خواہش ہوتی ہے۔تم...... تم ابھی میری بات شاید نہ سمجھ سکو۔لیکن ایک دن آئے گا جب یہ بات تمہاری سمجھ میں آجائے گی، اس دن تمہیں پتہ لگے گا کہ تمہارے یہ پاپا تم سے کتنی محبت کرتے ہیں۔اور اگر Possible ہو سکے تو ابھی بھی یقین رکھنا کہ تمہارے پاپا تم سے بہت محبت کرتے ہیں۔بس اپنے پاپا کی مجبوریوں کو سمجھو بیٹا۔

(جاسم پیار کر کے نکلنے لگتا ہے تانیہ کی آنکھوں میں آنسو ہیں اسی وقت رانیہ کمرے میں آرہی ہے اس دوران دونوں کی نظریں ملتی ہیں اور پھر خاموشی سے جاسم گزر جاتا ہے۔رانیہ بیٹی کی طرف بڑھتی ہے تو بیٹی اٹھ کر کسی طرف چلی جاتی ہے ماں ہاتھ بڑھا کر کچھ کہتی رہ جاتی ہے، اور بیٹی کے یوں جانے پر کافی دکھ ہوتا ہے رانیہ کو)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:10

مقام : شیراز کے دوست کا گھر

وقت : شام

کردار : شیراز، دوست

(شیراز کا وہی دوست جس نے اس کی مدد کی ہے ، شیراز اس کے ڈرائنگ روم میں بیٹھا ہوا ہے، کہ دوست آتا ہے اس کے پاس کچھ رقم ہے۔)

دوست: میں جانتا ہوں کہ تیری ضرورت بہت زیادہ ہے ،اور یہ رقم تمہاری ضرورت پوری نہیں کرسکتی۔لیکن کیا کروں میں بس...... یہی پچاس ہزار ہی کرسکا ہوں۔

شیراز: ہوں۔

دوست: آئی ایم سوری یار۔

شیراز: کیسی بات کررہا ہے، جب ساری دنیا ساتھ چھوڑ گئی ہے ایسے میں یہ احساس ہی بہت قیمتی ہے...... کہ کوئی تو ایک میرا دوست اب بھی ہے اس دنیا میں۔میری مدد کر سکے یا نہ کرسکے۔لیکن...... لیکن دن دوست کے تو نہیں ہوں۔کل کو مروں گا تو کم از کم کاندھا دینے والا...... مٹی ڈالنے والا تو ہے ناں۔

دوست: شیراز، یہ...... یہ کیسی باتیں کررہا ہے تو یار۔مایوسی گناہ ہے ، اللہ نے چاہا تو سب ٹھیک ہوجائے گا۔حوصلہ رکھ...... ہمارے تو مذہب میں مایوسی گناہ ہے۔اس کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں۔بس اسی سے مانگتے رہنا چاہیے۔

(یہاں دوست شیراز کو گلے لگا لیتا ہے)

شیراز: مانگتے تو رہنا چاہیے۔واقعی اسی سے مانگتے رہنا چاہیے۔لیکن کس منہ سے اس کے پاس جاؤں۔کس منہ سے مانگوں۔کبھی اس کا ذکر نہیں کیا۔کبھی اس کی بات نہیں مانی بس اس کی حکم عدولی، حکم عدولی ہی کی ہے۔اب کس منہ سے جاؤں اس کے پاس۔

دوست: ارے پاگل! وہ کوئی انسان تھوڑا ہی ہے...... جو بات دل میں رکھے گا اور ناراض ہوجائے گا...... یا بدلہ لے گا۔وہ تو بس درگزر، درگزر ہی ہے۔معاف کرنے والا، رحمت کرنے والا۔انشاء اللہ سب ٹھیک ہوجائے گا۔

(دوست، شیراز کو تھپکی دیتا ہے، شیراز کے ہاتھ میں پچاس ہزار روپے ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:13

مقام : آؤٹ ڈور، سڑکیں، گلیاں

وقت : شام

کردار : شیراز

(دکھاتے ہیں کہ شیراز ادھر اُدھر گلیوں اور بازاروں میں گھوم رہا ہے۔پریشان حال، افسردہ اور مایوس سا۔مختلف گلیوں اور سڑکوں سے گزرتے ہوئے اس دوران شیراز کی نظر مسجد کے مینار پر پڑتی ہے۔اور اذان ہو رہی ہے۔

اذان: اللہ اکبر...... اللہ اکبر...... اشھد ان لا الہ الا اللہ...... (آخر تک)

(اذان ختم ہونے کے بعد دوست کے الفاظ اور لیپ ہوتے ہیں۔شیراز کے قدم بڑھتے چلے جاتے ہیں مسجد کی طرف۔)

دوست O/L: وہ کوئی انسان تھوڑا ہی ہے...... جو بات دل میں رکھے گا اور ناراض ہوجائے گا...... یا بدلہ لے گا۔وہ تو بس درگزر، درگزر ہی ہے۔معاف کرنے والا، رحمت کرنے والا۔انشاء اللہ سب ٹھیک ہوجائے گا۔بس دعا کرو۔

(اور شیراز مسجد میں داخل ہوجائے گا۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:14

مقام : مسجد، وضو والی جگہ

وقت : شام

کردار : شیراز

(دکھاتے ہیں کہ شیراز وضو کررہا ہے اور نصرت فتح علی خان کی قوالی "میری توبہ میری توبہ" اور لیپ ہو رہی ہے۔شیراز نماز ادا کررہا ہے ، اور رو رو کر دعا کررہا ہے۔یا نماز کے دوران ہی شیراز کا چہرہ آنسوؤں سے تر ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:15

مقام : مہرو کا گھر، ڈرائنگ روم

وقت : شام

کردار : مہرو، ملازمہ

(دکھاتے ہیں کہ مہرو کو ملازمہ نے آکر خبر دی ہے اور اس پر مہرو Re-act کر رہی ہے۔)

مہرو: ہوں۔اچھا،بٹھاؤ اسے ڈرائنگ روم میں۔آتی ہوں میں۔

(پھر مہرو خود کلامی کرتی ہے)

مہرو: (خود کلامی) اب کس لئے آیا ہے وہ۔ہوں......شاید طلاق کے کاغذات لایا ہو۔

(مہرو نکل جاتی ہے)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:16

مقام : مہرو کا گھر، ڈرائنگ روم

(دکھاتے ہیں کہ مہرو داخل ہوئی ہے)

مہرو: تم......تم پھر آگئے؟؟؟

شیراز: میں ایک بار پھر تم سے بات کرنے آیا ہوں۔

مہرو: تم......تم طلاق کے کاغذات لائے ہو؟

شیراز: نہیں......ابھی نہیں لایا ہوں۔

مہرو: تم طلاق نہیں دے رہے اس لئے مجھے،مجبوراً وکیل کے ذریعے نوٹس بھجوانا پڑا ہے،

شیراز: میں اس وقت طلاق پر بات کرنے نہیں آیا۔تمہیں طلاق دینا نہ دینا اتنا امپورٹنٹ نہیں ہے۔میں تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں مہرو کہ،میرا بیٹا،میرا ارسل اس وقت زندگی اور موت کی کشمکش میں ہے۔میرا ارسل......میرا بیٹا مر رہا ہے۔مجھے دس لاکھ روپوں کی شدید ضرورت ہے اس کے آپریشن کے لئے۔

مہرو: دس لاکھ روپے......؟؟؟

شیراز: ہاں مہرو بس...... یہی ،میں تم سے اور کچھ نہیں مانگنے آیا۔تم نے میری کروڑوں کی جائیداد،میرے سارے اکاؤنٹس،سب کچھ ہضم کرلیا۔تم جانتی ہو تم نے فراڈ کیا ہے میرے

ساتھ۔بے ایمانی، بے وفائی کی ہے میرے ساتھ۔لیکن مجھے تمہاری وفا سے اپنی دولت سے بھی کچھ نہیں لینا دینا۔

مہرو: پھر......پھر یہاں تقریر جھاڑنے کیوں آئے ہو؟

شیراز: میں تم سے صرف یہ مطالبہ کرنے آیا ہوں کہ تم سب کچھ رکھ لو۔میں آج کے بعد کبھی تم سے اپنی پراپرٹی اپنے اکاؤنٹس کے بارے میں کوئی بات نہیں کروں گا۔بس تم مجھے میرے ارسل کے آپریشن کے لئے دس لاکھ روپے دے دو۔پھر میں کبھی تمہارے پاس نہیں آؤں گا۔کبھی بھی نہیں۔

مہرو: تمہیں کیا لگتا ہے کہ میرے چہرے پہ لکھا ہے کہ میں پاگل یا کوئی بے وقوف عورت ہوں۔لکھا ہے کہیں؟ جو منہ اٹھا کر دس لاکھ روپے دے دوں۔اور تمہاری جرأت کیسے ہوئی کہ میرے پیسوں کو اپنا کہو،میں تمہیں پہلے بھی یہ سمجھا چکی ہوں کہ یہ پراپرٹی۔یہ رقم حق ہے میرا۔میں نے دن رات تمہارے ساتھ رہ کر قیمت ادا کی ہے اس کی۔

شیراز: دیکھو مہرو۔یوں...... یوں نہ کرو میرے ساتھ...... میرا بیٹا میرا ارسل مر رہا ہے ، اگر اس کا آپریشن نہ ہوا تو......تو وہ اذیت سے مر جائے گا۔

مہرو: میرے سامنے ٹسوے بہانے کی ضرورت نہیں ہے، میں تمہیں اچھی طرح جانتی ہوں تمہیں بھی......تمہاری Corruption کو بھی اور تمہارے مزاج کو بھی۔مجھ پر تمہارے آنسوؤں کا بالکل اثر نہیں ہوگا۔بہتر ہوگا کہ تم یہاں سے چلے جاؤ۔

شیراز: مہرو دیکھو۔

مہرو: مجھے ایک پارٹی پر بھی پہنچنا ہے۔ I am getting late, better you leave my house now...

☆......☆......☆

سین نمبر:17

مقام : آؤٹ ڈور، سڑکیں،

وقت : رات

کردار : شیراز

(شیراز اداس ،پریشان اور ڈسٹرب ہے اس وقت بہت بارش ہو رہی ہے اس بارش میں بھیگتا چلا جا رہا ہے اس بارش میں شیراز کے آنسو مکس ہو رہے ہیں اور اسی دوران راستے میں آنے والے Pepsi کے کین کو ٹھوکریں مارکر ان کے دور تک گرنے کے بعد انکے پاس جا کر دوبارہ ٹھوکر

مارتا ہے اس کے چہرے سے پریشانی ظاہر ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:18

مقام : مہرو کا گھر یا راحیل کا اپارٹمنٹ
یا کوئی ریسٹورنٹ

وقت : رات

کردار : مہرو، راحیل

(دکھاتے ہیں کہ مہرو اور راحیل بیٹھے ہوئے ہیں۔ ساتھ ڈنر بھی کر رہے ہیں۔ گفتگو بھی جاری ہے۔)

مہرو: میں نے تم سے کہا تھا ناں کہ، میں اسے جانتی ہوں وہ طلاق نہیں دے گا۔

راحیل: میں نے تم سے کل بھی کہا تھا کہ تم پریشان مت ہو۔ شیراز کے اچھے اچھوں کو طلاق دینی پڑے گی۔ اور اب گھی نکالنے کے لئے ہم نے انگلیاں بھی ٹیڑھی کر دی ہیں، لیکن میرے خیال میں ابھی نوٹس نہیں ملا ہے۔ جونہی نوٹس ملے گا۔ وہ مجبور ہو جائیگا ہمارے وکیل سے رجوع کرنے پر۔

مہرو: لیکن راحیل۔

راحیل: اور ایک انٹرسٹنگ بات تمہیں اور بتاؤں مہرو۔

مہرو: کیا......؟؟؟

راحیل: دیکھو، اس وقت شیراز کی مالی حالت بھی بالکل ایسی نہیں ہے کہ وہ وکیل کورٹ کچہری افورڈ کر سکے۔ تم دیکھنا۔ پہلا نوٹس ملتے ہی سیدھا ہو جائے گا۔ اس کے پلے کچھ نہیں ہے، کورٹ کدھر سے جائے گا۔ ہوں؟

مہرو: لیکن راحیل !!!

راحیل: کچھ دن صبر کر لو۔ پھر دیکھتی جاؤ، کیا ہوتا ہے۔

مہرو: راحیل! جب تک طلاق نہیں ہو جاتی۔ تم اور میں Leagally شادی نہیں کر سکتے۔ This divorce is very important for our relationship,

راحیل: جانتا ہوں...... جانتا ہوں بابا۔ جانتا ہوں کہ یہ معاملہ کتنا امپورٹنٹ ہے، تم بس ایک دو دن انتظار کر لو۔ پھر دیکھو کیا ہوتا ہے، ہوں؟

مہرو: راحیل مگر......

راحیل: کہا ناں ٹھیک ہو جائے گا سب...... ہوں۔ لو...... کھانا کھاؤ۔

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:19

مقام : شیراز کا اپارٹمنٹ

وقت : صبح، (سورج نکلنے کا شاٹ)

کردار : شیراز

(دکھاتے ہیں کہ شیراز مین دروازے پر وکیل کا نوٹس پڑھتا ہوا اندر کمرے کی طرف آ رہا ہے، ساتھ ساتھ خود کلامی بھی کر رہا ہے۔)

شیراز: وکیل کا نوٹس...... یہ وکیل سے ڈرا کر مجھ سے طلاق لینا چاہتی ہے۔ یہ نہیں جانتی کہ آج...... آج میرے پاس کچھ نہ سہی لیکن میری Courag میرا حوصلہ آج بھی میرے ساتھ ہے۔ یہ مجھے ڈرائے گی۔ مجھ سے دھمکا کر طلاق لے گی۔ نو Never کبھی نہیں۔

(شیراز غصے میں آ کر وہ کاغذات پھاڑنے لگتا ہے کہ کچھ خیال آتا ہے اور شیراز چونک کر رک جاتا ہے۔)

شیراز: اوہوں۔ نہیں...... یوں نہیں۔ یوں نہیں مہرو بی بی۔ یوں نہیں اتنی آسانی سے نہیں، اور شیراز کی آنکھیں نوٹس ہاتھ میں پکڑے ہوئے کسی خیال سے چمکتی ہیں۔

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:20

مقام : جاسم کا گھر۔ بیڈروم

وقت : دن

کردار : جاسم، رانیہ

(رانیہ میک اپ یا کسی اور کام میں Busy ہے، جاسم کچھ کاغذات ہاتھ میں لئے آ جاتا ہے۔)

جاسم: رانیہ۔

رانیہ: ہوں۔

جاسم: وہ...... وہ کچھ کام تھا تم سے۔
رانیہ: ہوں۔
جاسم: یہ...... یہ ڈاکومنٹس تھے۔
رانیہ: ڈاکومنٹس...... کیسے ڈاکومنٹس؟؟؟
جاسم: سائن چاہیے تھے تمہارے ان پر۔
رانیہ: سائن...... میرے سائن؟
جاسم: ہوں۔
رانیہ: مگر...... یہ ہے کیا؟
جاسم: وہی امیگریشن کے کاغذات ہیں۔ لیکن تمہارے Signature بھی چاہیے ناں میرے Spouse کی حیثیت سے۔
رانیہ: اوہ !!!
جاسم: کیوں...... کیا ہوا؟
رانیہ: ہوں...... نہیں...... کچھ نہیں۔
جاسم: یہ...... یہاں، اور یہاں سائن کر دو۔
رانیہ: آئی...... آئی ایم سوری جاسم، میں یہ Signature نہیں کر سکتی۔
جاسم: ک...... کیا مطلب ہے تمہارا؟؟؟
رانیہ: اس لئے سائن نہیں کروں گی، کیونکہ میں تمہیں بتا چکی ہوں جاسم کہ میں تانیہ کو اکیلا چھوڑ کر نہیں جا سکتی۔ کہیں نہیں جا سکتی اپنی معصوم بیٹی کو یوں اکیلا چھوڑ کر۔
جاسم: تم...... تم کیا کہنا چاہ رہی ہو، تم میرے ساتھ نہیں جاؤ گی؟
رانیہ: میں نے یہ کب کہا، میں نے صرف یہ کہا، میں تانیہ کو اکیلا نہیں چھوڑوں گی۔
جاسم: دیکھو رانیہ، یہ باتوں کا الٹ پھیر مجھے نہیں آتا۔ میں سیدھی سیدھی بات جانتا ہوں کہ تمہیں یہ پیپر سائن کرنے پڑیں گے، اور میرے ساتھ چلنا ہوگا... Thats it
رانیہ: لیکن...... میں کسی صورت میں تانیہ کو اکیلا چھوڑ کر نہیں جا سکتی۔ کبھی نہیں۔
(یہ کہہ کر رانیہ تیزی سے کسی جانب نکلنے لگتی ہے تو جاسم غصے سے کہتا ہے۔)
جاسم: رانیہ...... رانیہ میری بات سنو۔
(رانیہ نکل چکی ہے اور جاسم کو کافی غصہ آ گیا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر: 21

مقام : مہرو کا گھر۔ ڈرائینگ روم
وقت : دن
کردار : مہرو، شیراز

مہرو: میں تم سے کہا بھی تھا کہ مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی۔ تم پھر کیوں آئے ہو یہاں،؟
شیراز: اگر تمہیں طلاق نہیں چاہیے تو چلا جاتا ہوں۔ مجھے تو تمہارا نوٹس ملا تھا، تو خود جواب دینے چلا آیا۔
مہرو: واہ...... کیا...... کیا بات ہے۔
شیراز: دیکھو مہرو، جس طرح تم مجھے نوٹس بھجوا کر ڈرا دھمکا کر طلاق لینا چاہ رہی ہو، ایسے تو میں تمہیں طلاق نہیں دوں گا۔ کبھی نہیں۔ تم کہیں بھی رہوگی۔ چاہے میرے ساتھ نہ رہو لیکن میری بیوی بن کر رہنا ہوگا۔
مہرو: تم......!!!
شیراز: اوہو اتنا غصہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ غور سے میری بات سنو۔ میں تمہارے ساتھ ایک ڈیل کرنے آیا ہوں۔
مہرو: DEAL....???
شیراز: ہاں ڈیل، تم جیسی کاروباری ذہنیت کی عورت سے کوئی رشتہ، کوئی تعلق تو بنایا نہیں جا سکتا صرف کاروبار ہی کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے یہ ڈیل کی آفر لے کر آیا ہوں۔ دیکھو اگر تم کورٹ میں جاؤ گی تو کورٹ تمہیں اتنی آسانی سے طلاق نہیں لینے دے گا۔ کیونکہ تمہارا اور راحیل کا تعلق ثابت کرنا میرے لئے بالکل مشکل نہیں ہے۔ چار گواہ تو اکٹھے کر ہی لوں گا میں۔ جنہوں نے اس چھت کے نیچے تم دونوں کو رہتے دیکھا ہے۔ جب تمہارا اپنا کردار ہی مشکوک ہو جائے گا، تو خلع یا طلاق کا سوال بھی ختم ہو جائے گا۔
(دانت پیستی ہے۔)
مہرو: تم......!!!
شیراز: اوہو...... ابھی میری بات ختم نہیں ہوئی۔ تو یہ تو ہو گئی تمہاری لیگل پوزیشن، which is very week۔ اب ڈیل یہ ہے کہ اگر تم مجھے میرے ارسل کے آپریشن جتنے پیسے دے دو۔ تو میں تمہیں اسی وقت طلاق دے دوں گا۔
مہرو: آ گئے ناں اپنی اصلیت، اپنی اوچھی حرکتوں پر۔

(ہنستا ہے)

شیراز: ہاہاہا......اصلیت، اوچھی حرکتیں، اس طرح کی باتیں تمہارے منہ سے اچھی نہیں لگتیں مہرو بی بی۔ ڈیل پر بات کرو، قبول کرو، تو بولو۔

مہرو: کتنے......کتنے پیسے چاہیں تمہیں؟؟؟

شیراز: دس لاکھ کا خرچہ ہے یہ۔ بس اتنے دے دو۔ ہم دونوں ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے کی زندگی سے الگ ہو جائیں گے۔

مہرو: دس لاکھ......دس لاکھ بہت زیادہ ہیں۔

شیراز: تو ٹھیک ہے، عیش کرو میری رقم، میرے مال پر۔ لیکن ساری عمر میرے کھونٹے سے بندھی رہوگی، دوسری شادی نہیں کرسکوگی۔ جو تمہارا مقصد ہے وہ کبھی پورا نہیں ہوگا۔

مہرو: میں......میں بس تین لاکھ دے سکتی ہوں تمہیں۔

شیراز: جب دس پر آجاؤ تو مجھے کال کرلینا۔ مجھے تمہارے فون کا انتظار رہے گا۔

(شیراز اپنی بات ختم کرکے نکل جاتا ہے مہرو تاؤ کھاتی رہتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:22

مقام : جاسم کا گھر۔ ڈرائنگ روم

وقت : رات

کردار : جاسم، رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ جاسم خود کچن سے یا فریج سے کچھ کھانے کو نکال کر آیا ہے اور ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ گیا ہے کہ رانیہ آجاتی ہے۔)

رانیہ: تم مجھے بتاتے، میں کھانا گرم کردیتی۔

جاسم: نہیں......Its okay

(جاسم رانیہ کو دیکھ کر ناراض سا ہو کر اٹھ کر چلا جاتا ہے رانیہ بھی ناراض ہے لیکن جاسم زیادہ ہے، جاسم نکل جاتا ہے بغیر کوئی بات کیے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:23

مقام : مہرو اور راحیل کا گھر

وقت : دن

کردار : مہرو، راحیل

(مہرو اور راحیل گفتگو کر رہے ہیں، گفتگو درمیان سے شروع کرتے ہیں۔)

راحیل: میرا تو خیال ہے کہ یہ سودا برا نہیں ہے۔ دس لاکھ میں اگر اس سے جان چھٹ رہی ہے تو تمہیں فوراً دے دینے چاہیے۔

مہرو: ہوں۔ لیکن......لیکن سچی بات ہے میں ڈر بھی گئی تھی۔ اس کا کیا بھروسہ ہے وہ پیسے لے کر مکر جاتا تو......؟

راحیل: تو تم نے کون سا کیش دینا تھا۔ سائن کرا کر چیک دے دیتیں۔

مہرو: ہوں۔

(مہرو سوچ میں پڑ جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:24

مقام : ہسپتال، ڈاکٹر کا کلینک

وقت : دن

کردار : ڈاکٹر، شیراز

(دکھاتے ہیں کہ ارسل کے ڈاکٹر اور شیراز کے درمیان گفتگو ہو رہی ہے۔ درمیان سے شروع کرتے ہیں۔)

شیراز: وہ سر میں بہت زیادہ درد کی شکایت کرتا ہے آج کل۔

ڈاکٹر: ہوں......یہ تو ہوگا، اور اگر آپریٹ نہیں کرائیں گے، day by day یہ تکلیف بڑھتی جائے گی۔

شیراز: ہوں۔

ڈاکٹر: آپ بس 15 سے آگے نہ کریں، یہ نہ ہو کہ زیادہ دیر ہو جائے اور ہمارے ہاتھ سے بات نکل جائے۔

شیراز: ہوں......ٹھیک ہے۔15 ڈیٹ دے دیں آپ۔

ڈاکٹر: ٹھیک ہے۔ یہ میں 15 کی ڈیٹ کنفرم کر رہا ہوں۔آپ باہر وسیم سے بات کر لیجئے گا وہ آپ کو ساری تفصیلات بتا دے گا، آپ کو ابھی تین لاکھ روپے جمع کرانے ہوں گے، باقی پیسے آپریشن والے دن کرادیجئے گا، آپریشن سے پہلے۔

(ڈاکٹر لکھ رہا ہے اور شیراز پریشان ڈسٹرب کچھ سوچ رہا ہے، گویا کوئی فیصلہ کر چکا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:25

مقام : مہرو کا گھر۔(وہی پچھلے منظر والی پوزیشن)

وقت : دن

کردار : مہرو، راحیل

(دکھاتے ہیں کہ مہرو اور راحیل گفتگو کر رہے ہیں۔)

مہرو: پھر کیا کہتے ہو......کروں کال اسے؟؟؟

راحیل: میرا تو خیال ہے کہ فوراً کال کرو۔

مہرو: ہوں۔

(مہرو فون ملانے لگتی ہے کہ انٹر کام بجتی ہے راحیل فون اٹھاتا ہے اور دوسری طرف کیا بات سن کر۔)

راحیل: ایک منٹ......ایک منٹ۔مہرو۔

راحیل: شیراز گیٹ پر ہے۔

مہرو: کیا؟؟؟

(کیمرہ مہرو کے سوالیہ چہرے پر چارج کرتا چلا جاتا ہے۔)

CUT

سین نمبر:26

مقام : مہرو کا گھر۔

وقت : دن

کردار : مہرو، راحیل، شیراز

(دکھاتے ہیں کہ شیراز ڈرائنگ روم میں کھڑا ہے کہ مہرو آجاتی ہے۔)

مہرو: تم۔

شیراز: ہاں میں......میں اس لئے آیا تھا۔مجھے تمہاری آفر منظور ہے۔

مہرو: کیا؟

شیراز: تم......کاغذات لاؤ، میں ابھی اُن پر سائن کر دیتا ہوں۔تم مجھے تین لاکھ روپے دے دو۔

مہرو: اوہ۔

شیراز: لیکن مجھے روپے ابھی چاہیے۔

(اپنی خوشی پر قابو پاتے ہوئے بولتی ہے۔)

مہرو: تم......تم سائن کردہ کاغذات پر، میں تمہیں صبح کی تاریخ کا چیک دے سکتی ہوں۔

شیراز: چیک......صبح کا؟؟؟

مہرو: ہاں۔کل صبح صبح کیش ہو جائے گا۔

شیراز: ہوں......ٹھیک ہے لاؤ۔

(شیراز کھویا کھویا اور ڈسٹرب سا ہے مہرو چلی جاتی ہے پھر مہرو واپس آتی ہے، اور جگہ بتاتی ہے کہ کہاں سائن کرنے ہیں، اور اس کو تین لاکھ کا چیک دے رہی ہے۔شیراز چلا جاتا ہے تو مہرو، کاغذات کو چوم لیتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:27

مقام : جاسم کا گھر۔جاسم کا کمرہ۔
تانیہ کا کمرہ، شیراز کا کمرہ

وقت : دن

کردار : جاسم، رانیہ، تانیہ، شیراز

"مونتاج"

(دکھاتے ہیں کہ جاسم اور رانیہ ایک دوسرے کی طرف کمر کر کے لیٹے ہوئے ہیں، اداسی، اکیلا پن اور تنہائی۔)

(Cut کر کے دکھاتے ہیں کہ تانیہ اپنے کمرے میں پریشانی میں ٹہل رہی ہے۔)

(Cut کر کے دکھاتے ہیں کہ شیراز بھی اکیلا پریشان ہے۔جاسم اور رانیہ میں سے ایک

لونگ میں ہے،ایک اکیلا ٹیرس پر اکیلا اداس ہے، چاروں پریشان اپنی اپنی جگہ اکیلے ہیں اور جاگ رہے ہیں۔Theme Song چل رہا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:28

مقام : BANK

وقت : دن

کردار : شیراز، کچھ ڈاکو وغیرہ

(دکھاتے ہیں کہ شیراز بینک سے رقم نکلوا کر نکلا ہے تو دو تین لوگ گن پوائنٹ پر اس سے رقم چھیننے کی کوشش کرتے ہیں، شیراز گن ہونے کے باوجود اپنی جان پر کھیل کر روپے بچاتا ہے، ایکشن سسپنس میوزک، اور شیراز کو گن کے بٹ بھی مارتے ہیں زخمی بھی ہوتا ہے۔ مگر روپے نہیں لے جانے دیتا۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:29

مقام : شیراز کا اپارٹمنٹ

وقت : صبح

کردار : خالدہ۔شیراز

(دکھاتے ہیں کہ خالدہ کچن میں ناشتہ لگا رہی ہے، جبکہ ارسل Living میں گیند سے کھیل رہا ہے اور شیراز اٹھ کر الماری سے پیسے نکالتا ہے، اور آواز لگاتا ہے۔)

شیراز: خالدہ جلدی کرو، مجھے ٹائم سے ہاسپٹل پہنچنا ہے۔

خالدہ: جی بس لائی صاحب۔

(شیراز نوٹ لے کر جانے کیا سوچ کر مسکراتا ہے دکھاتے ہیں کہ خالدہ نے کچن میں پراٹھہ الٹا ہے Cut کر کے دکھاتے ہیں کہ ارسل بال کھیل رہا تھا گیند لڑھک کر سیڑھیوں کی طرف چلا گیا ہے۔ کیمرہ اس خالی منظر پر رہ جاتا ہے جہاں سے ارسل سیڑھیوں کی طرف گیا ہے۔)

(پھر دکھاتے ہیں کہ شیراز اور خالدہ پر دھم دھم ارسل کے گرنے کی آوازیں اور لیپ ہوتی

ہیں، دونوں شدید گھبرا کر باہر کی طرف جاتے ہیں۔)

شیراز: یہ کک......کیا ہوا......کیا ہوا ہے؟؟؟

خالدہ: یا اللہ خیر۔

(دونوں بھاگ کر Living میں آتے ہیں)

شیراز: ارسل......ارسل کہاں......ارسل کہاں ہے؟

خالدہ: ارسل صاحب......تو شاید......

شیراز: اوہ گاڈ......!!!

(دونوں سیڑھیوں کی طرف بھاگ کر جاتے ہیں، ماحول پر شیراز کی چیخ O/L ہوتی ہے۔)

شیراز: ارسل......ارسل میرے بیٹے، ارسل یہ...... یہ کک......کیا ہو گیا، ارسل۔ارسل۔

Freeze

☆......☆......☆

قسط نمبر 16

سین نمبر:01

مقام : شیراز کا اپارٹمنٹ
وقت : صبح
کردار : خالدہ۔شیراز،ارسل

(پچھلی قسط کے آخری سین کو جاری رکھتے ہوئے دکھاتے ہیں کہ ارسل گرا ہوا ہے اور خالدہ اور شیراز اس کے پیچھے آئے ہیں۔شیراز نے ارسل کو سیڑھیوں کے اوپر سے ارسل کو نیچے گرتے ہوئے دیکھا ہے اور تیزی سے نیچے کی طرف بھاگتا ہے۔)

شیراز: ارسل......ارسل میرے بیٹے۔ارسل آنکھیں کھولو۔ارسل۔

خالدہ: ارسل صاحب آنکھیں کھولیں ارسل صاحب، یا میرے اللہ یہ کیا ہو گیا ہے۔

شیراز: ارسل......ارسل......ہاسپٹل جانا پڑے گا۔

(شیراز ارسل کو اٹھا کر نیچے کی طرف بھاگتا ہے اور خالدہ بھی پیچھے پیچھے چلی جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:02

مقام : ہاسپٹل۔پارکنگ
وقت : دن
کردار : خالدہ۔شیراز،ارسل

(دکھاتے ہیں کہ شیراز ارسل کو لے کر رکشے سے تیزی سے نکلا ہے اور خالدہ بھی اس کے

ساتھ بھاگ رہی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:03

مقام : ہاسپٹل،کوریڈور
وقت : دن
کردار : خالدہ،شیراز،ارسل

(دکھاتے ہیں کہ شیراز کاریڈور میں ارسل کو لے کر بھاگ رہا ہے خالدہ پیچھے پیچھے پریشانی میں بھاگ رہی ہے ایک کمرے میں گھسنے لگتے ہیں تو پتہ لگتا ہے کہ دوسرے کمرے میں جانا ہے۔وہاں سے فوراً نکل کر دوسرے کمرے میں چلے جاتے ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:04

مقام : ہاسپٹل،ایمرجنسی
وقت : دن
کردار : ڈاکٹر،شیراز

(دکھاتے ہیں کہ ایمرجنسی کمرے سے ڈاکٹر نکلا ہے اس کے پیچھے پیچھے شیراز ہے۔)

ڈاکٹر: ابھی ہم اسے جانے نہیں دے سکتے۔اسے Observation میں رکھنا پڑے گا۔

شیراز: میرا ارسل ٹھیک تو ہے ناں۔ٹھیک تو ہے ناں میرا ارسل؟

ڈاکٹر: سیڑھیوں سے گرنے کی وجہ سے اتنی چوٹ نہیں لگی ہے،اصل مسئلہ وہی ٹیومر کا ہے۔میرا خیال ہے جلدی آپریشن کرنا پڑے گا۔بہتر یہی ہے کہ آپ بالکل انتظار نہ کریں۔

(دونوں چلے جا رہے ہیں اور ساتھ ساتھ گفتگو جاری ہے۔)

شیراز: کب......کب آپریٹ کریں گے؟؟؟

ڈاکٹر: میں ابھی فائنلی کچھ نہیں کہہ سکتا۔سینئر سرجن آئیں گے وہی آپ کو اس بارے میں بتا سکتے ہیں لیکن یہ طے ہے کہ۔He will also go for immediate o peration.

(دونوں ڈاکٹر کے کمرے کے دروازے تک پہنچ چکے ہیں۔)

شیراز: اب...... اب کیا کرنا ہے مجھے۔آپ سینئیر سرجن کو بلائیں ناں۔تاکہ وہ آکر فیصلہ کریں میرے ارسل کے بارے میں۔

ڈاکٹر: میں انہیں ایسے تو نہیں بلاسکتا۔وہ تو شام کو Routine Visit پر آئیں پر آئیں گے تبھی چیک کریں گے آپ کے بیٹے کو۔آپ جب تک اکاؤنٹس میں پیسے جمع کرادیں۔آجائیں میں Slip بنوا دیتا ہوں آپ کو۔

شیراز: جی......جی۔جی !!!

(دونوں ڈاکٹر کے کمرے میں داخل ہوتے ہیں ڈاکٹر سلپ بنانے لگتا ہے اور شیراز پریشان اور ڈسٹرب سا سامنے کھڑا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:05

مقام : ہسپتال۔کاؤنٹر،اکاؤنٹس

وقت : دن

کردار : شیراز،اکاؤنٹنٹ

☆......☆......☆

(دکھاتے ہیں کہ شیراز کاؤنٹر پر گیا ہے اور پیسے جمع کرا رہا ہے اس دوران شیراز پریشان اور ڈسٹرب الجھا ہوا لگ رہا ہے،اور پھر اٹھ کر بغیر کچھ سنے مڑ جاتا ہے تو اکاؤنٹس والا آواز لگاتا ہے۔)

اکاؤنٹنٹ: سر......سر جی......ایکسکیوزمی سر۔

(شیراز مڑتا ہے)

شیراز: ہوں......کک......کیا؟

اکاؤنٹنٹ: سر یہ پیسے دے دیئے ہیں آپ نے۔یہ رسید تو لیتے جائیں۔تین لاکھ روپے دیئے ہیں آپ نے،کوئی مذاق تو نہیں ہے۔

شیراز: ہوں۔

اکاؤنٹنٹ: جی یہ رسید آپ کی ہے اور...... یہ Slip اُدھر روم میں سسٹر کو دے دیں۔

(شیراز کھوئے کھوئے انداز میں رسید پکڑے نکل جاتا ہے،کیمرہ اکاؤنٹنٹ پر چلا جاتا ہے جو گردن ہلا کر افسوس کا اظہار کر رہا ہے اور حیرت کا بھی شیراز کی اس غیر حاضر دماغی پر۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:06

مقام : ہسپتال-ICU ارسل کا کمرہ

وقت : دن

کردار : خالدہ،شیراز،ارسل

(دکھاتے ہیں کہ کمرے میں ارسل بے ہوش پڑا ہے اس کو بہت سارے آلات لگے ہوئے ہیں جن سے آوازیں آرہی ہیں۔خالدہ پاس بیٹھی ہوئی ہے،شیراز اندر کمرے میں داخل ہوتا ہے۔اور بیٹے کو دیکھتا چلا جاتا ہے۔شیراز کی آنکھوں سے آنسو نکل کر گال پر لڑھک جاتے ہیں۔خالدہ شیراز کو لے کر سائیڈ پر آتی ہے۔اور کچھ بات کرنا چاہتی ہے۔)

خالدہ: کیا ہوا...... پیسے جمع کرادیئے؟

شیراز: ہوں۔جتنے تھے وہ تو کرادیئے۔

خالدہ: باقی......باقی پیسوں کا کیا ہوگا،بغیر پیسوں کے تو ڈاکٹر آپریشن نہیں کریں گے۔

(شیراز کے پاس اس بات کا کوئی جواب نہیں ہے)

شیراز: ہوں۔

خالدہ: رانیہ......رانیہ بیگم صاحبہ کو بتادیا آپ نے؟؟؟

شیراز: رانیہ کو......؟

خالدہ: ہاں،اتنی طبیعت خراب ہے ارسل صاحب کی اور......اتنا بڑا آپریشن ہے۔رانیہ بیگم صاحبہ کو تو بتانا ہی چاہیے آپ کو۔آخر کچھ بھی ہے وہ ماں ہیں ارسل صاحب کی۔ اس وقت ارسل صاحب کو ماں کی دعاؤں کی بھی سخت ضرورت ہے۔ہاں صاحب، ارسل صاحب کو سخت ضرورت ہے ماں کی دعاؤں کی۔

شیراز: ہوں۔

خالدہ: آپ...... آپ میری بات مانیں۔تو ابھی انہیں فون کردیں۔بلکہ فون نہ کریں وہ بہت پریشان ہوجائیں گی،آپ خود چلے جائیں،خود جاکر بتائیں ان کو۔آپ ابھی چلے جائیں اور ارسل صاحب کی ماں کو لے آئیں۔

شیراز: ہوں۔

(شیراز سوچتا ہے Pause دیتا ہے پھر باہر کی طرف نکلتا ہے،تو خالدہ بولتی ہے۔)

خالدہ: صاحب......!

(رک کر)

شیراز: ہوں۔

خالدہ: آپ برا نہ مانیں تو...... تو ایک بات کہوں۔ اگر ارسل صاحب کی زندگی کا معاملہ نہ ہوتا تو ہرگز نہ کہتی۔

شیراز: ہوں۔

خالدہ: وہ...... وہ صاحب، اگر پیسوں کا کہیں سے انتظام نہ ہو سکے تو...... رانیہ صاحبہ سے مانگ لیجئے گا۔ آخر کچھ بھی ہے، اپنے بیٹے کو وہ اس حالت میں نہیں دیکھ سکیں گی۔ آپ جھجکیے گا نہیں، کہہ دیجئے گا۔ اگر کہیں سے انتظام نہ ہو تو ارسل صاحب کی ماں سے مانگ لیجئے گا۔ بیٹے کی جان بچانے کے لئے ماں سے رقم مانگنے میں کیا شرم؟

(شیراز سوچتا رہ جاتا ہے، کیمرہ اس کے پریشان اور ڈسٹرب چہرے پر چارج کرتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:07

مقام : جاسم کا گھر۔ کھانے کی ٹیبل۔ رانیہ کا کمرہ

وقت : دن

کردار : جاسم، رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ اوی، تانیہ اور رانیہ خاموشی سے کھانا کھا رہے ہیں، کہ جاسم بھی آ جاتا ہے۔)

جاسم: اچھا ہو گیا کہ سب لوگ موجود ہیں۔ مجھے تم سب لوگوں سے کچھ بات کرنا تھی۔ خصوصاً اوی اور تانیہ سے۔

رانیہ: کک...... کیا...... کیا بات کرنے جا رہے ہو تم بچوں سے؟

جاسم: کچھ نہیں، میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ، میرے دونوں بچے بہت سمجھدار ہیں۔ کیوں بھئی؟ اس لئے میں ان سے Discuss کرنا چاہتا ہوں۔ اور میں نے تانیہ کو بھی سمجھایا تھا امیگریشن کے حوالے سے کہ......

رانیہ: بہتر ہے کہ ہم بچوں سے اس قسم کی باتیں نہ کریں جاسم۔

جاسم: کیوں...... کیوں نہ کروں۔ یہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ایک مجبوری تھی، اور ہمیں اسے ڈسکس کرنا چاہیے۔ اپنے بچوں کو سمجھانا چاہیے۔ اس لئے میں نے تانیہ سے پہلے بھی بات

کی تھی، اور ابھی بھی۔

رانیہ: تانیہ اور اوی۔ تم دونوں اٹھو اور اپنے کمرے میں چلے جاؤ۔ میں آ کر کھانا کھلاتی ہوں تم کو۔ چلو۔

جاسم: رک جاؤ، تانیہ اور اوی کہیں نہیں جائیں گے، تانیہ اور اوی کہیں نہیں جائیں گے۔ یہیں رہیں گے، مجھے بات کرنا ہے، ڈسکس کرنا ہے۔

رانیہ: جاسم تم...... یہ ٹھیک نہیں کر رہے ہو۔ This is,,This is not fair.. ٹھیک نہیں ہے یہ۔ معصوم بچوں کے ذہن خراب کرنے والی بات ہے یہ۔

(رانیہ غصے میں بات کر کے اٹھ کر جانے لگتی ہے تو جاسم غصے سے اونچا بولتا ہے۔)

جاسم: سنو...... رانیہ...... رانیہ...... رانیہ سنو.....Dammn it تم دونوں یہیں بیٹھو، خبردار! جو کوئی بھی یہاں سے ہلا تو۔

(اور جاسم بچوں کو ڈانٹ کر اندر کمرے کی طرف بڑھ جاتا ہے، بچے کھانا چھوڑ کر سہم جاتے ہیں، دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں، اندر کمرے میں جاسم اور رانیہ کی لڑائی کی آواز O.L ہو رہی ہے۔)

جاسم: This is too much Raniya,,,۔

رانیہ: کیوں؟...... کیا کیا ہے میں نے۔ کیا کیا ہے میں نے؟ بلکہ یہی بات مجھے تم سے کرنی چاہیے تھی، This is too much...

جاسم: تم کہنا کیا چاہتی ہو، میں اپنے بچوں سے اب بات بھی نہیں کر سکتا۔ ان سے ڈائیلاگ بھی نہیں کر سکتا؟ سمجھا بھی نہیں سکتا انہیں؟

رانیہ: میں نے اس قسم کی کسی چیز کو منع نہیں کیا ہے تمہیں۔ لیکن تم چاہے کچھ بھی کر لو میں تمہیں صاف صاف بتا چکی ہوں کہ میں اپنی بیٹی تانیہ کو اکیلا چھوڑ کر ہرگز، ہرگز نہیں جاؤں گی۔ نہیں جاؤں گی...... نہیں جاؤں گی۔

جاسم: یہی پرابلم ہے تمہارا...... یہی تمہارا پرابلم ہے۔ جب سے...... جب سے امیگریشن کا مسئلہ ہوا ہے، تم...... تم نے اپنا، پرایہ کرنا شروع کر دیا ہے۔

رانیہ: اپنا...... اپنا پرایہ میں نے شروع کر دیا ہے یا تم نے؟

(بچوں کے کلوزز، کہ وہ یہ گفتگو سن کر پریشان ہو رہے ہیں۔ اور سہم رہے ہیں۔)

جاسم: نہیں...... میں نے تو...... میں نے تو کبھی اپنا پرایہ نہیں کہا۔ ایک لمحے کے لئے نہیں، اور تانیہ کو اپنی سگی بیٹی ہی سمجھ کر اسے بھی اور تمہیں بھی سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ ایک لمحے

کو بھی نہیں سوچا کہ وہ میری بیٹی نہیں ہے اور اوی میری سگی اولاد ہے۔

رانیہ: اگر...... اگر ایسا نہیں سمجھا تو کس طرح ہم اسے چھوڑ کر جا سکتے ہیں؟ بولو، آخر اوی کو تو چھوڑ کر نہیں جا رہے ہیں ہم۔ ہوں؟

جاسم: تم اگر صرف بحث کرتی رہو گی تو کبھی اس مسئلے کا حل نہیں نکلے گا۔ تم اچھی طرح جانتی ہو کہ اوی کو نہ چھوڑ کر جانا، اور تانیہ کو چھوڑ کر جانا میری خوشی نہیں ہے۔ میری مجبوری ہے تانیہ کو چھوڑ کر جانا۔ میں تانیہ کو اپنی خوشی سے نہیں چھوڑ کر جا رہا۔

(بچے ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں اندر سے اونچی آوازیں لڑائی کی آ رہی ہیں، وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں چلے جاتے ہیں۔ لڑائی کی آوازیں ابھی تک اوور لیپ ہو رہی ہیں۔)

رانیہ: بہرحال، میں تم سے مزید اس معاملے پر بحث نہیں کرنا چاہتی، میں تمہیں اپنا فیصلہ سنا ہوں جاسم، لیکن میں کسی صورت بھی تانیہ کو اکیلے چھوڑ کر نہیں جاؤں گی، نہیں جاؤں گی۔

جاسم: God, تم...... تم اتنی ضدی عورت ہو گی رانیہ۔ آئی ایم سوری مجھے اس کا بالکل بھی اندازہ نہیں تھا۔ تم سے تو کوئی بات ہو ہی نہیں سکتی۔ تم سے تو بات کرنا ہی بے کار ہے، جیسے.. جیسے چکنے گھڑے پر سے کوئی پانی پھینکتا ہے اور بس......!

(جاسم غصے سے کمرے سے باہر نکلتا ہے اور زور سے دروازہ مار کر نکلتا ہے۔ اور لونگ میں ہوتا ہوا غصے سے باہر نکل جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:08

مقام : جاسم کا گھر۔ کار پورچ

وقت : دن

کردار : جاسم

(دکھاتے ہیں کہ جاسم غصے میں کمرے سے باہر نکلا ہے تیزی سے گاڑی نکال کر لے گیا ہے، گویا کافی غصے اور ٹینشن میں ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:09

مقام : جاسم کا گھر۔ وہی کمرہ جس میں جھگڑا ہو رہا تھا۔

وقت : دن

کردار : رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ رانیہ رو رہی ہے اور خود کلامی کر رہی ہے۔)

رانیہ: (خود کلامی) اوہ میرے اللہ، کہاں چلی جاؤں، زندگی میں ایک پل بھی سکون نہیں ملا ایک مصیبت ختم ہوتی ہے چند پل کا سکون ملتا ہے کہ دوسری مصیبت آ کر سر پر کھڑی ہو جاتی ہے۔ کیا کروں میرے مالک......اوہ......

(رانیہ کے آنسو نکل رہے ہیں)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:10

مقام : جاسم کا گھر۔ گھر کے سامنے

وقت : دن

کردار : شیراز

(دکھاتے ہیں کہ جاسم کے گھر کے سامنے آٹو رکشہ آ کر رکا ہے شیراز اترا ہے اور اس نے آ کر جاسم کے گھر کے دروازے پر بیل دی ہے۔ اور کسی کے آنے کا انتظار کر رہا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:11

مقام : جاسم کا گھر۔ وہ کمرہ جہاں رانیہ موجود ہے

وقت : دن

کردار : رانیہ، ملازمہ

(دکھاتے ہیں کہ رانیہ جاسم سے ہونے والی تلخی سے رو رہی ہے اس کے آنسو نکل رہے ہیں، کہ دروازے پر Knock ہوتی ہے۔)

ملازمہ: بی بی جی...... بی بی جی۔

(رانیہ آنسو پونچھ کر خود کو کمپوز کر کے)

رانیہ: ہوں۔ آجاؤ...... آؤ۔

ملازمہ: بی بی جی،۔ وہ شیراز صاحب آپ سے ملنے آئے ہیں۔

رانیہ: شیراز......؟ شیراز؟

ملازمہ: جی...... وہ کہہ رہے ہیں کہ جی ضروری بات کرنی ہے آپ سے، کوئی ایمرجنسی ہے۔

رانیہ: ایمرجنسی؟؟؟

ملازمہ: ہاں جی...... کافی پریشان بھی لگ رہے ہیں۔ میں نے ڈرائنگ روم میں بٹھا دیا ہے جی،

رانیہ: ہوں...... ٹھیک ہے میں آتی ہوں۔

(ملازمہ نکل جاتی ہے تو رانیہ اپنے آنسو پونچھ کر اپنے آپ کو کمپوز کر کے باہر نکل جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:12

مقام : جاسم کا گھر۔ ڈرائنگ روم

وقت : دن

کردار : شیراز، رانیہ

(شیراز پریشان کھڑا ہاتھ مل رہا ہے کہ رانیہ داخل ہوتی ہے۔)

رانیہ: کک...... کیا بات ہے، ملازمہ بتا رہی تھی کہ ایمرجنسی ہے کچھ۔

شیراز: ہاں...... ہاں...... وہ ارسل کی طبیعت،

رانیہ: کک...... کیا...... کیا ہوا ارسل کی طبیعت کو۔ ٹھیک تو ہے ناں میرا بیٹا۔ کک کیا ہوا ہے ارسل کو؟

شیراز: آپریشن...... آپریشن ہے اس کا۔

رانیہ: آپریشن؟ اوہ میرے اللہ۔ آپریشن کس چیز کا؟؟؟

شیراز: وہ رانیہ...... رانیہ ہمارے ارسل کو تمہاری دعاؤں کی سخت ضرورت ہے۔

رانیہ: کیا ہوا ہے میرے ارسل کو شیراز۔ بولو ناں۔ تم بولتے کیوں نہیں ہو؟ میرا ارسل ٹھیک تو ہے ناں۔ بولو شیراز...... بولو۔

شیراز: ارسل...... ہمارے ارسل کو...... برین ٹیومر ہو گیا ہے۔

(رانیہ کے لئے یہ سننا مشکل ہوتا ہے وہ سر پکڑ کر پیروں کے بے جان ہونے سے بیٹھتی چلی

جاتی ہے، آنسو نکل رہے ہیں، ہونٹ کاٹ کر آنسو روکنے کی کوشش کر رہی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:13

مقام : ہسپتال، کوریڈور

وقت : دن

کردار : شیراز، رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ کاریڈور کا دروازہ زور سے کھلا ہے اور رانیہ اور شیراز اندر داخل ہوئے ہیں دونوں دوڑتے ہوئے اندر داخل ہو رہے ہیں، اسی کمرے کی طرف جا رہے ہیں جدھر ارسل کا کمرہ ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:14

مقام : ہسپتال، ارسل کا کمرہ

وقت : دن

کردار : شیراز، رانیہ، ارسل

(دکھاتے ہیں کہ ارسل کے کمرے میں رانیہ اور شیراز داخل ہوئے ہیں۔ رانیہ کی ارسل کو شیشوں میں سے دیکھ کر حالت غیر ہو گئی ہے منہ سے ایک سسکی سی نکل آتی ہے۔)

رانیہ: یا...... یا میرے اللہ، میرا ارسل...... GOD

(رانیہ مشکل سے منہ پر ہاتھ رکھ کر دھیرے دھیرے آگے بڑھ رہی ہے اور آگے بڑھ کر بچے کا ہاتھ پکڑ کر گالوں سے آنکھوں سے لگا لیتی ہے اور بری طرح سے بہنے والے آنسو کنٹرول کرتی ہے کیمرہ رانیہ اور ارسل پر چارج کرتا چلا جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:15

مقام : ہسپتال- ارسل کے کمرے کا باہر کا حصہ

وقت : دن

کردار : شیراز،رانیہ،خالدہ

(دکھاتے ہیں کہ شیراز کمرے سے باہر کھڑا ہے، اور خالدہ بھی، رانیہ آنسو پونچھتی ہوئی باہر نکل آتی ہے۔)

رانیہ: کیا......کیا کہتے ہیں ڈاکٹر......؟؟؟

شیراز: ڈاکٹرز کہتے ہیں کہ......آپریشن......آپریشن کامیاب بھی ہوسکتا ہے اور......

رانیہ: اور......اور کیا؟ کتنے فیصد چانسز ہیں آپریشن کی کامیابی کے؟

شیراز: ابھی...... ابھی ڈاکٹرز پُرامید ہیں۔ٹیومر بھی اپروچ ایبل ہے۔آپریٹ ہوسکتا ہے لیکن......

رانیہ: اوہ میرے اللہ۔

(نرس آجاتی ہے)

نرس: شیراز صاحب۔

شیراز: جی۔

نرس: آپ ہی ہیں ناں اس بچے کے فادر......؟

شیراز: جی جی۔میں ہی اس کا فادر ہوں۔کک کیا بات ہے۔خیریت تو ہے ناں؟

نرس: جی وہ ڈاکٹر ارسلان کہہ رہے ہیں کہ آپ کو بتادوں کہ...... بورڈ نے decide کیا ہے کہ Friday کو آپریٹ کریں گے بچے کو۔

شیراز: اوہ۔

نرس: ایک تو ڈاکٹر ارسلان کہہ رہے تھے کہ آپ انہیں مل لیں۔دوسرا یہ کہ باقی رقم جو رہ گئی ہے وہ کل شام تک آپ کو جمع کرانی ہوگی۔

شیراز: کل......کل شام......کل شام تک؟؟؟

نرس: جی۔انہوں نے کہا تھا کہ میں آپ کو بتادوں، کہ کل شام تک اگر سارے پیسے جمع نہیں ہوتے ہیں تو آپریشن نہیں ہوسکے گا۔اور پھر یہ بھی پتہ نہیں ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی دوبارہ date کب ملتی ہے۔اوکے جی۔

شیراز: جی جی......جی!!!

(نرس چلی جاتی ہے تو شیراز کو رانیہ سوالیہ نظروں سے دیکھتی ہے شیراز نظریں چرالیتا ہے۔)

شیراز: وہ میں......میں ذرا ڈاکٹر ارسلان سے مل کرآتا ہوں۔آتا ہوں میں۔

(شیراز گھبرایا گھبرایا ہوا سا نکل جاتا ہے سوچتی ہوئی پریشان رانیہ رہ جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:16

مقام : ہسپتال،ارسل کا کمرہ

وقت : دن

کردار : ارسل،خالدہ،نرس

(دکھاتے ہیں کہ ارسل بے ہوش پڑا ہے آنکھیں بند ہیں۔کوئی نرس اس کی ڈرپ میں کوئی انجکشن وغیرہ مکس کررہی ہے۔خالدہ اداس آنکھوں سے ارسل کو دیکھ رہی ہے۔)

Cut or Dissolve

☆......☆......☆

سین نمبر:17

مقام : ہسپتال،کوریڈور،ارسل کے کمرے کے باہر

وقت : دن

کردار : رانیہ،شیراز

رانیہ: مجھے لگتا ہے کہ تم مجھ سے کوئی بات کرنا چاہ رہے ہو۔کچھ کہنا چاہ رہے ہو مجھ سے، کہو کیا بات ہے؟

شیراز: میں...... میں شاید یہ بات کبھی نہ کرتا۔اگر ارسل...... ارسل کی زندگی کا معاملہ نہ ہوتا، اگر میری زندگی کا معاملہ ہوتا تو کبھی تم سے نہ کہتا۔خاموشی سے آنکھیں بند کرکے مٹی اوڑھ کر سو جاتا، لیکن کبھی تم سے نہ کہتا۔لیکن یہ میری زندگی کا نہیں، میرے ارسل کی زندگی کا معاملہ ہے۔

رانیہ: تم کہو جو کہنا ہے...... کہو...... کیا بات ہے؟ اور تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں اپنے ارسل کے لئے اپنی جان بھی دے سکتی ہوں۔

شیراز: میں نے بازار میں...... ہر جگہ جا کر اپنی قیمت بھی لگوانے کی کوشش کی لیکن میں تین لاکھ سے زیادہ نہیں کرسکا۔سرمایہ دارانہ نظام کی اس منڈی میں، میرے دام بہت گر چکے ہیں۔ساری دولت۔سب کچھ پر وہ...... مہرو قبضہ کرچکی ہے۔میرے پاس اپنے بیٹے

کو بچانے کے لئے ،اس کے آپریشن کے لئے مزید سات لاکھ روپے نہیں ہیں۔اور میں اپنے بیٹے کو یوں آپریشن کے بغیر مرتا نہیں دیکھ سکتا۔میں کچھ نہیں کرسکتا اس کے لئے ،میں کیسا باپ ہوں۔کیسا باپ ہوں میں۔میں اپنے بیٹے کے لئے کچھ بھی نہیں کرسکتا۔

(شیراز رو پڑتا ہے رانیہ مشکل سے آنسو روک کر خود کو کمپوز کو کے حوصلہ کر کے بات کرتی ہے۔)

رانیہ: ٹھہری۔میری آج کل کچھ ایسی مجبوری چل رہی ہے کہ۔میں جاسم سے نہیں مانگ سکتی۔لیکن میرے پاس اپنی جیولری ہے جو میری ہے۔تم......تم میرے ساتھ چلو، تم اسے بیچ کر جو ہوسکتا ہے وہ رقم تو جمع کراؤ ناں یہاں آ کر۔اگر کچھ کمی ہوئی تو پھر دیکھیں گے۔ہوں؟

شیراز: ہوں۔

رانیہ: آجاؤ۔پھر وقت...... وقت بھی زیادہ نہیں ہے ہمارے پاس۔ابھی......ابھی مارکیٹ میں جا کر اسے بیچنا بھی ہوگا تمہیں۔

شیراز: ہوں...... میں خالدہ کو بتا کر آتا ہوں۔

(شیراز خالدہ کو بتانے کی طرف چلا جاتا ہے اور کیمرہ پریشان سی رانیہ پر چارج کرتا چلا جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:18

مقام : جاسم کا آفس،جاسم کا کمرہ
وقت : دن
کردار : جاسم۔سیکریٹری

(دکھاتے ہیں کہ جاسم کے سامنے اس کی سیکریٹری کچھ فائلیں لاتی ہے اور سائن کروا رہی ہے۔)

سیکریٹری: یہ چیکس پر بھی سائن چاہیے تھے آپ کے......

جاسم: بس۔میں اس وقت کچھ Upset ہوں۔تم یہ سارا کام شام میں کروالینا مجھ سے۔اوکے؟

سیکریٹری: جی سر۔

(جانے لگتی ہے تو کچھ خیال آتا ہے)

سیکریٹری: سر وہ کینیڈین امیگریشن والوں کی Mail بھی آئی تھی آپ کے اکاؤنٹ میں۔

جاسم: ہوں......کیا......کیا ہے اس میں؟

سیکریٹری: وہ کہتے ہیں کہ کچھ ڈاکومنٹس آپ نے سائن کرا کے بھجوانے تھے،اس کا Reminder تھا۔

جاسم: ہوں۔انہیں لکھ دو کہ دو تین دن میں بھجوادوں گا۔

سیکریٹری: جی سر۔

(سیکریٹری نکل جاتی ہے تو جاسم سر پکڑ کر دباتا ہے جیسے اس کے سر میں درد ہو رہا ہو۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:19

مقام : جاسم کا گھر۔رانیہ کا بیڈروم
وقت : دن
کردار : رانیہ

(رانیہ الماری سے اپنی جیولری نکال رہی ہے پھر یہ ایک تھیلے میں ڈال کر سارے باکس اٹھا کر اپنے کمرے سے نکل جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:20

مقام : جاسم کا گھر،ڈرائنگ روم
وقت : دن
کردار : رانیہ،شیراز

(دکھاتے ہیں کہ رانیہ جیولری لے کر ڈرائنگ روم میں آتی ہے اور شیراز کو دیتی ہے۔)

رانیہ: یہ لو۔

شیراز: رانیہ،ایک بات کہوں۔میں بہت بُرا انسان ہوں۔بہت برا ہوں میں،اور تم بہت اچھی ہو اور میں...... میں واقعی...... مجھ جیسا چھوٹا انسان تمہیں Deserve ہی نہیں کرتا تھا،میرے ساتھ جو ہوا،جس طرح وقت نے مجھے برباد کیا۔بلکہ جس طرح میں نے خود کو برباد کیا، مجھے اسی طرح ہی برباد ہونا چاہیے تھا،میں اسی قابل تھا،اسی قابل تھا میں۔میں بہت بُرا ہوں۔تم بہت اچھی ہو رانیہ۔لیکن۔میری برائی،میری بربادی کی سزا مجھے...... مجھے یوں

ارسل کی جدائی۔

رانیہ: اللہ نہ کرے شیراز۔

شیراز: ارسل کو میرے حصے کی سزا کیوں۔اس معصوم کا کیا قصور ہے؟ وہ تو بہت پاکیزہ، بہت معصوم روح ہے۔میری غلطیوں کی سزا میرا ارسل کیوں بھگت رہا ہے رانیہ؟ کیوں بھگت رہا ہے۔ہمارا ارسل...... ہمارا ارسل ٹھیک ہوجائے گا ناں رانیہ۔رانیہ ہمارا ارسل ٹھیک ہوجائے گا ناں؟

رانیہ: ہاں......ہاں ہمارا...... ہمارا ارسل اللہ نے چاہا تو......تو بالکل ٹھیک ہوجائے گا۔

رانیہ: بالکل ٹھیک ہوجائے گا ہمارا ارسل۔

شیراز: ہمارے ارسل کو کچھ نہیں ہوگا ناں۔رانیہ ہمارے ارسل کو کچھ نہیں ہوگا ناں؟

رانیہ: ہاں......ہاں ہمارے ارسل کو کچھ نہیں ہوگا۔کچھ نہیں ہوگا ہمارے ارسل کو۔

(دونوں رو پڑتے ہیں شیراز آنسو پونچھ کر خود کو کمپوز کرتا ہے۔)

شیراز: میں...... میں چلوں گا، تم دعا کرنا رانیہ۔اللہ تعالیٰ کو اگر مجھ سے حساب ہی چکتا کرنا ہے تو مجھے اٹھالے۔میری جان لے لے لیکن، میرے ارسل کو ٹھیک کردے۔ورنہ میں تو ویسے ہی مرجاؤں گا۔میں اپنے ارسل کے بغیر نہیں رہ سکتا۔

(فوراً دوبارہ آنسو پونچھ کر)

شیراز: چلوں گا......چلوں گا میں، مجھے ابھی انہیں بیچ کر ہاسپٹل بھی جانا ہے۔چلوں گا میں

(پھر دروازے پر پہنچ کر رکتا ہے)

شیراز: رانیہ، تمہارا...... تمہارا شکریہ۔میں، میں ساری زندگی تمہاری چاکری کرتا رہوں ناں تب بھی تمہارا قرض نہیں اتار سکوں گا شکریہ اور...... اور میں بہت برا ہوں رانیہ، میں نے بہت زیادتیاں کی ہیں تمہارے ساتھ۔بہت ظلم کیا ہے میں نے، میں اس لائق تو نہیں ہوں کہ مجھ پر رحم کیا جائے لیکن اگر ہوسکے...... تو مجھے معاف کردینا۔مجھے معاف کردینا رانیہ۔

(اور نکل جاتا ہے رانیہ مشکل سے آنسو روکتی ہے، دکھی رانیہ مزید دکھی ہوجاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:21

مقام : جاسم کا گھر، پورچ، بیرونی حصہ

وقت : دن

کردار : شیراز، جاسم

(دکھاتے ہیں کہ شیراز گھر سے نکل رہا ہے تھیلے میں لے کر جیولری کہ جاسم کی گاڑی آجاتی ہے، جاسم بغور خاص نظروں سے شیراز کو جاتے ہوئے دیکھ رہا ہے۔اور مڑ کر دیکھتا ہے اور گاڑی گھر کے اندر لے جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:22

مقام : جاسم کا گھر، Living

وقت : دن

کردار : جاسم، رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ جاسم گھر میں داخل ہوا ہے تو ڈرائنگ روم سے نکلتی ہوئی رانیہ اور جاسم کی نظریں ملتی ہیں لیکن دونوں میں سے کوئی بات نہیں کرتا۔اور رانیہ جاسم کو دیکھتی ہوئی گھر کے اندر کی جانب چلی جاتی ہے جاسم بھی محسوس کرتا ہے سنجیدہ سا ہے۔غصے میں رانیہ کو دیکھتا رہ جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:23

مقام : جیولری شاپ

وقت : دن

کردار : شیراز، دوکاندار

(شیراز جیولری دے چکا ہے دوکاندار گفتگو کر رہا ہے۔)

دوکاندار: بس۔میں تین لاکھ ہی دے سکوں گا اس کا۔

شیراز: تین لاکھ تو بہت کم ہیں۔مجھے تو سات لاکھ روپے چاہیں، میری ضرورت پوری نہیں ہوگی اس سے۔کم ہیں۔

دوکاندار: اچھا...... وہ تو ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ شیراز صاحب، لیکن میں تو وہی قیمت دوں گا ناں جو آپ کے مال کی ہوگی۔ضرورت والی بات تو الگ ہے ناں۔

شیراز: لیکن یہ...... یہ تو بہت کم۔

دوکاندار: یہ لیں آپ کی خاطر، آپ سے اتنا پرانا تعلق ہے اس لئے پچیس ہزار اور بڑھا دیتا ہوں۔ یہ لے لیجئے سوا تین لاکھ۔

شیراز: یہ...... یہ چیک کیوں دے رہے ہیں۔ مجھے تو کیش چاہیے۔ مجھے ابھی ہاسپٹل میں رقم جمع کرانی ہے۔

دوکاندار: کیش کدھر شیراز صاحب، کیش تو پوری مارکیٹ میں کسی کے پاس نہیں ہوگا۔ لوگ تو آپ کو اگلے مہینے کا چیک دیں گے تا کہ مال نکل جائے تو آپ کو Payment کر دیں۔ لیکن میں آپ کو پرانے تعلق کی وجہ سے کل کا چیک دے رہا ہوں۔ آج کا تو دن ہے، صبح کیش ہو جائے گا۔

شیراز: ہوں۔

(دوکاندار چیک کاٹ رہا ہے۔ شیراز پریشان سا افسردہ اس کو دیکھ رہا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر: 24

مقام : جاسم کا گھر۔ جاسم کا بیڈروم

وقت : رات

کردار : جاسم۔ رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ جاسم اور رانیہ بیڈروم میں ایک ہی بیڈ پر بیٹھے ہیں۔ بیڈ پر ایک دوسرے سے کروٹ لیے خفا خفا سے ہیں۔ ایسے میں رانیہ فلیش بیک میں چلی جاتی ہے۔)

Flash Back Start

(ماضی میں، واش روم میں ٹب میں فوم بنا کر ارسل کو رانیہ نہلا رہی تھی، اور ارسل بہ
تھا اور خوب پانی میں ہاتھ مار کر چھپاک چھپاک کر رہا تھا۔ اور فوم اترا رہا ہے۔)

رانیہ: ارے کیا کر رہے ہو ارسل، ارے نہیں کرو ارسل، نہیں کرو ارسل بیٹا۔ سارے پا
رہے ہو ارسل۔

ارسل: اچھا لگ رہا ہے ممی...... ھاھا...... ھاھا...... ھا۔ ھا!!!

(ارسل ماں کے ساتھ اٹھکیلیاں کر رہا ہے، خوب پانی اترا رہا ہے، اور فوم اترا رہا ہے۔)

Flash Back End

موجودہ صورتحال پر

فلیش بیک سے واپس آتے ہیں تو دکھاتے ہیں کہ رانیہ کے آنسو اس کے گالوں پر لڑھک رہے ہیں۔ رانیہ بستر سے اٹھ بیٹھی ہے، اور دیکھتی ہے کہ جاسم سو چکا ہے۔ رانیہ اٹھ کر Move لیتی ہے اور دوبارہ سوچتی چلی جاتی ہے ہونٹ دبا کر سسکیاں روکتی ہے۔)

(دکھاتے ہیں کہ رانیہ دوبارہ فلیش بیک میں چلی گئی ہے۔)

Flash Back Start

(اس مرتبہ Bang کے ساتھ ارسل کا وہ چہرہ اور منظر سامنے نظر آتا ہے جس میں وہ ہسپتال میں ہے اور آکسیجن ماسک لگا ہے۔ اور مشینوں میں لیٹا ہوا ہے رانیہ کو ارسل کی وہ حالت یاد آ رہی ہے مشینوں کی آواز ماحول میں گونج رہی ہے۔)

Flash Back End

(دکھاتے ہیں کہ رانیہ واپس موجودہ صورتحال، جس میں جاسم کے ساتھ کمرے میں ہے۔ آتے ہیں اور دکھاتے ہیں کہ جاسم سو رہا ہے اور رانیہ پچھلے فلیش بیک کے تاثر سے گھبرا کر اپنا موبائل اٹھاتی ہے اور پریشان ہو کر فون ملاتی ہے ارسل کے کمرے میں موبائل ہے اور موبائل Vibrate پر لگا ہوا ہے۔ ارسل بے ہوش پڑا ہے کمرے میں کوئی نہیں ہے۔ موبائل Move کر رہا ہے رانیہ انتظار کرتی ہے مگر شیراز فون نہیں اٹھاتا ہے (شیراز کا، ارسل کا کمرہ ضرور Shoot کریں) دو تین بار ملاتی ہے مگر شیراز کمرے میں ہی نہیں ہے، موبائل Vibrate کر رہا ہے۔ رانیہ گھبرا کر مزید پریشان ہو جاتی ہے اور فون سائیڈ پر رکھ کر واش روم کی طرف بڑھ جاتی ہے۔ رانیہ کافی گھبرا گئی ہے اور پریشان بھی ہو گئی ہے۔ واش روم کا دروازہ بند کرتی ہے اندر جا کر۔)

Intercut

☆......☆......☆

سین نمبر: 25

مقام : ہسپتال، ارسل کا کمرہ
جاسم کا گھر۔ واش روم، جاسم کا کمرہ

وقت : رات

کردار : جاسم۔ رانیہ، شیراز

(دکھاتے ہیں کہ شیراز ارسل کے کمرے میں آیا ہے ارسل کو پیار سے دیکھا ہے، اس دوران اس کی نظر موبائل پر پڑی ہے Missed call کا سائن دیکھ کر فون اٹھاتا ہے اور پھر جان کر کہ رانیہ کا فون تھا، شیراز رانیہ کو فون کرتا ہے۔)

(Cut کر کے دکھاتے ہیں کہ رانیہ واش روم میں پانی کھول کر رو رہی ہے۔اور چہرے پر پانی ڈال رہی ہے بری طرح چہرے کو دھو رہی ہے ، اور ارسل کو یاد کر کے رو رہی ہے۔رانیہ کا رونا اور پانی کا شور۔)

(Cut کر کے دکھاتے ہیں کہ کمرے میں رانیہ کے فون پر شیراز کی بیل ہو رہی ہے اور جاسم جس کی آنکھ لگی ہوئی تھی اٹھ جاتا ہے ادھر اُدھر دیکھتا ہے رانیہ نہیں ہے۔تو اٹھ کر فون کی طرف بڑھتا ہے اور فون اٹھا لیتا ہے شیراز کا نام Blink ہو رہا ہے،فون آن کر کے کان سے لگاتا ہے۔)

شیراز: ہیلو۔رانیہ...... ہیلو رانیہ میری آواز آ رہی ہے تمہیں۔تم نے کال کی تھی ابھی ،ہیلو۔رانیہ ہیلو۔

(اور جاسم سوچتا رہ جاتا ہے صرف سنتا ہے بولتا کچھ نہیں۔اس دوران شیراز فون کاٹ کر دوبارہ ملاتا ہے شیراز فون اپنی جگہ پر رکھ دیتا ہے اور لیٹ کر کروٹ لیتے ہوئے اس فون کو Blink کرتے ہوئے دیکھ رہا ہے۔کیمرہ کبھی جاسم کبھی بلنک کرتے فون پر چارج کرتا ہے۔)

Intercut

☆......☆......☆

سین نمبر:26

مقام : جاسم کا گھر۔واش روم

وقت : رات

کردار : رانیہ

(دکھاتے ہیں ہیں کہ رانیہ Sink پر جھکی ہوئی ہے اور اس نے پانی بند کیا ہے چہرے پر سے پانی ٹپک رہا ہے تو اب شور کم ہونے پر رانیہ کو کمرے سے موبائل کے بجنے کی آواز آتی ہے۔رانیہ چہرے پر ہاتھ مار کر،تا کہ پانی خشک ہو جائے ،تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:27

مقام : جاسم کا گھر- جاسم کا کمرہ- ہسپتال- ارسل کا کمرہ

وقت : رات

کردار : رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ رانیہ کمرے میں آتی ہے تو فون بج رہا ہے اور بند ہو جاتا ہے،رانیہ دیکھتی ہے تو شیراز کی Missed calls ہیں۔رانیہ ایک نظر جاسم پر ڈال کر کمرے سے باہر چلی جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:28

مقام : جاسم کے کمرے کے اندر، باہر، ہسپتال- ارسل کا کمرہ

وقت : رات

کردار : رانیہ، جاسم، شیراز

(دکھاتے ہیں کہ رانیہ باہر گئی ہے مگر کمرے کی کھڑکی یا دروازے سے رانیہ جاسم کو نظر آ رہی ہے۔)

(شیراز اور رانیہ کی گفتگو ہو رہی ہے)

رانیہ: ہیلو......ہاں شیراز کک......کیسی طبیعت ہے ارسل کی؟

شیراز: ابھی......ابھی تو ویسی ہی ہے۔

رانیہ: ہوش......ہوش آ گیا کہ......

شیراز: درمیان میں تھوڑی دیر کو آنکھیں کھولی تھیں مگر پھر Coma میں چلا گیا ہے۔

(دکھاتے ہیں کہ شیراز اور رانیہ باتیں کر رہے ہیں کیمرہ Move کرتا ہوا ہے کمرے میں چلا جاتا ہے کہ جاسم اٹھ کر کھڑکی یا دروازے کے پاس آ گیا ہے۔اور رانیہ کو گفتگو کرتے ہوئے دیکھ کر شک میں مبتلا ہوتا چلا جا رہا ہے۔جاسم کی اس کیفیت پر کیمرہ جاسم پر چارج کرتا چلا جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:29

مقام : ہسپتال۔ارسل کا کمرہ

وقت : دن

کردار : رانیہ، شیراز

(دکھاتے ہیں کہ ارسل کے کمرے میں شیراز ارسل کو کچھ کھلا رہا ہے۔ یا پلا رہا ہے، ارسل کو ہوش آچکا ہے کہ دروازے سے رانیہ نمودار ہوتی ہے۔)

رانیہ: ارسل......میرا بیٹا۔

ارسل: ممی......!!!

(شیراز پیچھے ہٹ جاتا ہے رانیہ ارسل کو پیار کرتی ہے اور گلے لگالیتی ہے۔ ارسل ماں کو دیکھ کر خوش ہوجاتا ہے۔ شیراز دروازے کے پاس چلا جاتا ہے رانیہ اور ارسل آپس میں باتیں کررہے ہیں۔ پیار کررہے ہیں، رانیہ ارسل پر جھکی ہوئی ہے شیراز کی آنکھوں میں سارا منظر دیکھ کر آنسو آجاتے ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:30

مقام : جاسم کا آفس، جاسم کا کمرہ

وقت : دن

کردار : جاسم، ملازمہ

(جاسم رات کے بارے میں سوچ رہا ہے اور پریشان ہے، کمرے میں Move لیتا ہے، پھر کچھ خیال آتا ہے تو آگے بڑھ کر گھر کا فون ملاتا ہے دوسری طرف ملازمہ نے فون اٹھایا ہے۔)

جاسم: ہیلو۔

ملازمہ: جی السلام علیکم صاحب۔

جاسم: ہاں......رانیہ بی بی کدھر ہیں؟؟؟

ملازمہ: جی۔ وہ تو گھر پہ نہیں ہیں۔

جاسم: گھر پہ نہیں ہیں۔ کہاں گئی ہیں؟

ملازمہ: کچھ نہیں بتایا جی۔ میں نے پوچھا تو کہہ رہی تھیں۔ ایک گھنٹے تک آجائیں گی۔

(جاسم یہ سن کر فون رکھ دیتا ہے پھر کچھ خیال آتا ہے تو شاید رانیہ کا نمبر ڈائل کرنے لگتا ہے مگر پھر رک جاتا ہے۔ اور خود کلامی کرتا ہے۔)

جاسم: (خود کلامی) رانیہ......رانیہ کدھر گئی ہوگی اس وقت؟؟؟

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:31

مقام : ہسپتال، ارسل کا کمرہ

وقت : دن

کردار : شیراز، نرس، رانیہ، ارسل

(دکھاتے ہیں کہ ارسل کے کمرے میں رانیہ پیار کررہی ہے۔ شیراز سائیڈ پر کھڑا ہے کہ نرس آجاتی ہے۔)

نرس: سر۔

شیراز: جی۔

نرس: وہ ڈاکٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ آپ نے ابھی تک پورے Dues جمع نہیں کرائے

شیراز: وہ......وہ رقم تو کروادی ہے میں نے بس، بس......تین لاکھ اور......

نرس: آپ کیا سر جی،، قسطوں میں جمع کرارہے ہیں اگر Fraiday کو آپریشن کرانا ہے تو پورے پیسے جمع کرائیں۔ ورنہ آپریشن نہیں ہوسکے گا۔

شیراز: جی جی...... میں کرتا ہوں۔ کچھ...... کچھ انتظام کرتا ہوں۔ لیکن پلیز میرے بیٹے کا آپریشن ہوجانا چاہیے۔ پلیز ڈاکٹر صاحب سے کہیے گا کہ کینسل نہ کریں۔ میں کچھ کرتا ہوں۔ کچھ نہ کچھ کرلوں گا میں۔

نرس: بس جتنی جلدی ہوسکتا ہے آپریشن کروالیں۔ ورنہ آپریشن کینسل سمجھیں۔

(نرس نکل جاتی ہے تو شرمندہ اور پریشان شیراز کن اکھیوں سے رانیہ اور ارسل سے نظریں چرالیتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:32

مقام : آؤٹ ڈور۔ ساحل سمندر۔

وقت : شام

کردار : جاسم

(جاسم ساحل سمندر پر واک کررہا ہے، پانی اس کے پیروں کو آکر ٹکرا رہا ہے، ۔ کچھ لہریں

جاسم کے اندر بھی اٹھ رہی ہیں۔ جاسم کے شک کو تقویت ملتی چلی جا رہی ہے۔)

CUT

☆……☆……☆

سین نمبر:33

مقام : عارف کا گھر۔Living

وقت : شام

کردار : عارف، رانیہ

(عارف اور رانیہ کے درمیان گفتگو چل رہی ہے عارف لاکھ روپیہ لے کر آیا ہے رانیہ کے پاس۔)

عارف: یہ لو، میرے پاس تو بس یہی لاکھ روپیہ ہی ہے۔

رانیہ: ایک لاکھ تو کم ہوگا عارف بھائی۔

عارف: یہ بھی تم نے فون کیا تھا تو میں نے آفس سے ایڈوانس نکلوایا تھا آج ہی تمہارے لئے شائلہ سے بھی پوچھا ہے، اس کے پاس بھی پیسے نہیں ہیں۔

رانیہ: ہوں۔

عارف: ایک……ایک بات کہوں؟؟؟

رانیہ: جی۔

رانیہ: تم……تم جاسم سے کیوں نہیں بات کرتی ہو۔ وہ اچھا انسان ہے، مجھے یقین ہے اس معاملے میں تمہیں ضرور Help out کرے گا۔

رانیہ: میں ضرور کرتی لیکن……وہ تانیہ کے امیگریشن والے مسئلے کو لے کر ہمارے درمیان کافی ٹینشن چل رہی ہے۔ کافی زیادہ، ابھی جاسم سے اس سلسلے میں کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ کوئی بھی نہیں۔

عارف: رانیہ مگر……

رانیہ: آپ دیکھیں، اگر دو لاکھ اور کر سکیں۔ نہیں تو میں دیکھتی ہوں، کیونکہ مجھے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی ہے اپنے ارسل کے لئے۔

(رانیہ نکلتی ہے یا کیمرہ رانیہ کے سنجیدہ چہرے پر چارج کرتا چلا جاتا ہے۔)

CUT

☆……☆……☆

سین نمبر:34

مقام : جاسم کا گھر۔ ڈائننگ ٹیبل

وقت : رات

کردار : جاسم، رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ جاسم ٹیبل پر بیٹھا ہے اور رانیہ کھانا لگا رہی ہے رانیہ کھانے کی کوئی چیز رکھ کر واپس جانے لگتی ہے تو جاسم بغیر لفظوں پر زور دیئے سالن پلیٹ میں ڈالتے ہوئے پوچھتا ہے۔)

جاسم: تم……دوپہر کو کہیں گئی تھیں کیا……؟؟؟

رانیہ: ہاں……شام کو عارف بھائی کی طرف گئی تھی۔

جاسم: نہیں۔ دوپہر کو ایک بجے کے قریب۔؟

رانیہ: نہ نہیں نہیں……کہیں نہیں گئی تھی، کہیں بھی نہیں، گھر پر ہی تھی۔ کیوں؟

جاسم: ہوں۔ کچھ……کچھ نہیں۔

(رانیہ دوبارہ کچن کی طرف جاتی ہے تو جاسم کا شک مزید بڑھ جاتا ہے اور جاسم اپنے شک کے سمندر میں غوطے کھانے لگ جاتا ہے، کیمرہ جاسم کے سوچتے ہوئے شک میں ڈوبے ہوئے تاثرات کو کلوز کرتا چلا جاتا ہے۔)

CUT

☆……☆……☆

سین نمبر:35

مقام : ہسپتال، کوریڈور

وقت : رات

کردار : خالدہ، شیراز

(دکھاتے ہیں کہ دور سے فائل کو پھر زوم کر کے قریب آتے ہیں تو دکھاتے ہیں کہ شیراز قرآن شریف گود میں لئے قرآن پڑھ رہا ہے۔ ہلکی پھلکی آواز میں تلاوت کی آواز سنائی دے رہی ہے ماحول میں تلاوت کی آواز ہے، اور شیراز کے آنسو جو گال پر لڑھک رہے ہیں۔ کہ یکدم ارسل کے کمرے کا دروازہ کھلتا ہے اور خالدہ شدید گھبرائی ہوئی آتی ہے۔)

خالدہ: شیراز……شیراز صاحب……شیراز صاحب۔

شیراز: ک……کیا……کیا ہوا……کیا ہوا خالدہ؟؟؟

خالدہ: وہ......وہ۔جی وہ ارسل صاحب۔ وہ چھوٹے صاحب۔

(شیراز کاندھوں سے پکڑ کر ہلاتا ہے۔)

شیراز: کک......کیا ہوا ہے خالدہ، کیا ہوا ہے ارسل کو؟

(اور شیراز تیزی سے اندر کی طرف لپکتا ہے)

سلوموشن میں شیراز کا اندر کی جانب بڑھنا

Freeze

☆......☆......☆

قسط نمبر17

سین نمبر:01

مقام : ہسپتال، کوریڈور

وقت : دن

کردار : خالدہ، شیراز

(پچھلی قسط کے آخری سین کو جاری رکھتے ہوئے دکھاتے ہیں کہ شیراز خالدہ کے کہنے پر پریشانی سے تیزی سے اندر کی طرف بڑھتا ہے)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:02

مقام : ہسپتال، کوریڈور۔ارسل کا کمرہ

وقت : دن

کردار : شیراز، ارسل

(دکھاتے ہیں کہ ارسل کو کمرے سے نکال کر آپریشن تھیٹر میں لے جا رہے ہیں، ایمرجنسی ہے بچے کی حالت خراب ہے، اور ساتھ ساتھ اسٹریچر کے دوڑ رہا ہے پریشان ہے۔)

شیراز: ارسل......ارسل......ارسل بیٹا۔ ارسل، آنکھیں کھولو۔ارسل۔

(مگر بچہ بے ہوش ہے، نرس اسٹریچر لیکر تیزی سے آپریشن تھیٹر میں داخل ہوتی ہے۔ شیراز پریشان سا باہر رہ جاتا ہے پھر کچھ خیال آتا ہے تو کچھ سوچ کر فون ملاتا ہے۔)

شیراز: ہیلو......ہیلو رانیہ۔ میں...... میں شیراز بول رہا ہوں۔ ہاں رانیہ۔

(شیراز گفتگو کر رہا ہے اور آنسو نکل رہے ہیں۔ سین میوٹ ہو جاتا ہے۔)

"مونتاج"

(دیوار پر ہاتھ رکھ کر سر تھامے رانیہ کو تفصیلات بتا رہا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:03

مقام : رانیہ کا گھر۔ رانیہ کا کمرہ

وقت : دن

کردار : رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ رانیہ، شیراز سے گفتگو ختم کرنے کے بعد فون بند کر رہی ہے۔)

رانیہ: کچھ...... کچھ نہیں ہوگا۔ ہمارے...... ہمارے ارسل کو کچھ نہیں ہوگا۔

(رانیہ بری طرح روتے ہوئے فون بند کرتی ہے اور فون مٹھی میں بھینچ کر بری طرح رو پڑتی ہے۔)

رانیہ: God! میرا ارسل۔ اللہ میاں میرے ارسل کو کچھ نہ ہو۔ اللہ میاں ہمارے ارسل کو بچالے۔ میرے ارسل کو کچھ نہ ہو اللہ میاں۔ میں اپنے ارسل کے بغیر نہیں جی سکتی۔ زندہ نہیں رہ سکتی میں ارسل کے بغیر۔ میرے معصوم بچے نے ابھی دیکھا ہی کیا ہے۔ God.

(رانیہ بری طرح رو رہی ہے کہ ہچکیاں بندھ جاتی ہیں کہ تانیہ کے کمرے میں داخل ہوتی ہے۔)

تانیہ: کیا ہوا ممی...... آپ رو رہی ہیں۔ کیا بات ہے آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے ممی؟

رانیہ: ہوں کچھ نہیں...... نہیں، میں بالکل ٹھیک ہوں۔ I am okay beta, I am fine.

تانیہ: ممی چپ کر جائیں۔ پلیز ممی مت روئیں۔ آپ ناراض ہیں ناں ممی۔ ممی میری وجہ سے رو رہی ہیں ناں؟

(یہ اور رو پڑتی ہے)

رانیہ: نہیں بیٹا۔ میں تمہاری وجہ سے بالکل نہیں رو رہی ہوں۔

پھر آپ کیوں رو رہی ہیں۔ بولیں ناں ممی۔

رانیہ: میں ارسل کی وجہ سے رو رہی ہوں میری جان......

تانیہ: ارسل کی وجہ سے؟...... کیا ہوا ہے ممی ارسل کو؟

رانیہ: ارسل کی طبیعت بہت خراب ہے بیٹا۔ وہ بہت بیمار ہے، اس کا ایک بہت خطرناک آپریشن ہونے والا ہے۔ وہ ہاسپٹل میں ہے۔

تانیہ: ارسل...... ہاسپٹل میں ہے؟؟؟

رانیہ: ہاں بیٹا...... ارسل ہاسپٹل میں ہے۔

تانیہ: مجھے ارسل کے پاس لے چلیں ممی۔ مجھے بھائی کو دیکھنا ہے۔ مجھے ارسل کے پاس جانا ہے۔ پلیز ممی...... پلیز۔

(آنسو پونچھ کر کہتی ہے)

رانیہ: ہوں...... ٹھیک ہے چلو۔ چلو آجاؤ۔ تمہیں واقعی اپنے بھائی کو ملنا چاہیے۔ کیا خبر تمہیں دیکھ کر اس کی طبیعت بہتر ہو جائے۔

(اور رانیہ اور تانیہ دونوں نکل جاتے ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:04

مقام : سڑکیں۔ تانیہ رانیہ کی گاڑی۔

وقت : دن

کردار : رانیہ، تانیہ

(رانیہ اور تانیہ کے گھر سے نکلنے کے بعد، گاڑی کے مختلف Passings۔ دکھاتے ہیں کہ تانیہ اور رانیہ دونوں رو رہی ہیں۔ دونوں کی حالت غیر ہے۔ گاڑی کے اندر اور باہر سے شاٹس، گاڑی سڑکوں پر رواں دواں ہے۔ رانیہ کافی حد تک Rush driving کر رہی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:05

مقام : ہسپتال۔ ارسل کا کمرہ، کوریڈور

وقت : دن

کردار : نرس، شیراز، تانیہ، رانیہ

(شیراز کسی جگہ پر ہے کہ اس کے پاس ایڈمنسٹریشن کا بندہ آتا ہے۔)

نرس: شیراز صاحب، آپ نے ابھی تک پیسے نہیں جمع کرائے۔

شیراز: ارسل...... میرا ارسل کیسا ہے؟

نرس: اوہو، میں آپ سے پیسے جمع کرانے کا کہہ رہی ہوں، اگر آپریشن کرانا ہے تو پیسے جمع کرائیں۔ ابھی تک آپ نے پیسے جمع نہیں کرائے تو اب کب کرائیں گے۔ ڈاکٹر صاحب کہہ رہے تھے کہ......

شیراز: تم لوگ انسان ہو یا بھیڑیئے۔ میں نے آدھی سے زیادہ رقم جمع کرادی ہے۔ باقی بھی کروا دوں گا۔ میرا بیٹا زندگی اور موت کی کشمکش میں پڑا ہے، وہ صرف میرا معصوم بیٹا ہی نہیں ہے، ایک انسان بھی ہے لیکن تم لوگوں کو پیسوں کے علاوہ کچھ نہیں سوجھتا۔ پیسے کے علاوہ کوئی بات نہیں...... کرتے ہو تم۔ ایک بات کان کھول کر سن لو۔ اور اپنے ڈاکٹر کو بھی بتا دو، اگر میرے بیٹے کو کچھ ہوا تو میں کسی کو نہیں چھوڑوں گا۔ ایک ایک کو دیکھ لوں گا...... ایک ایک کو......

نرس: توبہ توبہ...... آپ تو خواہ مخواہ غصہ کر رہے ہیں شیراز صاحب۔ ہاسپٹل کے کچھ Rules ہوتے ہیں۔ اب اگر آپریشن کرانا ہے تو پیسے تو جمع کرانے ہی ہوں گے۔ یوں چیخنے چلانے سے کیا فائدہ؟ اگر پیسے نہیں جمع کرائیں گے تو چاہے جتنا مرضی شور مچا لیں۔ آپریشن نہیں کریں گے ڈاکٹر صاحب۔ یہ اُن کا اصول ہے۔

(نرس نکل جاتی ہے کہ شیراز سر پکڑ لیتا ہے اور مشکل سے آنسو روکتا ہے۔)

شیراز: اوہ God کیا کروں؟؟؟

رانیہ: کیا ہوا...... کیا کہہ رہی تھی نرس؟

شیراز: کچھ نہیں۔ یہ لوگ کچھ نہیں کہتے۔ کچھ نہیں بولتے۔ کچھ نہیں بتاتے سوائے ایک بات کے کہ بس۔ ان کے پیسے جمع کرادو۔ ان کو پیسوں کے علاوہ کسی چیز سے سروکار نہیں ہے۔ یہ نہیں جانتے کہ میرا ارسل میرے لئے کیا ہے۔ ہمارے لئے کیا ہے ارسل۔ میری تو دنیا ہی ختم ہو جائے گی اگر ارسل کو کچھ ہو گیا تو۔

رانیہ: کچھ نہیں ہوگا...... ایسی باتیں مت کرو شیراز۔ اللہ نے چاہا تو ارسل کو کچھ نہیں ہوگا۔

شیراز: کچھ کرو...... رانیہ...... ہمارا ارسل ہمیں چھوڑ کر جا رہا ہے...... کسی طرح اسے روک لو، اگر ارسل چلا گیا تو سب کچھ چلا جائے گا، سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ کچھ کرو رانیہ، کچھ کرو، کسی طرح بھی ارسل کو بچا لو۔ میرے ارسل کو بچا لو رانیہ۔ Please...

(شیراز، رانیہ کا ہاتھ تھام لیتا ہے اور بری طرح روتا روتا دیوار سے لگ کر زمین پر بیٹھ جاتا

ہے، کیمرہ بری طرح روتے ہوئے شیراز پر چارج کرتا چلا جاتا ہے۔ اور تانیہ، رانیہ شیراز کو روتے ہوئے دیکھ رہی ہیں۔ اور خود بھی رو رہی ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:06

مقام : ہسپتال۔ کوریڈور، پارکنگ

وقت : دن

کردار : رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ رانیہ تیزی سے بھاگتی جا رہی ہے کوریڈور سے نکلتی ہے اور پھر کوریڈور کراس کر کے ہسپتال سے باہر نکل جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:07

مقام : ہسپتال۔ پارکنگ

وقت : دن

کردار : رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ رانیہ تیزی سے ہسپتال سے باہر نکلتی ہے اور دوڑتی ہوئی تیزی سے اپنی گاڑی کی طرف بڑھ رہی ہے، گاڑی اسٹارٹ کر کے کسی طرف نکل جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:08

مقام : ہسپتال۔ آپریشن تھیٹر کے باہر

وقت : دن

کردار : نرس، شیراز

(تھیٹر کا دروازہ کھلتا ہے اور اسٹریچر پر نرسیں ارسل کو لے کر آتی ہیں شیراز لپکتا ہے اور گھبرا بھی جاتا ہے۔)

شیراز: کیا ہوا میرے ارسل کو...... Sister؟ کیا ہوا ارسل کو...... ارسل ٹھیک تو ہے ناں۔

(نرس کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے)

نرس: کچھ نہیں...... آپ نے پیسے جمع نہیں کروائے ناں تو......

شیراز: تو...... تو...... کک...... کیا میرا بیٹا۔ میرا بیٹا ارسل ٹھیک تو ہے ناں؟ کیوں لے جا رہی ہو میرے ارسل کو تھیٹر سے۔ میں پیسے جمع کروادوں گا۔ کوشش کر رہے ہیں ہم۔ میں جمع کروا دوں گا۔

(شیراز ساتھ ساتھ چلتا جارہا ہے، وہ کمرے کی طرف بڑھ رہے ہیں۔)

نرس: ابھی یہ ٹھیک ہے، کچھ نہیں ہوا ہے اسے۔ آپ اگر پیسے جمع کرادیں گے تو...... تو شام کو جانے سے پہلے ڈاکٹر صاحب آخری آپریشن اس کا کر کے جائیں گے۔

(نرس I.C.U میں داخل ہوتی ہے شیراز پریشان سر پکڑ کر دروازے پر رہ جاتا ہے شیشے سے نرس کو اندر ارسل کو Adjust کرتے ہوئے دیکھ رہا ہے۔ تانیہ بھی پریشان اور ڈسٹرب سی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر: 09

مقام : جاسم کا آفس۔ پارکنگ

وقت : دن

کردار : رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ جاسم کے آفس کے باہر تیزی سے رانیہ کی گاڑی آ کر رکتی ہے، اور رانیہ تیزی سے اتر کر جاسم کے آفس میں داخل ہوتی ہے۔)

Interctut

☆......☆......☆

سین نمبر: 10

مقام : جاسم کا آفس، سیڑھیاں، کوریڈور

وقت : دن

کردار : رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ رانیہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھ رہی ہے اور کوریڈور سے تقریباً دوڑتی ہوئی

تیز تیز قدم چلتی ہوئی جاسم کے کمرے میں داخل ہوتی ہے دروازہ کھلتی ہے تو سامنے کام کرتا جاسم نظر اٹھا کر چونک کر رانیہ کو دیکھتا ہے کیمرہ جاسم اور رانیہ پر کلوز کرتا چلا جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر: 11

مقام : ہسپتال، ارسل کے کمرے کے باہر

وقت : دن

کردار : تانیہ، شیراز، ارسل

(تانیہ شیشے پر ہاتھ رکھے انگلیوں کے پوروں سے شیشے کو چھوتے ہوئے ارسل کو دیکھ رہی ہے، کہ پیچھے کھڑے کچھ سوچتے ہوئے شیراز کو کچھ خیال آتا ہے اور وہ آگے بڑھ کر تانیہ کے سر پر پیار کرتا ہے، تانیہ نم آنکھیں اٹھا کر دیکھتی ہے اور کچھ بولتی نہیں ہے۔ آج باپ کیلئے مڑتی ہے تانیہ کی آنکھوں میں آنسو ہیں۔)

تانیہ: پاپا۔ ارسل ٹھیک ہو جائے گا ناں؟

شیراز: ہاں میری بیٹی۔ اللہ نے چاہا تو ضرور ٹھیک ہو جائے گا ارسل۔

تانیہ: پاپا۔ ارسل کو کچھ نہیں ہوگا ناں؟

شیراز: ہاں بیٹا ارسل کو کچھ نہیں ہوگا۔

تانیہ: مجھے ارسل سے بہت پیار ہے پاپا۔ میں ارسل سے بہت محبت کرتی ہوں پاپا۔ پاپا جب وہ ٹھیک ہو جائے گا ناں تو...... میں اسے اپنے سارے Toys دے دوں گی۔ اور پاپا، جب ارسل ٹھیک ہو جائے گا ناں تو میں اس کو Spiderman کا ڈریس بھی Gift کروں گی۔ ہیں ناں پاپا۔

شیراز: ہاں بیٹا۔ بس ایک بار ہمارا Spiderman ٹھیک ہو جائے۔ پھر اس کی ہر خواہش پوری کریں گے۔

تانیہ: پاپا...... میں ارسل سے بہت محبت کرتی ہوں پاپا۔

شیراز: تانیہ...... میری بیٹی۔

(تھوڑی دیر آنسو بہاتا ہے پھر آنسو پونچھ کر گلے لگا لیتا ہے اور پھر دونوں ہاتھوں میں چہرہ لے کر ذرا پیچھے ہٹا کر دیکھتے ہوئے۔)

شیراز: تانیہ...... تانیہ بیٹا۔

تانیہ: جی پاپا۔

شیراز: بیٹا۔تمہارے پاپا بہت برے ہیں ناں؟

تانیہ: جی۔؟؟؟

شیراز: کہوناں بیٹا۔تمہارے پاپا بہت برے آدمی ہیں، کہوناں بیٹا کہ میں بہت برا آدمی ہوں۔

تانیہ: پاپا۔؟

شیراز: ہاں بیٹا۔ میں نے تم سے...... ارسل سے، تمہاری ماما سے بہت زیادتیاں کی ہیں۔ میں نے بہت غلط کیا ہے تم لوگوں کے ساتھ۔ میں بہت برا ہوں۔ بہت بُرا ہوں میں۔

تانیہ: نہیں پاپا...... ایسا نہیں ہے، آپ تو بہت اچھے ہیں پاپا۔ بلکہ آپ دوسری آنٹی کے ساتھ رہنے لگے۔ میں ہمیشہ آپ کو بتانا چاہتی تھی پاپا، کہ مجھے آپ .ہت اچھے لگتے ہیں۔ میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں پاپا۔

(شیراز تانیہ کے معصوم دل کی بات سن کر پھر گلے لگالیتا ہے اور بری طرح رو پڑتا ہے۔)

شیراز: میری بیٹی، مجھے معاف کردو۔ بیٹا خدا کے لئے ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا۔ میں نے تم لوگوں کے ساتھ بڑی زیادتی کی ہے۔ مجھے معاف کردو۔

(شیراز تانیہ کو گلے لگالیتا ہے اور پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع ہوجاتا ہے۔تانیہ گلے سے لگی ہے، کیمرہ pan کرکے شیشے کے پیچھے ہے، اور ماسک لگائے مشینوں میں لپٹے ہوئے ارسل پر چارج کرتا چلا جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:12

مقام : جاسم کا آفس۔

وقت : دن

کردار : جاسم، رانیہ

(جاسم اور رانیہ کے درمیان گفتگو جاری ہے اور جاسم پر رانیہ کی گفتگو سن کر Bang پڑتا ہے۔)

جاسم: کیا...... کیا کہہ رہی ہو تم؟

رانیہ: ہاں جاسم، میں تم سے بات کرنا چاہ رہی تھی لیکن...... میں بہت پریشان ہوں جاسم، ارسل میرے پاس نہ سہی لیکن میرا بیٹا ہے وہ۔ میرے وجود کا حصہ ہے، میرا بیٹا مجھے چھوڑ کر جا رہا

ہے۔ جاسم! میں اپنے ارسل کے بغیر ایک پل زندہ نہیں رہ سکتی۔ وہ بہت معصوم ہے، بہت نازک ہے وہ...... اور کیسی اذیت برداشت کر رہا ہے۔ اس کے تو کھیلنے، کودنے کے دن ہیں جاسم اور......

(رانیہ آگے بڑھتی ہے تیزی سے جاسم آگے بڑھ کر اسے کندھے سے یا گلے سے لگا کر بھینچ لیتا ہے اسے سہارا دیتا ہے اور تسلی دیتا ہے۔)

جاسم: حوصلہ کرو رانیہ...... سب ٹھیک ہو جائے گا۔ He will be alright, Everything will be alright.. بس تم حوصلہ کرو۔ تم اکیلی نہیں ہو۔ میں ہوں، تانیہ ہے، ہم سب ساتھ ہیں۔ ہوں۔

رانیہ: ہوں۔

(جاسم کے ذرا سوچنے اور ایک لمحے کے بعد جاسم ڈرڈر کر پوچھ ہی لیتا ہے۔)

جاسم: تو...... تو تم اسی سلسلے میں شیراز سے مل رہی تھیں؟

رانیہ: ہوں۔

جاسم: شیراز...... شیراز شاید گھر بھی آیا تھا۔

رانیہ: ہوں...... پیسوں کے لئے، اب کیا ہوگا جاسم باقی پیسوں کا؟

(جاسم لمبا سانس لیتا ہے، شک سے جان چھٹتی ہے گویا تسلی ہو جاتی ہے۔)

جاسم: ہوں...... تم فکر نہیں کرو۔ میں ہوں ناں۔ تمہارا بیٹا ارسل میرے لئے ایسا ہی ہے جیسے اوئی۔۔ You just don't worry ...

(جاسم تسلی والا ہاتھ رانیہ کے ہاتھوں یا کندھوں پر رکھتا ہے رانیہ آبدیدہ سی ہو جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:13

مقام : ہسپتال، ارسل کے کمرے کے باہر

وقت : دن

کردار : تانیہ، شیراز، ارسل

(دکھاتے ہیں کہ ارسل کے کمرے کے باہر، ارسل مشینوں میں لپٹا ہوا ہے اور تانیہ اور شیراز باہر شیشے سے بھیگی آنکھوں کے ساتھ اور ارسل کو دیکھ رہے ہیں۔ اور نرس ارسل کو کچھ ٹریٹمنٹ بھی دے رہی ہے۔ اتنے میں اندر سے نرس باہر نکلتی ہے۔)

Intercut

☆......☆......☆

سین نمبر:14

مقام : ہسپتال، ارسل کے کمرے کے باہر
وقت : دن
کردار : ثانیہ، شیراز، ارسل، خالدہ

(نرس جیسے ہی باہر نکلتی ہے تو گھبرا کر شیراز تیزی سے پریشان اور ڈسٹرب سا اس کی طرف لپکتا ہے۔)

شیراز: کیسا ہے میرا بیٹا.Sister ٹھیک تو ہے ناں؟ کوئی خطرے کی بات تو نہیں سسٹر؟

نرس: دیکھیں آپ کو پہلے بھی بتایا ہے کہ آپ کے بیٹے کی حالت آپ کے سامنے ہے، آج آپریٹ نہیں ہوتا تو......تو بچنے کا Chance کم ہے۔

(شیراز کے منہ سے آہ سی نکلتی ہے)

شیراز: سسٹر......!!!

نرس: میں تو وہی بتا رہی ہوں جو حقیقت ہے، اور ڈاکٹر صاحب چلے گئے تو پھر ان کا آپریشن ڈے جمعرات کو ہے۔ جمعرات تک کم از کم یہاں کچھ نہیں ہو سکے گا۔

شیراز: سسٹر مگر......

نرس: آپ نے آپریٹ کرانا ہے تو ابھی بھی ایک گھنٹہ ہے آپ کے پاس۔ پیسے جمع کرا دیں، ڈاکٹر صاحب آپریٹ کر دیں گے۔ ورنہ جو کچھ بھی ہوگا اس کے ذمہ دار آپ خود ہوں گے۔

(نرس نکلتی ہے تو شیراز حیران اور پریشان اور شدید ڈسٹرب سا رہ جاتا ہے۔)

ثانیہ: کیا ہوا پاپا......ارسل ٹھیک ہو جائے گا ناں۔ میرا بھائی ٹھیک ہو جائے گا ناں؟ بولیں ناں پاپا۔ ارسل کو کچھ نہیں ہوگا ناں پاپا۔ بولیں ناں پاپا۔ بولیں ناں۔

شیراز: ہاں بیٹا ہاں۔

(اور شیراز ثانیہ کو گلے لگا لیتا ہے اور آنکھوں سے آنے والا آنسوؤں کا سیلاب بڑی مشکل سے روکتا ہے۔ کیمرہ ان کو دکھاتا ہوا اندر لیٹے ہوئے ارسل پر چارج کرتا چلا جاتا ہے۔)

(خالدہ بھی اسی منظر میں ہے۔ اس کی گفتگو خالدہ میڈ نے بھی سن لی ہے۔ خالدہ کا سننا رجسٹر کریں گے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:15

مقام : بینک، سڑک، گاڑی
وقت : دن
کردار : جاسم، رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ جاسم بینک سے نکلا ہے اور لفافہ اس کے ہاتھ میں ہے رقم کا لفافہ اور سڑک کراس کر کے جاسم اس گاڑی میں جا کر بیٹھ گیا ہے۔ جس میں پریشان اور ڈسٹرب رانیہ بیٹھی ہوئی ہے)

جاسم: God، یہ بینک والے ایک منٹ کے کام پر دس منٹ لگا دیتے ہیں۔ اس سے اتنا کہا بھی کہ جلدی ہے۔ ایمرجنسی ہے۔ مگر ٹوکن پر لگا دیا اس نے مجھے۔ خیر 3 لاکھ ہیں پورے۔

(رانیہ بہت مشکور ہو گئی ہے)

رانیہ: جاسم۔

جاسم: ہوں۔

رانیہ: تم......تم بہت اچھے انسان ہو جاسم،...Thank you۔ بلکہ میں تو تمہارا شکریہ ادا ہی نہیں کر سکتی۔

جاسم: کم آن، کیسی بات کرتی ہو۔ بس اللہ کرے کہ ارسل ٹھیک ہو جائے۔ ہوں......اور وہ ٹھیک ہو جائے گا......ہوں۔

(اور جاسم پیار سے تسلی سے رانیہ کے گال پر پیار بھرا ہاتھ رکھ کر گال تھپتھپاتا ہے اور گاڑی آگے بڑھا دیتا ہے رانیہ کی آنکھیں نم ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:16

مقام : ہسپتال، ارسل کا کمرہ، کوریڈور۔
وقت : دن
کردار : جاسم، رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ ارسل کے کمرے کے باہر خالدہ اور تانیہ قرآن شریف پڑھ رہی ہے، تانیہ بھی قرآن شریف پڑھ رہی ہے۔ جبکہ تسبیح گھماتی ہوئی خالدہ بوا کچھ وظیفہ وغیرہ پڑھ رہی ہیں۔)

(کیمرہ، تسبیح گھماتی ہوئی خالدہ بوا، قرآن شریف پڑھتی ہوئی تانیہ، اور اندر لیٹا ہوا ارسل دکھاتا ہے۔ خالدہ بوا کی آنکھوں میں آنسو ہیں، وہ تانیہ کے سر پر ہاتھ پھیر رہی ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:17

مقام : جاسم اور رانیہ کی گاڑی
وقت : دن
کردار : جاسم، رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ جاسم کی گاڑی کی پاسنگو، اور دونوں میں عجلت میں ہیں کہ جتنی جلدی ہو سکے ہسپتال پہنچ جائیں، آگے ایک جگہ رش نظر آتی ہے۔)

جاسم: اوہو...... آگے تو ٹریفک بلاک لگ رہا ہے۔
رانیہ: ادھر پچھلے موڑ سے نکال لو۔
جاسم: ہوں۔ چورنگی کے اوپر سے گھوم کر جاتے ہیں۔
رانیہ: اللہ کرے وہاں رش کم ہو۔
جاسم: نہیں ملے گا رش انشاء اللہ۔

(اور جاسم گاڑی پیروں پر گھمالیتا ہے اس کے بعد مونتاج ہے اور گاڑی کا بالکل مخالف سمت میں نکلتا گاڑی کی مختلف پاسنگو)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:18

مقام : ہسپتال، ایڈمنسٹریٹر M.S کا کمرہ
وقت : دن
کردار : شیراز، ایڈمنسٹریٹر

(دکھاتے ہیں کہ شیراز ایڈمنسٹریٹر MS کے پاس ہے گفتگو جاری ہے، گفتگو درمیان سے

شروع کرتے ہیں۔)

شیراز: میں...... میں وعدہ کرتا ہوں سر، جس طرح بھی ہو کہیں سے بھی ہو، میں پیسے جمع کرواؤں گا۔ تبھی تو اپنے بیٹے کو یہاں سے Dis-charge کر کے جاؤں گا۔ لیکن پلیز آپ ڈاکٹر صاحب سے کہیں کہ میرے بیٹے کو Operate ضرور کردیں۔ Thursday تک risk نہیں لے سکتا۔ جمیل صاحب! اگر میرے بیٹے کو کچھ ہو گیا تو میں جیتے جی مر جاؤں گا۔ میں اپنے ارسل کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ پلیز جمیل صاحب پلیز۔

ایڈمنسٹریٹر: دیکھیں شیراز صاحب، مجھے آپ سے ہمدردی ہے لیکن میں مجبور ہوں۔ میں تو Administration دیکھتا ہوں۔ آپریٹ تو ڈاکٹر ارسلان نے کرنا ہے۔

شیراز: آپ پلیز ڈاکٹر ارسلان سے کہہ دیں ناں۔

ایڈمنسٹریٹر: دیکھیں ڈاکٹر ارسلان بہت پروفیشنل ڈاکٹر ہیں۔ وہ کبھی بھی بغیر فیس لئے آپریٹ نہیں کریں گے۔ میں نے ان سے بات کی تھی، انہوں نے انکار کر دیا ہے۔

شیراز: کیسے ڈاکٹر ہیں آپ لوگ۔ کیسا ہاسپٹل ہے یہ، کیسا سسٹم ہے، آپ لوگ انسان ہیں یا کیا ہیں؟ اور آپ لوگوں کے لئے صرف پیسہ ہی اہم ہے۔ صرف پیسہ۔ جبکہ میں کافی Payment بھی کر چکا ہوں۔ ایک...... ایک بات اچھی طرح سن لیں جمیل صاحب، اگر میرے ارسل کو کچھ ہوا ناں، تو میں کسی سرجن کو نہیں چھوڑوں گا۔ آپ کے ہاسپٹل کی اینٹ سے اینٹ بجادوں گا۔ نہیں چھوڑوں گا میں کسی کو۔

(شیراز روتا بھی جا رہا ہے اور چیختا جا رہا ہے۔ عجیب بے بسی کی کیفیت ہے یہ کہہ کر نکل جاتا ہے۔ اور ایک آدھ چیز کو ہاتھ مار کر توڑ دیتا ہے)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:19

مقام : ہسپتال، کوریڈور، ارسل کا کمرہ
وقت : دن
کردار : خالدہ، شیراز۔

(ایڈمنسٹریٹر کے کمرے سے غصے سے نکلا ہوا شیراز کوریڈور میں سے ہوتا ہوا ارسل کے کمرے کے پاس آیا ہے، اور آکر ارسل کو دیکھتا ہے اور دیوار پر مکا مارتا ہے خالدہ قرآن پڑھ رہی ہے، شیراز کو دیکھ کر قرآن بند کر کے سوالیہ نظروں سے پڑھتی ہوئی اس کے پاس آتی ہے۔)

خالدہ: کچھ ہوا انتظام شیراز صاحب۔ کیا کہا ڈاکٹر صاحب نے؟

شیراز: درندے ہیں سب درندے...... سفاک درندے، کوئی جیے یا مرے، انہیں بس اپنی رقم چاہیے اور ایڈوانس چاہیے۔

خالدہ: اوہ۔

شیراز: لیکن......لیکن میرے ارسل کو اس طرح بے یارومددگار بغیر آپریشن کے نہیں رہنا چاہیے۔

خالدہ: میرے ارسل کو کچھ نہیں ہونا چاہیے۔

خالدہ: اللہ نے چاہا تو ارسل صاحب کو کچھ نہیں ہوگا۔

شیراز: ہوں۔

خالدہ: میں ہوں تو آپ کی ملازمہ، لیکن ارسل صاحب مجھے اپنے بچوں کی طرح عزیز ہیں، یہ...... یہ لیجیے۔ اس سے اگر کچھ ہو سکے تو......

(خالدہ اپنے ہاتھ کی ایک چوڑی اور ایک انگوٹھی اتار کر دیتی ہے۔)

شیراز: ہوں......نہیں نہیں خالدہ۔

خالدہ: بس دعا کرو......اس وقت صرف تمہاری دعاؤں کی ضرورت ہے۔

(شیراز دونوں چیزوں کو بغور دیکھ کر خالدہ کی ہتھیلی پر رکھ کر مٹھی بند کر دیتا ہے۔ اور خالدہ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہاتھوں میں رکھتا ہے۔ اور خالدہ کے ہاتھ سے قرآن لے کر سائیڈ پر لے کر بینچ پر بیٹھ جاتا ہے۔ اور شیراز قرآن کھول کر پڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ ماحول میں شیراز کے قرآن کے پڑھنے کی ہلکی سی آواز گونجنا شروع ہو جاتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:20

مقام : ٹریفک، سڑکیں، رانیہ کی گاڑی

وقت : دن

کردار : جاسم، رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ جاسم اور رانیہ کی گاڑی ٹریفک میں پھنس گئی ہے۔)

جاسم: .God یہ تو بہت لمبی پھنس گئی ٹریفک۔

رانیہ: اب کیا ہوگا جاسم......اگر ہاسپٹل نہیں پہنچے تو......؟

جاسم: ہوں......نہیں......ایسا نہیں ہوگا ہم ہاسپٹل ضرور پہنچیں گے، انشاءاللہ۔

رانیہ: لیکن......

جاسم: میں ایک منٹ...... یہ سائیڈ پر لگاتا ہوں ہاسپٹل یہاں سے زیادہ دور نہیں ہے۔

رانیہ: ہاں، ہم اگر اس گلی سے نکل جائیں تو شاید 10 منٹ کی بھی واک نہیں ہوگی، لیکن اس ٹریفک میں تو......

(ساتھ ساتھ گاڑی سائیڈ پر لگا رہا ہے۔)

جاسم: بس میں ذرا سائیڈ پر Adjust کر لوں گاڑی......چلو۔

رانیہ: گاڑی یہیں چھوڑ دو گے؟

جاسم: اس وقت ارسل کے لئے ہمیں ہاسپٹل پہنچنا ہے، چاہے کچھ بھی، کہیں چھوڑنا پڑے، آجاؤ۔ وقت نہیں ہے بالکل ہمارے پاس۔

(دکھاتے ہیں کہ جاسم اور رانیہ نکلتے ہیں اور پھنسی ہوئی ٹریفک میں کسی گاڑی کے آگے اور کسی گاڑی کے پیچھے سے ہوتے ہوئے ہجوم سے نکلتے ہوئے جا رہے ہیں۔ جاسم نے رانیہ کا ہاتھ پکڑ رکھا ہے۔)

Intercut

☆......☆......☆

سین نمبر:21

مقام : ہاسپٹل، آپریشن تھیٹر کے باہر

وقت : دن

کردار : شیراز، نرس

(دکھاتے ہیں کہ آپریشن تھیٹر کی لائٹ بجھ گئی ہے گویا آپریشن مکمل ہو گیا ہے۔ (اندر دکھا بھی سکتے ہیں کہ آپریشن مکمل ہو گیا ہے اور لائٹس سرجن وغیرہ نے آف کی ہیں اس کے بعد تھیٹر کے باہر آتے ہیں کہ نرسیں نکل رہی ہیں۔)

شیراز: آپریشن ختم ہو گیا؟

نرس: جی۔

شیراز: ڈاکٹر ارسلان۔

نرس: ابھی تو اندر ہیں......لیکن بس نکل رہے ہیں۔

شیراز: نکل رہے ہیں ڈاکٹر ارسلان۔

(نرس چلی جاتی ہے تو شیراز یہ سن کر گھبرا جاتا ہے۔)

شیراز: (خودکلامی کرتا ہے) نہ......نہیں، یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب چلے جائیں گے تو میرے ارسل کا آپریشن کیسے ہوگا۔ میں رانیہ کوفون......کرتا ہوں۔ رانیہ......

(شیراز کپکپاتے ہوئے ہاتھوں سے فون پر نمبر ملاتا ہے۔)

Intercut

☆......☆......☆

سین نمبر:22

مقام : سڑک کے کنارے، گرین بیلٹ

وقت : دن

(دکھاتے ہیں کہ کیمرہ جاسم کی کھڑی گاڑی پر چارج کرتا چلا جاتا ہے اور اندر چلا جاتا ہے، رانیہ موبائل گاڑی میں بھول گئی ہے، موبائل بج رہا ہے، اور Blink کر رہا ہے۔)

Intercut

☆......☆......☆

سین نمبر:21

مقام : ہاسپٹل، آپریشن تھیٹر کے باہر

وقت : دن

کردار : شیراز

(شیراز پریشان ہوگیا ہے فون نہ اٹھانے پر جھنجلا رہا ہے۔)

شیراز: کہاں ہوتم رانیہ۔ Please attened my call. please. رانیہ کہاں ہوتم......اوہ God. کدھر جاؤں۔ کدھر جاؤں

(شیراز فون کاٹ کر دوبارہ ملاتا ہے)

شیراز: یا میرے اللہ......میری مدد کر......God Please help me.. میرے ارسل کو بچالے اللہ میاں۔ پلیز۔

(شیراز پھر نمبر ملاتا ہے)

(ساتھ ساتھ سسپنس میوزک چل رہا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:24

مقام : پارکنگ میں کھڑی ہوئی گاڑی

وقت : دن

(دکھاتے ہیں کہ خاموشی کے ایک وقفے کے بعد دوبارہ اس گاڑی میں رکھا ہوا موبائل بجنا شروع ہو رہا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:25

مقام : سڑکیں۔ گلیاں۔

وقت : دن

کردار : جاسم۔ رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ سڑکیں کراس کرتے ہوئے اور گلیوں میں سے ہوتے ہوئے جاسم اور رانیہ تیزی سے ہسپتال کی طرف بڑھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جاسم نے رانیہ کا ہاتھ پکڑا ہوا ہے۔ دونوں کافی پریشان اور عجلت میں ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:26

مقام : آپریشن تھیٹر کے باہر

وقت : دن

کردار : شیراز، ڈاکٹر ارسلان

(دکھاتے ہیں کہ ڈاکٹر ارسلان تھیٹر سے باہر آرہے ہیں شیراز، ڈاکٹر ارسلان کو دیکھ کر تیزی سے اس کی طرف بڑھتا ہے۔)

شیراز: ڈاکٹر ارسلان......آپ جا رہے ہیں۔

ڈاکٹر: جی......!!!

شیراز: ڈاکٹر صاحب......وہ میرے ارسل کا آپریشن......؟

ارسلان: دیکھیں اب نہیں ہوسکتا۔ آپ Interested نہیں تھے تو میں نے شام کا ٹائم کسی دوسرے

ہاسپٹل کو دے دیا ہے۔

شیراز: مگر ڈاکٹر صاحب...... میں نے تقریباً ساری رقم جمع کرا دی تھی، بس...... تھوڑی سی۔

ارسلان: دیکھیں...... میرا اصول ہے، میں ساری رقم ایڈوانس لئے بغیر کسی مریض کو ہاتھ بھی نہیں لگاتا۔ میں ایسے آپریٹ نہیں کرتا۔

شیراز: ڈاکٹر صاحب مگر۔

ارسلان: میں نے آپ کو پہلے ہی بتا دیا تھا کہ اگر آپ Payment کرا دیں گے تو آپریشن ہو جائے گا۔ اب آپ یوں کریں آپ میرے اسسٹنٹ سے Tuesday کا ٹائم لے لیں۔ اگر پے منٹ ہو جاتی ہے تو Tuesday کو آپریٹ کر دوں گا۔

شیراز: مگر ڈاکٹر صاحب، میرے ارسل کی حالت تو۔

ارسلان: ایکسکیوز می شیراز صاحب...... I have to go۔ مجھے ہاسپٹل پہنچنا ہے مریض میرا انتظار کر رہا ہے وہاں۔

شیراز: مگر ڈاکٹر صاحب میرا ارسل......؟

ارسلان: Excuse me....

شیراز: ڈاکٹر صاحب، ڈاکٹر صاحب...... ارسلان صاحب۔

(شیراز ہاتھ بڑھا کر کچھ کہتا رہ جاتا ہے مگر ڈاکٹر نکل جاتا ہے۔)

Intercut

☆......☆......☆

سین نمبر:27

مقام : سڑکیں، گلیاں

وقت : دن

کردار : رانیہ، جاسم

(دکھاتے ہیں کہ جاسم اور رانیہ کسی گلی میں سے گزر رہے ہیں اور جونہی گلی سے نکلتے ہیں، سامنے ہسپتال نظر آ جاتا ہے دونوں تیزی سے ہسپتال کی عمارت میں تقریباً دوڑتے ہوئے اندر داخل ہو جاتے ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:28

مقام : آپریشن تھیٹر کے باہر

وقت : دن

کردار : شیراز، رانیہ، جاسم

(دکھاتے ہیں کہ جاسم اور رانیہ تیزی سے داخل ہوتے ہیں ہسپتال میں اور کوریڈور سے گزرتے ہوئے اندر داخل ہوتے ہیں۔ تقریباً دوڑتے ہوئے آتے ہیں اور آپریشن تھیٹر کے باہر پریشان حال دیوار سے ٹیک لگائے سر تھامے کھڑے شیراز کے پاس پہنچتے ہیں۔)

رانیہ: شیراز...... شیراز...... یہ...... یہ پیسے لے آئی ہوں میں۔

شیراز: پیسے......

رانیہ: ہاں پورے تین لاکھ ہیں...... آپریشن شروع کر دیا ارسل کا کیا؟ میں یہ پیسے جمع کروا کر آتی ہوں۔

شیراز: کوئی فائدہ نہیں......

رانیہ: کوئی فائدہ نہیں...... کیا مطلب؟

شیراز: جس سرجن نے آپریشن کرنا تھا وہ چلا گیا۔

رانیہ: چلا گیا ہے مگر......

شیراز: اب اس ہاسپٹل میں وہ تین دن بعد آپریٹ کرے گا۔ اب ہمیں ارسل کو اگر آپریٹ کرانا ہے تو کسی اور ہاسپٹل میں شفٹ بھی کرنا ہے۔ تو فوراً کرنا ہے، زیادہ وقت نہیں ہے ہمارے پاس۔

رانیہ: ہوں۔ جاسم بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے شیراز۔

شیراز: ہوں۔

(شیراز اور رانیہ اور جاسم گویا فیصلہ کر کے مڑتے ہی ہیں۔ ارسل کے کمرے والی جانب سے خالدہ بھاگتی ہوئی آتی ہیں۔)

خالدہ: صاحب جی...... صاحب جی، شیراز صاحب۔

شیراز: کیا ہوا خالدہ...... ارسل...... ارسل ٹھیک تو ہے ناں۔

خالدہ: نہیں شیراز صاحب، وہ اچانک ارسل صاحب کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہو گئی ہے۔

رانیہ: کیا...... میرا بیٹا۔

شیراز: کیا......؟

(جاسم اور رانیہ، شیراز تیزی سے اس طرف لپکے ہیں، اور پیچھے پیچھے خالدہ بھی بھاگتی چلی گئی ہے۔ ایکشن سسپنس میوزک، کہ کچھ ہونے والا ہے، چاروں بھاگ کر ارسل کے کمرے کی جانب بڑھ جاتے ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:29

مقام : ہسپتال، کوریڈور، ارسل کا کمرہ
وقت : دن
کردار : شیراز، رانیہ، جاسم

(دکھاتے ہیں کہ رانیہ، شیراز اور جاسم اور خالدہ سب ارسل کے کمرے کی طرف بھاگے ہیں ایک کوریڈور سے دوسرے کوریڈور کیطرف پھر دوسرے سے تیسرے کی طرف شدید پریشانی میں ارسل کے کمرے کی طرف بھاگتے چلے جا رہے ہیں۔ ایکشن سسپنس میوزک۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:30

مقام : ہسپتال، ارسل کا کمرہ I.C.U
وقت : دن
کردار : شیراز، رانیہ، جاسم

(دکھاتے ہیں کہ ICU میں ارسل کی حالت خراب ہوگئی ہے اور سانس اکھڑ رہا ہے، ارسل مر رہا ہے۔ ڈاکٹرز بھی اندر آتے ہیں اور ارسل کو ٹریٹ کر رہے ہیں۔ کسی کو خیال نہیں آیا اور شیشے پر لگا پردہ کسی نے نہیں گرایا اور کوریڈور میں سے جو ہو رہا ہے سب نظر آ رہا ہے اور تانیہ روتی ہوئی منہ پر ہاتھ رکھ کر بھائی کو تڑپتا دیکھ رہی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:31

مقام : ہسپتال، ارسل کا کمرہ

وقت : دن
کردار : شیراز، رانیہ، جاسم

(دکھاتے ہیں کہ جاسم رانیہ، شیراز خالدہ دوڑتے ہوئے آتے ہیں اور تیزی سے آ کر شیشے میں سے ارسل کو تڑپتا دیکھنے لگتے ہیں۔)

رانیہ: میرا بیٹا......میرا ارسل۔

(جاسم، رانیہ کو سہارا دیتا ہے، شیراز کی بھی حالت خراب ہو رہی ہے۔ نرس نکل کر باہر چلی جاتی ہے تو شیراز اس کی طرف لپکتا ہے۔)

شیراز: سسٹر......سسٹر......سسٹر۔ کیا ہوا ہے میرے بیٹے کو۔ کیا ہوا ہے ارسل کو سسٹر؟

نرس: بس دعا کریں جی۔

(سسٹر کسی طرف نکل جاتی ہے تیزی سے۔ شیراز پھر شیشے کی طرف آتا ہے۔ جہاں سے سب دعائیں کر رہے ہیں۔ اور روتے ہوئے ارسل کو دیکھ رہے ہیں اچانک اندر کسی ڈاکٹر یا نرس کو خیال آتا ہے اور وہ آگے بڑھ کر پردہ آگے کر دیتی ہے نظر آنا بند ہو جاتا ہے۔ اب سب لوگ باہر پریشان روتے ہوئے اور دعائیں کر رہے ہیں۔)

شیراز: یا میرے اللہ میرے ارسل کو بچا لے۔ میرے اللہ۔

تانیہ: ممی......ارسل کو کیا ہو رہا ہے۔ ممی بھائی کو بہت Pain ہو رہی ہے۔ ممی۔

رانیہ: ہاں بیٹا لیکن......لیکن وہ ٹھیک ہو جائے گا بیٹا۔ وہ ٹھیک ہو جائے گا۔

(رانیہ تانیہ کو گلے لگا کر بری طرح رو پڑتی ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:32

مقام : ہسپتال، ارسل کا کمرہ
وقت : دن
کردار : شیراز، رانیہ، جاسم

(دکھاتے ہیں کہ اندر ارسل کو ٹریٹمنٹ دیا جا رہا ہے اور اس دوران ارسل کے تڑپنے، جسم کی حرکت دھیمی پڑ جاتی ہے اور مشینیں ٹوں ٹوں کرتی ہوئی خاموش ہوتی چلی جاتی ہیں۔ ایک ایک کر کے ڈاکٹرز نرسیں ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:33

مقام : ہسپتال، ارسل کا کمرہ۔ اندر

وقت : دن

کردار : شیراز، ڈاکٹر

(ڈاکٹر اور نرسیں اندر ICU سے باہر آ رہے ہیں، اور شیراز، رانیہ لپکتے ہیں۔)

شیراز: کیسا ہے میرا ارسل ڈاکٹر صاحب؟ میرا بیٹا اب کیسا ہے ڈاکٹر؟

ڈاکٹر: I am sorry شیراز صاحب۔ آپ کا بیٹا اب اس دنیا میں نہیں ہے۔

رانیہ: اوہ۔

(رانیہ، جاسم اور خالدہ بری طرح رونا شروع ہو جاتے ہیں جاسم رانیہ اور تانیہ دونوں کو سہارا دیتا ہے، گلے لگا کر بھینچ لیتا ہے۔ شیراز کو سکتہ سا ہو جاتا ہے۔ اور دیوار سے لگ کر بیٹھتا چلا جاتا ہے، اور پھر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑتا ہے۔ سب کا رونا دھونا۔ خالدہ بھی بری طرح رو رہی ہے۔ سارا ماحول افسردہ اور سوگوار سا ہو گیا ہے۔)

Govt. Public Library
No. 3828
Kamalia (T.T.Singh)

Intercut

☆......☆......☆

سین نمبر:34

مقام : ہسپتال، ارسل کا کمرہ

وقت : دن

کردار : شیراز، ڈاکٹر

(دکھاتے ہیں کہ ارسل کے کمرے کا دروازہ کھلا ہوا ہے رانیہ، شیراز اور جاسم داخل ہوتے ہیں، اور تانیہ کو لے کر جاسم اور رانیہ اور شیراز آ کر بری طرح ارسل کے پاس روتے ہیں، رانیہ لپٹ کر روتی ہے شیراز بھی ہاتھ تھام کر بیڈ کے پاس ارسل کے پاس خوب روتا ہے۔)

رانیہ: میرا بیٹا......میرا ارسل......اوہ God یہ کیا ہو گیا......GOD..

تانیہ: بھائی...... بھائی......ارسل بھائی۔

(ارسل کی میت کے پاس بری طرح رونا دھونا اور یہیں سے Fade out کرتے چلے جاتے ہیں یا Dissolve)

FADE OUT / DISSOLVE

☆......☆......☆

سین نمبر:35

مقام : صدر کارش، یا کسی بازار کا ہجوم

وقت : دن

کردار : شیراز

(دکھاتے ہیں کہ ہجوم میں سے کیمرہ Pan کرتا ہوا اس طرف آتا ہے، جدھر شیراز حیران پریشان گم صم شیو بڑھی ہوئی بال بکھرے ہوئے ہیں، سامنے پلک جھپکائے ہوئے سیدھا دیکھتا ہوا خالی آنکھوں سے کسی طرف چلتا چلا جا رہا ہے، اور پھر دکھاتے ہیں کہ ہجوم میں شامل ہو کر بالکل گم ہو جاتا ہے غائب ہو جاتا ہے۔)

CUT

☆......☆......☆

سین نمبر:36

مقام : گھر کا کوئی بھی حصہ

وقت : دن+ شام یا رات

کردار : جاسم، رانیہ

(دکھاتے ہیں کہ رانیہ اداس سی ایک ارسل کی تصویر کو دیکھے جا رہی ہے۔ اس پر پیار سے ہاتھ پھیرتی ہے کہ جاسم کمرے میں داخل ہوتا ہے اس کے ہاتھ میں کچھ کاغذات ہیں رانیہ سر اٹھا کر دیکھتی ہے اور آنکھوں میں نمی سی ہے۔ جاسم تصویر اس کے ہاتھ سے لیکر سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیتا ہے۔ اور رانیہ کے پاس بیٹھ کر اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر ہلکہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتا ہے۔)

جاسم: زندگی غم سے فرار کا نام نہیں ہے رانیہ، غم کو، درد کو، شکست دینے کا نام ہے۔ اور غم کو شکست دینے کیلئے ہرانے کے لئے . بھولنا پڑتا ہے۔

رانیہ: بھولنا...... ؟؟؟

جاسم: ہاں...... اپنے پیاروں کو نہیں، ان سے جڑے دکھوں کو بھولنا پڑتا ہے، اور اگر بھول نہ بھی سکو......تو بھولنے کی کوشش ضرور کرنی چاہیے رانیہ۔ ساری عمر غم کے دھاگے سے بندھ کر

نہیں رہا جاتا۔ زندگی کے دوسرے دھاگے جن کے رنگ ہمیں اپنی طرف بلاتے ہیں، ان کی طرف بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اور ایک بات اور بتاؤں رانیہ اپنے لئے نہ سہی فیملی اور ... فیملی کی محبت کے لئے یہ سب کرنا پڑتا ہے۔ دُکھ کے دھاگے سے ناطہ جوڑ کر سکھ کے خوشی کے دھاگے سے تعلق جوڑنا پڑتا ہے۔ اور فیملی اور محبت سے زیادہ اہم اور کچھ نہیں ہے۔

اسی لئے تو میں نے فیصلہ کرلیا ہے کہ میں Canada شفٹ نہیں ہوں گا۔

(رانیہ چونک کر یکدم دیکھتی ہے)

رانیہ: کیا.....؟

جاسم: ہوں.....ہم سب یہیں رہیں گے مل کر۔

رانیہ: واقعی جاسم۔

رانیہ: میں تانیہ کو بتاتی ہوں.....تانیہ۔

(تانیہ اندر آتی ہے اوی بھی ساتھ ہے۔)

جاسم: جناب.....اپنی بیٹی کو ہم پہلے ہی بتا چکے ہیں۔

رانیہ: ہیں.....تانیہ۔

جاسم: جی ممی۔

رانیہ: Come on....!!!

(جاسم بازو پھیلا دیتا ہے اور تانیہ اور اوی بھاگ کر آتے ہیں، اور جاسم کے گلے لگ جاتے ہیں، رانیہ جاسم کے کندھے پر سر رکھ دیتی ہے۔ اور جاسم اس کو بھی کاندھے پر ہاتھ ڈال کر پہلو سے لگا لیتا ہے تینوں کو بانہوں میں بھر لیتا ہے۔ چاروں بہت خوش ہیں۔ رانیہ کی آنکھوں میں خوشی کے ساتھ ساتھ نمی بھی ہے۔)

Freeze

☆.....☆.....☆